

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ، صحابہ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء امت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شعب الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ — ۴۵۸

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل

دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی



ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوصِ قرآنی، احادیثِ نبویہ، صحابۂ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاءِ اُمت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال و اشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شعب الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ ——— ۴۵۸

جلد چہارم

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل صاحب

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : اکتوبر ۲۰۰۷ء علمی گرافکس
ضخامت : 328 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿........ ملنے کے پتے ....﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

فہرست عنوانات

ترجمہ شعب الایمان......جلد چہارم

باب ۲۶......باب الجہاد ہے

(۱)......ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یاایھا الذین امنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار .(توبہ)

اے ایمان والولڑو تم ان لوگوں سے جونزدیک ہیں تمہارے۔

جہاد کی فرضیت سے پہلے کئی مراحل:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جہاد فرض ہونے سے پہلے مشرکین کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مراحل درپیش آئے۔

پہلا مرحلہ

ان میں سب سے پہلے تو آپ کی طرف وحی فرمائی گئی اور اس میں آپ کی ذات کے سوا کوئی اور حکم نہ دیا گیا۔

دوسرا مرحلہ:

پھر تبلیغ کا حکم صادر فرمایا۔"قم فانذر" اٹھئے پس لوگوں کو ڈرائیے۔اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرانے لگے تو تسلی دیتے ہوئے پھر حکم نازل فرمایا۔

(۲)......یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک. وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس۔ (مائدہ ۶۷)

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہنچادیجئے جو کچھ اترا آپ کی طرف اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے کچھ نہ پہنچایا . اس کا پیغام اور اللہ محفوظ رکھے گا آپ کو لوگوں کے (شر) سے۔

پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ فرمائی تو (لوگوں نے) آپ کو جھٹلایا اور آپ کا مذاق اڑایا اس پر آپ کو صبر کرنے اور اپنے مشن پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیا گیا اور ڈٹ جانے کا حکم دیا گیا چنانچہ آپ کو حکم ملا کہ:

(۳)......فاصدع بما تومرو اعرض عن المشرکین إنّا کفیناک المستھزئین۔ (الحجر)

پس کھول کر سنادیجئے جو کچھ آپ کو حکم دیا جاتا ہے اور کنارہ کیجئے مشرکوں سے بے شک ہم ہی کافی ہیں آپ کے ساتھ ٹھٹھا کرنے والوں کے لئے۔

تیسرا مرحلہ:

پھر آپ کو ان لوگوں سے بالکل الگ تھلک ہوجانے کا حکم ملا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۴)......واصبر علی مایقولون واھجر ھم ھجراً جمیلاً (مزمل)

صبر کیجئے ان باتوں پر جو وہ کہتے ہیں اور چھوڑ دیجئے ان کو چھوڑنا اچھی طرح۔

(۵)......اور یہ آیت نازل ہوئی:

---

(۱)......زیادۃ من ب (۲)......فی ب فیرجع (۳)......فی ب تعالیٰ (۴)......فی ب وکانوا

و اذا رأیت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنهم حتیٰ یخوضوا فی حدیث غیرہ.
اور جب تو دیکھے (اے مخاطب) ان لوگوں کو جو نکتہ چینی کرتے ہیں ہماری آیتوں میں تو اعراض کر ان سے یہاں تک کہ وہ لگ جائیں کسی اور بات میں۔

و اما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین (انعام)
اور اگر تجھے بھلوا دے شیطان تو نہ بیٹھ بعد یاد آ جانے کے ظالم لوگوں کے ساتھ۔

چوتھا مرحلہ، مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت:

اس کے بعد ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ ایمان لائے تھے ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی۔ سوائے رسول اللہ کے۔
(۶)......چنانچہ حکم ہوا۔

و من یهاجر فی سبیل اللّٰه یجد فی الارض مراغماً کثیرا و سعة (نساء)
جو شخص ہجرت کرے اللہ کی راہ میں وہ پائے گا زمین میں ہجرت کی جگہ بہت اور کشادگی۔

پانچواں مرحلہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم:

اس کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔
(۷)......وقل رب ادخلنی مدخل صدق و اخرجنی مخرج صدق (بنی اسرائیل)
اور دعا کیجئے اے میرے رب داخل کر مجھے داخل کرنا سچا، اور نکال مجھے نکالنا سچا۔

لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی۔
پھر بے شک ان کو اجازت دی۔ اس سے قتال کی جو ان سے لڑے اور حکم ہوا۔
(۸)......وقاتلوا فی سبیل اللّٰه الذین یقاتلونکم ولاتعتدوا ان اللّٰه لایحب المعتدین (بقرہ)
اور لڑو اللہ کی راہ میں ان سے جو لڑیں تم سے اور زیادتی نہ کرو بے شک اللہ نہیں پسند کرتا زیادتی کرنے والوں کو۔

چھٹا مرحلہ، جہاد اقدامی کی اجازت:

اس کے بعد ان کو ابتداء کرنے کی یعنی اقدامی جہاد کی اجازت ملی۔ اور آیت نازل ہوئی۔
(۹)......اذن للذین یقاتلون بانهم ظلموا و ان اللّٰه علی نصرهم لقدیر (الحج)
اجازت دے دی گئی ہے ان لوگوں کو جن سے لڑائی کی جاتی ہے (کہ وہ بھی لڑیں) اس لئے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ تحقیق یہ لفظ یقاتلون سے پڑھا گیا ہے۔ تو اس طرح بھی مفہوم وہی مذکور ہے۔

ساتواں مرحلہ:

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جہاد فرض کر دیا اپنے رسول پر۔ ہجرت فرض کر دی ان مسلمانوں پر جو تا حال مکہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا جہاد کی فرضیت کے بارے میں۔
(۱۰)......وکتب علیکم القتال و هو کره لکم و عسیٰ ان تکرهوا شیئاً و هو خیر لکم و عسیٰ

(۵)......فی ب تعالیٰ (۶)......فی ب و کل (۷)......فی أو و الثواب (۸)......فی ب تعالیٰ

ان تحبوا شیئاً وھو شرلکم (بقرہ)

فرض کردیا گیا ہے تم پر جہاد حالانکہ وہ تمہیں نا گوار ہے اور ممکن ہے کہ تم نا گوار سمجھو کسی چیز کو اور وہ بہتر ہو تمہارے لئے اور ممکن ہے کہ پسند کرو تم کسی چیز کو اور وہ مضر ہو تمہارے لئے۔

(۱۱)......قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجد وافیکم غلظۃً (توبہ)

لڑو تم ان لوگوں سے جو نزدیک ہیں تمہارے کفار میں سے اور چاہیئے کہ وہ پائیں تمہارے اندر سختی کو۔

(۱۲)......وقاتلوا فی سبیل اللّٰہ واعلموا ان اللّٰہ سمیع علیم (بقرہ)

جہاد کرو (لڑو) تم اللہ کی راہ میں اور جان لو کہ بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

یہ آیات اور علاوہ ازیں وہ دیگر آیات (جن میں جہاد کا ذکر ہے اس مذکور کی دلائل ہیں)

آٹھواں مرحلہ:

اس کے بعد جہاد کو لازم کر دیا سخت لازم کرنا اب کہ اس سے بچنے کا کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ حکم ہوا۔

اللہ نے جنت کے بدلے میں مسلمانوں کی جان اور مال خرید لیا ہے:

(۱۳)......ان اللّٰہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلو ن فی سبیل اللّٰہ فیقتلون ویقتلون وعداً علیہ حقا فی التوراۃ والا نجیل والقران ومن اوفیٰ بعھدہ من اللّٰہ فاستبشروا ببیعکم الذین بایعتم بہ (توبہ)

بے شک خرید لیا ہے اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو اس کے بدلے میں ان کے لئے جنت ہوگی وہ جہاد کرتے ہیں اللہ کی راہ میں پس وہ قتل کرتے ہیں (کافروں کو) اور قتل کئے جاتے ہیں وعدہ ہے اس کے ذمے سچا توراۃ اور انجیل اور قرآن میں اور کون ہے بڑھ کر پورا کرنے والا اپنے عہد کو اللہ سے؟ پس خوش ہو تم اپنے اس سودے پر جو تم نے کیا ہے اللہ سے۔

جب جہاد فرض ہو گیا تو اس کو قبول کرنا اور بجالانا عین ایمان ہو گیا۔ اور اس کی فرضیت اس شرط کے ساتھ تھی، کہ جس نے قتل کیا یا وہ قتل کیا گیا، یعنی قتل ہو گیا اللہ کی راہ میں اس کے لئے جنت ہوگی۔ اور جس نے جہاد کو اسی طرح اور اسی شرط کے ساتھ قبول کیا وہ درحقیقت اپنے نفس کو جہاد میں خرچ کرنے اور کھپانے والا ہو گیا۔ اور یہ اپنی جان کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا معاہدے اور بیعت کی شکل میں تھا لہذا مسلمان اپنے نفسوں کو فروخت کر رہے تھے جنت کے بدلے میں اور اللہ تعالیٰ اسی صورت میں انکی جانوں کا خریدار تھا اور یہ بیچنے والا ایک ایسے ثمن اور ایسی قیمت کے بدلے میں بیچتا ہے جس کی ادائیگی بھی نہیں بلکہ ایک خاص مقررہ وقت پر ہوتی ہے۔

ان مذکور نصوص اور دلائل کے ساتھ جہاد کی فرضیت اور اس کا لازم ہونا واضح ہو گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

تحریض علی الجہاد:

جہاد پر ابھارنے اور برانگیختہ کرنے کے بارے (درج ذیل آیت) بھی آئی ہے جس میں اس کی فضیلت کی طرف اشارہ بھی ہے۔ اور اس پر ثواب کی ضمانت بھی۔ ارشاد ہوتا ہے۔

(۱۴)...... یاایھا الذین امنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم. تؤمنون بااللّٰہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللّٰہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون.

یغفرلکم ذنوبکم ویدخلکم جنات تجری من تحتھا الانھار ومسا کن طیبۃ فی جنات

عدن ذلک الفوز العظیم. و اخریٰ تحبو نها نصر من اللّٰہ و فتح قریب و بشرا لمومنین (صف)

اے ایمان والو کیا میں بتاؤں تم کو ایسی تجارت جونجات دے تم کو۔عذاب دردناک سے۔ایمان لاؤ تم اللہ اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو تم۔اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے یہی بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم جانتے ہو۔وہ بخش دے گا تمہارے لئے تمہارے گناہ اور داخل کرے گا تمہیں بہشتوں میں بہہ رہی ہوں گی جن کے نیچے نہریں اور پاکیزہ مکانوں میں باغوں میں ہمیشہ رہنے کے۔

یہی ہے بڑی کامیابی۔اور دوسری بات جو تم پسند کرتے ہو وہ مدد ہے اللہ کی طرف سے اور جلد فتح کی خوشخبری دیجئے ایمان والوں کو۔

اس آیت کے اندر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان انعامات کی خبر دی ہے۔جو فوری فوائد میں اور جو بدیر فائدہ ہے۔جلدی اور فوری ملنے والے فوائد تو یہ ہیں دشمنوں پر نصرت۔اور دشمنوں کو فتح کرنے کی صورت میں جو ان کو رزق ملتا ہے۔دشمنوں کے مالوں کی نعمتیں اور ان کے اہل و اولاد اور بدیر ملنے والا فائدہ جنت ہے اور اس کی دائمی نعمتیں ہیں۔

(۱۵)......اسی طرح یہ ارشاد ہے:

فلیقاتل فی سبیل اللّٰہ الذین یشرون الحیاۃ الدنیا با لاخرۃ و من یقاتل فی سبیل اللّٰہ فیقتل او یغلب فسوف نؤ تیہ اجراً عظیماً (نساء)

پس لڑنا چاہئے (جہاد کرنا چاہئے) اللہ کی راہ میں ان لوگوں کو جو بیچتے ہیں دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے میں۔اور جو شخص لڑے اللہ کی راہ میں پھر وہ قتل ہو جائے یا غالب آ جائے ہم ان کو بہت بڑا اجر عطا کریں گے۔

مجاہدین کی مدح وثنا:

اور اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کی مدح وثنا کی ہے ارشاد ہے۔

(۱۶)......و الذین امنوا و ھا جروا و جا ھدوا فی سبیل اللّٰہ و الذین آووا و نصروا اولئک ھم المومنون حقالھم مغفرۃ و رزق کریم (انفال)

جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں اور جنہوں نے پناہ دی (مہاجرین کو) اور مدد کی وہی ہیں مسلمان سچے انہیں کے لئے ہے بخشش اور رزق عزت آبرو کا۔

(۱۷)......نیز اور ارشاد ہے:

لایستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر و المجاھدون فی سبیل اللّٰہ باموالھم و انفسھم فضل اللّٰہ المجاھدین باموالھم و انفسھم علی القاعدین درجۃ و کلاً وعد اللّٰہ الحسنیٰ و فضل اللّٰہ المجاھدین علی القاعدین اجراً عظیماً. درجات منہ و مغفرۃ و رحمۃ و کان اللّٰہ غفوراً رحیمًا (نساء)

نہیں برابر بیٹھ رہنے والے مسلمان جنہیں کوئی تکلیف نہیں اور جہاد کرنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنے والوں کو اپنے مالوں اور جانوں سے بیٹھ جانے والوں پر درجے میں اور ہر ایک سے وعدہ فرمایا اللہ نے بھلائی کا (جنت کا) اور بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اجر عظیم میں۔

(۱۸)......اور ارشاد فرمایا:

ذلک بانھم لایصیبھم ظمأ و لانصب و لامخمصۃ فی سبیل اللّٰہ و لایطئون موطأ یغیظ الکفار و لاینالون من عدو نیلا الا کتب لھم بہ عمل صالح ان اللّٰہ لایضیع اجر المحسنین و لاینفقون نفقۃ صغیرۃ و لا کبیرۃ و لا

یقطعون وادیاً الا کتب لھم لیجز یھم اللہ احسن ما کانوا یعملون　(توبہ)

یہ اس لئے کہ نہیں پہنچتی انہیں کوئی مصیبت پیاس کی اور نہ تھکان کی اور نہ بھوک کی اللہ کی راہ میں اور نہ وہ روندتے ہیں کسی مقام کو کہ جس سے ناراض ہوں کفار اور نہ حاصل کرتے ہیں دشمن سے کوئی کامیابی مگر لکھا جاتا ہے ان کے لئے اس کے بدلے میں نیک عمل بے شک اللہ نہیں ضائع کرتا نیکوکاروں کا اجر۔

حیات شہداء:

اور شہداء کی حیات اور زندگی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

(۱۹)......ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً بل احیاء عند ربھم یرزقون (آل عمران)

ہرگز نہ سمجھنا ان کو جو شہید ہوئے اللہ کی راہ میں، مردے بلکہ وہ تو زندہ ہیں اپنے رب کے یہاں۔ وہ رزق دیئے جاتے ہیں۔

(۲۰)......اور ارشاد ہے:

ولاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتاً بل احیاء ولکن لا تشعرون (بقرہ ۱۵۴)

نہ کہو ان کو جو شہید ہو جائیں اللہ کی راہ میں مردے بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھتے۔

۴۲۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے اللہ کے اس قول کے بارے میں "اصبروا" صبر کرو، قال علی الجہاد۔ فرمایا کہ جہاد پر۔

(۲۱)......وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون

اے ایمان والو صبر کرو اور صبر میں بڑھے رہو اور جہاد کے لئے مستعد رہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیابی حاصل کرو۔

فرمایا کہ صابروا علی عدوکم اپنے دشمن پر صبر کرو۔ ورابطو۔ یعنی اپنے دین پر پکے رہو۔

۴۲۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے بطور املاء کے ان کو ابراہیم بن ہثیم بلدی نے ان کو محمد بن کثیر صنعانی نے ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو عبداللہ بن سلام نے۔

اصحاب رسول کا ایک وفد ہم سے مفقود ہو گیا تو ہم نے کہا اگر ہم جانتے کہ کون سا عمل اللہ کو محبوب ہے تو ہم اس کا عمل کرتے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

قول وفعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے:

(۲۲)......سبح للہ مافی السموات ومافی الارض وھو العزیز الحکیم. یاایھا الذین امنولم تقولون مالا تفعلون کبر مقتاعنداللہ ان تقولوا مالاتفعلون. ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص (صف)

تسبیح کرتی ہے اللہ کی جو مخلوقات ہے آسمانوں میں اور جو ہے زمین میں اور وہی ہے غالب حکمت والا۔ اے ایمان والو کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں؟ سخت ناپسند ہے اللہ کے یہاں کہ تم کہو وہ بات جو تم کرتے نہیں۔ بے شک اللہ پسند کرتا ہے ان کو جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں صفیں باندھ کر گویا کہ وہ ایک دیوار ہے سیسہ پلائی ہوئی۔

اختتام سورۃ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہمارے سامنے اسی طرح پڑھا۔

اوزاعی نے کہا ہے کہ ہم لوگوں کے سامنے یحییٰ بن ابوکثیر نے اسی طرح کہا ہے محمد بن کثیر نے اور اس کو پڑھا ہمارے اوپر اوزاعی نے اسی

(۴۲۰۵)......فی ب تعالیٰ　(۴۲۰۶)......(۱) فی ب تعالیٰ　(۲)...... فی ثقۃ الدین.

طرح۔ابوعبید نے کہا ہے کہ اس کو پڑھا ہے ہمارے سامنے محمد بن کثیر نے اسی طرح۔اور کہا ہے ابوالحسن بن عقبہ نے اور پڑھا ہے اس کو ہمارے سامنے ابوالولید نے اسی طرح۔ابوعبداللہ نے اور اس کو پڑھا ہے ہمارے اوپر ابوالحسن شیبانی نے اسی طرح۔

کہا ہے شیخ احمد مصنف کتاب نے اور اس کو پڑھا ہے ہمارے سامنے ابوعبداللہ نے اسی طرح۔اور کہا ہے ابن سماک کے حدیث میں کہا ہے ابراہیم بن الہیثم نے۔اور اس کو پڑھا ہے ہمارے اوپر محمد بن کثیر نے آخر سورۃ تک اسی طرح۔

ہم سے کہا تھا ابوعمر ابن سماک نے اور پڑھا تھا اس کو ہمارے سامنے ابراہیم بن الہیثم نے آخر سورۃ تک اسی طرح۔

ابوعبداللہ نے کہا کہ اس کو پڑھا تھا ہمارے سامنے ابوعمرو بن سماک نے سورۃ کے شروع سے آخر تک اسی طرح۔اور پڑھا ہمارے سامنے ابو عبداللہ نے سورۃ کو اسی طرح۔کہا ہے علی ساوی نے اور پڑھا ہے اس کو ہمارے سامنے شیخ امام زکی تقی الدین نے آخر سورۃ تک۔اور کہا کہ پڑھا ہے اس کو ہمارے سامنے امام احمد نے اسی طرح آخر تک۔

۴۲۰۷:......کہا ہے شیخ احمد نے اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب السنن میں ابواسحٰق فزاری کی حدیث سے۔اور ولید بن مزید سے اس نے اوزاعی سے۔اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے۔اور روایت کیا گیا ہے ھقل بن زیاد سے اس نے اوزاعی سے اس نے یحیٰی سے اس نے ہلال بن ابومیمونہ سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے عبداللہ بن سلام سے اور جماعت حفظ کرنے یاد رکھنے کے اعتبار سے ایک سے اولیٰ ہوتی ہے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔

ایمان باللہ کے بعد جہاد فی سبیل اللہ افضل عمل ہے:

۴۲۰۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس میں جو میں گمان کرتا ہوں زہری سے اس نے حبیب مولیٰ عروہ بن زبیر سے اس نے عبداللہ بن زبیر اس نے ابومروح یا مراوح سے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا یا رسول اللہ کون سا عمل افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان باللہ۔اور جہاد فی سبیل اللہ۔پھر انہوں نے پوچھا کہ عتاق کون سا افضل ہے؟ فرمایا کہ جو نفیس اور عمدہ۔اس نے کہا آپ کیا کہتے کہ اگر میں نہ پاؤں (استطاعت ان امور کی) فرمایا تو پھر اعانت کر معاونت کر صانع کی۔اور بنا تو کم عقل کے لئے۔اس نے پوچھا کہ آپ بتائیے اگر میں اس کی استطاعت نہ رکھوں؟ تو۔فرمایا کہ تو بچالے لوگوں کو اپنے شر سے بے شک یہ بھی صدقہ ہے جس کو صدقہ کرے گا اس کے ساتھ اپنے نفس پر۔

۴۲۰۹:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھ کو خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید آدمی نے مکہ میں ان کو اسحٰق بن ابراہیم دبری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے ان کو معمر نے۔پھر اسی کو ذکر کیا اس نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل سوا اس کے کہ آپ نے فرمایا کہ اعانت کر تو صانع یا ضائع کی یا بنا تو اخرق کے لئے (کم عقل بے سمجھ کے لئے۔)

۴۲۰۱۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابومراوح نے ان کو ابوذر نے اسی حدیث کے ساتھ اور کہا ہے ہشام نے اپنی حدیث میں اعانت کر تو ضائع کی بخاری مسلم نے ان کو روایت کیا ہے حدیث ہشام سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث عبدالرزاق سے۔

۴۲۱۱:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن محمد بن محمد بن ابراہیم اشنائی نیساپوری نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان

(۴۲۰۸)......(۱) فی ب عروة (۲)...... فی ب مراوح (۳)...... فی ب تصدق

(۴۲۰۹)......(۱) فی ب الأزری (۲)...... سقط من ب

بن سعید نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان باللہ اور ایمان بالرسول۔ کہا گیا کہ اس کے بعد کیا افضل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ۔ پوچھا گیا کہ اس کے بعد کیا چیز؟ آپ نے فرمایا کہ اس کے بعد حج مبرور نیکیوں والا حج (یعنی حج مقبول)۔

۴۲۱۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے پھر اسی کو ذکر کیا علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم سے پوچھا۔ اور یوں نہیں کہا رسولہ، بخاری مسلم نے ان کو نقل کیا ہے صحیح حدیث ابراہیم بن سعد سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا حدیث عبدالرزاق سے۔

۴۲۱۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو محمد بن احمد بن دلویہ دقامر نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو قیس بن حفص نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو حسن بن عبداللہ نے ان کو ابوعمرو شیبانی نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا افضل عمل نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

۴۲۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی ابوالیمان کے سامنے یہ کہ شعیب بن ابوحمزہ نے ان کو خبر دی ہے زہری سے اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے۔ عطاء بن یزید لیثی نے کہ بے شک اس کو حدیث بیان کی ابوسعید خدری نے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ لوگوں میں سے کون افضل ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ وہ مؤمن جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔ صحابہ نے پوچھا کہ اس کے بعد کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مؤمن جو کسی پہاڑ کی چوٹی یا وادی میں رہتا ہو وہ اللہ سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ابوالید سے اور بخاری مسلم نے اس کو روایت کیا ہے دیگر وجوہ سے زہری سے۔

مجاہد کی مثال:

۴۲۱۵:......اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسٰی نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے مجاہد فی سبیل اللہ کی مثال جو اس کی راہ میں جہاد کرے اللہ اس کو جانتا ہے اس روزہ رکھنے والے کے ہے جو رات کو عبادت بھی کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی اپنی راہ میں اللہ تعالیٰ ہی کفالت کرتا ہے بایں صورت کہ ان کو وفات دیتا ہے پھر اس کو جنت میں داخل کر دیتا ہے یا اس کو صحیح سالم واپس کر دیتا ہے اس سب کچھ سمیت جو کچھ اس نے اس جہاد میں پالیا ہے اجر ہو یا مال غنیمت اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے ابوالیمان سے۔

جہاد فی سبیل اللہ کے برابر عمل:

۴۲۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن احمد اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابوالعباس احمد بن محمد بن عیسٰی برتی نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو ہمام نے ان کو محمد بن مجاہد نے ان کو ابوحصین نے اس کو حدیث بیان کی ہے ذکوان سے یہ کہ ان کو ابوہریرہ نے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل تعلیم فرما دیجئے جو جہاد فی سبیل اللہ

(۴۲۱۰)......(۱) فی ب مراوح (۴۲۱۳)......(۱) فی ب تعالیٰ

کے برابر ہو۔حضور نے فرمایا میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا کیا تم یہ استطاعت رکھتے ہو کہ مجاہد جب جہاد کے لئے گھر سے نکلے تو تم مسجد میں داخل ہو جاؤ اور عبادت میں کھڑے ہی رہ جاؤ اس میں رکاوٹ نہ آنے دو۔اور تم روزہ رکھو ایسا کہ پھر افطار ہی نہ کرو؟ اس آدمی نے کہا کہ میں اس کی تو طاقت نہیں رکھتا۔ابو ہریرہ فرماتے ہیں بے شک مجاہد کا گھوڑا جہاں تک اپنے طویل راستے میں چلتا ہے اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۴۲۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوالحسین عبدالباقی بن قانع حافظ نے ان کو اسحاق بن حسن اور محمد بن علی بن بطاء نے دونوں کو عفان نے اس نے ان کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اس کی مثل علاوہ ازیں اس نے یہ نہیں کہا (اس آدمی کا قول کہ) میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔اور اس نے ابو ہریرہ کے قول کے بعد یہ ذکر کیا ہے کہ اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں اسحاق سے اس نے عفان سے۔

۴۲۱۸:......ہمیں خبر دی محمد بن محمد بن محمش نے ان کو حاجب بن احمد طوسی نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہا گیا یارسول اللہ۔ہمیں اس چیز کی خبر دیجئے جو جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہو؟ حضور نے فرمایا کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھو گے۔لوگوں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ (یعنی ہم طاقت رکھیں گے) پھر آپ نے فرمایا کہ تم اس کی استطاعت نہیں رکھو گے۔لوگوں نے کہا جی ہاں رکھیں گے یارسول اللہ۔راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ حضور نے کہا ان سے تیسری بار یا چوتھی بار میں کہ مجاہد فی سبیل اللہ کی مثال اس رات کی عبادت کرنے والوں کا روزہ رکھنے والے کی سی ہے جو آیات الٰہی کے ساتھ قانت بھی ہے جس کی عبادت قیام اور روزہ کے تسلسل میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہری بن حرب سے اس نے جریر سے اس نے اس کے آخر میں یہ اضافہ کیا ہے یہاں تک کہ مجاہد واپس اپنے گھر کو لوٹ آئے۔

۴۲۱۸:......مکرر۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اور اضافے کو آخر میں ذکر کیا ہے۔

کونسا عمل افضل ہے؟:

۴۲۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو محمد بن سابق نے ان کو مالک بن مغول نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ولید بن عیذار سے ان کو ابوعمرو شیبانی نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کون سا افضل ہے؟ پھر یہ کہ والدین کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک۔میں نے پوچھا کہ پھر کون سا؟ فرمایا پھر جہاد فی سبیل اللہ کہتے کہ پھر مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اگر میں زیادہ پوچھتا تو آپ زیادہ بتاتے اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں حسن ابن صباح سے اس نے محمد بن سابق سے اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث شعیب سے اس نے ولید بن عیذار سے۔

۴۲۲۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحاق نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو ابومسعود نے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ سے پوچھا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا نمازوں کو اپنے وقتوں پر پڑھنا اور والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور جہاد فی سبیل اللہ۔

متعارض احادیث میں تطبیق:

حکایت کی ہے ابوعبداللہ حلیمی نے ان کو ابوبکر محمد بن علی شاسی امام رحمہ اللہ نے (وہ فرماتے ہیں کہ) یہ کیسی خبریں نکلی ہیں کہ لوگ اس چیز

(۴۲۱۶)......(۱) فی ب مسجدک. والحدیث رواہ أحمد (۳۴۳/۲) من طریق عفان.

(۴۲۱۸)...... مکرر. هذا الحدیث زیادة من ب.

کے قائل ہیں کہتے ہیں خیر الاشیاء فلاں فلاں ہے یعنی سب سے افضل پھر افضل۔ (وہ کہتے ہیں اس کی جائز اور انسب توجیہ یہ ہے کہ) جب کوئی کہتا ہے کہ فلاں چیز فلاں عمل سے افضل ہے تو مراد یہ نہیں ہوتی کہ اس چیز کی تفضیل اور اس کو فضیلت دینا مقصود ہو تمام اشیاء پر اور تمام اعمال پر۔ یہ مقصود نہیں ہوتا کہ وہ فی نفسہ جمیع اشیاء سے افضل ہے بلکہ مقصود یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک حالت میں بہتر ہے دوسری میں نہیں ہے۔ اور بعض سے ہے بعض سے نہیں ہے۔ جیسے کوئی شخص بے موقع و بے محل بات کے نقصان سے بچنے کے لئے کہتا ہے کہ یہاں سکوت اور خاموشی سے افضل کوئی شئی نہیں ہے۔ تو اس کی مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ اس موقع پر نہ بولنا بولنے سے اچھا ہے اور افضل ہے۔ یہ مراد نہیں ہوتی کہ ہر جگہ اور ہمیشہ نہ بولنا اور ہر جگہ اور ہر وقت نہ بولنا چپ رہنا افضل ہے یہ مراد نہیں ہوتی۔ اور اس کے برعکس کی مثال دیکھ لیجئے۔ کبھی انسان نہ بولنے اور خاموش رہنے سے نقصان کا اندیشہ سمجھتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ مؤمن کے لئے اس سے افضل کوئی شئی نہیں کہ وہ جو کچھ جانتا ہے اس کو بول دے یا یہ کہ حق بات کہہ دے اس سے افضل کوئی شئی نہیں ہے۔ تو اس سے مراد بھی یہی ہے اس موقع پر بولنا نہ بولنے سے افضل ہے۔ ایک اور مثال کے طور پر دیکھئے کہ لوگ کہتے ہیں فلاں آدمی سب سے زیادہ عقلمند ہے اور فلاں آدمی سب سے افضل ہے۔ تو مراد ہوتی ہے کہ وہ عقلمندوں میں سے ایک عقل مند ہے افضل لوگوں میں سے ایک افضل ہے۔ یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ساری مخلوق سے افضل ہے یا زیادہ عقل مند ہے اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو۔ یقیناً اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو اپنے گھر میں اچھی طرح رہے وہ افضل ہوتا بھی ہو۔ اور اسی طرح ایک روایت میں ہے تمہارے شرارتی اور بدتر لوگوں میں وہ ہے جو مجرد یعنی تمہارے اشرار میں سے ہے کیونکہ اگرچہ وہ نیک صالح بھی ہو تو بھی وہ اس کا نفس شر کے درپے رہتا ہی ہے یعنی فتنے سے امن نہیں ہوتا اور محفوظ نہیں ہوتا یہ مطلب ہے۔ یہ نہیں کہ وہ سب سے زیادہ خراب ہے۔ اس لئے کہ فاسق اور فاجر لوگ یقیناً اس سے شریر اور بدتر ہیں۔ اور دیکھا گیا ہے کہ مجرد لوگوں میں بھی فی الواقع صالحین ہوتے ہیں۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ زبان سے بڑھ کر لمبی قید کا کوئی زیادہ حق دار نہیں ہے...... حالانکہ فی الواقع یہ دیکھا گیا ہے کہ کبھی فاسق اور فساد مچانے والا اس مذکور سے قید ہونے کا زیادہ مستحق اور حق دار ہوتا ہے۔ اور اسی طرح یہ روایت ہے کہ میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی شئی نہیں ہے۔ حالانکہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ نماز اور جہاد اس سے اعلیٰ ہے۔ اور اسی طرح یہ روایت ہے کہ تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو تم میں نماز میں زیادہ نرم کندھوں والا ہو۔ حالانکہ نرم کندھوں والے یعنی دوسروں کی رعایت کرنے والے بھی بہت ہوتے ہیں جو اپنی ذات اور اپنے دین کے اعتبار سے مذکورہ شخص سے بھی افضل ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ کہ اس طرح کے سارے کلام عربی میں جن کا اطلاق کسی خاص حال یا خاص وقت پر ہوتا ہے۔ اور اس بنا پر ہوتا ہے کہ اس فضیلت والی شئی یا شخص کے الحاق ہو جاتا ہے افضل اعمال کے ساتھ۔ اور اس بنا پر وہ افضل ہوتے ہیں۔ ہر وقت ہر شئی سے افضل نہیں ہوتے اس کے بعد شیخ محمد بن علی ساسی نے اس موضوع پر بڑی تفصیل سے کلام کیا ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے حضرت ابن مسعود کی حدیث بھی ذکر کی جوان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کی بابت وارد ہوئی ہے کہ انہوں نے افضل اعمال کے بارے میں پوچھا۔ پھر کہا کہ اس کے بعد پھر کہا؟ اس کے بعد کہا؟ تو اس طرح کے سوال و جواب سے کبھی منشا افضلیت کی ترتیب کا نہیں ہوتا پوچھنے کا بلکہ مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ کون سی چیز ہے؟ اور کیا چیز ہے؟ مذکورہ مسئولہ افضل چیز کے قائم مقام ہو سکے اور ہم اس کی حفاظت کریں۔

مثلاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فلا اقتحم العقبة. وما ادراک ما العقبة. فک رقبة او اطعام فی یوم ذی مسغبة. یتیماً ذا مقربة او مسکینا

(۴۲۲۰)...... (۱) فی ب للمرء. (۲)...... زیادة من ب (۳)...... فی ب معرض. (۴)...... فی ب المنکب.

(۵)...... زیادة من ب. (۶)...... سقط من أ (۷)...... فی المنهاج للحلی علی أنه أهل فک وهو الصحیح انظر ص ۱۴۷ ج ۲.

ذامتربه. ثم كان من الذين امنوا (وعملوا الصالحات) وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمة.

پس وہ شخص جو نہیں داخل ہو گھاٹی میں۔ کس چیز نے بتایا آپ کو کہ کیا ہے گھاٹی؟ گردن کو آزاد کرنا۔ یا بھوک کے دن کھانا کھلانا۔

قرابت دار یتیم کو۔ یا مسکین خاکسار کو۔ پھر ہے وہ ان لوگوں میں سے جو ایمان لائے (اور عمل صالح کئے)

اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی اور مہربانی کی تلقین کرتے رہے۔

آپ آیت کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ایمان کا مرتبہ کھانا کھلانے سے بعد میں ہے۔ اور وہ ایمان سے بھی افضل ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ کیونکہ نہ ہوا ایسا؟ کیونکہ نہ گردن چھڑائی ہے۔ اور کیوں نہ کھلایا مگر باوجود اس کے وہ اہل ایمان میں سے ہے وہ اہل ایمان جو اہل صبر میں اور اہل مرحمہ میں۔ تو یہ تمام توجیہات اس طرح ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۲۲۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو علی بن محمد مصری نے ان کو محمد بن عمرو نے یعنی ابن نافع نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن یسار نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ایک حج کرنا اس آدمی کے لئے جس نے حج نہیں کیا تھا بہتر ہے دس جہادوں میں شرکت سے اور ایک جہاد کرنا اس آدمی کے لئے جس نے حج کر لیا ہے بہتر ہے دس حجوں سے۔ اور سمندر میں جہاد کرنا بہتر ہے۔ خشکی کے دس غزوات سے اور جس نے (جہاد میں) دریا کو یا سمندر کو عبور کر لیا گویا کہ اس نے تمام وادیوں کو عبور کر لیا اور اس میں جھومنے اور حرکت کرنے والا اپنے شہادت کے خون میں تڑپنے والے کی مثل ہے۔

۴۲۲۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن معراج نے ان کو مطین نے ان کو سعید بن عبدالجبار نے ان کو ابوعبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالعزیز نے ان کو مرداس لیثی نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ البتہ ایک حج کرنا افضل ہے دس غزوات سے اور ایک غزوہ افضل ہے دس حجوں سے۔

۴۲۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن حلیم مروزی نے اور ابراہیم بن محمد فقیہ بخاری نے دونوں کو ابوالموجہ نے ان کو خبر دی عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو وھب بن وارد نے ان کو عمر بن محمد بن محمد بن منکدر نے ان کو سمی نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ جس شخص کا انتقال ہو گیا اور اس نے جہاد نہ کیا اور اس کے دل میں بھی جہاد کی بات نہ آئی وہ منافقت کے ایک شعبہ پر مر گیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے حدیث ابن مبارک سے۔

۴۲۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسن بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو علی بن اسحٰق خراسانی نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو اعمش نے ان کو عطاء نے یعنی ابن ابورباح نے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ کہ جس وقت لوگ دینار اور درہم میں بخل کرنے لگیں اور گائے کی دموں کے پیچھے پیچھے پھریں گے اور جہاد کرنا چھوڑ دیں اللہ کی راہ میں۔ بیع عینہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر آزمائش اتار دیں گے اور آزمائش اور مصیبت کو وہ اس وقت تک نہیں اٹھائیں گے جب تک لوگ واپس اپنے دین میں نہ لوٹ آئیں۔

اسی طرح کہا عطاء نے یعنی ابن ابورباح نے۔ اور ایک اور ضعیف طریق سے مروی ہے۔ عطاء سے۔

(۴۲۲۱)...... (۱) فی ب ویعلی.

(۴۲۲۲)...... (۱) فی أبطین. (۲)...... فی ب ولغزوة.

(۴۲۲۳)...... (۱) فی (أ) غیلان وهو خطأ، وعبدان من عبدالله بن عثمان أبوعبدالرحمن المروزی. (۲)...... فی أ ابن.

(۳)...... فی أوهب. (۴)...... فی ب نفاق.

شیخ احمد بیہقی نے فرمایا۔ یہ وہ حدیث ہے جو حیوۃ بن شریح سے بھی معروف ہے اس نے ابن اسحٰق بن عبدالرحمٰن خراسانی سے اس نے عطاء خراسانی سے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے۔ تبایع بالعنین بیع عینہ یہ ہے کہ ایک آدمی آئے اور آکر کہے آپ اس اس طرح خرید لیں اور میں اس کو تم سے اتنے اتنے میں خریدلوں گا اتنی اتنی منافع کے ساتھ۔

صبر کی فضیلت:

۴۲۲۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے ان کو عروہ بن نزال یا نزال بن عروہ نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا صبر کر صبر کر۔ تم نے بہت بڑی چیز کے بارے میں سوال کیا۔ بے شک وہ آسان ہے جس کے لئے اللہ آسان کر دے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کر۔ اور فرض نماز کو قائم کر۔ اور فرض زکوٰۃ ادا کر۔ کیا میں تجھے امر (دین) کے اصل اور اس کے (بنیادی) ستون اور اس کی بلندترین چوٹی بتاؤں ؟ بہرحال اصل امر۔ اور سلامتی کی بات یہ ہے کہ جو مسلم مسلمان ہو گیا وہ بچ گیا۔ اور اس کا ستون نماز ہے۔ اور اس کی بلندتر چوٹی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ کیا میں تمہیں خیر کے دروازوں کے بارے میں بتادوں؟ روزہ ڈھال ہے۔ اور صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اور بندے کا رات کے اندر قیام کرنا (یعنی عبادت کرنا۔) اس کے بعد آپ نے آیت پڑھی:

تتجا فی جنو بھم عن المضاجع

علیٰحدہ ہو جاتے ہیں ان کے جسم بستروں سے۔

مذکورہ حدیث کی تشریح شیخ حلیمی کے قول سے:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے اسلام وہ چیز ہے کہ جس کے بغیر کوئی عمل بھی صحیح نہیں ہے مگر اسلام کے ساتھ۔ جب اسلام ہی نہ رہے۔ تو کوئی بھی عمل ہو وہ بھی نہیں رہے گا اس کی مثال سر کی سی ہے کہ جس کے بغیر اعضاء میں سے کوئی چیز سالم نہیں رہ سکتی۔ مگر سر کی بقاء کے ساتھ۔ جب سر تمام اعضاء سے جدا کر دیا جائے تو اس کے بعد تمام اعضاء میں سے کسی شئی کے ساتھ کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔

بہرحال نماز تو وہ دین کا ستون ہے۔ اور امر سے مراد دین ہے۔ اس لئے کہ اسلام بغیر نماز کے نہ ہی مفید ہے اور نہ ہی قائم رہ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی فائدہ دیتا ہے اس کا قبول کرنا اس کے کرنے سے۔ کیونکہ اکیلا اسلام خون کو بھی محفوظ نہیں کر سکتا یہاں تک کہ اس کے ساتھ اقامۃ صلوٰۃ بھی ہو۔

بہرحال آپ کا فرمانا کہ اس کی بلندتر چوٹی جہاد فی سبیل اللہ ہے تو کہا گیا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ معالم اسلام میں سے کوئی بھی اس سے زیادہ مضبوط ہے اور نہ ہی اس سے زیادہ ظاہر ہے پس وہ اس لئے بلندتر چوٹی کی طرح ہے ذروۃ سنام کا معنی ہوتا ہے اونٹ کی کوہان ۔ جو اونٹ کا سب سے بلندتر حصہ ہوتا ہے اس سے اونچا اور کوئی نہیں ہوتا کہ دور سے دیکھنے والے کی نظر دور سے اسی پر ہی پڑتی ہے۔ شیخ نے اس کی شرح

(۴۲۲۴)...... (۱) فی ب الحسن وھو خطأ. (۲)...... فی أ محمد وھو خطأ. (۳)...... فی ب علی بن عیاش.
(۴)...... فی ب ظن وھو خطأ. وأخرجه (۲۸/۲) عن. سود بن عامر عن أبی بکر بن عباس. به.
(۴۲۲۵)...... (۱) فی ب بن علی. (۲)...... فی ب لقد. (۳)...... فی ب وتؤدی. (۴)...... زیادة من ب.
(۵)...... فی ب الأعمال. (۶)...... فی ب فإذا.

کرنے میں تفصیل کی ساتھ کلام کیا ہے۔

سیر وتفریح کی اجازت:

۴۲۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابواحمد میں اسحاق فقیہ نے ان کوعبید بن شریک نے ان کوابوالجماہر محمد بن عثمان تنوخی نے ان کو ہیثم بن جمیل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے علاء بن حارث نے ان کوقاسم بن عبدالرحمٰن نے ان کوابوامامہ نے کہ ایک آدمی نے کہایارسول اللہ مجھے سیر وتفریح کی اجازت دیجئے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی سیر وسیاحت جہاد فی سبیل اللہ میں ہے۔

۴۲۲۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقرئ نے ان کوحسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کوعبداللہ بن محمد بن اسماء نے ان کوابن مبارک نے ان کوسفیان نے زیدعمی سے ان کوابوایاس نے ان کوانس بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔ ہرامت کے لئے ایک رھبانیت ہوتی تھی اوراس امت کی رھبانیت جہاد فی سبیل اللہ ہے(لوگوں سے رھبانیت الگ تھلک ہوکر عبادت کرنا۔)

۴۲۲۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن یوسف بن سلیمان بن حرب نے ان کوشعبہ نے ازرق بن قیس سے انہوں نے سنا عسعس بن سلامہ سے وہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے۔ایک آدمی کو غائب پا کر تلاش کیا اپنے اصحاب میں سے جب وہ آیا تواس نے کہا کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ میں کسی پہاڑ میں علیحدہ ہو جاؤں اور عبادت کروں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کوفرمایا کہ نہیں تم ایسانہیں کرو۔ اورتم لوگوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ کرے۔ البتہ ایک ساعت صبر کرنا اور ثابت قدم رہنا اسلام کی سرحدوں پر اللہ کی چالیس سال خلوت کی عبادت سے افضل ہے۔

۴۲۲۹:......اورہمیں خبر دی ہے ابوالحسین علی بن محمد بن علی بن سقاء نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد بن اسحٰق نے پھر اس نے ان دونوں حدیثوں کوذکر کیا۔

ایک صحابی کاواقعہ:

۴۲۳۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کوابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کوابوالذھر نے ان کوابوعامر غوری نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کوسعید بن ابوہلال نے ان کوابن ابوذباب نے ان کوابوہریرہ نے کہ اصحاب رسول میں سے ایک آدمی ایک وادی سے گذرا وہاں میٹھے پانی کا چھوٹا سا ایک چشمہ تھا اس کا صاف ستھرا ہونا اس کواچھالگا تو اس نے سوچا کہ میں کاش کہ ان سب لوگوں سے علیحدہ ہوکر رہنا شروع کردوں اور علیحدہ کام بھی کروں اور سوچا کہ میں پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کروں لہذا اس نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کومنع فرمایا۔اور یہ فرمایا کہ تم میں سے کسی ایک آدمی کا اللہ کی راہ میں ٹھہرنا ساٹھ سال تک اپنے گھر میں رہ کرنمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔کیاتم لوگ یہ پسندنہیں کرتے کہ اللہ تم لوگوں کومعاف کردے اورتم لوگوں کو جنت میں داخل کردے۔جہاد کرو اللہ کی راہ میں جوشخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے اونٹنی کی دومرتبہ دودھ نکالنے کا وقفہ کرنے کی مقدار اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی۔

۴۲۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوالحسن احمد بن محمد عنبری نے ان کوعثمان بن سعید دارمی نے ان کوعبداللہ بن صالح مصری نے ان کویحیٰی بن ایوب نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کوحسن نے انکوعمران بن حسین نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ایک آدمی کا جہاد کی صف میں کھڑا ہونا اللہ کے نزدیک افضل ہے آدمی کی ساٹھ سالہ عبادت سے۔

(۴۲۲۸)......(۱) زیادة من ب. (۲)......في أ فقد (۳)......في ب تعالیٰ

(۴۲۳۰)......(۱) في ب أحمد بن. والحديث أخرجه الحاكم (۲/ ٦٨) من طريق هشام بن سعد. به وصححاه.

۴۲۳۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن مصری نے ان کو محمد بن عمرو بن نافع نے ان کو عبداللہ بن صالح نے پھر اس نے اس کو اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔سوائے اسکے کہ اس نے ،لفظ عنداللہ (یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک)نہیں بولا۔

۴۲۳۳:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی حسن بن حکیم نے ان کو مروزی نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو محمد بن معن غفاری نے ابومعن سے)ان کو زہرہ بن معبد قرشی نے ان کو ابوصالح مولیٰ عثمان نے ان کو عثمان بن عفان نے مسجد خیف میں منیٰ میں اور انہوں نے حدیث بیان کی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔جہاد فی سبیل اللہ میں ایک دن لگانا اس کے علاوہ عبادات میں ایک ہزار دن لگانے سے بہتر ہے۔پس دیکھنا چاہئے ہر آدمی کو اپنے لئے کونسا راستہ اختیار کر رہا ہے۔

مصنف کا تبصرہ:

ان احادیث سے مقصود جہاد کے اجر کو دوسری چیزوں کے اجر کے مقابلے میں دہرا بتانا ہے اور یہ اجر مختلف لوگوں کے احوال کے اعتبار سے اور ان کی نیتوں کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے اور ان کے اخلاص کے اعتبار سے اور مختلف اوقات کے اعتبار سے بھی۔جہاد کے محل وقوع کے اعتبار سے بھی۔احتمال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دگنے کو اور اس سے زیادہ کرنے کو مختلف مواقع کے اعتبار سے مختلف بیان کیا ہو کبھی چالیس سال اور کبھی ساٹھ سال کبھی اس سے کم کبھی اس سے زیادہ۔

شیخ ابوبکر محمد بن علی شامی نے کہا ہے کہ۔اس کی مثالیں کثیر ہیں کہ اس مفہوم کو ستر کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

جیسے یہ کہا گیا ہے کہ۔نہیں نقصان اس کا جو استغفار کرتا ہے۔اگر چہ وہ ستر مرتبہ بھی اس کا اعادہ کرے یعنی یہاں پر ستر سے مراد ستر کی حد بندی بیان کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ مقصد اس کی کثرت کا بیان ہے۔

اللہ کی راہ میں چوکیداری کرنا:

۴۲۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسحق خزاعی نے مکہ میں ان کو ابن ابومسرہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو کھمس بن حسن نے ان کو مصعب بن ثابت نے ان کو عبداللہ بن زبیر نے وہ کہتے ہیں کہا عثمان بن عفان نے حالانکہ وہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے میں تم لوگوں کو ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔مجھے کوئی مانع نہیں تھا اس بات سے کہ میں تم لوگوں کو اس کے بارے میں بتاؤں مگر بخل تمہارے ساتھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرمارہے تھے۔اللہ کی راہ میں ایک رات چوکیداری کرنا اس ہزار رات سے افضل ہے جس میں رات کو نفل پڑھے جائیں اور دن کو روزہ رکھا جائے۔

لیلۃ القدر سے افضل رات:

۴۲۳۴:......مکرر ہے۔ہم نے روایت کی ہے ابن عمر سے بطور مرفوع روایت سے۔کیا میں تمہیں اس رات کے بارے میں نہ بتادوں جو لیلۃ القدر سے افضل ہے اس چوکیدار اور محافظ (کی رات) جو خوف اور خطرات کی زمین پر حفاظت کرتا ہے (اس حال میں کہ) شاید وہ گھر واپس لوٹ کر نہیں آئے گا۔

دو آنکھوں پر جہنم کی آگ حرام ہے:

۴۲۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حمزہ بن عباس عقبی نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے

(۴۲۳۲)......(۱) فی ب عن. (۴۲۳۳)......(۱) سقط من ب.

(۴۲۳۴)......(۱) أخرجه الحاکم (۲/۸۱) بنفس الإسناد و صححاه.

(۴۲۳۴) ...... مکرر. (۱) أخرجه الحاکم (۲/۸۰، ۸۱) مرفوعا.

ان کو ابوصالح بن کیسان نے وہ کہتے ہیں کہ ابوعبدالرحمن نے کہا کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آنکھوں پر حرام ہے کہ ان دونوں کو جہنم کی آگ پہنچ سکے ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روتی ہے۔ اور دوسری وہ آنکھ جو اسلام کی حفاظت کرتے ہوئے رات کو جاگتی ہے۔ خصوصاً اس وقت جب کہ اس کے گھر والے بھی اہل کفر میں سے ہوں۔

مجاہد کے لئے جنت کی ضمانت:

۴۲۳۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوالنصر فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو عمارہ بن قعقاع نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور الفاظ اس سے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے عمارہ سے ان کو ابوزرعہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کہ اللہ تعالیٰ ضمانت دیتا ہے اس آدمی کو جنت میں داخل کرنے کی جو اللہ کی راہ میں نکلا جس کا مقصد جہاد فی سبیل اللہ کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا اور میرے ساتھ ایمان اور میرے رسول کی تصدیق۔ یا وہ آدمی اپنے ٹھکانے پر واپس آجائے جہاں سے نکلا تھا جو کچھ اجر کما سکا اس کو لے کر اور مال غنیمت کو ساتھ لے کر۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اللہ کی راہ میں جو بھی زخم لگا ہے قیامت کے دن جب آئے گا تو اسی زخم کی صورت میں سامنے آئے گا اس کا رنگ خون والا ہوگا مگر خوشبو کستوری کی ہوگی۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اپنی امت پر مشقت ڈالدوں گا تو میں خود کسی جہاد سے پیچھے نہ ہوتا کہیں بھی جو اللہ کی راہ میں لڑا جا رہا ہو۔ لیکن میں گنجائش نہیں پاتا ہوں کہ میں لوگوں کو سواری دوں اور وہ خود بھی گنجائش نہیں رکھتے ہیں۔ اور مجھے چھوڑ کر جانا بھی ان کو کھلتا ہے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ میں پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور پھر میں قتل کر دیا جاؤں۔ پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں۔ پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں حدیث عبدالواحد سے کچھ حصہ مسدد سے اور کچھ حصہ دیگر سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے زہیر بن حرب سے اس نے جریر سے۔

قیامت کے دن مجاہد کے خون کی خوشبو کستوری کی مانند ہوگی:

۴۲۳۷:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسن قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مؤمنوں سے مشکل نہ ہوتی تو میں کسی سریہ سے پیچھے نہ بیٹھتا جو اللہ کی راہ میں لڑا جائے۔ لیکن میں گنجائش نہیں پاتا کہ میں لوگوں کو سواری دوں اور وہ خود بھی گنجائش نہیں رکھتے وہ میرے پیچھے پیچھے چلے آئیں گے کیونکہ ان کے دل اس بات سے خوش نہیں ہوں گے کہ وہ میرے بعد پیچھے بیٹھے رہ جائیں۔ کہتے ہیں کہ اور رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ہر وہ زخم جو مسلمان اللہ کی راہ میں کھاتا ہے قیامت کے دن بالکل اسی اصلی صورت پر ہوگا کہ جب تیر لگا تھا اور اس سے خون پھوٹا تھا لہٰذا رنگ تو خون کا ہوگا مگر خوشبو کستوری کی

(۴۲۳۶).....(۱) فی ب المسلمین.

(۴۲۳۷).....(۱) فی ب طبعت (۲) ..... فی ب دم.

ہوگی۔ دونوں کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۴۲۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید بیروتی نے ان کو خبر دی اوزاعی نے ان کو ابو مصبح نے وہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ سے کہا گیا ارض روم میں اے ابوعبداللہ کیا آپ سوار نہیں ہوئے سواری پر فرمایا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس شخص کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں اللہ ان کو آگ پر حرام کر دے گا۔ اور فرمایا۔ کہ میری سواری کو درست کر دے اور مجھے میرے کنبے، قبیلے سے مستغنی کر دے۔ کہتے ہیں کہ اس دن اس سے زیادہ کسی کو پیدل چلتے نہیں دیکھا گیا۔

۴۲۳۹:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن علی خزاز نے ان کو احمد بن عیسیٰ مصری نے ان کو ابن وہب نے ان کو ابن لھیعہ نے اور عمرو بن مالک نے ان کو ابن ابوجعفر نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو سلمان اغر نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور نے ایک غزوہ میں (سریہ) جانے کا حکم دیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم رات کو ہی چلے جائیں یا ہم صبح کا انتظار کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے خراف میں جا کر رات گذارو۔ اور خراف باغیچہ کو کہتے ہیں۔

۴۲۴۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو مسدد بن قطن نے ان کو عثمان بن ابوبشیر نے ان کو عبداللہ بن ادریس نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

شہداء کرام کی حیات طیبہ:

کہ جب جنگ احد میں تمہارے بھائی شہید ہو گئے تو اللہ نے ان کی روحوں کو جنت کے سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھ دیا وہ جنت کی نہروں پر جاتے، اور جنت کے پھل کھاتے۔ پھر وہ سونے کی ان قندیلوں اور چراغوں میں پناہ لیتے جو عرش کے سائے تلے لٹکی ہوئی ہیں۔ (شہدائے احد کی ارواح نے) جب جنت کے کھانوں کی اور مشروبات کی لذت محسوس کی اور دوپہر کے آرام کی راحت پالی تو وہ کہنے لگے۔ کون خبر پہنچائے گا؟ ہمارے بھائیوں کو اس بات کی کہ ہم زندہ ہیں جنت میں (دنیا میں تو قتل ہو چکے ہیں) اور ہمیں یہاں رزق دیا جا رہا ہے تا کہ جہاد سے سستی نہ کریں۔ اور جنگ کے وقت بوجھل نہ ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (تمہاری اس خواہش کی اطلاع) میں تمہاری طرف سے ان کو پہنچا دیتا ہوں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

و لاتحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتاً بل احياء عند ربهم يرزقون. فرحين بما اتاهم الله من فضله. ويستبشرون با لذين لم يلحقوبهم من خلفهم الاخوف عليهم و لاهم يحزنون. يستبشرون بنعمة من الله وفضل و ان الله لايضيع اجر المومنين.

مت خیال کر وان لوگوں کو جو اللہ کی راہ قتل ہو گئے ہیں کہ وہ (ہر حال اور ہر جگہ) مردے ہیں بلکہ وہ زندے ہیں اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جا رہے ہیں۔ اللہ نے جو فضل ان کو عطا کیا ہے (جس کی تفصیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مذکور میں فرمائی ہے) اس پر وہ بہت خوش ہیں۔ اور وہ ان لوگوں کو بھی بشارت دیتے جو تا حال پیچھے سے جا کر ان کو نہیں ملے ہیں (کہ ان کی اطلاع رہے کہ) ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی کوئی غم ہے۔ وہ خوش ہیں اللہ کی نعمت پر اور فضل پر اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کریں گے۔

(۴۲۳۸)......(۱) في ب أبو وهو خطأ. (۲)...... في أصبيح.

(۴۲۳۹)......(۱) في ب وصفوان بن سليم.

(۴۲۴۰)......(۱) في ب ولا يتخلفوا ان. (۲)...... في ب تعالىٰ

سبحان اللہ حیات شہداء کی کیسی پیاری تشریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ جس سے بے شمار اعتراضات اور خودساختہ عقائد اور توہمات خودبخود باطل ہو جاتے ہیں۔ (مترجم)

۴۲۴۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن حسین قاضی نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو حارث بن فضل انصاری نے ان کو محمد بن سعید انصاری نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ شہداء نہر جنت کے کنارے پر ہیں (جو جنت کے دروازے پر بہتی ہے) ہرے خیموں میں ہیں صبح وشام ان کا رزق ان کو دیا جاتا ہے۔

۴۲۴۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن علی بن سفار نے اور ابوالحسن مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو عبدالواحد نے بن زیاد نے کہا ہے یوسف نے اور ان کو حدیث بیان کی ہے ابو موسیٰ نے ان کو ابومعاویہ نے ان دونوں کو اعمش نے ان کو عبداللہ بن مرہ نے ان کو مسروق نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے پوچھا اس آیت کے بارے میں۔

ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللّٰہ امواتاً بل احیاء عند ربھم یرزقون.

مت گمان کروان لوگوں کے بارے میں جو اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے ہیں کہ وہ مردے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔

عبداللہ بن مسعود نے فرمایا۔ بہرحال ہم نے اس بارے میں پوچھا تھا ان کی ارواح سبز پرندوں کی طرح ہوتی ہیں جنت میں سیر کرتے ہیں جہاں چاہیں اس کے عرش کے ساتھ لٹکے ہوئے قندیلوں میں آ کر رہتے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہوتے ہیں کہ یکایک ان کے اوپر تیرا رب جھانکتا ہے اور فرماتا ہے۔ سوال کرو مجھ سے مانگو جو چاہو ارواح کہتی ہیں اے ہمارے رب ہم آپ سے اور کیا مانگیں ہم جنت میں گھوم رہے ہیں جہاں چاہتے ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ دیگر نے اس حدیث کے علاوہ میں کہا ہے۔ یا مانگنے سے چارہ نہیں ہوتا۔ ان دونوں نے کہا کہ دونوں کی روایت میں ہے۔ کہ ہم آپ سے یہ مانگتے ہیں کہ آپ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دے تاکہ ہم اللہ کی راہ میں قتال کریں۔ مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں۔ یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے ابومعاویہ سے۔

۴۲۴۳:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو عمرو بن عامر نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا۔

اہل جنت میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہوتا جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ دنیا کی طرف واپس آ جائے۔

اور اس کو اس سے دس گونا زیادہ بھی ملے گا (کوئی بھی نہیں چاہتا) سوائے شہید کے وہ پسند کرتا ہے کہ دنیا کی طرف دس مرتبہ آ جائے اور ہر بار شہید کیا جائے۔ اس لئے کہ اس نے شہادت کی فضیلت دیکھی ہے۔

۴۲۴۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسن علوی نے اور ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب بن یوسف نے ان کو محمد بن عیاش رملی نے ان کو مؤمل نے ان کو حماد بن ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ (روایت کی ہے) شعبہ نے قتادہ سے اس نے انس سے اور شعبہ نے معاویہ بن قرہ سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کوئی ایسی روح نہیں ہے جو دنیا سے نکل جائے اور اللہ کے ہاں اس کے لئے خیر بھی ہو۔ پھر وہ یہ پسند کرے کہ وہ دنیا میں واپس آ جائے اور دنیا اس کو دس گونہ بڑی کر دے دی جائے (کوئی روح پسند نہیں کرتی) سوائے شہید کے بے شک وہ تمنی کرتا ہے (یعنی اس کی روح) کہ وہ دنیا میں لوٹ کر آئے اور ایک بار اور شہید ہو جائے یا یا یوں فرمایا تھا کہ دس

(۴۲۴۲)...(۱) زیادة من ب. (۲) زیادة من ب. (۳) فی ب بن. (۴)......فی ب قالوا. (۵)......فی ب أجسادنا.

مرتبہ بوجہ اس کے جو وہ دیکھتا ہے عزت اور اعزاز۔

مال غنیمت دو تہائی اجر ہے:

۴۲۴۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ حسین بن حسن ادیب نے ان کو عبداللہ بن احمد بن زکریا بن ابو مسرہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو ابو ہانی خولانی نے انہوں نے سنا ابو عبدالرحمٰن حبلی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کوئی ایسے مجاہد نہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور غنیمت حاصل کرلیں مگر وہ اپنی آخرت سے بھی دو تہائی اجر جلدی لے لیتے ہیں اور ان کے لئے ایک تہائی باقی رہ جاتا۔ اور اگر وہ غنیمت نہ حاصل کرسکیں تو پورا ہو جاتا ہے ان کا اجر۔ مسلم نے نقل کیا ہے اس کو مقبری کی حدیث سے۔

مسلمان کو شیطان کے بہکانے کے مختلف انداز:

۴۲۴۶:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابو بکر از ہر نے ان کو ابو النضر نے ان کو ابو عقیل نے ان کو موسیٰ بن مسیّب نے ان کو سالم بن ابو الجعد نے ان کو سبرہ بن ابو الفاکہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بے شک شیطان ابن آدم کو پھسلانے کے لئے اس کے راستوں پر بیٹھتا ہے پہلے تو اس کے اسلام کے راستے پر بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ گے اور اپنے دین کو چھوڑ دو گے اور باپ دادا کے دین کو چھوڑ دو گے ابن آدم شیطان کی نافرمانی کرتا ہے اور اسلام لے آتا ہے۔ پھر وہ اس کو بہکانے کے لئے ہجرت کے راستے پر جا بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا تم ہجرت کرو گے اسی طرح تم اپنی زمین کو چھوڑ دو گے اور اپنی تہذیب و اقامت کو چھوڑ دو گے۔ سوائے اس کے نہیں کہ ہجرت کرنے والے کی مثال گھوڑے جیسی ہے یعنی اپنے لمبا ہونے میں۔ مؤمن اس کی نافرمانی کرتا ہے اور ہجرت کرلیتا ہے تو پھر شیطان اس کے جہاد کے راستے پر جا بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ بڑا جان جوکھونے کا کام ہے جان بھی جائے گی مال بھی جائے گا۔ تو لڑے گا اور تو قتل کر دیا جائے گا تیری بیوی سے دوسرے نکاح کرلیں گے مال تقسیم کرلیا جائے گا۔ مؤمن اس کی نافرمانی کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے (جب وہ اپنے دشمن شیطان کا اس قدر مقابلہ کرتا ہے تو پھر) رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ کے ذمہ حق بنتا ہے کہ وہ جو شخص ان میں سے یہ سب کچھ کرے اور جان دے بیٹھے تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کر دے یا اس کو سواری گرا دیتا ہے تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کر دے۔

سبرہ بن فاکھ نے کہا ہے کہ میری کتاب میں اسی طرح مرقوم ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابن الفاکہ ہے۔

۴۲۴۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو طارق بن عبدالعزیز بن طارق نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو ابو جعفر نے یعنی موسیٰ بن مسیّب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن ابو الجعد سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے جابر بن ابو سبرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ سے وہ جہاد کا ذکر رہے تھے۔ تو فرمایا۔ کہ بے شک شیطان بیٹھا اولاد آدم کے لئے اس کے راستوں پر لہذا وہ اس کے بہکانے کو اسلام کے راستے پر بھی بیٹھا۔

انہوں نے اس کو ذکر کیا اسی مذکور کی مثل۔ مگر ذکر ہجرت میں یہ اضافہ کیا کہ تو اپنی جائے پیدائش کو چھوڑ دے گا ایسے کرنے سے تو اپنے عیال اور ٹبر کو ہلاک کر دے گا۔ اور جہاد کے ذکر میں بھی یہ ذکر کیا کہ تو اپنے عیال کو ضائع کرے گا۔ مگر اس روایت میں سابق کی طرح۔ ہجرت

(۴۲۴۴)......(۱) سقط من ب. (۴۲۴۵)......(۱) في ب ويبقى.

(۲)......في ب وتذر دينک وتذر دين آبائک. (۳)......في ب وقاتل. (۴)......في أتنكح. (۵)......في ب فاكهة.

(۴۲۴۶)......(۱) في ب فاكهة.

کرنے والے کی مثال ذکر نہیں کی۔

اور اس کے آخر میں کہا ہے جس نے جہاد کیا اور اپنی سواری سے گر کر فوت ہو گیا تو اس کا اجر بھی اللہ کے ذمے لازم ہو گیا۔ اور اگر اس کو اسی راستے کسی زہریلے جانور مثلاً سانپ وغیرہ نے ڈس لیا اور فوت ہو گیا تو بھی اس کا اجر اللہ کے ذمے لازم ہو گیا۔ اور اگر وہ کہیں پانی میں ڈوب کر اسی سفر میں ہلاک ہو گیا تو بھی اس کا ثواب اللہ کے ذمہ لازم ہو گیا۔ اور وہ گھیر کر مار دیا گیا یا باندھ کر قتل کر دیا گیا تو بھی اللہ کے ذمے لازم ہے کہ ان کو جنت میں داخل کر دے۔

شیخ احمد نے کہا کہ اسی طرح ہے جابر بن ثمرہ کی دونوں کتابوں میں۔ اور اس کو اسی طرح روایت کیا ہے ابو مصعب احمد بن ابوبکر زہری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عجلان نے موسیٰ بن مسیب سے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو جابر بن ابوسبرہ نے وہ بہتر میں ہے تاریخ میں۔

شہید اخروی کی مختلف صورتیں:

۴۲۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو محمد بن محمد بن سلیمان نے دونوں نے کہ ان کو خبر دی ہے عبدالوہاب بن نجدہ نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان نے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے ابن ثوبان سے ان کو ان کے والد نے وہ اس کی نسبت کرتے ہیں مکحول کی طرف وہ عبدالرحمٰن بن عثمان اشعری کی طرف یہ کہ ابو مالک اشعری نے کہا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

جو شخص اللہ کی راہ میں روانہ ہوا اور وہ فوت ہو گیا یا قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے یا اس کے گھوڑے نے اس کو گرا کر یا اس کے اونٹ نے، یا اسے کسی موذی جانور نے ڈس لیا یا اپنے بستر پر مر گیا اسی راستے میں ہر صورت جونسی گھاٹی میں بھی اللہ چاہے بے شک وہ شہید ہے اور بے شک اس کے لئے جنت ہے۔

۴۲۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی بکر بن محمد بن حمدان صیرفی نے مرو میں ان کو ابوقلابہ نے ان کو روح نے ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سلیمان بن موسیٰ نے ان کو مالک بن عامر نے یہ کہ معاذ بن جبل نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جو شخص مسلمان اللہ کی راہ میں قتال کرے اور اپنی اونٹی کی حفاظت کرے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ اور جو شخص اپنے دل سے اللہ سے شہادت مانگ رہا تھا سچے دل کے ساتھ پھر وہ مر گیا یا قتل ہو گیا اس کے لئے شہید کا اجر ہے۔

۴۲۵۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسین ہلالی نے ان کو ابو عامر نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ سلیمان بن موسیٰ نے کہا کہ بے شک مالک بن عمار نے ان کو حدیث بیان کی ہے معاذ بن جبل سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں قتال کیا اور اپنی اونٹنی کی حفاظت کی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس نے سچے دل سے شہادت مانگی پھر وہ مر گیا یا قتل ہو گیا اس کے لئے شہید کا اجر ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو گیا یا اللہ کی راہ میں اس نے تکلیف اٹھائی قیامت کے دن آئے گا اسی زخم کے ساتھ زخم کا رنگ زعفران کا ہو گا اور اس کی خوشبو کستوری کی ہو گی۔ اور جو شخص

(۴۲۴۷)......(۱) سقط من ب. (۲)......سقط من ب (۳)......فی ب فعصاً (۴)......فی ب كذا

(۵)......فی ب جابر بن أبی سبرة. (۶)......ليس فی ب.

(۴۲۴۸)......(۱) سقط من أ (۲)......فی ب غنم. (۳)......فی ب فإن.

(۴۲۴۹)......(۱) سقط من ب.

اللہ کی راہ میں زخمی ہوا اس پر شہداء کی مہر ہوگی۔

۴۲۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن مصفیٰ نے ان کو بقیہ نے ان کو ابن ثوبان نے ان کو ان کے باپ نے ان کو مکحول نے ان کو مالک بن عامر نے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے۔ کہ اس نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے۔ پھر راوی نے حدیث بیان کی ہے مذکورہ کے مفہوم میں سوائے اس کے کہ آخر میں اس نے کہا۔ جس کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم آیا اس پر شہداء کی مہر ہوگی۔

شہید کا معنی و مطلب:

شیخ حلیمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

شہداء۔ کا معنی یہ ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہے اس کو جو کچھ انہوں نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہے۔ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے۔ اپنے ایمان کو۔ اپنے اخلاص کو۔ اور یہ کہ ان کا ظاہر اور باطن اللہ کی اطاعت میں یکساں ہے اور برابر ہے۔

شہادت کا اصل مفہوم:

اصل میں شہادت کا معنی ہے تبیین۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ **شهد اللّٰه انه لااله الاهو** یعنی اللہ نے اپنے بندوں کے لئے بیان کر دیا ہے اور واضح کر دیا ہے کہ وہ ان کا الٰہ ہے اس کے سوا ان کا کوئی الٰہ نہیں ہے (کس طرح اپنے بندوں کے لئے واضح کیا ہے؟) وہ اس طرح ہے کہ اس نے اپنی مخلوق کو الزامی طور پر عالم حادث ہونے کے دلائل دیئے ہیں۔ اور ان کی عقلوں میں اس کا ادراک رکھا ہے اور ان کی روشنی میں دیکھتا۔

دوسری توجیہ:

کہا گیا ہے کہ شہادت سے اس کے درمیان شہود اور گواہوں کی موجودگی کی وجہ سے۔

تیسری توجیہ:

اور کہا گیا ہے کہ شہداء کا معنی یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن بمنزلہ رسولوں کے ہو کر اپنے ماسواء پر شہادت دے گا بالکل اسی طرح جس طرح رسول شہادت دے گا۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ **وجئی بالنبیین والشهداء وقضی بینهم** نبیوں کو لایا جائے گا اور شہداء کو اور ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا تو گویا کہ شہید وہ ہوا جس کی شہادت ہوگی۔

شیخ حلیمی کے علاوہ دیگر کا قول:

غیر حلیمی نے کیا کہا ہے کہ۔ شہید مقتول، کے دو مطلب ہیں۔

(۱)......یہ کہ وہ جنت پر مشہود علیہ ہے یعنی جنت میں حاضر ہوگا۔ اور جنت روح اور ریحان کو پائے گا۔

(۲)......یہ کہ وہ مشہود ہے (یعنی حاضر کیا ہوا جس کے پاس کوئی اور حاضر ہو) کیونکہ رحمت کے فرشتے اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

مجاہد کے لئے چھ انعامات:

۴۲۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو مجید بن داؤد بن اسحاق نے ان کو زید بن خالد نے ان کو عبدالرحمن

(۴۲۵۰)......(۱) فی ب عبداللّٰه والصحیح أبومحمد عبداللّٰه بن یوسف الأصبهانی.

(۴۲۵۱)......(۱) فی ب إلی (۲)......سقط من أ (۳)......فی ب تعالیٰ (۴)......فی ب لذلک

(۵)......فی ب بشهادة (۶)......فی ب مشاهدة. (۷)......فی ب برحمته تعالیٰ

بن ثابت نے ان کو ان کے والد نے ان کو مکحول نے ان کو کثیر بن مرہ نے ان کو قیس جذامی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک شہید فی سبیل اللہ کے لئے اللہ کے نزدیک چھ خصلتیں ہیں۔

(۱)......اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اس کے خون کے پہلے فوارے کے وقت۔

(۲)......عذاب قبر سے پناہ دیا جائے گا۔

(۳)......اور عزت کی پوشاک پہنایا جائے گا (کہ ہر کوئی اس کی عزت کرتا رہے گا)۔

(۴)......اور جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا۔

(۵)......اور قیامت والی سب سے بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہے گا۔

(۶)......اور بڑی آنکھوں والی گوری حور سے اس کا نکاح کر دیا جائے گا۔

۴۲۵۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو بقیہ نے ان کو ابن ثوبان نے ان کو ان کے والد نے ان کو مکحول نے ان کو کثیر بن مرہ نے ان کو قیس بن جذامی نے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہید مقتول کے لئے اللہ کے نزدیک اچھے انعام ہیں۔ پھر مذکورہ انعام گنوائے ہیں سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ ایمان کی پوشاک۔

۴۲۵۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو خلف بن عمرو عکبری نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عباس نے۔ ''ح''۔

شہید کے لئے کچھ انعامات:

ان کو ابوبکر محمد بن محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی ذہلی نے ان کو یحییٰ بن بکر ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو بحیر بن سعد کلاعی نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو مقدام بن معدیکرب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔ بے شک شہید کے لئے اللہ کے ہاں کچھ انعامات ہیں۔

(۱)......اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اس کے خون کے پہلے فوارے کے پھوٹتے ہی۔

(۲)......اور وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔

(۳)......اور اس پر ایمان کی پوشاک آراستہ کر دی جاتی ہے۔

(۴)......اور حور العین سے اس کی شادی ہو جاتی ہے۔

(۵)......اور عذاب قبر سے بچالیا جاتا ہے۔

(۶)......اور فزع اکبر سے بڑی قیامت والی گھبراہٹ سے اس کو امن مل جاتا ہے۔

(۷)......اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جو کہ یاقوت سے مرصع ہوتا ہے اور وہ یاقوت دنیا اور مافیہا سے بہتر ہوتا ہے۔

(۸)......اور بہتر ۷۲ حوروں سے اس کی شادی کی جاتی ہے۔

(۹)......اور اس کے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر انسانوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

شہید کی اقسام:

۴۲۵۵:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن حسن بن علی مؤملی نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو فضل بن محمد بیہقی نے ان کو محمد بن معاویہ

نیساپورنی نے مکہ میں ان کو مسلم زنگی نے ان کو شریک بن عبداللہ بن ابوعمر نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......شہداء تین طرح کے ہوتے ہیں۔ایک تو وہ ہے جو اپنی جان اور مال سمیت نکلتا ہے اللہ کی راہ میں ثواب کے حاصل کرنے کی نیت کے ساتھ۔ارادہ کرتا ہے کہ نہ وہ کسی کو قتل کرے اور نہ ہی اس کو کوئی قتل کرے اور نہ ہی وہ لڑے مگر مسلمانوں کی جماعت کو زیادہ کر دے یہ شخص اگر مرجائے یا قتل ہوجائے اس کے سارے گناہ معاف ہوجائیں گے۔اور عذاب قبر سے بچالیا جائے گا اور قیامت والی سب سے بڑی گھبراہٹ سے امن دیا جائے گا۔اور حوروں سے اس کی شادی کی جائے گی اور اس پر عزت واکرام کی پوشاک پہنائی جائے گی اور اس کے سر پر حسن وقار کا تاج رکھا جائے گا۔

دوسری قسم شہداء کی یہ ہے کہ جو شخص اپنے نفس اور مال کے ساتھ طلب ثواب کی نیت کے ساتھ نکلے ارادہ کرتا ہے کہ وہ قتل ہوجائے مگر کسی کو قتل نہ کرے اگر یہ شخص مرجائے یا قتل ہوجائے اس شہید کا گھٹنا قیامت کے دن حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے گھٹنے کے ساتھ ملا ہوا ہوگا اللہ تعالیٰ کے سامنے۔سچائی کے ٹھکانے میں صاحب اقتدار بادشاہ کے سامنے۔

تیسری قسم کا شہید وہ ہے۔جو اپنی جان اور مال کے ساتھ نکلتا ہے جب کہ ثواب کی نیت کے ساتھ ارادہ یہ کرتا ہے کہ کافروں کو قتل کرے اور خود بھی قتل کر دیا جائے اگر یہ شخص مرجائے یا قتل کر دیا جائے قیامت کے دن یہ ننگی تلوار لہراتا ہوا آئے گا اور اپنے کندھے پر رکھ لے گا اور لوگ سواریوں پر آئیں گے اور کہیں گے خبردار ہمارے لئے جگہ دو فراخ کر دو دوبار بے شک ہم لوگوں نے اپنے خون اور اپنے مال اللہ کے لئے خرچ کئے تھے رسول اللہ نے فرمایا۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔اگر وہ لوگ یہ بات ابراہیم خلیل اللہ سے کہیں یا نبیوں میں سے کسی اور نبی سے کہیں تو وہ بھی ان کے لئے راستے سے کنارے ہوجائیں گے اس لئے کہ وہ جب ان کا حق واجب دیکھیں گے حتیٰ کہ وہ نور کے ممبروں میں آئیں گے عرش کی دائیں جانب اور وہ بیٹھ کر نظارہ کریں گے کہ کیسے لوگوں کے مابین فیصلہ کیا جاتا ہے۔نہ وہ موت کی بیہوشی پائیں گے نہ وہ برزخ میں غمگین ہوں گے۔اور نہ قیامت کی بھیانک چیخ ان کو ڈرائے گی۔اور نہ ان کو حساب کی فکر ہوگی نہ میزان کی ۔نہ ہی پل صراط کی۔وہ دیکھیں گے کہ لوگوں کے مابین کیسے فیصلہ ہوتا ہے جو بھی شئی مانگیں گے فوراً ملے گی جس کی سفارش کریں گے قبول ہوگی جو پسند کریں گے جنت سے وہی ملے گا جنت سے جہاں چاہیں گے اتر جائیں گے۔محمد بن معاویہ نیساپوری سے اس کے غیر زیادہ ثقہ ہیں۔

۴۲۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔البتہ ایک صبح یا ایک شام اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں گذارنا) ساری دنیا سے اور اس سے جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے۔اس کو مسلم نے قعنبی سے روایت کیا ہے۔

۴۲۵۷:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان اصم نے بطور املاء کے اور ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوطاہر فقیہ نے اور ان کو ابوزکریا بن ابواسحاق نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے بطور ان پر قرأت کے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو میرے والد نے اور شعیب بن لیث نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو ابن الھاد نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو صفوان بن یزید نے ان کو قعقاع بن لجاج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔اللہ کی راہ میں لگنے والا غبار اور جہنم کا دھواں کسی بندے کے پیٹ میں جمع نہیں ہوسکتے اور بخل اور ایمان بھی کسی بندے کے دل میں کبھی جمع نہیں ہوسکتے۔

(۴۲۵۵)......(۱) فی ب الفضل بن محمد ثنا ابن البیھقی. (۲)...... فی ب والخلد. (۳)......فی ب تعالیٰ.
(۴)......زیادۃ من ب. (۵)......فی ب فالرسول. (۶)......فی ب قال

۴۲۵۸:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو ابو شریح مغافری نے ان کو ابو ھانی نے ان کو ابو علی جنبی نے ان کو ابو سعید خدری نے اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

ابو سعید نے کہا میں نے اللہ کی حمد کی اور تکبیر کی اور آہستہ کہا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اور دوسری چیز اللہ جس کے ساتھ جنت میں ایک سو درجہ بلند کریں گے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جیسے آسمان و زمین کا۔

کہتے ہیں کہ میں نے یہ کہا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ جہاد فی سبیل اللہ۔

اور تحقیق ہم نے اس کو نقل کیا ہے کتاب السنن میں ابن وہب کی حدیث سے اس نے ابو ہانی سے اور اسی طریق سے نقل کیا ہے اس کو مسلم نے صحیح میں۔

جنت میں پہلے داخل ہونے والے تین گروہ:

۴۲۵۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے یہ کہ ابو عشانہ مغافری نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ سے وہ فرماتے تھے۔ پہلے تین گروہ جو جنت میں داخل ہوں گے فقراء مہاجر ہوں گے وہ لوگ ہیں جن کے ذریعے مشکلات سے بچاؤ کیا جاتا ہے جب انہیں حکم ملتا ہے تو وہ سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں اور ان کے کسی آدمی کی حکمران تک کوئی حاجت ہو تو وہ پوری نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ مر جاتا ہے اور حاجت اس کے دل میں ہی ہوتی ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جنت کو بلائے گا وہ اپنی خوبصورتی اور آراستگی سمیت آئے گی اور حکم دے گا اے میرے بندو جنہوں نے اللہ کی راہ میں قتال کیا تھا اور وہ قتل کر دیئے گئے تھے۔ یا میری راہ میں ستائے گئے تھے۔ اور جنہوں نے میری راہ میں جہاد کیا تھا تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ لہذا وہ بغیر حساب کے اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اور فرشتے آئیں گے اور آکر کہیں گے اے ہمارے رب ہم رات دن تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ ان سے کہیں زیادہ جن کو آپ نے ہمارے اوپر ترجیح دی ہے۔ پس رب تعالیٰ فرمائیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے میری راہ میں قتال کیا تھا اور میری راہ میں ستائے گئے تھے لہذا ان پر فرشتے داخل ہوں گے ہر دروازے سے (اور کہیں گے) سلام ہو تم پر بسبب اس صبر کے جو تم نے کیا تھا پس اچھا ہے آخری گھر۔

۴۲۶۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس معقلی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن حکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی سعید بن ابو ایوب نے ان کو عیاش بن عباس نے ان کو ابو عبدالرحمٰن حبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو میری امت کے پہلے گروہ کو جو جنت میں داخل ہوگا؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا کہ وہ فقراء مہاجرین ہوں گے قیامت کے دن وہ جنت کے دروازے پر آئیں گے اور دروازہ کھلوائیں گے جنت کے دربان ان سے پوچھیں گے کیا تمہارا حساب ہو گیا ہے؟ وہ جواب دیں گے کہ کس چیز کا تم لوگ ہم سے حساب لو گے تلواریں ہمارے کندھوں پر تھیں ہم اللہ کی راہ میں تھے کہ ہم لوگ اسی حال میں فوت ہو گئے تھے۔ فرمایا کہ پھر ان کے لئے دروازہ کھلے گا اور باقی لوگوں کے داخل ہونے سے قبل چالیس سال جنت میں آرام کریں گے۔

(۴۲۵۷)......(۱) فی ب الحلاج وھو خطأ.

(۴۲۵۸)......(۱) فی أ ابن. (۲)......فی ب محمد. (۳)......سقط من ب. (۴)......فی ب بعد

(۵)......سقط من ب. (۶)......فی أ ابن.

(۴۲۵۹)......(۱) فی ب تعالیٰ.

مقتول کی اقسام:

۴۲۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحاق نے ان کو صفوان نے یعنی ابن عمر نے ان کو ابن مثنیٰ نے ان کو عتبہ بن عبدالسلمی نے اور وہ اصحاب رسول میں سے تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مقتول تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک تو ایماندار آدمی جو اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے یہاں تک کہ وہ جب دشمن کے ساتھ ٹکرائے ان سے لڑے حتیٰ کہ خود بھی قتل ہو جائے یہ شہید ہے جو آزمایا جا چکا ہے یہ اللہ کی جنت میں ہوگا اس کے عرش کے نیچے اس کے نبی صرف درجہ نبوت کے ساتھ ہی ان سے فضیلت رکھیں گے۔

دوسرا وہ آدمی جو اپنے نفس کے ساتھ گناہوں اور خطاؤں سے الگ ہوا اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کیا یہاں تک کہ جب وہ دشمن سے جا ٹکرایا اور قتال کیا حتیٰ کہ خود بھی قتل ہو گیا۔ یہ ایسی چادر ہے کہ جس نے اس کے گناہ اور خطائیں مٹادی ہیں بے شک تلوار (شہید کرنے والی) گناہوں کو خوب مٹاتی ہے وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل کر دیا جائے بے شک جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں بعض بعض سے افضل ہیں۔

تیسرا وہ آدمی جو منافق ہے کبھی وہ بھی اپنے مال اور جان سمیت جہاد کرتا ہے حتیٰ کہ جب وہ دشمن سے ٹکراتا ہے اللہ کی راہ میں لڑتا ہے حتیٰ کہ وہ قتل ہو جاتا ہے یہ شخص جہنم میں ہوگا بے شک تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔

شہداء کی چار اقسام:

۴۲۶۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عبداللہ بن عقبہ حضرمی نے ان کو عطاء بن یزید ھذلی نے ان کو ابویزید خولانی نے اس نے سنا فضالہ بن عبید انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عمر بن خطاب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کہ شہداء چار قسم پر ہیں ایک تو مؤمن ہے جو جید اور کھرے ایمان والا ہے۔ وہ دشمن سے ٹکراتا ہے وہ اللہ کو سچا مانتا ہے اور لڑتا ہے یہاں تک کہ خود قتل ہو جاتا ہے یہ وہ شخص ہے کہ لوگ (ان کے مقام کو دیکھنے کے لئے) ان کی طرف آنکھوں کو اور نظروں کو اٹھائیں گے (یہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے اپنا سر اوپر اٹھا کر دیکھا) یہاں تک کہ ان کی ٹوپی گر پڑیں جوان کے سر پر تھی۔ یا جو حضرت عمر کے سر پر تھی۔ یہ شہید اول درجے میں ہوں گے۔

دوسرا وہ آدمی جو جید ایمان والا ہے جب دشمن سے ٹکراتا ہے تو گویا کہ اس کی جلد کو کیکر کا کانٹا چبھتا ہے ڈر کی وجہ سے (مگر قسمت یاوری کرتی ہے) اچانک کہیں سے کوئی غیبی تیر آکر اس کو لگ جاتا ہے اور وہ شہید ہو جاتا ہے۔ یہ دوسرے درجے پر ہے۔

تیسرا وہ آدمی جو مؤمن ہے اس نے ملے جلے اعمال کر رکھے ہیں نیک بھی اور بد بھی وہ دشمن سے ملتا ہے تو اللہ کی تصدیق کرتا ہے اور شہید ہو جاتا (یعنی ٹکراتے ہی) یہ تیسرے درجے پر ہوگا۔ اور چوتھا وہ آدمی جو اپنے نفس پر زیادتی کرتا ہے دشمن سے ٹکراتا ہے اور قتال کرتا ہے اور قتل ہو جاتا ہے یہ چوتھے درجے پر ہے۔

۴۲۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ابوعلی سقا نے اور ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابووائل نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی

(۴۲۶۰) ......(۱) فی ب العقلی وهو خطأ و أبو العباس هو محمد بن یعقوب الأصم.

والحدیث أخرجه المصنف من طریق الحاکم (۲/۷۰) وصححه الحاکم ووافقه الذهبی

(۴۲۶۱) ......(۱) فی أ عبدالسلام وهو خطأ. (۲)...... فی ب رسول الله. (۳)......سقط من ب.

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ایک آدمی لڑتا ہے مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے۔ دوسرا آدمی لڑتا ہے اپنے تذکرے یا نام وری کے لئے تیسرا آدمی لڑتا ہے تا اس کا مقام دیکھا جائے اور بہادری بھی۔ ان سب میں سے کون سا فی سبیل اللہ ہے؟
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قتال کرے تا کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو بس فی سبیل اللہ صرف وہی ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ سلیمان بن حرب سے اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے غندر کی شعبہ سے روایت ہے۔

۴۲۶۴:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسلم بن حاتم انصاری نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو محمد بن ابوالو ضاح نے ان کو علاء بن عبداللہ بن رافع نے ان کو حنان بن خارجہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ بن عمرو نے یارسول مجھے جہاد کے بارے میں بتائیے۔ اور غزوہ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن عمر اگر تو قتال کرے صبر کرنے والا ثواب کی نیت کرنے والا اللہ تجھے اٹھائے گا صبر کرنے والا اور ثواب کی نیت کرنے والا۔ اور اگر تو قتال کرے ریا کاری کرنے والا زیادہ دیکھانے والا تو اللہ تجھے اٹھائے گا دکھاوا کرنے والا اے عبداللہ بن عمرو جس حال پر تو قتال کرے اور تو قتل ہو جائے اللہ تعالیٰ تجھے اسی حال پر اٹھائے گا۔

۴۲۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو احمد بن علی بن مثنی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسماء نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو بحر بن سعید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو ابومخرمہ نے ان کو معاذ بن جبل نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جہاد کی مقصد کے اعتبار سے اقسام:

جہاد دو طرح کے ہوتے ہیں۔ بہر حال جو شخص اللہ کی رضا تلاش کرے اور امام کی اطاعت کرے اور اچھا مال خرچ کرے اور فساد سے اجتناب کرے تو اس کا سونا جاگنا سب اجر ہی ہوگا اور جو شخص لڑے فخر کرنے اور دکھاوا کرنے کے لئے اور شہرت کے لئے امام کی نافرمانی کرے اور فساد پھیلائے بے شک وہ نہیں لوٹے گا ساتھ کامیابی کے۔

جہاد کی فضیلت:

۴۲۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب بن ابوقلابہ نے کہ ایک آدمی اہل شام میں سے تھا اسے شرحبیل کہتے تھے اور ابن سمط بھی کہتے تھے کوفے میں تھا۔ اس پر اس کی قوم کے ایک آدمی نے زیادتی کی تھی اس نے قسم کھالی کہ وہ ان کے ساتھ کسی جگہ سکونت نہیں رکھے گا وہ کوفے میں تھا لہٰذا وہ شام میں آ گیا ایک دن وہاں بیٹھا تھا اور اس کے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے اصحاب رسول میں سے۔ اس نے پوچھا کہ کون ہمیں حدیث بیان کرے گا جو اس نے رسول اللہ سے سنی ہو۔ چنانچہ بنی سلیم کے ایک آدمی نے اس سے کہا کہ میں سنا تا ہوں اس کو عمرو بن عبسہ کہتے تھے اس نے کہا کہ تم اللہ سے ڈرو اس نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں تیر مارے وہ ایک گردن آزاد کرنے کے برابر ہے۔ اس آدمی نے کہا تیرا باپ فدا ہو اللہ سے ڈر کیا تمہیں اللہ کی قسم ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ فرماتے تھے جس کو اللہ کی راہ میں بالوں کی سفیدی پہنچ جائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت کے دن نور بنائیں گے۔

۴۲۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان

(۴۲۶۳)......(۱) فی أ للمغنمة (۲)...... سقط من ب.
(۴۲۶۵)......(۱) سقط من ب. (۲)......فی ب تعالیٰ (۳)......فی ب فإن.

کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عمرو شیبانی سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابو مسعود سے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا مہار لگی ہوئی اونٹنی لے کر کہ یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تیرے لئے قیامت کے دن اس کے بدلے میں سات سو مہار ڈلی ہوئی اونٹنیاں ہیں۔ اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا حدیث شعبہ سے۔

۴۲۶۸:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو دعلج بن احمد سجزی نے بغداد میں ان کو محمد بن شاذان جوہری نے ان کو معاویہ بن عمرو نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن مالویہ نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن نضر ازدی نے ان کو معاویہ بن عمرو کے نواسے نے ان کو ان کے نانا معاویہ بن عمرو نے ان کو زائدہ نے ان کو رکین بن ربیع نے بن عمیلہ فزاری نے ان کو ان کے والد نے یسیر بن عمیلہ سے اس نے خریم بن فاتک اسدی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرے اس کے لئے سات سو گنا زیادہ لکھا جائے گا۔

لوگوں کی چار قسمیں:

۴۲۶۹:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حمدان جلاب ہمدان نے۔ ان کو ہلال بن علاء رقی نے ان کو احمد بن عبدالملک نے ان کو عبیدہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو رکین بن ربیع نے ان کو ان کے چچا نے ان کو خریم بن فاتک اسدی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ح"

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور یہ لفظ اسی کی حدیث کے ہیں۔ ان کو ابو بکر بن بالویہ نے ان کو محمد بن احمد بن نضر نے ان کو ان کے نانا معاویہ بن عمرو نے ان کو سلمہ بن جعفر بجلی نے ان کو رکین بن ربیع نے ان کو ان کے چچا نے ان کو ابو یحییٰ خریم بن فاتک نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ چار قسم کے ہیں اور اعمال چھ قسم میں کچھ موجبات ہیں۔ کچھ برابر سرابر ہیں کچھ دس گنا ہیں کچھ سات سو گنا ہیں۔ جو شخص کافر مر گیا۔ اس کے لئے جہنم واجب ہو گئی۔ جو مؤمن مر گیا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ بندہ عمل کرتا ہے برائی کا تو اس کی جزا اسی کے مثل دیا جاتا ہے، ایک بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے نیکی لکھ دی جاتی ہے اور ایک بندہ نیکی کا عمل کرتا ہے تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ ایک آدمی اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اس کے لئے سات سو گناہ نیکی لکھی جاتی ہے۔

اور لوگ چار قسم کے ہیں۔ ایک وہ جس پر دنیا میں وسعت دے دی گئی ہے۔ اور آخرت میں بھی وسعت دی گئی ہے۔ دوسرا وہ ہے جس کو دنیا میں کشادگی دی گئی ہے مگر اس پر آخرت میں تنگی ہے۔

تیسرا وہ ہے جس کی دنیا میں تنگی ہے اور آخرت میں فراخی ہے۔ چوتھا وہ ہے جو دنیا اور آخرت دونوں کا محروم ہے۔

۴۲۷۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی خزاز نے ان کو بشر بن آدم فرید نے ان کو مسلمہ بن جعفر بجلی نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اور اس کے مفہوم کو سوائے اس کے کہ اس نے یہ زیادہ کیا ہے۔ کہ اس کے نیکی کا ارادہ کرتے وقت اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دس گنا۔ اور ایک بندہ نیکی کا عمل کرتا ہے تو اس کے لئے دس نیکی لکھی جاتی ہیں اور سات سو گونہ اور اس کے آخر میں کہا ہے کہ ایک وہ ہے یوں ہے (جو دنیا اور آخرت دونوں میں محروم ہے یا محتاج وغریب ہے۔)

(۴۲۶۶)......(۱) فی افاغلاه.
(۴۲۶۷)......(۱) فی ب ابن

(۴۲۶۸)......(۱) زیادة من ب. (۲)...... سقط من ب. (۳)...... سقط من ب.
(۴)......سقط من ب
وأخرجه الحاكم (۲/۸۷)

(۴۲۶۹)......أخرجه الحاكم (۲/۸۷)
(۴۲۷۰)......(۱) فی أعلی بن أحمد وهو خطأ.

بخاری نے کہا ہے کہ پہلی روایت زیادہ صحیح ہے یعنی وہ روایت جس کو کسی نے رکین سے روایت کیا ہو اس کے والد سے اس نے اپنے چچا یسیر بن عمیلہ سے اس نے حزیم بن فاتک سے کہ ایک وہ ہے جو دنیا میں تنگ دست ہے۔

۴۲۷۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسما نا مہدی بن میمون نے ان کو واصل مولیٰ ابوعینہ نے ان کو ابن ابوسیف نے ان کو ولید بن عبدالرحمٰن نے یہ فقہاء اہل شام میں سے ایک آدمی تھے وہ عیاض بن عطیف سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوعبیدہ بن جراح کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص فاضل خرچ کرے اللہ کی راہ میں اس کے پاس ان کے لئے سات سو گنا ہے۔

۴۲۷۲:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن سقاء نے ان کو حسن بن اسحاق بن یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن منہال نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو صعصعہ بن معاویہ نے کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر کو ملنے گیا تو میں نے پوچھا کہ کیا ہوا تو انہوں نے فرمایا میرے لئے میرا عمل ہے میرے لئے میرا عمل ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے کوئی حدیث بیان کیجئے اللہ تجھ پر رحم کرے کہا کہ جی ہاں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جو بھی بندہ مسلم اپنے مال میں سے دو جوڑے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے مگر اس کو جنت کے محافظ سب کے سب اپنی طرف بلاتے ہیں۔ میں نے کہا کہ دو جوڑ کیسے؟ فرمایا کہ ایک آدمی ہے، تو دو آدمی اور ایک اونٹ ہے تو دو اونٹ اگر ایک گائے ہے تو دو گائے۔

حضرت تمیم داری کی حدیث:

۴۲۷۳:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مضر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو شرحبیل بن مسلم خولانی نے ان کو روح بن زنباع نے کہ جنہوں نے تمیم داری سے ملاقات کی پس انہوں نے پایا ان کو کہ جو کے دانے صاف کر رہے تھے اپنے گھوڑے کے لئے۔ اور کہا اس کے گرد اس کے گھر والے تھے لہٰذا روح نے انس سے کہا کیا ان لوگوں میں کوئی نہیں تھا جو یہ کام کر لیتا آپ کی طرف سے۔ تمیم نے کہا کہ ہاں ہے مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جو مسلمان مرد اپنے گھوڑے کے لئے جو کو صاف کرتا ہے پھر اس کا گھوڑے کے گلے تھیلا چڑھاتا ہے کھانے کے لئے مگر اللہ اس کے لئے ہر ایک دانے کے بدلے میں ایک نیکی لکھتا ہے۔

۴۲۷۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوعمیر عیسیٰ بن محمد بن نحاس نے ان کو احمد بن فرید بن روح رازی نے وہ آدمی تمیم داری کے جوان تھے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عقبہ قاضی سے وہ ان کے والد سے وہ ان کے نانا سے وہ کہتے ہیں کہ ہم آئے تمیم داری کے پاس اور وہ اپنے گھوڑے کے لئے جو ملا رہے تھے (یا درست کر رہے تھے) ہم نے ان سے کہا اے ابورقیہ کیا دوسرا کوئی نہیں تھا جو آپ کا یہ کام کر دیتا آپ کو نہ کرنا پڑتا۔ انہوں نے کہا کہ ہیں تو مگر میں نے چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھے اس کا چارا اپنے ہاتھ ساتھ تیار کرے اس کے لئے ہر دانے کے بدلے میں ایک نیکی ہے۔

ابن عمیر نے کہا کہ تمیم کا بیٹا نہیں تھا۔ صرف ایک بیٹی تھی نام رقیہ تھا اس لئے ان کی یہی کنیت تھی۔

(۴۲۷۲)......(۱) سقط من ب. (۲)...... فی ب منهال. (۳)...... فی أ ابن (۴)......زیادة من ب. (۵)...... فی أ استبقت
(۴۲۷۳)......(۱) فی ب تعالیٰ. (۲)...... فی ب کانت.
(۴۲۷۴)......(۱) فی ب عن

۴۲۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن رحم تجیبی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو ابن شفی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہاد کے لئے سواری بخشش کرنا جہاد کرنے کی طرح ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجاہد کے لئے معاوضہ ہے اور بنانے والے کی اجرت ہوتی ہے اور غازی کے لئے اجر ہے۔

مجاہد کی مدد کرنے والے کا اجر:

۴۲۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوطاہر فقیہ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے اور ابوالعباس شاذیاخی نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہمارے والد نے اور شعیب بن لیث نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے لیث نے ان کو ابن ھاد نے ان کو ولید بن ابوالولید نے ان کو عثمان بن سراقہ نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص غازی کے سر پر سایہ کرے اللہ قیامت کے دن اس کے اوپر سایہ کریں گے۔ اور جو شخص مجاہد کی تیاری کروائے یہاں تک کہ وہ تیار ہو کر روانہ ہو جائے اس کے لئے مجاہد کے برابر اجر ہوگا یہاں تک کہ وہ شہید ہو جائے یا زندہ واپس آ جائے۔ اور جو شخص مسجد بنائے جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ کہتے ہیں کہ ولید نے کہا کہ میں نے یہ حدیث ذکر کی قاسم بن محمد بن منکدر سے اور زید بن اسلم سے اور دونوں نے کہا کہ یہ حدیث میرے پاس بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچی ہے۔

۴۲۷۷:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے صغانی نے ان کو یحیٰی بن ابوبکیر نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو عبداللہ بن سہل بن حنیف نے کہ سہل نے ان کو حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اعانت کرے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی یا غازی کی کسی جہاد میں یا کسی غلام مکاتب کی اس کی گردن چھڑانے میں اللہ تعالیٰ اس کو سایہ دیں گے جس دن اس کے سوا کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا۔

تین قسم کے لوگوں کی مدد کرنا اللہ پر حق ہے:

۴۲۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو یحیٰی بن سعید نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ان کی اعانت کرنا حق ہے۔ ایک مجاہد فی سبیل اللہ اور پاکدامنی کے لئے نکاح کرنے والا اور غلام مکاتب جو رقم ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

مجاہد کا خط پہنچانے پر اجر:

۴۲۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن دینار نے ان کو زکریا بن دلویہ نے ان کو احمد بن حرب نے ان کو محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک نے ان کو خلیل بن عبداللہ نے ان کو مکحول نے ان کو عبدالرحمٰن بن غنم نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص مجاہد کا خط اس کے گھر والوں کو پہنچائے یا اس کے گھر والوں کا خط اس کو پہنچائے اس کو ہر اس حرف کے بدلے میں جو اس میں لکھا ہوا ہے ایک غلام آزاد کرنے کا اجر ملے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کا نامہ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں خود دیں گے اور اس کے لئے آگ سے براءۃ لکھ دی جائے گی۔

(۴۲۷۶)......(۱) فی أ أبی. (۴۲۷۷)......(۱) فی ب بن. (۴۲۷۸)......(۱) سقط من ب. (۴۲۷۹)......(۱) سقط من ب.

اور خلیل بن عبداللہ مجہول ہے اور حدیث کا متن منکر ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۲۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن اسحٰق ثقفی نے ان کو ابوعمرو داری نے ان کو ابو اسماعیل مؤدب نے ان کو عیسیٰ بن مسیّب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

مثل الذين ينفقون اموالهم فی سبيل الله كمثل حبة انبتت سبع سنا بل فی كل سنبلة مائة حبة.

ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح ہے جو سات بالیں اگائے اور ہر بال یا سٹے میں سو دانے ہوں۔

رسول اللہ نے فرمایا:

''اے میرے رب میری امت کے اجر میں اور اضافہ فرما۔''

پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

من ذالذی يقرض الله قرضا حسنا فيضاعفه له اضعافاً كثيرة.

کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے وہ دگنا کر دے گا اس کو۔ کثیر گنا تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی اے میرے رب میری امت کے اجر میں اور اضافہ فرما۔ لہذا یہ آیت نازل ہوئی۔

انما يوفی الصابرون اجرهم بغير حساب.

سوائے اس کے نہیں کہ صبر کرنے والے بغیر حساب کے پورا پورا اجر دیئے جائیں گے۔

مجاہدین کی عورتوں کی عزت وحرمت:

۴۲۸۱:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو باغندی نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو محمد بن مندہ اصفہانی نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ''ح''۔

کہتے ہیں کہ ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے بطور املاء کے اور الفاظ اسی کے ہیں۔ ان کو خبر دی موسیٰ بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ بن ابوشیبہ نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو سلیمان بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی عزت وحرمت۔ جہاد میں نہ جانے والوں پر ان کی ماؤں کی جیسی ہے۔ جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں میں سے جو آدمی مجاہدین میں سے کسی کے گھر میں نیابت کرتا ہے پھر وہ اس میں خیانت کرتا ہے تو قیامت کے دن اس کو لا کر کھڑا کیا جائے گا اس کے اعمال لے لئے جائیں گے مجاہد کے لئے جس قدر وہ چاہے پس کیا گمان ہے تمہارا۔ اور قبیصہ کی روایت میں یوں ہے۔

جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں میں سے جو آدمی مجاہدین میں سے کسی کے گھر میں اس کی بیوی سے میل جول بڑھاتا ہے قیامت میں اسے اس مجاہد کے حوالے کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ جس نے خیانت کی تھی تیرے گھر میں اب اس کے اعمال میں سے جس قدر تو چاہے لے لے۔ پھر کیا گمان ہے تمہارا۔

روایت کیا ہے اس کو مسلم نے عبداللہ بن ابی شیبہ سے۔

۴۲۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو معاویہ

(۴۲۸۱)......(۱) فی ب فیخون. (۲)......سقط من ب.

بن عمرو نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو اوزاعی نے ان کو اسید بن عبدالرحمٰن نے ان کو خالد بن دریک نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عطاء بن یزید کے سامنے آزمائش کا ذکر آیا تو فرمایا کہ تم اس وقت تک آزمائش سے نہ ڈرو جب تک تم اپنے دشمن کے ساتھ جہاد کرتے رہو گے جن کے ساتھ جہاد کرنے کا اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے اور جب تک کہ تم لوگ حدود کو اپنے حکمرانوں تک لے جاتے رہو گے اور وہ جب تک ان میں کتاب اللہ کے ساتھ فیصلے کرتے رہیں گے۔ اور جب تک تم بیت اللہ کا حج کرتے رہو گے۔

عمر بن عبدالعزیز کا قسطنطنیہ کے قیدیوں کو خط:

۴۲۸۳:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن بن عبد سلیطی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو یزید بن سمرہ نے ان کو بکر بن قیس نے کہ ان کو عمر بن عبدالعزیز نے قسطنطنیہ میں محبوس مسلمان قیدیوں کو خط لکھا کہ تم لوگ اپنے آپ کو قیدی شمار کرتے ہو اللہ کی پناہ بلکہ تم تو اللہ کی راہ میں روکے ہوئے ہو یقین کرو میں اپنی رعایا میں کوئی بھی چیز اگر تقسیم کرتا ہوں تو تمہارے گھر والوں کا خاص طور پر حصہ نکالتا ہوں بلکہ ان کا حصہ زیادہ نکالتا ہوں اور اچھا صاف ستھرا نکالتا ہوں۔ بے شک میں نے تم لوگوں کی طرف فلاں بن فلاں آدمی کو بھیجا ہے۔

تمہارے لئے پانچ پانچ دینار دے کر مجھے یہ اندیشہ ہے کہ رومی سرکش تم سے رقم روک لیں گے ورنہ میں اور زیادہ بھیجتا۔ اور میں نے تمہاری طرف فلاں بن فلاں کو بھیجا ہے وہ تم میں سے ہر چھوٹے بڑے مرد عورت آزاد اور غلام سب کا فدیہ دے کر چھڑائے گا جتنی بھی کوئی مانگے گا۔ لہذا تمہیں خوشخبری ہو خوشخبری ہو۔ والسلام۔

(۴۲۸۳)......(۱) فی ب قسما

شعب الایمان میں سے ستائیسواں شعبہ
جہاد فی سبیل اللہ کے لئے اسلامی سرحد پر گھوڑا باندھ کر بیٹھنا
یا ٹینک توپ مشین گن وغیرہ ہتھیار نصب کر کے بیٹھنا

۴۲۸۴:......اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

یاایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللّٰہ لعلکم تفلحون.

اے اہل ایمان صبر کرو (جمے رہو) اور صبر کی تلقین کرو اور جہاد کے لئے تیار بیٹھو۔ اللہ سے ڈرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

مرابطہ فی سبیل اللہ جہاد اور قتال میں بمنزلہ اعتکاف کے ہے مساجد میں نماز میں سے (یعنی نماز میں اور عبادات مساجد جو مقام اعتکاف کو حاصل ہے وہی مقام جہاد میں مرابطہ کو ہے) اس لئے کہ مرابطہ کرنے والا دشمن کے سامنے اور اس کے منہ پر مستعد اور تیار کھڑا ہوتا ہے اور مورچہ سنبھالے ہوئے ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ جب وہ دشمن سے ذرا سا بھی کوئی نقل وحرکت محسوس کرتا ہے فوراً کارروائی کرتا ہے۔ یا اس کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر اٹھتا ہے اور اپنا کام کر جاتا ہے الغرض اس کے ہمہ وقت تیار اور مستعد رہنے کی وجہ سے اس سے اس کی کوئی کارروائی اور اس کا کوئی عمل فوت نہیں ہوتا جیسے معتکف نماز کے مقام پر مستعد ہوتا ہے جوں ہی وقت ہوتا ہے اور امام پہنچتا ہے یہ فوراً نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے نہ مسجد کی طرف چل کر جانے کی فکر نہ جانے میں کوئی سستی نہ کوئی انتظار نہ ہی نماز کے اور اس کے درمیان اور کوئی حائل اور کوئی رکاوٹ با جماعت نماز میں۔

اور یہ حقیقت ہے کہ (یہ تو اعتکاف کے ساتھ محض تمثیل ہے ورنہ) مرابطہ اور مورچہ پر ہتھیار باندھ کر مستعد رہنا اعتکاف سے بہت زیادہ سخت اور مشکل کام ہے۔ جب اعتکاف پسندیدہ مستحب اور مطلوب ہے تو مرابطہ بھی اسی طرح محبوب اور مطلوب ہے۔

۴۲۸۴:......مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے ان کو ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد ساعدی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینا (گھوڑا باندھ کر بیٹھنا ہتھیار لگا کر مستعد کھڑا ہونا) ساری دنیا سے اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے۔ اور ایک شام جو بندہ شام کرتا ہے اللہ کی راہ میں۔ یا ایک صبح دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے اور جنت کے اندر ہمارا ایک چابک کے برابر جگہ مل جانا ساری دنیا سے اور اس پر جو کچھ ہے سے بہتر ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن منیر سے اس نے ہاشم ابوالنضر سے۔

۴۲۸۵:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ابوالولید نے ''ح'' کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے بکر بن اسحاق نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوالولید طیالسی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو ایوب بن موسیٰ نے ان کو مکحول نے ان کو شرحبیل بن سمط نے ان کو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمار ہے تھے۔ ایک دن اور ایک رات دشمن کے مقابلے میں تیار ہو کر کھڑے ہونا مہینے بھر کے دنوں کے روزوں اور راتوں کو عبادت کرنے کے برابر ہے۔

(۴۲۸۴)......(۱) فی ب تعالیٰ (۲)...... فی ب المرابط

(۴۲۸۴)......(۱) سقط من ب. (۲)...... فی أفیھا.

(۴۲۸۵)......(۱) فی ب

اگر اسی دوران مر جائے تو ہمیشہ اس کا یہ عمل جاری رہے گا (اور لکھا جاتا رہے گا) اور بڑے فتنے سے محفوظ رہے گا (قیامت کا فتنہ) اور جنت میں اس کا رزق الگ کر لیا جائے گا۔

یہ الفاظ ابوالنضر کی روایت کے ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوالولید سے۔

۴۲۸۶:...... ہمیں خبر دی ابومحمد سکری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو سعید نے یعنی ابن ابوایوب نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے ابوالاسود نے ان کو مجاہد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ وہ مرابطہ میں تھے جب فارغ ہوئے تو ساحل کی طرف نکل گئے اس کے بعد کہا کہ کوئی حرج نہیں ہے کہ لوگ چلے گئے ہیں اور ابوہریرہ کھڑا ہے اتنے میں ان کے پاس سے ایک آدمی کا گذر ہوا تو اس نے پوچھا ابوہریرہ کیسے کھڑے ہو بولے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ اللہ کی راہ میں ایک ساعت کھڑا ہونا لیلۃ القدر کی عبادت سے اور اس کے قیام سے بہتر ہے وہ بھی حجر اسود کے پاس کی عبادت۔

مرابط فتنۂ قبر سے محفوظ رہتا ہے:

۴۲۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو احمد بن نجدہ قرشی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی ابوہانی نے ان کو عمرو بن مالک نے ان کو فضالہ بن عبید نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر میت کا عمل ختم ہو جاتا ہے مگر مرابط کا عمل جاری رہتا ہے۔ بلکہ قیامت تک اس کا عمل بڑھتا رہتا ہے اور وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

بہترین زندگی والا شخص:

۴۲۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوالنضر فقیہ نے ان کو محمد بن نصر نے ''ح'' وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے ان کو ان کے والد نے ان کو بعجہ بن عبداللہ بن بدر نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرماتے ہیں۔ کہ لوگوں میں بہترین زندگی والا وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے کھڑا ہے۔ جب بھی کوئی خطرے کی آواز سنتا ہے یا ڈر کی بات سنتا ہے گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر اس کے تعاقب میں ہوا میں اڑ جاتا ہے۔ اور اس پر سوار ہو کر قتل کے یا موت کے تعاقب میں اڑ جاتا ہے اور خطرے کی جگہ پہنچ جاتا ہے یا وہ آدمی جو اپنی بکریوں کا ریوڑ لئے ہوئے کسی گھاٹی کے سرے پر ان گھاٹیوں میں سے ٹھہرا ہوا ہے یا ان وادیوں میں سے کسی وادی کے بطن میں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہے وہیں نماز قائم کرتا ہے زکوٰۃ بھی دیتا ہے اپنے رب کی عبادت بھی کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس موت آجاتی ہے۔ نہیں ہے وہ لوگوں میں مگر خیر میں اور بھلائی میں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۴۲۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی سقا نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق۔ نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوافلح نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرماتے ہیں۔

ہلاک ہو گئے درہم و دینار کے بندے اور کملی و چادر کے بندے کہ اگر ان کو دے دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر روک دیا جائے تو

(۴۲۸۶)......(۱) فی ب بن وھو خطأ. (۴۲۸۷) ۲......(۱) زیادۃ من ب. (۲)...... فی ب ابن.

(۴۲۸۸)......(۱) زیادۃ من ب. (۲)......سقط من ب. (۳)...... فی ب یبتغی. (۴)...... فی ب شعب

(۵)...... فی أھذا (۳)...... فی ب ینمو. (۴)...... فی ب فتان

(۴۲۸۹)......(۱) فی أعنان

ناراض ہو جاتے ہیں ایسا شخص ہلاک و برباد ہوا سے جو کانٹا چبھ گیا وہ نہیں نکلا (یا نہیں نکل سکا)۔

مبارک بادی ہے اس بندے کے لئے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے اللہ کی راہ میں کھڑا ہے سر کے بال بکھرے ہوئے قدموں پر غبار آتا ہوا ہے اگر چوکیداری کرنا پڑے تو چوکیداری میں مگن رہے (اگر حملہ کرنے کے لئے) گھڑ دوڑ کا مقابلہ کرنا پڑے تو گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہو کر ہوا میں تیرتا ہے اگر چھٹی مانگے تو چھٹی اس کو نہ ملے اگر سفارش کروائے تو کوئی بھی سفارش قبول نہ کرے (الغرض صرف جہاد اور جہاد) مبارک بادی ہے اس کو مبارک بادی ہے اس کو۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عمرو بن مرزوق سے۔

۴۲۹۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالولید طیالسی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو ابوالخیر نے ان کو ابوالخطاب نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خطبہ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کھجور کے تنے کے ساتھ سہارا لگا رکھا تھا اور فرمایا۔ کیا میں تمہیں سب سے بہتر لوگ نہ بتادوں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا سب لوگوں میں بہتر وہ آدمی ہے جو اپنے گھوڑے یا اونٹ کی پشت پر سوار ہوتا ہے یا اپنے قدموں پر اللہ کی راہ میں یہاں تک کہ اس کو موت آجاتی ہے۔ اور سب لوگوں سے برا وہ ہے جو بدکردار ہے، گناہوں پر جری ہے۔ کتاب اللہ کو پڑھتا ہے لیکن اس کی کسی شئی سے نہیں ڈرتا۔

۴۲۹۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے ان کو عبداللہ بن ایوب مخرمی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عبداللہ بن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے ان کو ام مبشر نے وہ حضور تک اس کو پہنچاتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مرتبہ میں سب لوگوں سے بہتر وہ آدمی ہے جو اپنے گھوڑے کی پشت پر سوار رہتا ہے وہ دشمن سے ڈرتا ہے اور وہ اس سے ڈرتے ہیں۔

جہاد میں تین رات کی نگرانی لیلۃ القدر مسجد نبوی میں گذارنے سے بہتر ہے:

۴۲۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید حافظ نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو یحییٰ بن صالح نے وحاظی نے ان کو جمیع بن ثواب رحبی نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو ابوامامہ باھلی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا البتہ اگر میں تین رات تک نگرانی کروں دشمن کے مقابلے میں گھوڑا باندھنے والا مسلمانوں کے شہر کے باہر تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ مجھے پہنچے لیلۃ القدر دو میں سے کسی ایک مسجد میں مسجد نبوی میں یا مسجد بیت المقدس میں۔

۴۲۹۳:......اور اس اسناد کے ساتھ مروی ہے ابوامامہ باھلی سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ کی راہ میں نگرانی کرتا ہوا فوت ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کو فتنہ قبر سے امان دیں گے۔

۴۲۹۴:......اسی اسناد کے ساتھ ابوامامہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ کی راہ میں سواری کی لگام تھام کر حفاظت کرنے والا بڑے اجر والا ہے اس آدمی سے جو ملاتا ہے اپنے دونوں ٹخنے اپنے ہاتھوں کے پہنچوں کے ساتھ مہینہ بھر کہ وہ اس کے روزے رکھتا ہے اور اس کا قیام کرتا ہے۔

مجاہد کی نماز کی فضیلت:

۴۲۹۵:......اور اسی اسناد کے ساتھ ابوامامہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اسلام کے محافظ کی نماز پانچ سو

(۴۲۹۰)......(۱) فی ب خطب (۲)...... فی ب أفلا

(۴۲۹۱)......(۱) سقط من ب (۲)...... فی ب فرس

(۴۲۹۳)......(۱) سقط من ب. (۲)......كتبت فی المخطوطة هكذا (زناد) ونقلها من جمع الجوامع كما بالمتن انظر (۱/۲۱۲)

نماز کے برابر ہوتی ہے۔اور دینار اور درہم کو خرچ کرنا اس سے افضل ہے نوسو دینار سے جو خرچ کرے اس کے علاوہ کسی اور نیکی کے کام میں۔

۴۲۹۶:......اور اسی کی اسناد کے ساتھ مروی ہے ابوامامہ باہلی سے کہ نبی کریم نے فرمایا جو آدمی اپنے چہرے کو اللہ کی راہ میں غبار آلود کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو قیامت کے دن امان دے گا اور جو آدمی اللہ کی راہ میں اپنے قدموں کو غبار آلود کرتا ہے اللہ اس کے قدموں کو آگ سے قیامت کے دن امن دے گا۔

ایک مجاہد کی وفات کے بعد کا واقعہ:

۴۲۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر بن عبید نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوصالح عبداللہ بن صالح نے یہ کہ عبدالرحمٰن آدمی تھے قبیلہ ازد سے انہیں شعود بن عبدالرحمٰن کہا جاتا تھا اس نے ان کو حدیث بیان کی اس نے سنی ابن عائذ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے جنازے میں گئے جب میت رکھی گئی تو عمر بن خطاب نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر آپ نماز جنازہ نہ پڑھائیے یہ فاسق فاجر آدمی تھا (یا بدکردار تھا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی عمل کرتے دیکھا تھا۔ایک آدمی نے کہا جی ہاں یارسول اللہ اس نے ایک رات جہاد کی سبیل اللہ میں چوکیداری کی تھی یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی اور اس پر مٹی بھی ڈال دی اور فرمایا کہ تیرے احباب گمان کرتے ہیں کہ تو اہل جہنم میں سے ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ تو اہل جنت میں سے ہے۔اور فرمایا اے عمر بے شک تم لوگوں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھے جاؤ گے بلکہ تم فطرت کے بارے میں پوچھے جاؤ گے۔(فطرت اسلام) یا یوں تعبیر ہے کہ تم لوگوں کے عمومی اعمال سے بحث نہ کروان کی فطرت کے بارے میں جانو۔

کفار کے مقابلے میں قوت تیار کرنا:

۴۲۹۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالازہر مقری نے ان کو سعید بن ابوایوب نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو ابوالخیر مرشد بن عبداللہ بن یزنی نے ان کو عقبہ بن عامر نے انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔**واعدوا لهم ما استطعتم من قوة** کفار دشمنوں کے مقابلے کے لئے جس قدر استطاعت رکھتے ہو تم طاقت تیار کرو۔عقبہ بن عامر نے کہا **الا ان القوة الرمي**. بے شک طاقت تیراندازی ہے۔

۴۲۹۹:......تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے ابوعلی ثمامہ بن شفی سے اس نے سنا عقبہ بن عامر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ **واعدوا لهم ما استطعتم من قوة**۔دشمنوں کے مقابلے کے لئے جتنی ہو سکے طاقت تیار کو۔الا ان القوة الرمی خبردار رہو کہ طاقت تیر پھینکنا ہے۔تین بار یہی جملہ فرمایا۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن عدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو احمد بن صالح نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو ابوعلی نے اسی حدیث کے ساتھ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث بن وہب سے۔

۴۳۰۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ثوری نے ان کو اعمش نے ان کو زیاد بن حصین نے ان کو ابوالعالیہ نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر گذرے وہ لوگ تیراندازی کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوب تیراندازی کرواے اولاد اسماعیل بے شک تمہارا باپ (اسماعیل علیہ السلام) بھی تیرانداز تھا۔

۴۳۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ۔محمد بن علی صنعانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق

(۴۲۹۷)......(۱) فی أ أبا عائذ وهو خطأ، وهو ابن عائذ بن قريظ له ترجمة في الجرح (۳۲۳/۳۹)

(۴۲۹۸)......(۱) فی ب الحسن. (۲)...... فی (أ) القرشي.

نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید نے یعنی ابوسلام نے ان کو عبداللہ بن زید ازرق نے وہ کہتے ہیں کہ عقبہ بن عامر جہنی روزانہ نکلتے تھے۔ زید ازرق پیچھے ہوئے قریب تھا کہ وہ تھک جائیں فرمانے لگے کیا میں تجھے نہ بتاؤں جو میں نے رسول اللہ سے حدیث سنی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں ضرور بتائیے فرمایا کہ میں نے سنا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے بدلے میں تین آدمیوں کو جنت میں داخل کریں گے۔ ایک وہ جس نے تیر بنایا تھا جو بنانے میں ثواب کے حصول کی نیت رکھتا تھا۔ دوسرا وہ شخص جس نے تیر کو خرید کر مجاہد فی سبیل اللہ کو دے دی۔ تیسرا وہ مجاہد جس نے اس تیر کو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے پھینک دیا۔ اور فرمایا تیر اندازی کرو سیکھو اور سواری سیکھو تمہارا تیر اندازی سیکھنا سواری سیکھنے سے بہتر ہے۔ اور فرمایا کہ ہر وہ کام ابن آدم جس کے ساتھ کھیل کرتا ہے وہ سب کا سب باطل ہے۔ مگر تین لوک۔ یا تین کام۔ اپنی کمان سے تیر پھینکنا۔ اس کا اپنے گھوڑے کو سدھانا اور اس کا اپنی اہلیہ سے کھیلنا۔ یہ تینوں کام حق ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت عقبہ جب فوت ہوئے تو ان کے گھر مین ستر سے زائد کمانیں تھیں ہر کمان کے ساتھ سینگ بھی تھا اور بھالہ پھر انہوں نے وصیت کی تھی کہ یہ ساری کمانیں اللہ کی راہ میں دے دی جائیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صحابہ کو ایک ہدایت:

۴۳۰۲: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس نے جس سے سنا حرام بن معاویہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہماری طرف حکم لکھا عمر بن خطاب نے کہ تمہارے پاس خنزیر نہیں ہونا چاہئے۔ اور تمہارے اندر صلیب اونچی نہیں کی جانی چاہئے۔ اور تم ایسے دستر خوان پر کھانا مت کھاؤ جس پر شراب دمی جائیں اور گھوڑوں کو سدھاؤ اور دو فرضوں کے درمیان وقفہ کرو شام کا۔

۴۳۰۳: ...... ہمیں خبر دی ابوعمر اور محمد بن عبداللہ الادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیل نے ان کو خبر دی ہے حسن نے وہ ابن سفیان ہیں ان کو حبان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو طلحہ بن ابوسعید نے انہوں نے سنا سعید مقبری سے اس نے حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں گھوڑا روک کر رکھے اللہ پر ایمان کے ساتھ اور اس کے وعدے کی تصدیق کے ساتھ بے شک اس کا کھانا پینا اور اس کا لید و پیشاب وغیرہ قیامت کے دن سب وزن ہوگا بخاری نے اس کو روایت کیا ہے علی بن حفص سے اس نے ابن مبارک سے۔

گھوڑے تین طرح کے ہیں:

۴۳۰۴: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عبداللہ بن مسلمہ نے ان کو مالک نے۔ ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے زید بن اسلم نے ان کو ابوصالح سمان نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ گھوڑے البتہ تین طرح کے ہیں ایک آدمی کے لئے اجر و ثواب ہیں۔ دوسرے آدمی کے لئے ستر اور پردہ ہیں۔ تیسرے آدمی کے لئے گناہ اور بوجھ ہیں۔ بہر حال وہ گھوڑے جو آدمی کے لئے اجر و ثواب ہیں وہ ہے۔ جو اس کو اللہ کی راہ میں باندھ کر رکھتا ہے۔ اسے پالتا ہے پھر اس کی رسی خوب لمبی کرتا ہے۔ کسی چراگاہ میں یا ہریالی میں تاکہ وہ چاروں طرف گھوم کر چر سکے۔ لہٰذا وہ اس چراگاہ میں یا باغ میں جہاں تک گھومتا ہے مالک کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اگر

(۴۳۰۱) ...... (۱) فی ب تعالیٰ　(۲) ...... فی ب بضع　(۳) ...... سقط من ب　(۴) فی ب تعالیٰ

(۴۳۰۴) ...... (۱) فی أقطعت

وہ رسی توڑ کر ایک دوقدم بھاگ جائے تو بھی اس کے قدموں کے نشان اور اس کی لید پیشاب تا بقدر اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اگر وہ کسی گھاٹ یا نہر سے گذرتے ہوئے پانی پیتا ہے حالانکہ مالک کا پانی پلانے کا ارادہ بھی نہیں ہوتا پھر بھی اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ یہ گھوڑا ایسے آدمی کے لئے اجر وثواب کا باعث ہے۔

دوسرا وہ آدمی ہے جس نے گھوڑا باندھ رکھا ہے غنی ہونے کا اظہار کرنے کے لئے اور سوال سے بچنے کے لئے اور اس کے ساتھ وہ اس کی گردن اور اس کی پیٹ پر اللہ کا حق بھی نہیں بھولتا وہ اس کے لئے ستر اور پردہ ہے تیسرا وہ آدمی ہے جس نے گھوڑ باندھا ہے فخر کرنے دکھاوا کرنے کے لئے اور اہل اسلام کی دشمنی کرنے کے لئے یہ گھوڑا مالک کے لئے وبال جان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ان کے بارے میں مجھ پر کوئی واضح حکم نازل نہیں ہوا مگر یہ آیت جو جامع ہے اور منفرد ہے کہ جو کوئی ایک ذرہ برابر نیکی کرے گا اس کا بدلہ پالے گا اور جو کوئی ایک ذرہ برابر برائی کرے گا اس کو بھی وہ پالے گا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن مسلمہ سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے زید بن اسلم سے۔

۴۳۰۵:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری سے اس نے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے اس نے عبدالرزاق سے اس نے معمر سے اس نے سہیل بن ابوصالح سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑے ایسی چیز ہیں کہ خیر ان کی پیشانیوں سے قیامت تک وابستہ ہے گھوڑے تین طرح ہیں۔ ایک گھوڑا اجر وثواب ہے دوسرا گھوڑا گناہ اور بوجھ ہے تیسرا گھوڑا ستر و پردہ بہر حال ستر و پردہ وہ گھوڑا ہے جو مالک رکھتا ہے سوال سے بچنے کے لئے عزت وشرف کے لئے خوبصورتی کے لئے اور اس کے پیٹھ اور پیٹ کو بھی نہیں بھولتا اپنی تنگی میں بھی اور سہولت میں بھی، (یعنی اس کو خوب کھلاتا ہے اور اللہ کے واسطے ضرورت مندوں کو سوار بھی کرتا ہے) بہر حال وہ گھوڑا جو باعث اجر و ثواب ہے۔ جو گھوڑا باندھتا ہے جہاد میں حفاظت کے طور پر۔ بے شک وہ ایسا ہے کہ اس کے پیٹ سے کوئی شئی غائب نہیں ہوتی مگر اس پر بھی اس کو اجر ملتا ہے حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لید اور پیشاب کو بھی ذکر کیا جہاں کہیں کسی وادی میں وہ دوڑتا ہے خواہ ایک دو قدم بھی ہوں وہ بھی اس کے میزان میں وزن کئے جائیں گے۔ بہر حال وہ جو بوجھ اور وبال ہوگا وہ وہ ہے جو گھوڑا باندھے لوگوں پر اترانے کے لئے اور اکڑنے کے لئے اس کے پیٹ سے جو کچھ بھی غائب ہوتا ہے وہ اس پر وبال ہوتا ہے حتیٰ کہ آپ نے اس کی لید اور پیشاب کا ذکر کیا اور وہ جہاں وادی میں ایک دو قدم بھی دوڑتا ہے وہ اس پر وبال ہوتا ہے۔

۴۳۰۶:......ہمیں خبر دی ابو علی حسین بن محمد روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر مخرمی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شبیب بن عروہ بن غرقدہ سے اس نے عروہ باری سے ایک قول جو رسول اللہ نے کہا۔ یا اس نے کہا کہ۔ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ خیر اور بھلائی قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں سے بندھی ہوئی ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ مجاہد نے اس میں اضافہ کیا ہے شعبی سے اس نے عروہ بارقی سے۔ اجر اور غنیمت کا بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث سفیان سے اس نے شبیب سے۔

۴۳۰۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو معاویہ بن عمر نے ان کو ابو اسحاق فزاری نے ان کو سفیان نے ان کو شعبہ نے ایک آدمی سے جو کہ بنو عجل سے ہیں۔ اس نے عکرمہ سے۔ کہ **واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل** ۔عکرمہ نے کہا کہ قوت سے مراد گھوڑے ہیں۔ رباط سے مراد مادہ گھوڑیاں ہیں۔

شیخ احمد بیہقی نے فرمایا۔ ہم نے وہ تمام احادیث جو گھوڑوں کے تیاری اور ان کو باندھنے کے بارے میں آئی ہیں ان کو ذکر کر دیا ہے کتاب السیر اور کتاب القسم اور کتاب السبق والرمی میں۔ کتاب السنن میں۔

(۴۳۰۵)......(۱) سقط من ب. (۲)...... في ب ذكروا. (۴۳۰۶)...... (۱) في (أ) المخزومي. (۲)...... في ب غرقد وهو خطأ.

شعب الایمان کا اٹھائیسواں شعبہ
دشمن کے مقابلے میں ثابت قدم رہنا
اور جنگ سے فرار نہ ہونا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

(۱).....یاایھا الذین امنوا اذا لقیتم فئة فاثبتوا و اذکروا اللّٰہ کثیرا لعلکم تفلحون.

اے اہل ایمان جب تم ٹکراؤ جماعت (کفار) سے تو ثابت قدم رہو اور کثرت کے ساتھ اللہ کو یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

(۲).....یا ایھا الذین امنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلاتولوھم الادبار ومن یولھم دبرہ الا متحرفا لقتال اومتحیزا الی فئة فقد بآء بغضب من اللّٰہ ومأواہ جھنم وبئس المصیر.

اے اہل ایمان جب تم کافروں سے ٹکرالو جنگ میں تو ان سے پیٹھ دے کر نہ بھاگو اور جو شخص ان کو پیٹھ دے کر بھاگے گا۔
سوائے اس کے جو چال چلے جنگ کے لئے، یا جگہ تبدیل کرے۔ اس نے اللہ کے غضب کے ساتھ رجوع کیا
اوران کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے لوٹ کر جانے کی۔

(۳).....یاایھا النبی حرض المؤمنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین، وان یکن منکم مأته یغلبوا الفا من الذین کفروا.

اے نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اہل ایمان کو جہاد پر تیار کیجئے، اگر تم لوگوں میں سے بیس مجاہد صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے اور اگر تم لوگوں میں سے ایک سو مجاہد ہوں تو وہ ایک ہزار کافروں پر غالب ہوں گے۔

پھر یہ منسوخ کی گئی۔

اور فرمایا:

(۴).....الأن خفف اللّٰہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا فان یکن منکم مائة صابرة یغلبوا مأتین وان یکن منکم الف یغلبوا الفین باذن اللّٰہ

اس وقت اللہ نے تم سے تخفیف اور آسانی کر دی ہے۔ اور یہ جان لیا ہے کہ تم لوگوں میں کمزوری ہے۔
اگر تم لوگوں میں سے ایک سو مجاہدین کی جماعت ہو صبر کرنے والی۔ تو وہ دو سو (کافر) پر غالب آ جائے گی
اور تم میں سے ایک ہزار مجاہدین کی جماعت ہوگی تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار کافروں پر غالب آئے گی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ثابت قدمی اور ڈٹے رہنے کو فرض کر دیا ہے خواہ کافر مقابلے پر برابر ہوں یا دہرے ہوں اور سابقہ آیت کے ساتھ فرار کو یعنی میدان جہاد چھوڑ کر بھاگنے کو حرام کر دیا ہے۔ اور یہ مراد اس آیت کی دلالۃ النص کی ہے برابر میں سے اور دہرے سے سوائے اس کے جو جنگی چال کے لئے میدان سے ہٹے (یہ بایں طور ہوگا کہ یہ بطور تدبیر کے ہو جنگی تدابیر میں سے) مثلاً یہ کہ ان کو دکھائے کہ ہم شکست کھا گئے ہیں تا کہ دشمن منتشر ہو جائے پھر اچانک ان پر حملہ کر دیں۔ یا دوسری صورت میں پھرنا لوٹنا جنگ کے لئے زیادہ مفید ہو یا وہاں سے ہٹ کر اپنی جماعت میں ملنا ہو بایں طور کہ اپنی جماعت اور گروہ پیچھے ہو اور وہ یہ سوچ کر لوٹے کہ ان کے ساتھ مل کر زیادہ طاقت ہو جائے گی پھر وہ

(۱).....فی ب تعالیٰ (۲).....فی أ الفاً

دشمن پر یکبارگی حملہ کریں گے۔

جنت تلواروں کے سائے تلے ہے:

۴۳۰۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحاق نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو سالم ابوالنضر نے ان کو عبداللہ بن ابواوفیٰ نے لکھا اس کی طرف کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم دشمن سے ٹکراؤ کی آرزو نہ کرو بلکہ اللہ سے عافیت مانگو لیکن جس وقت تم کفار سے ٹکرا جاؤ تو صبر کرو اور یقین جانو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ بن محمد سے اس نے معاویہ بن عمرو سے۔

سات ہلاک کرنے والے اعمال:

۴۳۰۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب ان کو سلیمان بن بلال نے ''ح''۔

وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حسین بن حسن بن مہاجر نے ان کو ہارون بن سعید ایلی نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ثور نے ان کو ابوالغیث نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کرنے والے اعمال سے بچو۔ سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون سے ہیں؟ جواب ارشاد فرمایا کہ:

۱.....اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔

۲.....جادو کرنا۔

۳.....ایسی جان کو قتل کرنا جس کو قتل کرنا حرام ہے سوائے اس قتل کے جو حق کے ساتھ ہو۔

۴.....سود کھانا۔

۵.....یتیم کا مال کھانا۔

۶.....جنگ کے دن فرار ہونا۔

۷.....پاک دامن عورتوں کو تہمت لگانا جو گناہ سے بے خبر ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ہارون بن سعید سے اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے عبدالعزیز اویسی سے اس نے سلیمان سے۔

۴۳۱۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن شیبان رملی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا۔ کہ ان پر فرض کر دیا گیا تھا۔ کہ اگر دو سو کے مقابلے میں بیس مجاہد ہوں تو نہ بھاگیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ اب اللہ نے تم سے معاملہ ہلکا کر دیا ہے اور یہ جان لیا ہے کہ تم میں کمزوری ہے، اگر تم میں سے ایک سو مجاہد جم کر لڑنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے۔ تو ان پر فرض کر دیا کہ دو سو کافروں کے مقابلے میں ایک سو مجاہد ہوں تو نہ بھاگیں۔

سفیان کہتے ہیں کہ اللہ کے راستے کا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں مؤمن کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے۔

تحقیق ہم نے یہ کلام روایت کیا ہے۔ دوسرے مرفوع طریقہ سے نبی کریم تک اور وہ حدیث جسے ہم نے روایت کیا ہے ابن عباس سے اس کو بخاری نے نقل کیا ہے ابن عیینہ کی حدیث سے۔

۴۳۱۱:.....ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفہ میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابو

غرزہ نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو علی بن صالح نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک لشکر میں تھا پس لوگوں نے واپسی کی میں بھی ان میں تھا جنہوں نے واپسی کی تھی۔سو ہم لوگوں نے کہا کہ ہم نے اللہ کے غضب کے ساتھ رجوع کرلیا ہے۔کاش کہ ہم لوگ (واپس نہ آتے بلکہ) ایک طرف ہو جاتے جہاں ہمیں کوئی بھی نہ دیکھتا۔اس کے بعد ہم نے کہا کہ ہم مدینے چلیں اور وہاں سے سامان سفر لے آئیں۔لہذا ہم مدینے میں آ گئے۔اور ہم نے کہا کہ ہم اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کریں شاید کہ ہمارے لئے توبہ ہو،حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز کے لئے باہر آئے تو ہم لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ ہم بھگوڑے ہیں (بھاگ کر آ گئے ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؟ (نہیں تم بھگوڑے نہیں ہو) بلکہ تم پلٹ کر مکرر حملہ کرنے والے ہو میں ہر مسلمان کا حامی ہوں۔

ایک مجاہد کی دعا:

۴۳۱۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن احمد بن زکریا ادیب نے ان کو ابوالفضل احمد بن سلمہ نے ان کو حسن بن عیسیٰ نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سعد نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو نعیم بن ابوھند نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا جنگ قادسیہ کے دن۔اے اللہ اگر تو مجھے قبول کرتا (اس عورت کے لئے) ارادہ کررہے تھے اپنی ہوا کام تو پھر تو مجھے آج اس کی جگہ کسی حور کے ساتھ شادی کے بندھن میں جوڑ دے۔چنانچہ میدان جنگ میں دیکھا گیا کہ وہ ایک سوار کو گرا کر چڑھے ہوئے تھے اور یہ آیت پڑھ رہے تھے:

من المؤمنین رجال صدقوا ماعاھد واالله علیه الخ

مؤمنوں میں سے وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے سچا کر دکھایا ہے اس وعدے کو جو انہوں نے اللہ سے کیا ہے۔

دیکھا تو دونوں کا انتقال ہو چکا تھا۔

۴۳۱۳:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی سے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری سے مکہ میں ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو داؤد بن عبداللہ ازدی نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن حمیری نے کہ ایک آدمی اصحاب رسول میں سے تھے اسے حممہ کہتے تھے حضرت عمر کی خلافت میں اصفہان میں گیا۔اور کہنے لگا اے اللہ بے شک حممہ گمان کرتا ہے کہ وہ تیری ملاقات کو پسند کرتا ہے اگر حممہ سچا ہے اپنے قول میں تو اس کو اس کی سچائی پر پکا کردے اور اگر سچا نہیں ہے تو بھی سچائی پر اس کو پکا کردے۔اے اللہ تو حممہ کو اس سفر سے واپس نہ بھیج۔چنانچہ اس کو پیٹ کی تکلیف شروع ہوگئی اور وہی اصفہان میں ہی فوت ہو گیا۔چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کھڑے ہو کر فرمایا۔لوگو بے شک ہم نے جو کچھ تمہارے نبی سے سنا ہے اور جہاں تک ہماری معلومات ہیں وہ یہی ہیں کہ حممہ شہید ہے۔

ایک عجیب وغریب واقعہ:

۴۳۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے ان کو قاسم ابوعبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے فضالہ بن عبید کے ساتھ مل کر جہاد کیا اور فضالہ بن عبید نے، خشکی کا یہ پہلا جہاد تھا یک ہم چل رہے تھے یا یوں کہا کہ ہم دوڑ رہے تھے اور وہ امیر لشکر تھے۔اور اس وقت امیر اور حکمران توجہ سے سنتے تھے ان لوگوں سے جو ان کو اللہ کا واسطہ دے کر استدعا کرتے چنانچہ کسی کہنے والے نے ان سے کہا اے امیر بیشک لوگ کٹ کر پیچھے رہ گئے ہیں آپ رک جائیے حتیٰ کہ لوگ آپ سے مل جائیں۔لہذا وہ رک گئے ایک چراگاہ میں جس کے کنارے پر ایک قلعہ تھا اس میں اور قلعہ مضبوط تھا۔بعض لوگ ہم میں سے ابھی سواری پر کھڑے تھے اور بعض اتر رہے تھے اچانک ایک سرخ مونچھوں والا آدمی وہاں سے ہمارے سامنے نمودار ہوا

ہم اسے حضرت فضالہ کے پاس لے آئے ہم نے کہا کہ یہ شخص قلعے سے بغیر کسی عہد اور معاہدے کے نیچے اتر آیا ہے۔ حضرت فضالہ نے اس سے پوچھا کہ تیرا کیا معاملہ ہے؟ تم قلعے سے بغیر کسی ضمانت کے اور پناہ کے کیسے اور کیونکر اتر آئے ہوں؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے گذشتہ رات خنزیر کھایا تھا اور شراب پی تھی۔ میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے انہوں نے میرے پیٹ کو دھو دیا ہے اور دو عورتیں آئی ہیں میرے پاس جو کہ ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت تھی انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ اب میں مسلمان ہو چکا ہوں۔ بس یہی بات چیت جاری تھی کہ اچانک ہم لوگوں پر قلعے سے تیروں کی بوچھاڑ ہوگئی کسی یہودی نے اسے تیر مارا جو اس کی گردن پر لگا جس نے اس کی گردن توڑ دی۔ حضرت فضالہ نے کہا اللہ اکبر۔ عمل تو اس نے قلیل کیا ہے اور اجر کثیر لے گیا ہے چلو جنازہ پڑھو اپنے ساتھی پر چنانچہ ہم نے اس کا جنازہ پڑھا پھر اس کو اسلامی طریقہ پر دفن بھی کیا۔ قاسم کہتے ہیں کہ یہ ایسی شئی ہے جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔

شیخ احمد بیہقی نے فرمایا اس طرح کی کئی مثالیں عہد نبوی میں بھی سامنے آئیں۔ اور اس واقعہ میں جو کچھ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے کہا تھا دراصل اس نے نبی کریم کے فرمان سے اخذ کیا تھا جو کہ درج ذیل ہے۔

۴۳۱۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو براء نے کہتے ہیں کہ ایک آدمی لوہے میں ڈھکا ہوا اسلحہ پوش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ میں پہلے قتال کروں یا اسلام لاؤں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے مسلمان ہو جاؤ اس کے بعد قتال کرو چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ اور لڑنا شروع کر دیا لڑتے لڑتے شہید ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے عمل تو کم کیا ہے مگر اجر کثیر لے گیا ہے۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔

ایک نو مسلم کے جہاد کا واقعہ:

۴۳۱۶:......ہمیں خبر دی ابو علی روذ باری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ عمرو بن اقیش کا جاہلیت میں سود تھا وہ چاہتا تھا کہ پہلے میں سود وصول کر لوں اس کے بعد مسلمان ہو جاؤں۔ حتی کہ احد کے دن آیا اور اس نے پوچھا کہ میرے چچا زاد کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہ میدان احد میں پہنچے ہوئے ہیں۔ بولا فلاں کہاں ہے؟ جواب ملا کہ احد میں ہے۔ پھر پوچھا کہ فلاں کہاں ہے؟ جواب ملا وہ بھی احد میں ہے۔ لہذا اس نے بھی زرہ پہنی اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے چچا زادوں کی جانب چل پڑے مسلمانوں نے وہاں جب دیکھا تو پوچھا کہ اے عمرو تم یہاں پر ہماری طرف سے ہو یا دوسری طرف سے بولا کہ میں ایمان لے آیا ہوں چنانچہ اس نے قتال کیا حتیٰ کہ شدید زخمی ہو گیا زخمی حالت میں اپنے گھر والوں کی طرف اٹھا کر لایا گیا۔ حضرت سعد بن معاذ اس کے پاس آئے اور اس کے بھائی سے کہا کہ پوچھا ہے آپ نے اس سے کہ وہ اپنی قوم کی حمیت وغیرت کے لئے لڑے ہیں؟ یا قومی غصے سے لڑے ہیں یا اللہ کے لئے غصے سے اس نے کہا کہ بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے غصے اور غیرت کے لئے لڑے ہیں لہذا وہ فوت ہو گئے اور جنت میں داخل ہو گئے حالانکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔

ایک اعرابی کے اسلام لانے اور شہادت کا واقعہ:

۴۳۱۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے۔ اسی جز میں جسے میں نے پایا ہے اس میں جس میں میری مسموعات ہیں شعبی کے خط کے ساتھ انہوں نے کہا کہ اس کو خبر دی ہے ابو جعفر احمد بن عبید حافظ نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو عبداللہ بن ابو بکر عتکی نے ان کو ربیعہ بن کلثوم

(۴۳۱۴)......(۱) فی أ نستریح. (۲)......فی أ أحمر (۳)......سقط من ب

(۴۳۱۵)......(۱) فی ب مقنع

بن حرنے ان کوزیادہ بن مخراق نے ان کوابن عمر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کے خیمے کے پاس سے گزرے اور آپ اپنے اصحاب کے ساتھ جہاد کے ارادے سے جارہے تھے۔ چنانچہ اعرابی نے خیمے کا کونہ اٹھا کر پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ اسے بتایا گیا کہ رسول اللہ ہیں اور آپ کے صحابہ کرام ہیں۔ جو کہ جہاد کے لئے نکلے ہیں۔ اس نے پوچھا۔ کیا ان کو اس عمل میں کچھ دنیاوی سامان بھی ہاتھ آئے گا؟ اسے بتایا گیا کہ ہاں غنیمتیں حاصل کریں گے پھر وہ مسلمانوں میں تقسیم کردی جائیں گی چنانچہ وہ اعرابی اپنے اونٹ کی طرف لوٹا اور اس کے پیر میں رسی ڈالی اور وہ خود مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں چلدیا اس کا اونٹ بار بار رسول اللہ کی طرف قریب ہونے لگا اور صحابہ کرام اس کو آپ سے ہٹانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو میرے لئے مشقت کررہا ہے بس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک وہ جنت کے بادشاہوں میں سے ہے۔ کہتے ہیں جب مسلمان دشمن سے جاکر ٹکرائے تو وہ اعرابی شہید ہوگیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں خبر دی گئی آپ اس کے پاس تشریف لائے اور اس کے سرہانے بیٹھے مگر آپ خوش تھے یا یوں کہا راوی نے کہ خوشی سے ہنسنے لگے۔ پھر اس سے منہ پھیرلیا ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے دیکھا کہ آپ خوشی سے اس کو دیکھ کر ہنس رہے تھے پھر اچانک آپ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ آپ نے جواب دیا کہ جو تم نے میری خوشی دیکھی یا کہا کہ جو تم نے میرا خوش ہونا دیکھا وہ تو ایسے تھا کہ میں نے جب اس کی روح کی اللہ کے پاس عزت دیکھی اور میرا منہ پھیر دینا اس وجہ سے تھا کہ بے شک حور العین میں سے اس کی بیوی اس وقت اس کے سرہانے آگئی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لئے آنے والے شخص کا واقعہ:

۴۳۱۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوحبیب محمد بن احمد بن موسیٰ مصاحفی نے کہ ہم لوگ اپنی اپنی سواریوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ صحابہ ایک شخص کو حضور کے پاس لے آئے اور عرض کیا یہ ایسا آدمی ہے کہ اتنے اتنے عرصے سے اس نے کچھ نہیں کھایا اور کھانے کا کوئی اس کے پاس انتظام نہیں ہے (اور یہ شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنا چاہتا ہے) حضور نے پوچھا کہ وہ صرف محمد سے ملنا چاہتا ہے؟ چنانچہ نبی کریم جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے صحابہ بھی ساتھ کھڑے ہوگئے حضور آگے بڑھ کر اس کو ملے اس آدمی کے برف کھانے سے ہونٹ پھٹ چکے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے بتایا اور کہا کہ میں یثرب جارہا ہوں میں محمد سے ملوں گا اور اس کے ہاتھ بیعت اسلام کروں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بتایا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوں میں ہی اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ میرے لئے اسلام کی وضاحت کردیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو شہادت دے اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور تم اس کا اقرار کرو جو کچھ میں اللہ کی طرف سے لے کر آیا ہوں۔ اس نے فوراً کہا کہ میں اقرار کرتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نماز قائم کروگے اسنے کہا کہ میں اقرار کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم زکوٰۃ ادا کروگے۔ اس نے کہا کہ میں اقرار کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ تم رمضان کے روزے رکھوگے۔ اس نے کہا کہ میں اقرار کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم حج بیت اللہ کروگے اس نے کہا میں اقرار کرتا ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ وہاں سے ہٹ گئے۔ جریر کہتے ہیں کہ ہم اس وقت سب جمع ہوگئے تھے حضور جب اس کو اسلام کی وضاحت بتا رہے تھے۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ اس کی تفصیل کہاں ختم ہوتی ہے۔ چونکہ ہم براہ راست سوال کرتے ہوئے آپ کا لحاظ کرتے

(۴۳۱۷)......(۱) لیست فی ب (۲)......فی ب فاعرضه (۳)......فی أزوجتی

(۴۳۱۸)......(۱) فی ب الشلحم. ......غیر واضح فی الأصل وانبتناه فی الطبرانی.

(۲)......فی ب وتوتی (۳)......سقط من ب. (۴)......فی ب أخافیق (۵)......فی ب تعالیٰ

والحدیث أخرجه الطبرانی من الکبیر (۲/۳۱۹ رقم ۲۳۲۹) من طریق عبیداللہ بن موسیٰ.

تھے پھر وہ آدمی وہاں سے چل پڑا ہم بھی اس کے ساتھ چل پڑے چنانچہ اس کے اونٹ کا اگلا پاؤں کسی گہری کھائی میں جا گرا جس سے اونٹ گر گیا اور وہ آدمی گر گیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور فوت ہو گیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ مر گیا۔ حضور اس کے پاس تشریف لائے اور اس کو دیکھا پھر اس سے اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اس کو پانی کے قریب لے چلو آپ نے ہم لوگوں کو حکم دیا ہم نے اسے دفن کیا ہم نے اسے غسل دی اور خوشبو لگائی پھر حضور نے فرمایا۔ کہ اس کے لئے سیدھی قبر کھودو بغلی نہ شق بے شک لحد مسلمانوں کے لئے ہے اور شق اہل کتاب کے لئے ہے دفن کے بعد حضور اس کی قبر پر بیٹھے رہے ہم سے کوئی بات نہیں کر رہے تھے پھر دیر کے بعد فرمایا کیا میں تمہیں اس آدمی کی بات بتاؤں۔ یہ ایسا آدمی ہے جس نے عمل بہت کم کیا ہے اور اجر سارا لے گیا ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے اللہ نے فرمایا ہے:

الذین امنوا و لم یلبسوا ایمانھم بظلم

وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو انہوں نے شرک سے آلودہ نہیں کیا۔

میں نے ابھی ہی اس سے منہ پھیر لیا ہے حالانکہ فرشتے اس کی باچھوں میں جنت کے پھل بھر رہے تھے تو میں نے سمجھ لیا ہے کہ بھوکا تھا۔ (اس لئے کر رہے ہیں)۔

ایک مسلمان کے عیسائی ہونے کا عبرت ناک واقعہ:

۴۳۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسین بن ابوالقاسم واعظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے عمر بن احمد بن علی جوہری سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے میرے والد نے ان کو ابوالعباس احمد بن علی جوہری نے وہ کہتے ہیں کہ اس کے عبد بن عبدالرحیم نے کہا ہم لوگ ایک جہاد میں نکلے سرزمین روم کی طرف ایک نوجوان ہمارے ساتھ ہوا جس سے اچھا قرآن پڑھنے والا دوسرا کوئی بھی ہم لوگوں میں نہیں تھا۔ اور نہ ہی اس سے زیادہ کوئی دین کی فہم رکھنے والا تھا۔ اور نہ ہی فرائض پر عمل کرنے والا اس سے زیادہ کوئی تھا دن میں روزے سے ہوتا تو رات کو قیام کرتا۔ چنانچہ ہمارا ایک قلعے کے ساتھ گذر ہوا ہمیں اس قلعے کے پاس رکنے کا حکم نہیں ملا تھا ایک آدمی ہم میں سے قلعے کی طرف چلا گیا لشکر سے ہٹ کر اور وہ قلعے کے قریب اتر گیا ہم سمجھے کہ شاید پیشاب کرے گا اس نے ایک عورت کی طرف دیکھا جو نصرانیوں میں سے تھی۔ جو کہ قلعے کے پیچھے سے دیکھ رہی تھی۔ وہ اس پر عاشق ہو گیا اور اسے رومی زبان میں کہا کہ تیری طرف آنے کی کیا سبیل ہے وہ بولی آپ جب عیسائی بن جائیں گے تو ہم تیرے لئے دروازہ کھول دیں گے اور میں تیری ہوں گی کہتے ہیں کہ اس نے ایسا کر لیا لہذا اس کو قلعے میں داخل کر لیا گیا۔ چنانچہ اس بات پر ہمارے غازیوں نے شدید غم و غصے کا اظہار کیا ہم میں سے ہر ایک اس کو ایسے سمجھنے لگا جیسے اس کے حقیقی بیٹے کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہو۔ (ہم واپس ہو گئے) پھر کچھ عرصے کے بعد جب ہم ایک اور جہاد میں دوبارہ گئے تو ہم وہاں سے گذرے وہ ہم لوگوں کو قلعے کے اوپر سے نصرانیوں کے ساتھ کھڑے ہو کر دیکھ رہا تھا ہم نے کہا اے فلاں کیا بنا تیری قرأت کا؟ کیا ہوا تیرے علم کا؟

تیری نماز کا کیا ہوا تیرے روزے کا کیا حال ہے؟ بولا کہ یقین جانو میں پورا قرآن بھول چکا ہوں مجھے اس میں کچھ بھی یاد نہیں ہے سوائے اس ایک آیت کے:

ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین ذرھم یاکلوا ویتمتعوا ویلھھم الامل فسوف یعلمون.

کبھی کبھی کافر بھی یہ چاہتے ہیں کاش کہ وہ مسلمان ہوتے۔ چھوڑیئے ان کو کہ کھالیں اور نفع اٹھالیں

انہیں جھوٹی امیدوں نے غافل کر دیا ہے عنقریب وہ جان لیں گے۔

شیخ احمد بیہقی فرماتے ہیں کہ:

(۴۳۱۹)......(۱) فی ب الحسن۔ (۲)......فی أرجل (۳) فی ب ھین (۴)......فی ب یاأبا (۵)......فی ب قرآنک

یہی حال ہوتا ہے اس شخص کا جس کو شقاوت اور بدبختی گھیر لیتی ہے اللہ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے آمین ثم آمین۔ اور اس سے پہلے اس کا حال بھی گذر چکا ہے جس کو سعادت اور نیک بختی پا لیتی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سعادت کا سوال کرتے ہیں۔ اور توفیق کا اور حفاظت کا محض اس کے فضل سے۔

ابوصہباء کا شہادت سے متعلق خواب:

۴۳۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو علاء بن ہلال باہلی نے کہ صلہ نامی قوم کے ایک آدمی نے اس سے کہا اے ابوصہباء میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں ایک شہادت عطا کیا گیا ہوں اور تم دو شہادتیں عطا کئے گئے ہو۔ صلہ نے جواب دیا کہ۔ اچھا خواب ہے تم اکیلے شہید ہو گے۔ اور میں بیٹے سمیت شہید ہو جاؤں گا۔ انشاء اللہ جب یزید بن زیاد کا دن آیا تو ان سے ترک ٹکرائے بحستان میں اور مسلمان شکست کھا گئے بہر حال یہ مسلمانوں کا پہلا لشکر تھا جس نے شکست کھائی تھی تو اس وقت صلہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تم اپنی ماں کے پاس واپس چلے جاؤ۔ بیٹے نے کہا ابا جان آپ بھلائی صرف اپنے لئے چاہتے ہیں۔ اور مجھے واپسی کا حکم دیتے ہیں حالانکہ اللہ کی قسم آپ میری والدہ کے لئے مجھ سے زیادہ بہتر ہیں (یعنی ان کو مجھ سے زیادہ آپ کی ضرورت ہے) صلہ نے کہا کہ اچھا جب تم بھی یہی کہتے ہو تو پھر آگے بڑھو لہذا وہ آگے بڑھا اور شہید ہو گیا کہتے ہیں کہ صلہ نے تیر اندازی کی وہ ماہر تیر انداز تھا یہاں تک کہ مقابل منتشر ہو گئے لہذا وہ پیدل چلتا ہوا بیٹے کی لاش پر آیا اور اس کے لئے دعا کی اس کے بعد اس نے پھر لڑنا شروع کیا اور لڑتے لڑتے وہ بھی شہید ہو گیا۔

۴۳۲۱:......ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد سجستانی نے وہ کہتے ہیں یہ بات پڑھی گئی تھی حارث بن مسکین کے سامنے اور میں موجود تھا میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ ابن قاسم نے کہا مجھے خبر پہنچی ہے کہ عبدالوہاب بن بخت جہاد کی طرف نکلا تو ان کی سواری ہلاک ہو گئی انہوں نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے یہ کہا عسیٰ ربی ان یھدنی سواء السبیل۔ قریب ہے میرا رب مجھے سیدھے راستے کی رہنمائی کرے گا۔ پھر وہ شہید ہو گیا۔

۴۳۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن اسماعیل سکری نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن مثنی نے ان کو عبداللہ بن سنان نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن مبارک اور معتمر بن سلیمان کے ساتھ تھا طرطوس میں تھا اتنے میں لوگوں کے شر کی آواز سنائی دی النفیر النفیر۔ چلو چلو جہاد کے لئے کوچ کرو نکلو جلدی کرو جہاد کے لئے کہتے ہیں حضرت ابن مبارک اور معتمر جہاد کے لئے نکلے لوگ باہر نکلے جب مسلمانوں اور دشمنوں نے صف بندی کی

رومیوں میں سے ایک آدمی نکلا مد مقابل کو ڈھونڈ رہا تھا چنانچہ ایک مسلمان اس کے مقابلے کے لئے سامنے آیا اس نے مسلمان کے ساتھ سخت مقابلہ کیا اور اس کو قتل کر دیا اور اسی طرح مقابلہ کر کے اس نے بہت سے مسلمانوں کو قتل کر دیا اس کے بعد وہ صفوں میں خوب اکڑنے اور اترانے لگا اور کہنے لگا ہے کوئی تو نکل آئے سامنے لہذا کوئی اس کے مقابل آنے کے لئے تیار نہ ہوا اور وہ ابن مبارک کی طرف متوجہ ہوا اور بولا اے عبداللہ اگر میرے ساتھ موت کا حادثہ ہو جائے تو تم ایسے ایسے کرنا اور اس نے اپنی سواری کی ایڑ ماری اور علج سامنے آیا وہ ایک لحظہ اس کے ساتھ گتھم گتھا رہا اور اس کو بھی اس نے قتل کر دیا اس کے بعد پھر وہ مقابل مانگنے لگا پھر اس کی طرف ایک بہادر نکلا اس کو بھی اس نے قتل کر دیا حتیٰ کہ اسی طرح یکے بعد دیگرے اس نے چھ بہادروں کو مار دیا مقابلے میں پھر وہ مد مقابل مانگنے لگا گویا کہ گھبرائے تھے لوگ اس سے پھر اس نے سواری کو

(۴۳۲۰)......(۱) زیادۃ من ب (۲)...... سقط من ب

(۴۳۲۲)......(۱) فی ب اذ.

حرکت دی اور دونوں صفوں کے درمیان وہ دیکھنے لگا پھر وہ غائب ہوگیا۔ میں نے کچھ بھی نہ سمجھا اچانک میں اس جگہ پر آ گیا جہاں ابن مبارک کھڑے تھے انہوں نے مجھے فرمایا اے عبداللہ (البتہ اگر تم نے) یہ بات کسی کو بیان کردی اور میں زندہ ہوں (تو تیرے لئے مناسب نہیں ہوگا) پس اس نے ایک کلمہ ذکر کیا کہتے ہیں کہ میں نے وہ کسی کو نہیں بتایا۔ جب تک کہ وہ زندہ تھا۔

ایک مجاہد کی قبر سے خوشبو آتی تھی:

۴۳۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن مقری نے دونوں کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کہ جب یوم راویہ پیش آیا۔ تو عبداللہ بن غالب نے کہا میں ایک معاملہ دیکھ رہا ہوں میں اس پر صبر نہیں کرسکتا چلو ہمارے ساتھ جنت میں۔ کہتے ہیں کہ اس نے میان اور ڈھال توڑ دی اور آگے بڑھا اور سخت مقابلہ کیا حتیٰ کہ شہید ہوگیا کہتے ہیں کہ اس مجاہد (عبداللہ بن غالب) کی قبر سے کستوری کی خوشبو آتی تھی مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں اس کی قبر پر گیا اور میں نے اس کی مٹی لے کر سونگھی تو واقعی اس میں خوشبو تھی۔

۴۳۲۴:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن جعفر مزکی سے اس نے محمد بن ابراہیم عبدی سے اس نے محبوب بن موسیٰ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن بکار سے وہ کہتے ہیں البتہ تحقیق میں نے بلاد روم میں لڑتے ہوئے ایک مجاہد کو دیکھا تھا حالانکہ اس کی آنتیں گھوڑے کے لگام پر لٹک کر پہنچ گئی تھیں اس نے انہیں واپس اپنے پیٹ میں داخل کرتے ہوئے اپنی پگڑی اتار کر پیٹ پر باندھی اور پھر لڑنا شروع کردیا یہاں تک کہ مزید دس بہادروں کو ماردیا۔

۴۳۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن علی بن حسین نے ان کو ابراہیم بن شماس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک کو دیکھا خواب میں۔ تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کون سا عمل افضل پایا؟ انہوں نے بتایا کہ وہی عمل کہ میں جس میں تھا میں نے کہا کہ جہاد کے لئے تیار رہنا اور جہاد فی سبیل اللہ کرنا؟ بولے ہاں وہی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تیرے ساتھ آپ کے رب نے سلوک کیا ہے؟ بولے کہ میرے لئے اسنے مغفرت کردی ہے ایسی مغفرت کہ جس کے بعد اور مغفرت ہے اور میرے ساتھ اہل جنت کی عورت نے بات چیت کی ہے یا یوں کہا کہ حورالعین میں سے ایک عورت نے۔

ایک مجاہد کا شہید نہ ہونے پر افسوس:

۴۳۲۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید احمد بن محمد بن خلیل مالینی نے ان کو ابوالقاسم بکیر بن محمد بن بکیر ان کو علی بن یعقوب بن محمد نے اور کہا مرۃً بن ابراہیم نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد سمیکہ حمدویہ تمیمی نے انہوں نے سنا قاسم بن عثمان جرعی سے وہ کہتے میں نے دوران طواف بیت اللہ کے گرد طواف کرتے ایک شخص کو دیکھا میں اس سے آگے بڑھا تو وہ صرف یہ دعا کر رہا تھا۔ اے اللہ اپنے سارے حاجت مندوں کی حاجات پوری کر اور آپ نے میری حاجت پوری نہیں کی۔ بس وہ یہی کہے جارہا تھا تو میں نے اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے آپ صرف یہی کہہ رہے ہیں اور کچھ بھی نہیں مانگ رہے۔ اس نے بولا میں تمہیں بتاتا ہوں ہم لوگ سات دوست تھے۔ جو مختلف شہروں سے تعلق رکھتے تھے ہم نے دشمن کی سرزمین پر جہاد کیا ہم میں سے ہر آدمی گرفتار ہوگیا اور ہمیں قتل کرنے کے لئے علیحدہ کردیا گیا میں نے اچانک آسمان کی طرف جونگاہ اٹھائی تو کیا دیکھتا

(۴۳۲۳)......(۱) زیادة من ب.

(۴۳۲۵)......(۱) فی ب الحسن. (۲)...... سقط من ب. (۳)...... فی ب قال.

(۴۳۲۶)......(۱) فی ب سنید (۲)......فی ب فتقربت (۳)......فی أونزل (۴)......فی ا السوق

ہوں کہ سات دروازے کھلے ہوئے ہیں ان میں سے ہر دروازے پر ایک حور منتظر ہے حورالعین میں سے اور ہر دروازے پر ایک خادمہ ہے۔ ہم میں سے ایک آیا اور اس کی گردن ماردی گئی اتنے میں میں نے دیکھا کہ وہ خادمہ ہاتھ میں ایک رومال لئے ہوئے اتر آئی ہے زمین پر اسی طرح چھ کی گردن ماری گئی اور یہی منظر جاری رہا اب میں نے دیکھا تو صرف ایک دروازہ اور ایک خادمہ رہ گئی تھی لہذا مجھے قتل کرنے کے لئے جب لایا گیا تو وہاں جو لوگ موجود تھے ان میں سے ایک نے مجھے مانگ لیا کہ یہ بندہ مجھے دے دیا جائے بطور انعام کے لہذا مجھے اس کے حوالے کر دیا گیا اور یوں میں بچ گیا اتنے میں میں نے سنا کہ وہ خادمہ کہہ رہی تھی۔اے بدقسمت محروم کیا چیز تجھ سے رہ گئی تھی یا کیا عمل تجھ سے رہ گیا تھا اور میں نے دیکھا تو وہ ایک باقی دروازہ بھی بند ہو چکا تھا اور میں اے بھائی اسی پر حسرت اور افسوس کر رہا ہوں جو چیز مجھ سے رہ گئی جو مجھے نہ مل سکی (اس لئے میں یہی دعا کر رہا ہوں) قاسم بن عثمان نے کہا کہ میں اس کو ان لوگوں میں افضل سمجھتا ہوں کیونکہ اس نے وہ منظر دیکھا جو دوسرے نہ دیکھ سکے اور وہ زندہ اس لئے چھوڑ دیا گیا تھا تا کہ شوق میں مزید عمل کرتا رہے۔

شعب الایمان کا انتیسواں شعبہ

مال غنیمت کا پانچواں حصہ خلیفہ وحاکم وقت یا اس کے عامل کے حوالے کرنا، غنیمت لانے والوں پر تقسیم کے لئے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

واعلموا انما غنمتم من شیئی فان للّٰہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل ان کنتم اٰمنتم باللّٰہ وما انزلنا علی عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعان.

جان لیجئے کہ تم لوگ جو کچھ مال غنیمت لائے ہو کسی شئی میں بھی ہو بے شک اس کا پانچواں حصہ اللہ کے واسطے ہے اور اس کے رسول کے واسطے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کے لئے ہے اور یتیموں کے لئے اور مسکینوں کے لئے اور مسافروں کے لئے اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اس قرآن پر جو ہم نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کیا ہے، (حق و باطل میں) فرق کرنے والے دن (یوم بدر) جس دن دو جماعتیں باہم ٹکرائی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے:

ان کنتم اٰمنتم باللّٰہ

اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

فرما کر یہ واضح فرما دیا ہے کہ (مسلمان غانم پر) مذکورہ پانچ اقسام کو خمس (غنیمتوں کا پانچواں حصہ دینا) ایمان میں سے ہے۔

وفد عبدالقیس کی آمد کا واقعہ:

۴۳۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو احمد بن بشر مرثدی نے ان کو خلف بن ہشام نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا نے، ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو حامد بن عمر بن حفص بکراوی نے اور احمد بن عبدہ ضبی نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ابوجمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ کے پاس آیا اور وہ لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ بے شک ہم اس قبیلے والے ربیعہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کافر درمیان میں واقع ہیں ہم آپ کی طرف آنے کی خلاصی نہیں پا سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں، لہٰذا آپ (دین کے تعلق سے) ہمیں کسی ایسی چیز کا حکم فرما دیجئے جسے ہم آپ سے حاصل کریں اور جا کر ان لوگوں کو بھی اس کی دعوت دیں جو ہمارے پیچھے رہ رہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آپ لوگوں کو چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ اور چار چیزوں سے آپ لوگوں کو منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان، یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں نماز کی پابندی کرنا۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ اور یہ کہ پانچواں حصہ دو اس کا جو کچھ تم غنیمت لاؤ۔ اور میں منع کرتا ہوں دباء حنتم، نقیر اور مزفت کے استعمال سے (یہ شراب کے چار طرح کے برتن تھے) شراب کا بڑا مٹکا۔ کدو کا سانچہ۔ لکڑی کا برتن مٹی کا مرتبان جو خاص شراب کے استعمال کے لئے تھے) یہ الفاظ حدیث احمد بن عبدہ کے

(۱)......فی ب تعالیٰ　　(۲)......فی ب تخلیة

(۴۳۲۷)......(۱) فی أخلف.　　(۲)......فی ب إن لهذا.　　(۳)......فی ب حالت.

(۴)......زیادة من ب　　(۵)......فی أعبید　　(۱)......فی ب هاشم

ہیں اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں خلف بن ہشام سے۔

اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے مسدد وغیرہ سے حماد بن زید سے کہ اور جن چیزوں کا ان کو حکم فرمایا تھا وہ حکم ثابت اور برقرار ہے۔ اور جن چیزوں سے ان کو منع کیا تھا برتنوں میں سے وہ منسوخ ہیں اور وہ اپنے مقام پر مذکور ہے۔

۴۳۲۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو شعبہ نے اور ان کو خبر دی ہے اور ابوجمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس مجھے اپنی چارپائی پر بٹھایا کرتے تھے انہوں نے مجھ سے کہا کہ میرے پاس بیٹھ تاکہ میں اپنے مال میں سے تیرا حصہ نکالوں میں ان کے پاس دو مہینے تک ٹھہرا رہا ایک ماہ تک میں بیمار رہا اور ایک ماہ صحیح رہا۔ پھر اس نے حدیث ذکر کی ہے یہاں تک کہ اس نے کہا پوچھو ان سے کسی شے کے بارے میں۔ انہوں نے کہا۔ کہ بے شک عبدالقیس کا وفد جب رسول اللہ کے پاس آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کون لوگ ہو؟ یا یہ کہا کہ کونسا وفد ہو؟ ان لوگوں نے جواب دیا ہم قبیلہ ربیعہ کے لوگ ہیں۔ حضور نے فرمایا؟ خوش آمدید ہو وفد کو۔ یا کہا قوم کو نہ ہی ناکام آئے ہو اور نہ ہی پشیمان۔ ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ آپ کے پاس آنے کی استطاعت نہیں رکھتے مگر حرمت والے مہینے میں بے شک ہمارے اور آپ کے درمیان فلاں قبیلہ ہے کفار مضر کا (قریش) پس ہمیں کسی پکی بات کی خبر دے دیجئے ہم اس کے بارے میں اپنے پچھلوں کو بھی خبر دیں۔ اور ہم اسی کے ذریعے جنت میں چلے جائیں۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پینے کی چیزوں کے یا پینے کے برتنوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ان کو چار چیزوں کا حکم فرمایا اور چار چیزوں سے منع فرمایا، ان کو آپ نے حکم فرمایا۔ اللہ کے ساتھ ایمان لانے کا دراں حالیکہ وہ اکیلا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ اللہ وحدہٗ کے ساتھ ایمان کیا چیز ہے؟ وہ بولے اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز کی پابندی کرنا۔ زکوٰۃ دینا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ اور یہ کہ تم غنیمت کے مال میں پانچواں حصہ دیا کرو۔ اور ان کو منع فرمایا۔ (ان چار قسم کے شراب کے برتنوں میں) دباء نقیر حنتم مزفت سے۔ (دباء کدو خشک کر کے اس کا برتن نقیر لکڑی کو کود کر بنا ہوا برتن حنتم شراب کا ہرا گھڑا اور مٹکا مزفت خاص لیپ کیا ہوا۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان باتوں کو یاد رکھو اور پچھلوں ان کی خبر دو۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے۔

فرمایا کہ جب یہ واجب ہے کہ خمس ادا کرنا ایمان میں سے ہے تو اسی طرح واجب ہوا ہر ایک پر لشکر میں سے جو اس کو اکیلے حاصل ہوا ہے کہ وہ اس کو لا کر غنیمت میں حاضر کر دے اور جمع کر دے اس مال میں جو دوسروں سے ملا ہے (واجب ہے) کہ یہ بھی ایمان میں سے ہو۔ اور مال غنیمت میں سے کچھ چھپانا فسق ہے کسی ایک کے لئے یہ حلال نہیں ہے جس کو مال حاصل ہو کہ وہ اس میں سے کچھ اٹھا لے سوائے کھانے کی چیزوں کے اور سواری کے چارے کے (کہ اس کی ممانعت نہیں ہے) اور ہم نے اس کو کتاب السیر میں ذکر کیا ہے۔ اور کتاب تقسیم فیٔ اور تقسیم غنیمت میں۔

مال غنیمت کا حکم:

۴۳۲۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو خالد نے عبداللہ بن شقیق نے، ان کو ایک آدمی نے بلقین سے ان کو ان کے چچازاد نے کہ اس نے کہا کہ میں حضور کی خدمت میں آیا جب آپ وادی قریٰ میں تھے میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کو کس چیز کا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ لوگ یہ اقرار کریں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ ادا

(۴۳۲۸)......(۱) فی ب فسألوہ. (۲)......سقط من ب (۳)......فی أ الندماء
(۴)......سقط من ب. (۵)......فی ب أتدرون (۶)......فی أ أو أصاب. (۴۳۲۹)......(۱) فی أمنه

کریں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں آپ کے پاس؟ فرمایا جس پر اللہ کا غضب ہے وہ یہودی ہیں۔ اور گمراہ نصاریٰ ہیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ اس مال (غنیمت) کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے پانچواں حصہ ہے۔ اور چار اور پانچویں حصے ان لوگوں کے لئے یعنی مسلمانوں کے لئے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا ان میں سے کوئی ایک دوسرے سے اس کا زیادہ حق دار بھی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں اگر آپ کوئی سے حصہ میں سے کچھ حصہ نکال لیں تو تم اس کے لئے اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے زیادہ حقدار نہیں ہو گے۔

مالِ غنیمت میں خیانت کرنے کا حکم:

۴۳۳۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعمرو بن ابوجعفر نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو عبدالرحمن بن سلیمان نے ان کو ابوحیان نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور غلول کا یعنی مال غنیمت میں سے چوری کرنے کا ذکر فرمایا۔ اور آپ نے اس کو بہت بڑا گناہ بتایا اور اس کے معاملے کی بڑی رہبت بتائی پھر فرمایا۔ اے لوگو، تم میں سے ایک آدمی ایسا بھی قیامت میں پایا جائے گا کہ وہ جب آئے گا اس کی گردن پر اونٹ لدا ہوا بڑ بڑا رہا ہوگا جو اپنی مخصوص آواز نکال رہا ہوگا۔ اور وہ شخص کہے گا یا رسول اللہ میری فریاد سنئے۔ میں اس کو منع کرتے ہوئے کہوں گا کہ میں تیرے لئے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا میں نے تجھے دنیا میں بات پہنچادی تھی اور دوسرا ایسا آدمی بھی آئے گا جس کی گردن پر بکری میں میں کررہی ہوگی وہ کہے گا یا رسول اللہ میری فریاد سنئے میں کہوں گا کہ میں آج تیرے لئے کسی شئی کا مالک نہیں ہوں دنیا میں میں نے تمہیں بات پہنچادی تھی اور ایک ایسا آدمی بھی آئے جس کی گردن پر گائے بیل چڑھی ہوگی اور وہ بھائیں بھائیں کررہی ہوگی اور وہ کہے گا یا رسول اللہ میری فریاد رسی کیجئے میں کہوں گا کہ میں تیرے لئے کسی شئی کا مالک نہیں ہوں میں نے دنیا میں تجھے بات پہنچادی تھی......اور ضرور ایسا آدمی پایا جائے گا۔ جس کی گردن پر کپڑوں کے ٹکڑے ہوں گے وہ کہے گا یا رسول اللہ میری فریاد سنئے میں کہوں گا کہ میں اللہ کی طرف تیرے لئے کسی شئی کا مالک نہیں ہوں میں نے تجھے حکم پہنچا دیا تھا۔ اور میں ایک تمہارے کو ایسا بھی پاؤں گا جو قیامت میں آئے گا جس کی گردن پر خاموش مال سونا چاندی وغیرہ ہوگا وہ کہے گا یا رسول اللہ میری فریاد سنئے میں کہوں گا کہ میں آج اللہ کی طرف سے تیرے لئے کسی شئی کا مالک نہیں ہوں میں نے تجھے پہنچا دیا تھا اور ایسا آدمی بھی قیامت میں سامنے آئے گا جس کی گردن پر کوئی دوسرا انسان سوار ہوگا اور وہ چیخ رہا ہوگا۔ وہ مجھے کہیں گے یا رسول اللہ میری فریاد سنئے میں کہوں گا میں اللہ کی طرف سے تیرے لئے کسی شئی کا مالک نہیں ہوں میں نے پیغام پہنچا دیا تھا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے۔ اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے کئی طریقوں سے ابوحیان تیمی سے۔

۴۳۳۱:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس بن فضل نے اور محمد بن حیان بن راشد نے ان کو ابوالولید نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے فقیہ ابوطالب عمر بن ابراہیم بن سعید اور قاضی بغدادی نے مکہ میں ان کو ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے فضل بن حباب جمحی نے ان کو ابوالولید طیالسی نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ابوزمیل نے ان کو ابن عباس نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر کے دن نضر قتل ہوگیا تو اہل خیبر سے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ اصحاب رسول میں سے ایک گروہ قتل ہوگیا ہے۔

بولے فلاں شہید ہے اور فلاں شہید ہے یہاں تک کہ انہوں نے کئی لوگوں کا ذکر کیا کہ فلاں بھی شہید ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہے میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے ایک کمبل کی وجہ سے یا ایک چادر کی وجہ سے جو اس نے مال غنیمت میں سے چرائی تھی۔ پھر رسول اللہ نے فرمایا۔ اے ابن خطاب جاؤ اور جا کر لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ نہیں داخل ہوں گے جنت میں مگر مومن ہی فرماتے ہیں کہ میں

(۴۳۳۰)......(۱) سقط من أ. (۲)......فی أله (۳)...... سقط من ب (۴)...... سقط من ب.

گیا اور جا کر لوگوں میں یہی اعلان کر دیا۔

اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے دوسرے طریق سے عکرمہ بن عمار سے۔

مالِ غنیمت میں چوری کرنے والے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ نہ پڑھنا:

۴۳۳۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبیداللہ منادی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو محمد بن یحییٰ بن حبان نے ان کو ابوعمرہ مولیٰ زید بن خالد نے ان کو زید بن خالد جہنی نے کہ قبیلہ جھینہ کا ایک آدمی خیبر میں وفات پا گیا لوگوں نے رسول اللہ سے اس کا تذکرہ کیا حضور نے فرمایا کہ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ لوگوں کے چہرے ناگواری سے متغیر ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کے محسوس کرنے کی یہ کیفیت دیکھی تو فرمایا تمہارے ساتھی نے اللہ کی راہ میں مال غنیمت میں چوری کی تھی۔ خالد جہنی کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہم نے اس میں یہودیوں کے ہاروں میں سے ایک کوڑیوں کا ہار پایا اللہ کی قسم وہ دو درہم کا بھی نہیں ہوگا۔

۴۳۳۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وہب نے "ح" اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابوحکیم انصاری نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو ابن جریج نے ان کو مسدد نے آل ابورافع کے ایک جوان سے اس نے خبر دی فضل بن عبیداللہ سے اس نے رافع سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ لیتے تھے تو بنی عبدالاشہل کی طرف چلے جاتے تھے ان کے ہاں باتیں کرتے رہتے یہاں تک کہ مغرب ہو جاتی ابورافع نے کہا کہ ایک دن اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیزی کے ساتھ مغرب کے لئے آرہے تھے جب بقیع کے ساتھ گذرے تو فرمانے لگے اُف ہے تیرے لئے اف ہے تیرے لئے تو میں پیچھے ہٹ گیا اور میں نے یہ گمان کیا کہ وہ میرا ارادہ کرتے ہیں اور فرمایا کہ کیا ہوا تجھے چل نا۔ میں نے کہا آپ نے نئی بات کہی ہے مجھے اُف کہی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ یہ فلاں آدمی تھا میں نے اس کو مجھے مال غنیمت ہانکنے کے لئے بھیجا تھا بنی فلاں پر اس نے ایک کپڑا قمیص چرایا تھا۔ وہ اسی وقت اسی کی مثل آگ کا جہنم میں کرتا پہنایا گیا ہے۔

۴۳۳۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمر رزاز نے ان کو محمد بن عبدالملک بن مروان نے ان کو اسماعیل بن ابان و.... کوفی نے ان کو محمد بن ابان نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک ایک پتھر سات مرتبہ تولا جائے گا سات حلقوں کے برابر پھر وہ جہنم میں پھینکا جائے گا وہ ستر سال تک اس کی گہرائی میں گرتا رہے گا۔ اور ایک غنیمت چور کو لا کر بھی اسی پتھر کے ساتھ پھینکا جائے گا پھر اس کو کہا جائے گا کہ تم وہ پتھر نکال کر جہنم کی تہہ سے لے آؤ۔ فرمایا کہ یہی مطلب ہے اس آیت کا کہ:

و من يغلل يأت بما غل يوم القيمة.

جو شخص مال غنیمت میں چوری کرے گا قیامت کے دن اس چوری کو وہ لے کر آئے گا۔

اعاذنا الله منه

و عافانا الله منه.

(۴۳۳۲) (۱) زيادة من ب. (۲) في ب أبو وهو خطأ. (۳) زادة من ب. أخرجه مسلم في الإيمان ۱۸۲

(۴۳۳۳) (۱) في أ زيد (۲) في ب فقال

(۱) في ب الحسين (۲) سقط من ب (۳) سقط من ب (۴) سقط من ب. (۵) سقط من ب

شعب الایمان کا تیسواں شعبہ

وہ گردن چھڑانا (غلام آزاد کرنا) اور اللہ کی بارگاہ میں قرب کا ذریعہ تلاش کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فلا اقتحم العقبة، وما ادراک ماالعقبة فک رقبة او اطعام في يوم ذی مسغبة يتيما ذامقربة او مسكيناذامتربة ثم كان من الذين امنوا وتواصوابا لصبر وتواصوا بالمرحمة.

پس نہیں گھسا وہ گھاٹی میں، کس چیز نے بتایا آپ کو کہ کیا ہے وہ گھاٹی۔ گردن کا چھڑانا یا کھانا دینا بھوک وافلاس کے دن میں قرابت دار یتیم کو یا مسکین خاکسار کو۔ پھر تھا وہ ان لوگوں میں سے جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی اور ایک دوسرے کو مہربانی کی تلقین کی۔

اللہ تعالیٰ کا یہ قول۔ **فلا اقتحم العقبة** ۔ یہ کلام انکار ہے اور کلام استبطاء ہے یہ ایسے ہے جیسے یہ قول کہ وہ نہیں داخل ہوا گھاٹی میں یعنی آگ کی گھاٹی میں۔ وہ گھاٹی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ **سارهقه صعودا** ۔ میں عنقریب اس کو آگ کے صعود پہاڑ پر چڑھاؤں گا۔

یعنی کیا نہیں عمل کیا اس نے وہ جو اس پر آسان تھا اس میں داخل ہونا۔ یعنی کیوں نہیں کیا۔ اور ایک احتمال یہ ہے کہ عقبہ اور گھاٹی سے مراد وہ تمام حالات ہیں جو اس کو آئندہ پیش آنے ہیں مثلاً مرنے کے بعد اٹھنا ہے۔ حساب وکتاب ہے، بدلہ اور اجر وسزا کے مراحل ہیں جن کے بارے میں وہ نہیں جانتا کہ وہ آسان ہو جائیں گے یا مشکل ہوں گے۔ اچھے ہوں گے یا برے ہوں گے۔ جیسے کوئی کہنے والا دوسرے سے کہے کہ یہ معاملہ تو عذاب ہے۔ جب اس معاملے کا ادراک بعید ہو اور کامیابی مشکل ہو۔ اس کے بعد اس عقبہ اور گھاٹی میں گھسنے کو جو امور آسان کرنے والے ہیں وہ بیان فرمائے کہ وہ کیا ہیں؟ لہذا یہ ذکر فرمایا کہ گردن آزاد کرانا محتاج کو کھانا کھلانا۔ گویا کہ یہ دلالت کرتی ہے کہ ہر ایک دونوں میں سے نیکی ہے اور اللہ کے قرب وثواب کا ذریعہ ہے۔

۴۳۳۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے ان کو ابونعیم نے ان کو عیسیٰ بن عبدالرحیم نے ان کو طلحہ یامی نے ان کو عبدالرحمٰن بن عوسجہ نے ان کو براء نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ کی خدمت میں آیا اور بولا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل سکھادیں جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپ نے بات اگرچہ مختصر کی لیکن مسئلہ بہت بڑا دریافت کیا۔ تو غلام کو آزاد کیا کریں اور گردن چھڑایا کریں۔ اعرابی نے پوچھا کہ کیا یہ مذکورہ دونوں چیزیں ایک نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ نسمہ کی آزادی یہ ہے کہ تو اکیلے اس کو آزاد کرے اور گردن چھڑانا اس کی قیمت میں ہے اور عطیہ دینا ہے۔

میرا گمان ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ ظالم قرابت دار پر مال فئی خرچ کرنا۔ اگر آپ اس کی طاقت نہ رکھتے تو پھر بھوکے کو کھانا کھلا۔ پیاسے کو پانی پلا اور اچھائی کی تلقین کرا اور برائی سے روک۔ اگر تو اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو پھر اپنی زبان کو خیر کے سوا ہر بات سے روک دے۔

۴۳۳۶:......ہمیں خبر دی ہے۔ علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن علی خزاز نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ابو الفضل نے ان کو ولید نے وہ ابن مسلم ہیں اسے ابوغسان محمد نے وہ ابن مطرف ہیں اس نے زید بن اسلم سے اس نے علی بن حسین سے اس نے سعید بن مرجانہ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

---

(۱)......فی ب تعالیٰ (۲)......فی أ قوله. (۳)......فی ب تعالیٰ. (۴)......فی أبینی وبینک (۵)......فی ب الرقبة

(۴۳۳۵)......(۱) فی أ القاضی وهو طلحة بن مصرف اليامی. (۲)......فی ب اقتصرت (۳)......فی ب تفرد

جس نے ایک گردن آزاد کی اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے ہر ایک عضو کے بدلے میں اس کے ایک ایک عضو کو جہنم سے آزاد کر دیں گے یہاں تک کہ اس کی شرم گاہ کو اس کی شرم گاہ کے بدلے میں۔

۴۳۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن سعد نے ان کو مسدد بن قطن نے ان کو داؤد بن رشید نے پھر اس نے اس کو اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔علاوہ ازیں اس نے کہا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔کہ جو شخص ایماندار کی گردن آزاد کرے گا اور فرمایا کہ ایک عضو کو اس کے اعضاء میں سے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں داؤد بن رشید سے۔اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صاعقہ سے اس نے داؤد سے۔''ح''۔

۴۳۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابونصر ہاشم بن قاسم نے ان کو عاصم بن محمد عمری نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو حمید بن مسعدہ نے ان کو بشر بن مفضل نے ان کو عاصم نے ان کو واقد بن محمد نے ان کو سعید بن مرجانہ نے صاحب علی بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جونسا مسلمان مرد مسلمان مرد کو آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک عضو کے بدلے میں اس کے ایک ایک عضو کو آزاد کر دے گا جہنم سے۔

کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث جب ابوہریرہ سے سنی تو میں چلا گیا پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا علی بن حسین سے اس نے اپنا غلام آزاد کر دیا جو ابن جعفر نے اس کو دس ہزار یا ہزار دینار کے بدلے میں دیا تھا۔

اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں حمید بن مسعدہ سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔احمد بن یونس سے اس نے عاصم سے۔

۴۳۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر بن بیاض سے بغداد میں ان کو علی بن محمد بن سلیمان خرقی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو عبداللہ بن سعید نے ان کو اسماعیل بن ابوحکیم نے ان کو سعید بن مرجانہ نے ان کو ابوھریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جو شخص ایماندار غلام کو آزاد کروائے وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے خلاصی بن جاتا ہے یہاں تک کہ آزاد کر دیا جاتا ہے ہاتھ کے بدلے میں ہاتھ پیر کے بدلے میں پیر منہ کے بدلے میں منہ اور شرم گاہ کے بدلے میں شرم گاہ۔

علی بن حسین نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے اس کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے واقعی سنا تھا اس نے کہا کہ جی ہاں بولے میرے پاس باذافرہ کو لہذا اس کو انہوں نے آزاد کر دیا۔اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث یحییٰ بن قطان سے اس نے عبداللہ بن سعید بن ابوہند سے۔

۴۳۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو حصین بن عبدالرحمٰن سے اس نے سالم بن ابوالجعد سے اس نے عمرو بن عبسہ سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔پس جونسا مسلمان مرد آزاد کرے دو مسلمان عورتوں کو وہ اس کے لئے جہنم سے چھٹکارا ہوں گی ہر عضو ان میں بدلہ کا عضو ہو اس آدمی سے۔اور جونسی مسلمان عورت آزاد کر دے کسی مسلمان عورت کو وہ اس کے لئے چھٹکارا ہو گی آگ سے اس کا ہر عضو اس کے عضو کے بدلے میں کر دیا جائے گا۔

شیخ احمد نے کہا کہ اس کی اسناد سے معدان بن ابوطلحہ ساقط ہو گیا ہے۔

(۴۳۳۶)......(۱) لیس فیہ (۲)...... سقط من أ

(۴۳۳۷)......(۱) فی أ ابن

(۴۳۳۸)......(۱) سقط من ب. (۲)...... سقط من أ

(۴۳۳۹)......(۱) فی ب الفیاض وھو خطأ (۲)......فی ب ومن. (۳)......فی ب لہ (۴)...... سقط من ب

(۴۳۴۰)......(۱) من ب منھما. (۲)...... سقط من أ.

۴۳۴۱:......ہمیں خبر دی ہے شیخ ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو معدان بن ابوطلحہ یعمری نے ان کو ابونجیح سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ کے ساتھ قصر طائف کا محاصرہ کیا میں نے رسول اللہ سے سنا فرمار ہے تھے۔ جس کو اللہ کی راہ میں ایک تیر لگے وہ اس کے لئے آزاد کرنے والا بدلہ ہے۔ مجھے اس دن سولہ تیر پہنچے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمار ہے تھے۔ جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر چلائے اس کے لئے جنت میں درجہ ہوگا۔ اور جو شخص جوان تھا مگر اسلام میں وہ بوڑھا ہوگیا قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا اور جو مسلمان مرد (کسی مسلمان مرد کو آزاد کرے بیشک اللہ تعالیٰ دینے والا ہے بدلہ ہر ہڈی کے بدلے میں اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی کو ہڈیوں سے جو آزاد شدہ ہیں آگ سے اور جو کسی مسلمان عورت آزاد کرے گی۔ مسلمان عورت کو بے شک اللہ تعالیٰ بدلہ پورا کرنے والے ہیں ساتھ ہر ہڈی کے اس کی ہڈیوں میں سے آزاد شدہ ہڈیوں کا آگ سے۔

نافع غلام کی آزادی کا واقعہ:

۴۳۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوصادق عطار نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنصر نے ان کو عاصم بن محمد عمری نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ دیا عبداللہ بن جعفر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا غلام نافع دس ہزار درہم میں یا ہزار دینار میں۔ پھر عبداللہ گئے اپنی بیوی صفیہ کے پاس اور ان کو بتایا کہ مجھے ابن جعفر نے نافع دیا ہے دس ہزار درہم کے بدلے میں یا ہزار دینار کے بدلے میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن آپ کس چیز کا انتظار کررہے ہیں اس کو آپ بیچیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیوں نہ کروں میں وہ جو اس سے بہتر ہے یہ اللہ واسطے آزاد ہے۔ کہتے ہیں کہ میرے دل میں یہ خیال آتا تھا کہ حضرت ابن عمر اللہ کے قول کو دل میں لائے تھے:

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

تم نیکی کو ہرگز نہیں پاسکتے یہاں تک کہ تم خرچ کرو اس میں سے جو تم پسند کرتے ہو۔

۴۳۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے بغداد میں۔ ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابومحمد عبیداللہ بن موسیٰ عیسیٰ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابومرواح نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ پر ایمان۔ اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے پوچھا کہ کون سی گردن آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو جو مالکوں کے نزدیک زیادہ نفیس ہو میں نے کہا کہ میں اگر یہ نہ کرسکوں فرمایا پھر تو اعانت کر اس کی جو بنانے والا ہے۔ یا تو خود بنا کم عقل کے لئے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اگر میں نہ کرسکوں فرمایا۔ پھر بچا تو لوگوں کو شر سے یہ بھی صدقہ ہے جس کا تو اپنے نفس پر صدقہ کرتا ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبیداللہ بن موسیٰ سے اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ہشام سے۔

(۴۳۴۱)......(۱) فی ب نور (۲)...... سقط من أ (۳)...... من ب تعالیٰ.
(۴)......سقط من أ (۵)......فی ب کل. (۶)......سقط من أ
(۷)......فی ب وقایة. (۸)......فی ب کل. (۹)......سقط من أ
(۱۰)......فی أ محررة. والحدیث أخرجه المصنف من طریق أبی داود الطیالسی (۱۱۵۴)
(۴۳۴۲)......(۱) سقط من أ (۲)......سقط من أ (۳)......فی ب فقالت
(۴)......فی ب لی (۵)......فی ب تعالیٰ
(۴۳۴۳)......(۱) فی ب تعالیٰ

ایک دیہاتی کا لونڈی آزاد کرنے کا واقعہ:

۴۴۴۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عبدالملک بن قریب اصمعی نے ان کو شبیب بن شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مکہ کے راستے میں تھے۔اور ہمارے سامنے ہمارا دستر خوان بچھا ہوا تھا ہم لوگ گرمی کے دن کھانا کھارہے تھے چنانچہ ایک دیہاتی آ کر ہمارے اوپر کھڑا ہو گیا اس کے ساتھ اس کی زنگی لونڈی تھی۔کہنے لگا لوگو! کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو کلام اللہ پڑھتا ہوتا کہ وہ میرے لئے بھی لکھ دے۔ہم نے کہا کہ ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ ہم تجھے وہ لکھ دیں گے جو آپ چاہیں گے اس نے کہا کہ میرا روزہ ہے۔ہمیں اس جنگل بیابان میں اس کے روزے کا سن کر حیرانی ہوئی۔جب ہم کھانا کھا چکے تو اس کو بلایا اور ہم نے پوچھا کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ اس نے کہا۔لوگو! بے شک دنیا تھی مگر میں اس میں نہیں تھا۔اور عنقریب ایک وقت آئے گا کہ دنیا ہو گی مگر میں اس میں نہیں ہوں گا۔

میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی اس لونڈی کو محض اللہ کی رضا کے لئے آزاد کر دوں۔اور یوم عقبہ کے لئے کیا تمہیں معلوم ہے کہ کیا ہے یوم عقبہ؟ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

فلا اقتحم العقبة و ما ادراک ما العقبة فک رقبة.

پس تو لکھ جو کچھ میں تجھے کہوں میری بات سے زیادہ کچھ نہ لکھنا۔

یہ فلاں ہے فلاں کی خادمہ ہے اس نے اس کو اللہ کی رضا کے لئے آزاد کر دیا ہے۔اور یوم عقبہ کے لئے۔شبیب نے کہا کہ میں بصرے میں آیا پھر میں بغداد میں آیا میں نے یہ بات مہدی کو بتائی۔اس نے کہا کہ ایک سونسمہ آزاد کئے گئے اعرابی کی ذمہ داری پر۔

۴۴۴۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو یزید نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو ابن سیرین نے ان کو افلح مولیٰ ابوایوب نے یہ کہ حضرت عمر نے معاذ بن عفر کے پاس ایک پوشاک بھیجی۔افلح نے کہا۔کہ میں اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت کے ساتھ ایک غلام خرید کروں چنانچہ میں نے لے جا کر اس کو فروخت کر دیا اور میں نے اس کے لئے پانچ سر خرید لئے (یعنی پانچ غلام) کہتے ہیں انہوں نے ان کو آزاد کر دیا۔اس کے بعد کہا کہ بے شک ایک آدمی نے دو چھلکوں کو ترجیح دی ہے ان لوگوں کے آزاد کرنے پر۔اس نے کوئی اچھی رائے قائم نہیں کی۔اور فرمایا کہ دو چھلکوں سے مراد دو کپڑے ہیں۔

۴۴۴۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو علی بن عبدالرحمٰن بن ماتی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوعزرة نے ان کو ثابت بن محمد نے ان کو زائدہ بن قدامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو فاطمہ بنت منذر نے ان کو اسماء وہ کہتی ہیں کہ البتہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج بے نور ہونے کے وقت میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا تھا۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ربیع بن یحییٰ سے اور دیگر نے زائدہ سے۔

۴۴۴۷:..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوخالد نے عقیلی نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو اسرائیل بن یونس نے ان کو ابواسحاق نے ان کو ابوحبیب ازدی نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی مثال جو موت کے وقت آزاد کرتا ہے اس شخص جیسی ہے جو اس وقت ہدیہ کرتا ہے جب خود پیٹ بھر لیتا ہے۔

(۴۴۴۴) .....(۱) سقط من أ (۲) ..... في ب لنا (۳) ..... سقط من ب
(۴) ..... في ب وأبي (۵) ..... في ب تعالى (۶) ..... في ب وأتيت
(۴۴۴۵) .....(۱) في ب بها (۲) ..... أظنها رؤوس (۳) ..... سقط من أ (۴) ..... في ب لغبن
(۴۴۴۷) .....(۱) في ب حامد وهو خطأ أخرجه المصنف في السنن (۱۰/ ۲۷۳) من طريق أبي إسحاق عن أبي حبيب الطائي. به.

شعب الایمان کا اکتیسواں شعبہ

وہ کفارے ہیں جو گناہوں اور جرائم پر لازم ہوتے ہیں

قرآن وسنت میں، مذکور چار کفارے ہیں:

۱......کفارۂ قتل۔

۲......کفارۂ ظہار۔

۳......کفارۂ یمین۔

۴......کفارۂ مسیس۔

۱......وہ کفارہ جو قتل کرنے کی صورت میں واجب الاداء ہے۔

۲......وہ کفارہ جو اپنی منکوحہ بیوی کو اپنی ماں یا کسی بھی محرمات کے ساتھ تشبیہ دینے کی صورت میں لازم ہوتا ہے۔

۳......وہ کفارہ جو سچی قسم کو توڑ دینے کی صورت میں لازم آتا ہے۔

۴......وہ کفارہ جو رمضان کے روزے میں بیوی سے صحبت کر کے روزہ توڑ دینے پر لازم ہوتا ہے۔

یا قصداً روزہ توڑنے پر لازم ہوتا ہے اور جو چیز کفارے کے قریب قریب ہے لازم ہونے اور واجب ہونے میں وہ ہے جس کا نام ہے فدیہ، کفارہ اور فدیہ کے درمیان فرق اس لئے کیا گیا ہے کہ کفارہ صرف ذنب مقدم۔ سابق گناہ سے واجب ہوتا ہے۔ جب کہ فدیہ کبھی تو گناہ پر واجب ہوتا ہے اور کبھی ایسی چیز پر جو گناہ میں سے نہیں ہے۔ پھر یہ جمیع فدیہ ہے۔ کفارہ اور فدیہ سب ملا کر یہ کفارہ ہیں۔

بہر حال وہ فدیہ اس لئے ہے کہ اس میں سے کوئی چیز نہیں ہے جو واجب ہوئی ہے مگر پورا کرنے کے لئے اس کو جو کم ہوئی ہے۔ خواہ وہ حرمت اسلام میں سے ہو یا حرمت احرام میں سے یا حرمت مالِ محترم میں سے یا روزوں میں سے۔

بہر حال یہ تمام چیزیں کفارہ بھی ہیں اس لئے کہ ان چیزوں سے تقرب الی اللہ (اللہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے) کا ارادہ کیا جاتا ہے، کسی ایسی چیز کے ساتھ جو مٹا دیتی ہے اس معاملے کے اثر کو جو گناہ واقع ہوا ہے۔

بہر حال جب معاملہ ہو غیر ذنب وغیر گناہ کا تو ظاہر ہے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ہر ایک فدیہ ہے اور ہر ایک کفارہ بھی ہے۔

اور تحقیق ذکر کی ہے شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے اصول کتاب وسنت سے اور ان کو الگ شمار کیا ہے جو فدیہ کے نام کے ساتھ واجب ہوتے ہیں۔

ہم نے ان سب کو ذکر کر دیا ہے کتاب السنن میں لہذا یہاں ان کے اعادے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۱)......انظر المنهاج ص ۵۰۸ ج ۲

شعب الایمان کا بتیسواں شعبہ

ایفاء عقود ہے.....عہدو پیمان پورے کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یاایها الذین امنوا اوفوا بالعقود

اے ایمان والو پورے کرو تم عہدو پیمان۔

نیز ارشاد ہے:

یوفون بالنذر ویخافون یوماً کان شره مستطیراً.

منت پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں کہ جس کا شر عام ہوگا۔

اور ارشاد ہے:

ثم لیقضوا تفثهم ولیوفوا نذورهم

پھر انہیں چاہئے کہ وہ اپنی حاجت پوری کریں اور پورا کریں اپنی منتوں کو اس سے مراد ہے کہ ان لوگوں نے احرام باندھنے سے جو کچھ اپنے اوپر لازم کرلیا ہے۔

ارشاد فرمایا:

ومنهم من عاهد الله لئن آتانا من فضله لنصدقن ولنکونن من الصالحین فلما اتاهم من فضله بخلوا به وتولوا وهم معرضون فاعقبهم نفاقا فی قلوبهم الی یوم یلقونه بما اخلفوا الله ماوعدوه وبما کانوا یکذبون.

ان میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو اپنا فضل (مال) عطا کرے تو ہم ضرور بالضرور صدقہ کریں گے اور ہم ضرور نیکوکار بن جائیں گے۔ اللہ نے جب ان کو اپنا فضل عطا کر دیا تو وہ اس میں بخل کرنے لگے ہیں اور منہ پھیر کر جانے لگے ہیں۔ اللہ نے قیامت تک ان کے دلوں میں پیچھے نفاق چھوڑ دیا ہے اسی کی پاداش میں جو انہوں نے اللہ کے ساتھ خلاف ورزی کی ہے اس وعدے کی جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا اور اس وجہ سے بھی جو وہ جھوٹ بولتے ہیں۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

واوفوا بعهد الله اذا عاهدتم ولاتنقضوا الایمان بعد توکیدها وقد جعلتم الله علیکم کفیلاً ان الله یعلم ماتفعلون.

پورا کرو اللہ کا عہد جب تم عہد کرو اور نہ توڑا کرو قسموں کو ان کو پکا کرنے کے بعد حالانکہ تم نے اپنے اوپر اللہ کو کفیل و ذمہ دار ٹھہرایا ہے بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم جو کچھ کرتے ہو۔

۴۳۴۸:......اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

المسلمون عند شروطهم

مسلمان اپنی شرائط پر پکے ہوتے ہیں۔

ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو بھلول انباری نے ان کو ابراہیم بن حمزہ بن محمد بن حمزہ بن مصعب بن زبیر بن عوام

(۴۳۴۸)......(۱) فی أوکل (۲) سقط من ب (۳)...... سقط من ب (۴)...... فی أمن

نے ان کو عبدالعزیز بن ابی حازم نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن خلف مروزی نے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابی حازم نے اور ابی سفیان بن حمزہ نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو ولید بن رباح نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان اپنی شرائط پر قائم رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سفیان نے اس حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے۔ ماوافق الحسن منها. ان میں سے جو اچھائی کے موافق ہوں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ پس ہر وہ شخص جو کوئی عقد باندھے عقود میں سے (کوئی گرہ باندھے عہدوں اور وعدوں کی) جسے شریعت نے ثابت کیا ہو اور اس کا حکم فرمایا ہو۔ خواہ وہ عقد وعہد اللہ کے اور بندے کے درمیان ہو۔ یا بندوں کے آپس میں بعض کے بعضوں کے درمیان ہو جو صحیح ہوں اس کی طرف سے اور اس پر منعقد ہو جاتے ہیں، اور اس پر لازم ہو جاتا ہے کہ ان کو پورا کرے۔ پھر شیخ نے ان جملہ عہدوں اور پیمانوں جس سے اسلام کے عقد کو اور اس کے عہد و پیمان کو اور اس کے قبول کرنے کو ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد فرض روزے کا عقد وعہد ہے پھر عقد احرام ہے اس کے بعد وہ نذر ہے جو اللہ کی اطاعت ہو۔

تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کی بابت کئی اخبار وارد ہوئے ہیں بعض ان میں سے درج ذیل ہیں۔

گناہ کے کام کی منت پوری کرنا جائز نہیں:

۴۳۴۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے مالک بن انس نے ان کو طلحہ بن عبدالملک ایلی نے ان کو قاسم بن محمد نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ روایت کرتی ہیں رسول اللہ سے کہ آپ نے فرمایا۔

جو شخص نذر مانے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا اسے چاہئے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اور جو شخص نذر مانے کہ اللہ کی نافرمانی کریگا پس وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔ (یعنی اگر جائز منت ہو تو ضرور پوری کرے اگر ناجائز کام کی منت ہو تو وہ پوری نہ کرے۔)

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث مالک سے۔

منت کی حقیقت:

۴۳۵۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن محمد روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو یحییٰ بن ابومسرہ نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو سفیان ثوری نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو بکیر بن احمد بن سہل حداد صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو بشر بن موسیٰ اسدی نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے انکو عبداللہ بن مرہ نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے نذر ماننے سے منع فرمایا تھا اور کہا تھا کہ نذر کسی شئی کو رد نہیں کرسکتی سوائے اس کے نہیں کہ اس کے ذریعے بخیل سے کچھ نکلوایا جاتا ہے۔

اور خلاد کی ایک روایت میں ہے۔ لیکن اس کے ذریعے بخیل سے کچھ نکالا جاتا ہے۔

اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابونعیم سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے دوسرے طریق سے سفیان سے اور خلاد بن یحییٰ سے۔

اور اس میں دلیل ہے اس نذر کے واجب ہونے پر جس کو انسان خود اپنے اوپر لازم کرے اگر اس کا وجوب نہ ہوتا تو اس کے ذریعے بخیل سے استخراج حاصل نہ ہوتا اور اسی طرح مہر کے بارے میں بھی احادیث وارد ہوئی ہیں۔

۴۳۵۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح نے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن غرزہ

(۴۳۴۹)......(۱) سقط من أ (۱)......أي الرسول (۲)...... في أيعص (۳)...... زيادة من ب

(۴۳۵۰)......(۱) في ب مريم و الصحيح ما أثبتناه (۲)......سقط من ب (۳)...... في ب ما

نے ان کوعبیداللہ بن موسیٰ نے ان کوعبدالحمید بن جعفر نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو مرثد بن عبداللہ نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک شرائط میں سے زیادہ حق دار اس بات کے لئے کہ وہ پوری کی جائیں وہ ہیں جن کے ذریعے تم لوگ عورتوں کی شرم گاہوں کو اپنے لئے جائز اور حلال کرتے ہو (یعنی عورتوں کا حق مہر ادائیگی کے لحاظ سے زیادہ ضروری ہے۔)

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں کئی طریقوں سے عبدالحمید سے۔

منافق کی چار علامتیں:

۴۳۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو یحییٰ بن منصور ھروی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کو ابوالاعمش نے ان کو عبداللہ بن مرہ نے ان کو مسروق نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ایسی ہیں وہ جس میں ہو وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہو اس میں نفاق کی ایک عادت ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس کو ترک کردے۔ جس وقت بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ اور جب معاہدہ کرتا ہے تو دھوکہ کرتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب جھگڑا کرتا ہے تو گالیاں دیتا ہے۔ اور ابن عفان کی ایک روایت میں ہے خصلۃ بجائے خلۃ کے اور باقی برابر ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ صحیح میں محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔ حدیث ثوری سے اس نے اعمش سے۔

۴۳۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبداللہ بن یزید نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ''ح'' ان کو ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابووائل سے وہ حدیث بیان کرتے تھے عبداللہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ ہر ہر دھوکہ کرنے والے کے لئے قیامت کے دن (بطور علامت کے) ایک جھنڈا ہوگا اور وہ کہے گا یہ فلانے کی غداری ہے۔

اور وھب کی روایت میں ہے ابووائل سے اور باقی برابر ہے اور بخاری میں نقل ہے حدیث شعبہ سے۔

۴۳۵۴:......اور ہمیں خبر دی ابوالخیر جامع بن احمد وکیل نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ابو ہلال نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خطبہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کوئی ایمان نہیں ہے اس کا جس کی امانت نہیں ہے۔ (یعنی جو امانت میں خیانت کرتا ہے) (اور اس شخص کا کوئی دین نہیں ہے جس کا کوئی وعدہ نہیں ہے (یعنی جو وعدہ خلافی کرتا ہے۔)

چھ چیزوں کی ضمانت پر جنت کی ضمانت:

۴۳۵۵:......ہمیں خبر دی زید بن ابوہاشم علوی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو محمد بن حسن حسینی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث بن سعید نے ان کو مرثد بن ابوحبیب نے ان کو سعد بن سنان نے ان کو انس بن مالک نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا تم لوگ مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں لوگوں نے کہا کہ وہ کون سی ہیں؟ فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولا کرے اور جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف نہ کرے اور جب امانت رکھوایا جائے تو خیانت نہ کرے اور اپنی نگاہیں نیچی

(۴۳۵۱)......(۱) فی ب عبد وھو خطأ. (۲)...... فی ب النبی

(۴۳۵۲)......(۱) سقط من ب (۲) سقط من أ

(۴۳۵۵)......(۱) فی ب الحسین.

رکھا کرو۔ اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھا کرو (کسی کو تکلیف پہنچانے سے) اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کرو (نگاہ نیچے کرنے سے۔)

۴۳۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوز کریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے ان کو ابن عباسؓ نے انہوں نے کہا اس قول کے بارے میں:

يا ايها الذين امنوا اوفوا بالعقود. يعنى عهود.

اے ایمان والو عقد پورے کرو یعنی عہد پورے کرو اس کی مراد ہے کہ اللہ نے جو کچھ حلال کیا ہے اور جو کچھ حرام کیا ہے اور جو کچھ فرض کیا ہے اور جس کو حد مقرر کیا ہے قرآن میں وہ سب پورا کرو۔

ثعلبہ کا واقعہ:

۴۳۵۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن حسن بن علی بیہقی صاحب مدرسہ نے ان کو ابوحفص عمر بن احمد بن محمد قرمیسین میں ان کو محمد بن ابراہیم بن زیاد طیالسی نے ان کو حسن بن احمد بن ابوشعیب حرانی نے ان کو مسکین بن بکیر نے ان کو معاذ بن رفاعہ نے ان کو علی بن زید نے قاسم سے اس نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ ثعلبہ بن حاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے مال عطا کرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ثعلبہ قلیل مال جس کا تو شکر ادا کرتا ہے وہ اس کثیر مال سے بہتر ہے جس کا تو شکر نہ ادا کر سکے۔ کہنے لگا یا رسول اللہ نہیں بس آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے مال عطا کرے اللہ کی قسم اگر اس نے مجھے مال دے دیا تو میں ضرور صدقہ کروں گا۔ اور میں یہ کروں گا وہ کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اللہ ثعلبہ کو مال عطا کر۔ قاسم کہتے ہیں کہ اللہ نے اس کو بکریاں عطا کر دیں اس سے پہلے وہ رسول اللہ کے پاس حاضری دیتا تھا جب بکریاں زیادہ ہوگئیں اور بڑھ گئیں تو وہ مدینے سے باہر نکل گیا پھر وہ صرف مغرب اور عشاء میں رسول اللہ کے پاس آتا تھا جب بکریاں بڑھ اور زیادہ ہوگئیں تو پھر وہ صرف جمعہ میں حضور کے پاس آتا تھا جب بکریاں اور بڑھ کر زیادہ ہوگئیں تو اس نے جمعہ کے دن آنا بھی چھوڑ دیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگ بھیجے کہ اس سے صدقہ یعنی زکوٰۃ کا مال وصول کر آئیں وہ جب پہنچے تو اس نے ان کو ٹال دیا اور کہا کہ پہلے اور لوگوں سے لیں جب واپس جانے لگیں تو میری طرف سے آئیں (میں جب دے دوں گا ابھی تو میں مصروف ہوں) وہ لوگ فارغ ہو کر جب پہنچے تو اس نے کہا اللہ کی قسم یہ مال دینا تو تاوان ہی ہے یا ایسے ہی کچھ جواب دیا راوی کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے یہ سن کر مال زکوٰۃ وصول کرنے سے انکار کر دیا بلکہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر شکایت کی جو کچھ اس نے کہا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ومنهم من عاهدالله لئن آتانا من فضله لنصدقن ولنكونن من الصالحين فلما اتاهم من فضله بخلوا به وتولوا وهم معرضون فاعقبهم نفاقا فى قلوبهم الى يوم يلقونه بما اخلفوا الله ماوعدوه وبما كانوا يكذبون.

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں مال عطا کرے تو ہم ضرور اسے اللہ کی راہ میں خرچ کریں گے اور ہم ضرور نیکوکار بن جائیں گے جب انہیں اللہ نے اپنا فضل دے دیا تو انہوں نے اس کے ساتھ بخل کرنا شروع کر دیا اور اپنے عہد سے پھر گئے۔ اور منہ پھیرنے لگے۔ ان کے جھوٹ بولنے اور اللہ سے وعدہ خلافی کرنے کی وجہ سے اس نے خیانت کیا ان کے دل میں نفاق بھر دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ جب قرآن اترا تو ثعلبہ اپنی زکوٰۃ اور صدقات کا مال لے کر حضور کے پاس آیا مگر آپ نے اس سے مال لینے سے انکار کر دیا حضور جب فوت ہوگئے تو وہ اپنا صدقہ لے کر ابوبکر صدیق کے پاس آیا انہوں نے بھی لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جو مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لیا میں بھی نہیں لوں گا جب ابوبکر صدیق کا انتقال ہوگیا تو وہ مال لے کر حضرت عمر کے پاس آیا انہوں نے بھی لینے سے انکار کر دیا اور

(۴۳۵۶)......(۱) سقط من ا (۲)...... سقط من ب

کہا کہ جو مال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لیا اور ابو بکر نے نہیں لیا میں بھی نہیں لوں گا۔

شیخ احمد بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔کہ حضور نے مال نہ لیا اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی سنت پر عمل کیا اس لئے کہ وہ منافق ہو چکا تھا اور وہ آیت کتاب اللہ جو اس کے بارے میں نازل ہوئی وہ اس بات کی دلیل ہے اور اسی پر ناطق ہے۔ وہ یہ ہے:

فاعقبهم نفاقا فی قلوبهم الخ.

اسی آیت سے شیخین نے جان لیا تھا کہ اب وہ قیامت تک اور موت تک نفاق پر قائم رہے گا۔ باقی رہا اس کا اپنے مال کی زکوۃ وصدقہ لے کر پیش ہونا تو وہ اس کی اس خوف سے تھا تاکہ اُس سے جبراً نہ لے لیا جائے۔

اور اس حدیث کی اسناد میں ضعف ہے حالانکہ یہ مشہور ہے اہل تفسیر کے درمیان۔

معاہدہ کی پاسداری سے متعلق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا عجیب وغریب واقعہ:

۴۳۵۸:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن عبید اللہ نرسی نے ان کو یحییٰ بن ابو عبید نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوالفیض نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سلیم بن عامر سے وہ کہتے کہ حضرت معاویہ اور رومیوں کے مابین معاہدہ تھا (جنگ نہ کرنے کا) انہوں نے ان سے جہاد کرنے کا ارادہ کیا اور طے شدہ مہینے سے عجلت کی کہتے ہیں کہ ایک آدمی سرزمین روم پر خچر پر سوار ہوا اور کہنے لگا اور دونوں نے کہا کہ یہ تو غدر ہے دھوکہ ہے، دیکھا تو وہ عمر بن عبسہ تھا حضرت معاویہ نے اسے بلایا اور پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا تھا جس آدمی کے اور کسی قوم کے مابین کوئی معاہدہ ہو اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے عقد کو توڑے بلکہ مدت پوری کرے یا ان کو بھی برابر کا اختیار دے۔

۴۳۵۹:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو مسلم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوالفیض نے جو شیخ تھے بنو عقیل سے اس نے سلیم بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ اور اہل روم کے درمیان کوئی معاہدہ تھا مگر وہ ان سے لڑنے کے لئے تیاری کر کے روانہ ہو گئے یہاں تک کہ جب ان کی سرزمین کے قریب پہنچے تو اس وقت مدت پوری ہو گئی۔ لہٰذا انہوں نے ان سے جہاد شروع کیا۔ چنانچہ ایک آدمی اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور وہ یہ کہہ رہا تھا اللہ اکبر معاہدہ پورا کرنا چاہئے دھوکہ نہیں کرنا چاہئے۔ اچانک دیکھا تو بنی سلیم میں سے تھا اسے عمرو بن عبسہ کہتے تھے اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی تھی فرماتے تھے۔ جس کے درمیان اور کسی قوم کے درمیان کوئی معاہدہ ہو وہ نہ تو اس کو سخت کرے اور نہ اس کو توڑے بلکہ مدت پوری ہونے دے ورنہ اس کو بھی اختیار دے۔ کہتے ہیں کہ (یہ حدیث سن کر) حضرت معاویہ اپنے لشکروں کو واپس لے آئے۔

عہد توڑنے پر وعید:

۴۳۶۰:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبید اللہ خرقی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن

(۴۳۵۷)......(۱) فی ب أبو الحسن علی بن محمد بن علی البیهقی وهو خطأ. (۲)......زیادة من ب
(۳)......زیادة من ب (۴)......زیادة من ب (۵)......سقط من ب (۶)......لیست من ب
(۷)......سقط من ب (۸)......فی ب تعالیٰ (۹)......فی ألم (۱۰)......سقط من أ
(۱۱)......فی ب رضی الله عنه (۱۲)......فی أیأخذها (۱۳)......زیادة من ب (۱۴)......زیادة من ب
(۱۵)......زیادة من ب (۱۶)......فی ب بهذه (۱۷)......من أعنه
(۴۳۵۸)......(۱) سقط من ب
(۴۳۵۹)......(۱) سقط من أ (۲)......سقط من ب (۳)......فی ب وکان (۴)......سقط من (أ)

عبدالحمید نے ان کو اسحٰق بن سعید قرشی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے کہتے ہیں۔ تم اس وقت کیسے ہو گے جب تم کوئی مال نہیں پاؤ گے یا کہا تھا تم کوئی دینار اور درہم نہیں پاؤں گے لوگوں نے کہا کہ کیا ہم وہ وقت بھی دیکھیں گے اے ابو ہریرہ کہ یہ بھی ہونے والا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ یہ صادق مصدوق فرمان ہے۔ لوگوں نے پوچھا یہ کب ہوگا؟ اے ابو ہریرہ۔ فرمایا اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑ دیا جائے گا لہذا اہل زمین سے بارش روک لی جائے گی اور سخی لوگ اپنا مال روک لیں گے۔ (یعنی خوشی کے باوجود خرچ نہیں کریں گے۔)

۴۳۶۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حمشاذ سے وہ کہتے ہیں ان کو محمد بن یونس نے ان کو سمید ع بن واھب نے ان کو شعبہ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو ان کے چچا نے انہوں نے سنا مہلب بن ابوصفر سے وہ کہتے ہیں اپنے بیٹے عبدالملک سے اے بیٹے بے شک رسول اللہ کی وصیت تروتازہ تھی اسے ابوبکر نے نافذ کیا تھا نہ ابتداء کر تو عدت کے ساتھ اس کا مخرج آسان ہے اور مصدر مشکل ہے اور تو جان لے......اور اگر تو برا کرے......بسا اوقات تو شادی کرتا ہے مگر تو امید لازم نہیں کرتا۔

۴۳۶۲:......ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یوسف نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو اسباط بن محمد نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو جامع نے ان کو میمون بن مہران نے وہ کہتے ہیں کہ تین کام ایسے ہیں کہ ان میں مسلم اور کافر برابر ہیں۔ پہلا جس کے ساتھ عہد کریں معاہدہ کریں اس کو پورا کریں۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر ہو۔ سوائے اس کے نہیں کہ عہد اللہ کے لئے ہے اور تیرے اور جس کے درمیان کوئی رشتہ داری ہو اس کو جوڑے رکھو۔ مسلمان ہو یا کافر ہو اور جو تجھے امانت سپرد کرے اس کو لوٹا دے خواہ کافر ہو یا مسلمان ہو۔ یہ حدیث مرفوعاً بھی روایت کی گئی ہے۔ سند ضعیف کے ساتھ۔

۴۳۶۳:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوالحسن علی بن عبدالرحمٰن سبعی نے کوفے میں ان کو علی بن عباس بن ولید بجلی نے ان کو محمد بن عمارہ نے بن صبیح نے ان کو اسماعیل بن ابان نے ان کو عمرو بن ثابت نے ان کو جابر نے ان کو غیاث بن عبدالرحمٰن نے ان کو علی بن ابی طالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین کام ایسے ہیں جن میں لوگوں کے لئے کوئی رخصت نہیں ہے۔ والدین کے ساتھ نیکی کرنا خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر ہوں۔ عہد پورا کرنا جس کے ساتھ عہد ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر ہو۔ امانت ادا کرنا صاحب امانت مسلمان ہو یا کافر ہو۔

۴۳۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ شعیری نے ان کو ابراہیم بن مخلد بلخی نے ان کو حاتم بن بکر بن غیلان نے ان کو ابوعامر عقدی نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو علی بن عبدالاعلی نے ان کو ابونعمان نے ان کو ابووقاص نے ان کو زید بن ارقم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص تم میں سے کسی آدمی سے کسی مقررہ وقت کا وعدہ کرے اور اس کی نیت ہی ہو کہ وہ اپنے وعدے کو پورا کرے گا اس کے بعد وہ کسی وجہ سے اس وعدے کو پورا نہ کر سکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد نے محمد بن مثنی سے اس نے ابوعامر سے۔

(۴۳۶۰)......(۱) سقط من ب　　(۲)......زیادۃ من ب

(۴۳۶۲)......(۱) سقط من ب　　(۴۳۶۳)......(۱) فی ب بن

(۴۳۶۴)......(۱) سقط من ب　　(۲)...... سقط من أ

شعب الایمان کا تینتیسواں شعبہ

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا (اور یاد کرنا) اور ان کے شکر کا واجب ہونا

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ارشاد فرمایا ہے۔ جن میں اس نے اپنے بندوں پر اپنی نعمتیں شمار کی ہیں اور ان کو ان نعمتوں کے ذریعے ان چیزوں پر تنبیہ کی ہے جو بندوں پر لازم ہیں اس کی عبادت میں سے اللہ کی تعظیم اور اس کا شکر ادا کرنے کے لئے۔

یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بنآء وانزل من السمآء ماءً فاخرج به من الثمرات رزقاً لکم فلا تجعلو للّٰه انداداً وانتم تعلمون۔

اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا فرمایا اور تم سے پہلوں کو پیدا کیا تا کہ تم بچو وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت بنایا اور اوپر سے پانی اتارا اور پھر اس کے ذریعے سے تمہارے رزق دینے کے لئے پھل پیدا فرمائے۔ پس تم اللہ کا شریک نہ بناؤ اور تم جانتے ہو (کہ شرک کرنا بری بات ہے۔)

آیت کے دو مطلب:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ آیت دو معنوں یا دو مطلبوں کا احتمال رکھتی ہے۔ پہلا معنی ومفہوم ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کی عبادت سے اعراض نہ کرو بے شک تمہارے اوپر اس کا حق ہے کہ تم اس کی عبادت کرو کیونکہ اس نے تمہیں بنایا ہے اور وہی رزق دیتا ہے اور وہی تمہارے اوپر انعام کرتا ہے۔

اور شیخ نے فرمایا کہ حال یہ ہے کہ اللہ نے تمہیں اپنی عبادت کرنے کا حکم بھی دیا لہذا اس کے حکم کے بعد اب اس کی عبادت کرنا تم پر واجب اور ضروری ہو گیا ہے۔

اور شیخ حلیمی فرماتے ہیں کہ دوسرا معنی ومفہوم یہ ہے کہ لوگوں تم صرف اس کی عبادت کرو اس کے سوا کسی کی نہ کرو کیونکہ تمہیں پیدا ضرور اسی نے کیا ہے اور تم سے پہلوں کو بھی پیدا کیا ہے۔ اور یہ تمہاری اور پہلوں کی تخلیق وپیدائش صرف اس کی طرف سے ہے ان کے سوا کسی اور سے بالکل نہیں ہے جب حقیقت اسی طرح ہے تو اس کا تقاضا ہے کہ تم اس کے ساتھ کسی اور کو شریک بھی نہ بناؤ۔ اور عبادت کو صرف اس کے لئے خاص کر دو اور اس کا نام بھی دوسروں کے ساتھ نہ رکھو اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے وہ بیان کیا ہے جو اس نے اپنی نعمتیں شمار کی ہیں لوگوں پر وہ نعمتیں جن کے سبب سے ان پر پہلے اس کی تعظیم لازم ہے اس لئے اس کا شکر اس بنا پر کہ نعمتوں میں سے ان نعمتوں کی ابتداء ہی انہی پر کی ہے۔

شیخ احمد بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ حلیمی کا یہ جملہ **مایلزمھم بھا**۔ اس سے ان کی مراد ہے **مایلزمھم بسببھا** ہے۔ جن نعمتوں کے سبب سے ان پر تعظیم واجب ہے۔ اس کے بعد تاکید واقع ہو گئی ہے امر اور حکم کی وجہ سے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ شیخ حلیمی نے حجت پکڑی ہے آیت کے ساتھ۔ اگر شیخ یوں کہتے:

مایلزمھم فیھا بامرہ من تعظیمه اولاً ثم شکرۃ علیھا ابتداءُ ھم به منھا لکان اصوب۔

وہ نعمتیں جن میں ان پر لازم ہے اسی کے حکم سے پہلے اس کی تعظیم پھر اس کا شکر اس لئے کہ اس نے ان نعمتوں کی ابتداء انہیں کے ساتھ اس نے کی ہے۔ (اگر ایسے کہتے تو) یہ زیادہ درست ہوتا۔

(۱)......فی المنهاج هو اللّٰه لا إله غیره ص ۵۱۹ ج ۲

شیخ حلیمی کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

و اعبدوا ربکم الذی خلقکم

اس اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔

لہذا وہ پہلی نعمت اس کی نعمتوں میں سے جو اس نے ذکر کی ہے وہ یہی ہے کہ اس نے خاص کر ان کو پیدا کیا ہے۔ **و اللہ اعلم** یہ اشارہ ہے نفس تخلیق کی طرف اس کی اسی صورت کے سہارے جو کہ حیات ہے اس کے بعد عقل ہے اس لئے وہ زندہ جو فعل بھی رکھے وہ اپنے آپ کو بھی جانتا ہے اور دوسرے کو بھی اور اپنے بنانے والے کو بھی جانتا ہے اور اچھے اور برے میں تمیز بھی کرتا ہے۔

امام احمد بیہقی نے فرمایا کہ جب توفیق اس کی مساعدت کرتی ہے، اس کے بعد حواس خمسہ جو کہ اس کی ضرورت کے مظہر ہیں وہ یہ ہیں سمع جس کے ساتھ آوازوں کا ادراک کیا جاتا ہے۔ اور بصر جس کے ساتھ الوان یعنی رنگوں کا ادراک ہوتا ہے۔ اور سونگھنے کی قوت جس کے ساتھ خوشبو اور بدبو کا احساس کیا جاتا ہے۔ اور مس یعنی چھونا جس کے ذریعہ نرم اور کھردرے پن کا ادراک ہوتا ہے۔ اور طعم وذائقہ جس کے ذریعے کسی بھی شئی کی کڑواہٹ میٹھا ہونا اور کھٹا ہونا معلوم کیا جاتا ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کو اس دوسری آیت میں بیان فرمایا ہے۔

(۱)......قل هو الذی انشاکم و جعل لکم السمع و الا بصار و الا فئدة قليلاً ما تشكرون.

وہی ذات تو ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا اور تمہیں سمع دی بصر دی اور دل دیا بہت کم تم شکر کرتے ہو۔

(۲)......و اللہ اخرجكم من بطون امها تكم لا تعلمون شيئاً و جعل لكم السمع و الابصار و الافئدة لعلكم تشكرون.

اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماں کی پیٹ سے پیدا کر کے نکالا حالانکہ تم کسی بھی چیز کو نہیں جانتے تھے تمہارے کان بنائے آنکھیں بنائیں دل دیا تا کہ تم شکر کرو۔

یعنی یہ منافع تمہارے لئے بنائے تا کہ تم اس کا شکر کرو۔ اس کا شکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم ان کو خصوصاً اس کی اطاعت میں استعمال کرو اس کی نافرمانی میں استعمال نہ کرو۔

شیخ احمد بیہقی فرماتے ہیں کہ پھر ہر عضو میں اعضاء بنی آدم میں ایک ایسی نعمت ہے کہ جس کا کوئی بھی شکر نہیں کر سکتا مگر صرف اس کی توفیق کے ساتھ۔ ہر عضو کی نعمت کا شکر بایں صورت ہوگا کہ پہلے اس بات کی معرفت ہو کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اس کے بعد پھر اس کو اس کی اطاعت میں استعمال کرے اس کی معصیت میں نہ کرے۔

پھر بے شک اللہ تعالیٰ نے انسان کو متناسب الاعضاء بنایا ہے معتدل بنایا سیدھی قامت والا بنایا ہے اوندھا جانوروں کی طرح نہیں بنایا یہ بھی اسکی نعمت ہے۔ پھر فرمایا:

(۳)...... لقد خلقنا الانسان في احسن تقويم.

البتہ تحقیق ہم نے انسان کو خوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے۔

کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ۔ سیدھی قامت والا بنایا ہے۔ اونچے سر اور چہرے والا بنایا ہے اور ارشاد ہے:

(۴)...... ولقد کرمنا بنی آدم.

البتہ تحقیق ہم نے اولاد آدم کو عزت بخشی ہے کہا گیا کہ۔ یہ اسی کی عطا کردہ تکریم وعزت ہے کہ انسان اپنے ہاتھ کی مدد سے کھاتا ہے جانوروں کی طرح وہ اس بات کا محتاج نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا اپنے منہ کے ساتھ زمین سے حاصل کرے اس کے بعد اللہ نے لوگوں پر اپنی نعمتوں میں سے اس بات کو ذکر کیا ہے کہ اس نے انسانوں کو زبان اور قلم کے ساتھ بیان کرنے کی قوت بخشی ہے۔

(۵).....چنانچہ ارشاد فرمایا:

الرحمن علم القران خلق الانسان علمه البيان.

رحمٰن نے قرآن سکھلایا۔ انسان کو پیدا فرمایا۔ اس کو بیان کرنا سکھایا۔

(۶).....اور ارشاد ہے:

وربک الاكرم الذى علم بالقلم، علم الانسان مالم يعلم.

اور تیرا رب سب سے بڑی عزت والا ہے جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی۔ انسان کو اس چیز کا علم دیا جس کو وہ نہیں جانتا تھا۔

اس کے بعد شیخ نے اس بارے میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔ اور زبان وقلم کے بارے میں جو کچھ ہے۔ اور اس میں جو وحی کا ادراک ہے اور اللہ کے ذکر کو آسان کرنا۔

انسان پر اللہ تعالیٰ کے انعامات:

شیخ کہتے ہیں کہ اللہ نے لوگوں پر جو انعام فرمایا ہے۔ اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان کو اللہ نے ایسے بالوں سے خالی اور صاف بدن بنایا ہے۔ جنہیں اللہ نے جانوروں چوپائیوں اور درندوں اور پرندوں میں ان کے بدن کی پوشاک اور پردہ بنایا ہے۔ اور ایک احسان یہ ہے کہ اللہ نے انسانوں کے ہاتھوں اور پاؤں کو (پھاڑنے والے پنجوں اور ناخنوں) سے پاک صاف بنایا ہے (جیسے جانوروں اور درندوں کو دیئے ہیں) اور شیخ نے اس میں تفصیل سے کلام کیا ہے۔

شیخ احمد بیہقی فرماتے ہیں۔ بندوں پر اللہ کی نعمتوں میں سے ہے خصوصاً اور تمام جانداروں پر عموماً کہ اس نے کھانے کو ہضم کرانے اور اس کے فضلے کو اپنے مقام سے نکالنے کا نظام قائم فرمایا ہے۔ (ظاہر ہے کہ اگر ہضم نہ ہو تو زندگی قائم نہ) رہ سکتی اور اگر فضلے کا اخراج نہ ہو تو بھی زندگی قائم نہیں رہ سکتی یہی وجہ ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موقعوں میں اللہ کا شکر کرنے کی تعلیم فرمائی ہے کھانے پینے کے بعد کہنا ہے:

الحمدلله الذى اطعمنا وسقانا

اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا۔

اور قضائے حاجت کے بعد کہنا ہے:

الحمدلله الذى اذهب عنى الاذىٰ وعافانى

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے یہ گندگی دور فرما کر مجھے عافیت عطا کی۔

بہتر ہے کہ یہ دعا پاک صاف ہو کر کہے۔　　　　(از مترجم)

اس کے بعد شیخ حلیمی نے اللہ کے بندوں پر اللہ کی نعمتیں ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر یہ انعام فرمایا ہے ان کے لئے نیند بنائی ہے کہ وہ نیند کے ساتھ آرام حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۷).....**وجعلنا النوم سباتاً**

ہم نے نیند کو بنایا ہے آرام دہ چیز۔

یعنی تمہارے جسموں کی راحت بنایا ہے۔ پھر وہ دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو محبوب اور مرغوب ہوتی ہے اور دوسری مکروہ وناپسندیدہ ہوتی ہے جس سے بچنا پڑتا ہے۔

تحقیق میں نے کتاب السنن میں اس کے بارے میں کچھ ذکر کیا ہے۔ اور پھر میں اس باب کے آخر میں بھی کچھ ذکر کروں گا۔ یا اس کے بعض

دلائل جن سے استدلال کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ۔

اس کے بعد شیخ حلیمی نے خوابوں کے بارے میں جو تعلیم وارشاد ہے اس کو بیان فرمایا ہے۔

اس کے بعد وہ ذکر کیا ہے جو اللہ نے اپنے بندوں پر انعام فرمایا صنعتوں اور حرفتوں کی تعلیمات میں سے کہ اللہ نے ان کو ان کے کسب ومصالح کیسے بتائے ہیں اور ایسا بنایا ہے کہ وہ آپس میں ان ہنر اور کاریگروں کو ایک دوسرے کو سکھلا کر ان کا ہیر پھیر کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ سارے لوگ کسی ایک صنعت ہنر پر مجتمع نہیں بلکہ مختلف لوگ مختلف کام اور ہنر اپناتے ہیں اور کرتے ہیں۔ اگر سب کو ایک ہی کام کرنا ہوتا تو اللہ کی عبادت کرنے کے لئے بھی فارغ نہ ہوتے۔ کسی کو ایسا بنایا کہ وہ کھیتی کاشت کرتا ہے تو کوئی اس کو کاٹنے کا کام کرتا ہے۔ کوئی سوت کاتتا ہے تو کوئی کپڑے بنتا ہے۔ کوئی تجارت کرتا ہے تو کوئی دھات پگھلا کر ڈھالتا ہے حتیٰ کہ جب ہر ایک ان میں سے اپنے اپنے کام میں مشغول ہوتا ہے تو تمام کام کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ تمام کاموں پر قدرت اور دسترس حاصل رہتی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:

(۸)......نحن قسمنا بينهم معيشتهم في الحياة الدنيا

کہ دنیا کی زندگی میں ان کے درمیان ان کی معیشت کو ہم نے تقسیم کر دیا ہے۔

اس کے بعد شیخ حلیمی نے وہ چیز ذکر کی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے ارض وسما میں مخلوق کے لئے منافع رکھے ہیں اور ان میں جو اولاد آدم کے لئے منافع ہیں اور فوائد ہیں۔ اور بہت سے فوائد ذکر کئے ہیں اور اس کے تمام انواع واقسام کو بیان کیا ہے۔

اس کے بعد شیخ اللہ تعالیٰ کی طرف انعامات میں سے بندوں پر اللہ کے خصوصی انعام میں سے ان کی تعلیم کے لئے رسول کو بھیجنے کا ذکر کیا ہے وہ اس چیز کی تعلیم دیتے ہیں لوگ جس سے بے علم ہوتے ہیں۔

اور پھر اس امت کی تخصیص کا ذکر کیا افضل الانبیاءؑ کے ساتھ صلى الله عليه وعليهم اجمعين۔ جو شخص ان تمام مضامین پر تفصیلی اطلاع چاہے گا وہ انشاء اللہ شیخ کی کتاب کی طرف رجوع کرے گا۔

پہلی چیز جو شکر کرنے والے پر لازم ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرے ارشاد باری ہے۔ جو اس نے انہیں کتاب قرآن میں متعدد مقامات پر فرمایا ہے۔

(۹)......اذكروا نعمة الله عليكم.

تمہارے اوپر جو اللہ کی نعمت ہے یعنی نعمتیں ہیں ان کو یاد کرو۔

ظاہر ہے کہ نعمت کو یاد کروانا شکر کرنے کا مطالبہ اور تقاضا کرنے کے لئے ہی ہے۔ اور منعم علیہ کو اس کام میں لگانے کے لئے ہے اس کے بعد یا فائدہ شکر کرنے کے امر کی نص اور تصریح فرمائی ہے۔

(۱۰)......واشكروا لي ولا تكفرون

میرا شکر کرو۔ میرے ساتھ کفر نہ کرو۔ اور ارشاد ہے۔

(۱۱)......اعملوا آل داؤد شكراً وقليل من عبادي الشكور.

عمل کرو اے آل داؤد شکر کرنے کا اور میرے بندوں میں سے قلیل لوگ ہی شکر گذار ہیں۔

علاوہ ازیں وہ دیگر تمام آیات بھی ہیں جو قرآن میں اسی مفہوم میں وارد ہوئی ہیں۔ جب کوئی نعمت حاصل ہو اور وہ مذکور ہو تو اس کا شکر مختلف ہوتا ہے جس کی متعدد صورتیں ہو سکتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱......شکر کرنے کی ایک صورت:

یہ کہ یہ اعتقاد رکھا جائے کہ یہ نعمت اللہ نے اس کے ساتھ انعام فرمایا ہے۔ اور اس نے بہت دیا ہے اور بڑا انعام فرمایا ہے۔ اور یہ کہ ہمارے اوپر جتنے انعامات ہیں اس کے، وہ ساری اسی کی طرف سے ہی ہیں نہ کہ ستاروں کی طرف سے۔ اور یہ کہ یہ سب کچھ محض اسی کی طرف سے فضل ہے اور احسان ہے اور یہ کہ اگر ہم پوری پوری کوشش صرف کرڈالیں تو بھی ہم اس کا شکر ادا نہیں کر سکتے اور ہم اس کے قدر کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

۲......شکر کرنے کی دوسری صورت:

اللہ کی حمد وثنا کرنا ہے۔ اور ان نعمتوں کے حقوق کے بارے میں جو کچھ دل میں ہے زبان کے ساتھ اس کا اظہار کرنا۔ اس طرح اعتقاد کو اور اعتراف اقرار کو جمع کرنا اسی طرح ہے ایمان میں ہے۔

۳......شکر کرنے کی تیسری صورت:

یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت کو عملی طور پر قائم کرنے میں سخت کوشش کی جائے جن امور کا اس نے حکم دیا ہے اور ان چیزوں سے رک جانے کی کوشش ہو جن سے اس نے منع فرمادیا ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس کو اس کی تعظیم تقاضا کرتی ہے اور اطاعت جیسی تو کوئی تعظیم نہیں ہے۔

۴......اللہ کے شکر کی چوتھی صورت:

یہ ہے کہ عام حالات میں بندہ اس بات سے ڈرتا رہے کہ کہیں اللہ کی نعمتیں اس سے زائل نہ ہو جائیں اور چھن نہ جائیں اور خوف رکھنے والا دل ہو خاص اسی سے، اللہ سے پناہ مانگنے والا ہو اس بات سے خاص، اسی سے مانگنے والا ہو، اسی کی بارگاہ میں عاجزی کرنے والا ہو اس بات کے لئے کہ وہ ان نعمتوں کو اس کے لئے دائمی رکھے اور اس سے ان کو زائل نہ کرے۔

۵......اللہ کے شکر کی پانچویں صورت:

یہ ہے کہ اللہ نے اس کو مال دیا ہے اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور ان کے ساتھ اہل حاجت کی غمخواری کرے اور مساجد بنانے میں اور پل بنانے میں کثرت کے ساتھ خرچ کرے الغرض خیر کا دروازہ نہ چھوڑے مگر اس پر خرچ کرنے کے لئے ضرور آئے اور اپنی طرف سے اس خرچ کرنے میں اچھا اثر ظاہر کرے۔ پھر اگر آدمی کے پاس فاضل مال ہو تو اپنے نفس پر اس سے زیادہ خرچ کرے جس کی اس کو حاجت ہے دو دو الگ قسم کے کھانے کھائے۔ دو دو طرح کے کپڑے پہنے دو دو خادم رکھے دو دو سواریاں رکھے دو دو لونڈیاں رکھے مگر اس سب کچھ کرنے کا مقصود (تکبر اور غرور نہ ہو) بلکہ اللہ کے فضل کا اظہار ہو تا کہ وہ اس کے ذریعے کاتم کے حکم سے نکل آئے اللہ کی نعمتوں کو چھپانے والا نہ ہو۔ نہ ہی دوسروں پر بڑائی جتائے اور نہ ہی ایک دوسرے کے مقابلے میں مال جمع کرنے کی کثرت کرے تو پھر مذکورہ نعمتوں کو استعمال کرنے میں حرج نہیں ہے بہر حال ہمدردی اور غمخواری کے ذریعے اللہ کی نعمتوں کا اظہار کرنا سب سے اچھا ہے۔

۶......شکر کرنے کی چھٹی صورت:

یہ ہے کہ اللہ نے جو کچھ اس کو دیا ہو اس کے ذریعے دوسرے لوگوں پر فخر نہ کرے نہ اترائے نہ ہی چاپلوسی کروائے اور نہ ہی غرور اور تکبر کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ان اللّٰہ لایحب الفرحین

اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

ان اللہ لایحب کل مختال فخور

بے شک اللہ تعالیٰ ہر شیخی بگھارنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے۔

۴۳۶۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابویعلی موصلی نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو حماد بن زید نے ان کو علی بن زید نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ نے ان کو اسود بن سریع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ میں اللہ کی مدح کرتا ہوں ایک بار اور دوسری بار آپ کی تعریف کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آتو ابتدا کر تو اللہ کی تعریف کے ساتھ (یعنی اللہ کی ہی حمد کر)۔

ان کو اسی طرح روایت کیا ہے علی بن زید بن جدعان نے۔

۴۳۶۶:......اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو محمد بن مقاتل مروزی نے ان کو عبدالسلام بن حرب ملائی نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے اسود سریع سے کہ وہ نبی کریم کے پاس آیا اور بولا کہ میں اپنے رب کی تعریفیں کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تیرا رب تعریف کو پسند کرتا ہے اور اس کے شعر سننا پسند نہیں کرتا۔

۴۳۶۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو سعد بن سنان نے ان کو حضرت انس نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔ ڈھیل دینا یا انتظار اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور تعجیل اور جلدی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور کوئی چیز زیادہ اللہ کی رضا کو نہیں لوٹاتی حالانکہ وہ اس کو چاہے بھی اور وہ اللہ کے ہاں زیادہ محبوب بھی ہو اس کی حمد و تعریف سے۔

۴۳۶۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو ابوحاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو قعنبی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ربیعہ نے ان کو عبداللہ بن عنبسہ ؓ سے یعنی ابن غنام سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص یہ کلمات کہے جب صبح کرے اور جب شام کرے:

اللہم مااصبح بی من نعمة اوباحدمن خلقک فمنک وحدک فلک الحمدولک الشکر

اے اللہ جو بھی نعمت صبح صبح میرے ساتھ ہے یا کسی ایک کے ساتھ بھی تیری مخلوق میں سے کسی ایک کے ساتھ
بس وہ تیری طرف سے ہے اور صرف تیری طرف سے۔ نہیں کوئی شریک تیرا پس تیرے لئے ہے حمد
اور تیرے لئے ہے شکر (مگر اس دن کا شکر ادا ہو گیا اور اس نے شکر ادا کر لیا۔)

۴۳۶۹:......ہمیں خبر دی ابویعلی حمزہ بن عبدالعزیز مہلبی نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو عبیداللہ بن عبدالکریم نے رازی نے ان کو سعید بن محمد جرمی نے ان کو عمر بن یونس نے ان کو عیسیٰ بن عوف بن حفص بن فرافصہ نے ان کو عبدالملک بن زرارہ انصاری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس بندے پر اللہ انعام کرتا ہے کوئی بھی نعمت وہ اس کے اہل میں سے ہو یا مال میں سے یا اولاد میں سے تو وہ یہ کہہ دے:

ماشاء اللہ لاقوة الابا للہ

اللہ جو چاہے وہی ہوتا ہے اللہ کی عطاء کے بغیر کوئی طاقت نہیں ہے۔

پس وہ اس میں کوئی آفت اور مصیبت نہیں دیکھے گا سوائے موت کے۔

۴۳۷۰:......اسی معنی اور مفہوم میں روایت کی ہے ابوبکر ہذلی نے ان کو ثمامہ نے ان کو انس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص

کوئی ایسی چیز دیکھے جو اس کو اچھی لگے اور وہ یہ کہہ دے ماشاء اللّٰہ لاقوۃ الا باللّٰہ تو وہ اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۴۳۷۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبیداللہ بن عبداللہ حرفی نے بغداد میں۔ ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو نجاد نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے ان کو موسیٰ بن ابراہیم انصاری نے ان کو طلحہ بن خراش نے ان کو صابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ افضل دعاء لاالہ الااللّٰہ ہے اور افضل ذکر الحمدللّٰہ ہے۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ افضل ذکر لاالہ الااللّٰہ ہے اور افضل دعا الحمدللّٰہ ہے انہیں الفاظ پر اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن حبیب نے موسیٰ بن ابراہیم سے۔

۴۳۷۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو محمد بن مغیرہ سکری نے کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اوزاعی نے ان کو قرہ بن عبدالرحمن نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر معاملہ جو مہتم بالشان ہو (یعنی ہر اچھا کام) جس کی ابتداء اللہ کی حمد وثنا سے نہ کی جائے وہ کٹا ہوا ہے اور ادھورا ہے۔

پہلے پہلے جنت میں بلائے جانے والے لوگ:

۴۳۷۳:..... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو حمزہ بن عباس عقبی نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو قراد نے ان کو ابونوح نے ان کو عبدالرحمن بن عبداللہ مسعودی نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا پہلے پہلے جو شخص جنت میں بلایا جائے گا وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کا حمد کرتے رہتے تھے اور اللہ کا شکر ادا کرتے رہتے تھے خوشی میں بھی اور دکھ تکلیف میں بھی۔

۴۳۷۴:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو قیس نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے۔ پھر اسی مذکورہ حدیث کو اس سے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس نے کہا ہے۔ بہت تعریف کرنے والے جو اللہ کی حمد کرتے ہیں خوشی میں بھی اور دکھ میں بھی۔

۴۳۷۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو احمد بن علی ابار نے ان کو ہشام بن خلد ازرق نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو منصور بن عبدالرحمن نے ان کو ان کی والدہ نے ان کو سیدہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی خوشی آتی تو:

الحمدللّٰہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات:

سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کی نعمت کے ساتھ نیکیاں مکمل ہوتی ہیں۔

اور جب آپ کو کوئی ناپسندیدہ امر پیش آتا تو آپ یوں فرماتے تھے۔

الحمدللّٰہ علی کل حال

ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔

۴۳۷۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے۔ ان کو احمد بن عصام نے ان کو ابوعاصم نبیل نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ ربذی نے ان کو محمد بن ثابت نے ان کو ابوہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

اللھم انفعنی بما علمتنی وعلمنی ماینفعنی وزدنی علماً والحمدللّٰہ علی کل حال واعوذبک ربی من حال النار

اے اللہ مجھے میرے علم کے ساتھ نفع مند فرما اور مجھے وہ علم عطا فرما جو مجھے فائدہ دے اور میرے علم میں اضافہ فرما۔
اور ہر حال میں اللہ کا شکر ہے میں پناہ لیتا ہوں اے میرے رب جہنم کے حال سے۔

۴۳۷۷:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ سمسار نے بغداد میں، ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی نے اور ازھر بن مروان رقاشی نے ان کو بشر بن منصور سلیمی نے ان کو زهیر بن محمد بن نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں اہل قبا کے ایک انصاری آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی ہم لوگ آپ کے ساتھ گئے جب حضور کھانا کھا چکے تو آپ نے اپنا ہاتھ دھویا یا کہا کہ دونوں ہاتھ دھوئے اور فرمایا اللہ کا شکر ہے جو سب کو کھلاتا ہے اور اس کو کسی کے کھلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے ہم پر احسان کیا ہے سو ہمیں ہدایت عطا کی ہے۔ اسی نے ہمیں کھلایا اور پلایا ہے اور ہر اچھی آزمائش سے ہمیں آزمایا ہے۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ دراں حالیکہ نہیں الوداع کہنے والے اپنے رب کو اور نہ ہی بدلہ چکانے والے۔ اور نہ ہی ناشکرے اور نہ ہی اس سے بے پرواہی کرنے والے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے جس نے طعام کھلایا پینے کی چیز پلائی۔ اور بے لباس ہونے پر لباس عطا کیا۔ اور بھٹکے ہوئے ہونے پر ہدایت و رہنمائی فرمائی۔ اور اندھا ہونے پر بینائی بخشی اور اپنی بہت ساری مخلوق پر ہمیں فضیلت عطا کی۔ سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

۴۳۷۸:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو ابوالحسن بن موسیٰ اشیب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آتے تھے تو یوں کہتے تھے:

الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانا فکم من لا کافی لہ ولا موٴی

اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں کفایت کی اور ہمیں جگہ دی کتنے لوگ ہیں جن کو نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے نہ ہی کوئی جگہ دینے والا۔

شیخ احمد بیہقی کہتے ہیں۔ ہم نے کتاب الدعوات میں ذکر کی ہیں اس کے علاوہ دیگر دعائیں جو حضور نے کھانے اور کپڑے پہننے سے فراغت کے بعد پڑھی تھیں۔

۴۳۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ خرقی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حسن بن صباح نے ان کو محمد بن سلیمان نے ان کو ہشام بن زیاد نے ان کو ابوالزناد نے ان کو ابوالقاسم بن محمد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے پر کوئی انعام کرتا ہے اور وہ یقین سے جانتا ہے کہ یہ نعمت اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے اس نعمت کا شکر کر لینا لکھ دیتے ہیں۔ اور جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے اور کر کے نادم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ندامت جان لیتے ہیں تو اس کے استغفار کرنے سے قبل اس کو معاف کر دیتے ہیں اور ایک آدمی کپڑا خرید کرتا ہے دینار کے بدلے میں پھر اس کو پہنتا ہے اور اللہ کا شکر کرتا ہے تو وہ لباس اس کے گھٹنوں تک نہیں پہنچتا کہ اس کے لئے مغفرت ہو جاتی ہے۔

۴۳۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو محمد بن حسن مقری نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابویحییٰ محمد بن یحییٰ قصری نے ان کو بشر بن ابراہیم نے ان کو ہشام بن زیاد نے ان کو عبداللہ بن ذکوان نے وہ ابوالزناد ہیں۔ اس نے اس حدیث مذکور کے مفہوم میں ذکر کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے کپڑے کا تذکرہ نہیں کیا اور ولید بن ہشام سے مروی ہے۔ وہ روایت کرتے ہیں قاسم بن محمد سے پہلی حدیث کی مثل۔

اور اس کو روایت کیا ہے یعقوب بن سفیان نے محبوب عبدی سے اس نے ہشام بن زیاد سے بطور موقوف روایت کے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر۔ اور اس کو روایت کیا ہے مربع بن حسان نے ان کو ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مربع ضعیف ہے۔

۴۳۸۱:......روایت کیا ہے اس کو احمد بن زید فلسطینی نے ان کو ابراہیم بن عبدالحمید واسطی نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر نعمت بھیجتا ہے اور وہ یقین کر لیتا ہے کہ یہ نعمت اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے شکر کرنے سے پہلے اس کا شکر قبول کر لیتے ہیں ہمیں اس کی خبر ابوعبداللہ حافظ نے دی ہے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو عباس بن حمزہ نے ان کو احمد بن زید فلسطینی نے۔

۴۳۸۲:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ صفار نے فرمایا ان کو حسن بن علی بن بحر بری نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو خلف بن منذر نے ان کو بکر بن عبداللہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بستر پر آنے کے بعد یہ پڑھے:

الحمدللّٰه الذی کفانی و اوانی و الحمدللّٰه الذی اطعمنی و سقانی و الحمدللّٰه الذی منَّ علی فافضل

تو گویا اس نے اللہ کی ساری مخلوق کی طرف سے کی جانے والی اللہ کی حمد کر لی۔

نماز میں چھینک آنے پر حضرت رفاعہ کے الفاظ:

۴۳۸۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو سعید بن عبدالجبار بصری نے اپنی کتاب سے ان کو رفاعہ بن یحییٰ بن عبداللہ بن رفاعہ بن رافع زرقی ابوزید امام مسجد نے انہوں نے کہا کہ میں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع انصاری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ اپنے والد رفاعہ سے کہ انہوں نے رسول اللہ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی اور رفاعہ کو چھینک آ گئی۔ انہوں نے فوراً نماز میں ہی یہ پڑھا الحمدللّٰه حمدا کثیرا طیبا مبارکاً فیه مبارکاً علیه کما یحب ربنا و یرضی. جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا کہ کہاں ہے نماز میں کلام کرنے والا؟ رفاعہ کہتے ہیں کہ (میں ڈر گیا) اور میں نے چاہا کہ میں نہ ہوتا یا یہ کہ میرا اتنا اتنا مال نقصان ہو جاتا مگر میں اس نماز میں رسول اللہ کے ساتھ حاضر نہ ہوتا جب انہوں نے فرمایا کہ کہاں ہے؟ نماز میں باتیں کرنے والا۔ بہر حال میں نے بتایا کہ یا رسول اللہ میں تھا۔ آپ نے پوچھا کہ بتانا ذرا کیسے کہا تھا تم نے؟ کہتے ہیں کہ میں نے دوبارہ وہ الفاظ دہرائے تو رسول اللہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے دیکھا کہ تیس سے زائد فرشتے ایک دوسرے سے جلدی کر رہے تھے کہ کون پہلے پہلے ان الفاظ کو اوپر لے جائے اس کے الفاظ میں مبارکاً علیه کا اضافہ ہے مگر دوبارہ کہنے میں نہیں ہے۔

۴۳۸۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبدالاعلی بن عبدالاعلیٰ نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابوالورد نے ان کو ابومحمد حضرمی نے ان کو ابوایوب انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے ایک آدمی کو یہ پڑھتے ہوئے سنا۔ الحمدللّٰه حمداً کثیرا طیباً مبارکاً فیه. تو رسول اللہ نے فرمایا کون ہے جس نے یہ کلمہ کہا ہے؟ جس نے کہا ہے درست کہا ہے۔ اس آدمی نے کہا میں نے کہا ہے اور میری اس سے ثواب کی نیت تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے دس فرشتوں کی جماعت کو دیکھا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے جلدی کر رہے ہیں کہ کون ان میں سے ان کو اللہ کی طرف اوپر لے جائے۔

۴۳۸۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید باغندی نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالملک بن عمیر

(۴۳۸۳)......أخرجه المصنف فی السنن بنفس الإسناد (۲/۹۵)

نے ان کوربعی بن حراش نے ان کوحذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو بیدار ہوتے تو یہ فرماتے تھے۔

الحمدللّٰہ الذی احیانا بعد ماأماتنا و الیہ النشور۔

اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں دوبارہ زندگی دی اس کے بعد کہ اس نے ہمیں موت دے دی تھی (نیند بھی ایک قسم کی موت ہے) اور اسی کی طرف سے دوبارہ جی کر جانا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں قبیلہ سے۔

رات کو سوتے وقت اور صبح جاگتے وقت کی دعا:

۴۳۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومحمد حسن بن محمد بن حلیم نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو ابوحمزہ نے اس نے اس کو پڑھا منصور سے اس نے ربعی بن حراش سے اس نے خرشہ بن حر سے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپ رات بستر پر آتے تو یہ فرماتے باسمک اموت و احی. تیرے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں (سوتا ہوں) اور تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوں گا (نیند سے اٹھوں گا) پھر جب آپ نیند سے جاگتے تو یہ فرماتے:

الحمدللّٰہ الذی احیانا بعد ماأتنا و الیہ النشور۔

اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو زندہ کیا بعد اس کے کہ اس نے ہمیں موت دیدی تھی۔ اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبدان سے اس نے اماتنا کہا ہے۔

۴۳۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو صدقہ بن بشیر نے مولیٰ عمرین نے انہوں نے سنا قدامہ بن ابراہیم جمحی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عمر بن خطاب سے یہ کہ رسول اللہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے۔ کہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے نے کہا:

یارب لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک ولعظیم سلطانک

اے میرے رب بزرگی تیرے لئے ہے جیسے تیری ذات کے جلال کے لائق ہو اور تیرے عظیم اقتدار کے شایان شان ہو۔

چنانچہ یہ الفاظ نیکی لکھنے والے فرشتوں پر اتنے بھاری گذرے کہ ان کے اجر کو کیسے لکھیں لہٰذا ان سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسے ہی لکھ دو جیسے کہ میرے بندے نے کہا ہے جب وہ مجھے ملے گا تو میں اس کی جزا اس کو خود دے دوں گا۔

۴۳۸۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحیٰی بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن عمرو کشمود نے ان کو قعبنی نے ان کو حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے (اس نے اپنے باپ سے اس نے ان کے دادا سے) اس نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ بے شک وہ کہتے تھے جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھے:

الحمدللّٰہ علی حسن المسآء و الحمدللّٰہ علی حسن المبیت. و الحمدللّٰہ علی حسن الصباح فقدادی شکرلیلتہ ویومہ

اللہ کا شکر ہے اچھی شام گذرنے اچھی رات گذرنے اور اچھی اور خیریت کے ساتھ صبح کرنے پر۔

تو گویا اس شخص نے اس رات اور اس دن کا شکر ادا کر لیا۔ میرا خیال ہے کہ یوم کا لفظ بھی کہا تھا۔

۴۳۸۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل نے ان کو منجاب بن حارث نے ان کو علی بن صلت عامری نے ان کو عبداللہ بن شریک نے ان کو بشر بن غالب نے یا بشیر بن غالب نے منجاب کو شک ہے۔ ان کو علی نے کہ نبی کریم صلی اللہ

(۴۳۸۸)......کررت (عن أبیہ عن جدہ) فی الأصل

علیہ وسلم پر جبرائیل نازل ہوئے اور فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ جب آپ کو یہ بات پسند آئے کہ آپ رات کو عبادت کرتے ہوئے اس کی عبادت کا حق ادا کریں یا دن کو بھی تو آپ یہ پڑھا کیجئے۔

اللھم لک الحمد حمدا کثیرا خالدامع خلودک ولک الحمد حمد الاتنتھی له دون مشیتک ولک الحمد حمدا لاجر لقائله الارضاک۔

اے اللہ تیری حمد ہے ایسی حمد جو کثیر ہے دائمی ہے تیرے دوام کے ساتھ۔ اور تیری تعریف ہے جو تیرے لئے ختم نہیں ہوتی۔ تیری مشیت کے سوا۔ اور تیری تعریف ہے ایسی تعریف کہ جس کے کہنے اور کرنے والے کے لئے تیری رضا کے سوا کوئی اجر نہیں ہے۔

شیخ احمد نے فرمایا کہ۔ میں نے اس کو اسی طرح ہی لکھا ہے اور اس روایت میں علی کے اور دیگر کے درمیان انقطاع ہے۔

ایک جہادی دستے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامتی کی دعا:

۴۳۹۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے۔ ان کو ابوالحسین علی بن عبدالرحمٰن بن ماتی سبیعی نے ان کو حسین بن حکم حیری نے ان کو حسن بن حسین عربی نے ان کو عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب نے انہوں نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک جہادی دستہ بھیجا اپنے اہل میں سے اور فرمایا۔ اے اللہ تیرے ذمے ہے تو ان کو اگر سلامت واپس لے آئے گا تو میں تیرا شکر ادا کر دوں گا جیسے تیرے شکر کرنے کا حق ہے۔

کہتے ہیں کہ کچھ ٹھہرنے کے بعد وہ لوگ صحیح سالم واپس آ گئے۔ کہتے ہیں کہ۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ الحمدلله علی سابغ نعم اللہ اللہ کا شکر ہے۔ اللہ کی کامل نعمتوں پر۔ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ اگر ان کو اللہ تعالیٰ واپس لائے گا تو میں تیرا شکر ادا کروں گا جیسے تیرے شکر ادا کرنے کا حق ہے؟ حضور نے فرمایا کہ کیا پھر میں نے شکر کیا نہیں؟

حاکم نے کہا کہ اس روایت میں عیسیٰ بن عبداللہ علوی متفرد ہے۔

شیخ احمد نے کہا کہ تحقیق اس بارے میں دوسری اسناد کے ساتھ بھی حدیث مروی ہے۔

۴۳۹۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن بن عبید اللہ خرقی نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو عبداللہ بن شبیب مدنی نے۔ ان کو یعقوب بن محمد زہری نے ان کو سلیمان بن سالم مولیٰ آل جحش نے ان کو سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کا ایک لشکر بھیجا اور فرمایا کہ اگر اللہ ان کو صحیح سلامت لے آیا اور ان کو غنیمت بھی عطا کی تو۔ بیشک اللہ کے لئے میرے ذمے اس بارے میں شکر لازم ہوگا۔ کہتے ہیں کہ کچھ زیادہ دیر نہیں گذری تھی کہ وہ لوگ سلامتی کے ساتھ اور مال غنیمت کے ساتھ واپس آ گئے۔ لہذا آپ کے بعض اصحاب نے کہا کہ ہم نے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ اگر ان کو اللہ سلامتی اور غنیمت کے ساتھ واپس لے آیا تو آپ کے اوپر اللہ کا شکر لازم ہے کہتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے وہ شکر ادا کر لیا ہے۔ میں نے یوں کہا ہے۔

اللھم لک الحمد شکراً ولک المن فضلاً۔

اے اللہ تیری تعریف ہے میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔ اور تیرا احسان ہے بطور تیرے فضل کے۔

ایک دوسرے طریق سے مروی حفصہ بنت سرین سے اس نے عمر بن خطاب سے اور وہ روایت مسند احمد بن عبید میں ہے۔

۴۳۹۲:...... اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو سوار بن عبداللہ نے ان کو محمد بن مسعر نے وہ کہتے ہیں

کہ کہا جعفر بن محمد نے حالانکہ اس کے خچر نہیں مل رہا تھا لہذا انہوں نے کہا اگر اس کو اللہ تعالیٰ میرے پاس واپس لوٹا دے تو میں اس کی ایسی تعریفیں کروں گا جیسے وہ پسند کرے گا۔ کچھ دیر نہیں گذری تھی کہ خچر اپنے زین اور لگام سمیت آ گیا وہ اس پر سوار ہو گئے۔ جب اس پر سید ھے ہو کر بیٹھ گئے تو اپنے کپڑے سمیٹتے ہوئے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور بولے۔ الحمد للہ۔ اللہ کا شکر ہے۔ بس اتنا ہی کہا اور آگے کچھ بھی نہیں کہا۔ لوگوں نے اس بارے میں ان سے بات کی تو وہ کہنے لگے کہ کیا میں نے کچھ چھوڑا ہے یا یہ کہا کہ کیا باقی کچھ رہ گیا ہے میں نے سارا شکر ہی اللہ کے لئے کر دیا ہے۔

۴۳۹۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو فضل نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ الحمد اللہ کہ شکر اللہ ہی کے لئے ہے یا ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں یہ کلام کثیر الاضافہ ہے۔

۴۳۹۴:......ہمیں خبر دی عبداللہ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوالرجال نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص ایک مرتبہ تکبیر کہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے بیس خطائیں مٹائی جاتی ہیں اور جو شخص ایک مرتبہ سبحان اللہ کہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اور جو شخص ایک مرتبہ الحمد للہ کہے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور تیس گناہ مٹائے جاتے ہیں۔

۴۳۹۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الحمد شکر کا سر ہے۔ اور اس کی اصل ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کا شکر قبول نہیں کرتے جو اس کی حمد نہیں کرتا۔

۴۳۹۶:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن محمد بن عنبسہ نے ان کو سلیمان بن سلمہ نے اور احمد بن محمد بن مغیرہ اور محمد بن عوف نے ان کو سلیم بن عثمان نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص ایک سو مرتبہ الحمد للہ کہتا ہے اس کے لئے نیکی ہو گی مثل سو گھوڑے کے جو اللہ کی راہ میں لگام چڑھا ہوئے ہوں۔

۴۳۹۷:......اور اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ جو شخص سبحان اللّٰہ و بحمدہ ایک سو مرتبہ کہے اس کے ثواب ہو مثل ایک سو اونٹ کے جو مکے میں ذبح کئے جائیں۔

۴۳۹۸:......اور اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے جو شخص ایک سو مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ ان کے لئے ثواب ہو گا مثل سو گردن آزاد کرنے کے۔

اس روایت کے ساتھ سلیم بن عثمان فوزی محمد بن زیاد سے متفرد ہے۔

۴۳۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو محمد بن حسین بن مکرم نے بصرہ میں ان کو سلیم بن عبداللہ علائی نے ان کو سلم بن قتیبہ نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوملیح نے ان کو مصعب بن سعد نے ان کو ان کے والد نے کہ ایک عرابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے کوئی دعا سکھلا دیجئے شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے ساتھ نفع دے کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو:

اللھم لک الحمد کلہ و الیک یرجع الا مر کلہ.

اے اللہ سب تعریف تیرے لئے ہے اور ہر امر تیری طرف لوٹتا ہے۔

(۴۳۹۶، ۴۳۹۷، ۴۳۹۸)......الکامل لابن عدی (۳/۱۱۶۵)

نماز کی بہترین دعا:

۴۴۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن ملا نے ان کو خالد بن زید نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری نے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا دعا کون سی اچھی ہے جس کے ساتھ میں نماز میں دعا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام اترے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ بہترین دعا یہ ہے کہ آپ نماز میں یوں دعا کریں۔

اللھم لک الحمد کله ولک الملک کله ولک الخلق کله والیک یرجع الا مر کله واعوذبک من الشر کله

اے اللہ تیرے لئے ہے ہر حمد۔ اور تیرے لئے ہے ہر حکومت۔ اور تیرے لئے ہے ہر مخلوق۔ اور تیری طرف لوٹتا ہے ہر معاملہ۔

اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں ہر شر سے۔

ابوعبداللہ نے کہا کہ خالد بن یزید عمری ابن ابی ذئب سے نقل کرتے ہیں۔ اور وہ متفرد ہیں۔

۴۴۰۱:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو ابوہاشم نے کہ عدی بن ارطاۃ نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا ہے اور ان کی رائے شامیوں والی رائے تھی۔ البتہ تحقیق لوگ خیر کو پہنچے ہیں (یعنی ان کو حاصل ہوئی ہے) قریب تھے کہ وہ دیکھتے۔ لہٰذا عمر بن عبدالعزیز نے ان کی طرف لکھا کہ اللہ عزوجل نے اہل جنت کو جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کر دیا اور اہل جنت سے راضی ہو گیا بایں صورت کہ انہوں نے کہا الحمدللہ اور تیری طرف سے ہے اللہ کی حمد۔

۴۴۰۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو صالح بن محمد رازی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابومعاویہ عبدالرحمٰن بن قیس نے ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بھی اللہ تعالیٰ کسی بندے پر کوئی انعام کرتے ہیں اور وہ یہ کہتا ہے الحمدللہ تو وہ اس نعمت کا شکر ادا کر لیتا ہے اگر دوسری باری کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ثواب متعین فرما دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اس کو تیسری بار کہتا ہے اللہ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

۴۴۰۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو کدیمی نے ان کو ضحاک بن مخلد نے ان کو ابوعاصم نے ان کو بشیر بن بشر بجلی نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہتا ہے الحمدللہ۔ تو وہ جو کچھ دیا جاتا ہے وہ اس سے زیادہ ہوتا ہے اس سے جو کچھ لیا جاتا ہے۔

۴۴۰۴:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے نیساپور میں اور ابوالعباس احمد بن ابراہیم بن احمد جانجان نے ہمدان میں ان کو ابوعلی حامد بن محمد رفاہروی نے ان کو علی بن مشکان نے ان کو عبداللہ بن عبدالعزیز نے ان کو ابراہیم بن طھمان نے ان کو ابوزبیر نے حامد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جس بندے پر کوئی انعام کیا جائے کسی بھی نعمت کا مگر الحمد اس سے افضل ہوتی ہے۔

شیخ احمد رحمہ اللہ نے فرمایا اسی طرح روایت کیا گیا ہے اسی اسناد کے ساتھ اور اس کے ساتھ جو اس سے قبل ہے بطور موصول روایت اور مسند روایت۔ اور حسن سے محفوظ اس قول سے ہے مرۃ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً دوسری روایت ہے۔

۴۴۰۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ایک آدمی سے اس نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بندے پر اللہ تعالیٰ انعام کرتے ہیں پھر وہ اس پر اللہ کی حمد کرتا ہے مگر وہ اللہ کی حمد ہر نعمت سے بہت بڑی ہوئی ہے خواہ وہ کوئی سی بھی نعمت ہو۔

(۴۴۰۳).....الکدیمی محمد بن یونس بن موسی متھم بالوضع.

۴۴۰۶:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبید اللہ خرقی نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو ابوالسائب نے ان کو وکیع نے ان کو یوسف صباغ نے ان کو حسن نے وہ کہتے اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر جو نعمت انعام کرتا ہے پھر وہ یوں کہتا ہے الحمدللہ۔ مگر جو کچھ انعام لے چکا اس سے زیادہ اور اس کو عطا ہو جاتا ہے۔

۴۴۰۷:.....ابن ابوالدنیا نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے سفیان بن عیینہ سے کہ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ بندے کا فعل اللہ کے فعل سے افضل نہیں ہو سکتا۔

شیخ احمد نے فرمایا یہ عالم کی طرف سے غفلت ہے۔ اس لئے کہ بندہ اللہ کی حمد اور اس کے شکر تک نہیں پہنچ سکتا مگر اسی کی توفیق کے ساتھ۔ باقی اس کی فضیلت اس لئے ہے کہ اس میں اللہ کی اچھی ثنا ہے اور خاص اسی کی عنایت کا اقرار ہے جو کہ پہلی والی نعمت میں یہ چیز نہیں ہے۔

۴۴۰۸:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو عبدالعزیز بن بحر نے ان کو ابوعقیل نے ان کو بکر بن عبداللہ نے۔ میں نے سنا وہ کہتے تھے کہ بندہ جب بھی کبھی الحمدللہ کہتا ہے تو اس بندے پر اس کی نعمت کا اضافہ ہو جاتا ہے الحمدللہ کہنے سے اس نعمت کی جزا اس کی جزا نہیں ہوتی کہ تم الحمدللہ کہہ دو تو دوسری نعمت آ جائے گی پس وہ نعمتیں ختم نہیں ہوئیں۔

۴۴۰۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن یونس قزوینی سے انہوں نے ابوبکر بن اسحاق سے انہوں نے سنا جنید سے انہوں نے سنا سری سے وہ کہتے تھے۔ کہ شکر کرنا نعمت ہے اور پھر نعمت پر شکر کرنا بھی نعمت ہے یعنی وہاں تک جہاں شکر کی انتہاء نہ ہو کسی جگہ پر۔

۴۴۱۰:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبید اللہ سمسار نے ان کو احمد بن سلمان نجاد فقیہ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو حسن بن عبدالعزیز جروی نے ان کو عمرو بن ابوسلمہ نے ان کو ابوعبدہ حکم بن عبدہ نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو عقبہ بن سلم نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حبلی نے ان کو صنابحی نے ان کو معاذ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بے شک میں آپ کو محبوب رکھتا ہوں تم کہہ دو۔

ایک دعا کی اہمیت کا ذکر:

اللھم اعنی علی ذکرک و شکرک و حسن عبادتک.

اے اللہ میری اعانت فرما تیرے شکر کرنے پر اور تیرے ذکر کرنے پر اور تیری اچھی عبادت کرنے پر۔

۱:۔ تو صنابحی کہتے ہیں مجھے حضرت معاذ نے کہا کہ میں بھی تجھ سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہی دعا کرو۔

۲:.....ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ مجھ سے صنابحی نے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم یہی دعا کرو۔

۳:.....عقبہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوعبدالرحمٰن نے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم یہی دعا کرو۔

۴:.....حیوۃ نے کہا کہ مجھ سے عقبہ نے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہی دعا کرو۔

۵:.....ابوعبیدہ نے کہا کہ مجھے حیوۃ نے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہی دعا کرو۔

۶:.....عمر نے کہا کہ مجھ سے ابوعبیدہ نے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہی دعا کرو۔

۷:.....عبداللہ نے کہا کہ مجھ سے حسن نے کہا میں تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہی دعا کرو۔

۸:.....کہا ابوبکر بن ابودنیا نے اور میں بھی تم لوگوں سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہی دعا کرو۔

۹:.....شیخ احمد نے کہا کہ ہم نے اس روایت کو کتاب الدعوات میں نقل کیا ہے عبداللہ بن یزید مقری سے اس نے حیوۃ سے سوا اس کے کہ

☆.....فی الأصل الحمروی

انہوں نے اس کو مسلسل بیان نہیں کیا۔

۴۴۱۱:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو محمد بن منکدر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو دعائیں کرتے تھے ان میں سے ایک یہ تھی کہ وہ فرماتے۔

اللھم اعنی علی شکرک و ذکرک وحسن عبادتک.

یہ مرسل روایت پہلی روایت کے لئے شاہد ہے اور اس میں دلیل ہے کہ بندہ اللہ کے شکر تک اللہ کی اعانت کے بغیر رسائی حاصل نہیں کرسکتا۔

ایک شکر کی توفیق مل جانا بھی نعمت ہے جس پر شکر واجب ہے:

۴۴۱۲:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے تھے محمد وراق نے جن کا مفہوم کچھ اس طرح ہے۔

تیرا شکر کرنا اللہ کی کسی نعمت کے بدلے میں جو ہے یہ بذات خود مجھ پر ایک مستقل نعمت ہے اس شکر والی نعمت پر بھی مجھ پر پہلی نعمت کی طرح شکر کرنا واجب ہے۔

شکر کرنے کا وجود اور وقوع تو اس کے فضل کے بغیر تو نہیں ہوسکتا اگر چہ زمانے لمبے ہوجائیں اور عمر بھی مسلسل جاری رہے۔

شکر اگر یسر اور آسانی کے وقت ہو تو اسکی خوشی زیادہ عام ہوتی ہے اور اگر پریشانی کے وقت میں ہو تو اس کے بعد اجر ہی ہوتا ہے۔

یہ دونوں نعمتیں (شکر نعمت اور پھر شکر پر شکر) ایسی ہیں کہ ان میں احسان کا ایسا لامتناہی سلسلہ ہے جس کے ساتھ خشکی وتری بھی بھر جاتے ہیں اور وہم خیال کے پیمانے بھی تنگ ہوجاتے ہیں۔

۴۴۱۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کازی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالرحمن نے ان کو جابر بن زید نے ان کو مغیرہ بن عقبہ نے وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں سوال کیا تھا کہ اے رب کیا تیری مخلوقات میں سے کسی نے ایسی رات گذاری ہے کہ اس نے تیرا ذکر مجھ سے زیادہ طویل کیا ہو۔ پھر اللہ نے اس کی طرف وحی کی کہ ہاں بینڈک نے تجھ سے طویل ذکر کیا۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اعملوا ال داؤد شکرا وقلیل من عبادی الشکور۔

عمل کرو اے آل داؤد شکر کرنے کا اور میری بندوں میں سے شکر گذار کم ہیں۔

داؤد علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب میں شکر کی کیسے استطاعت رکھ سکتا ہوں تم تو مجھ پر انعام کرتے ہو پھر تم نعمت پر شکر کی روز توفیق دیتے ہو پھر تم میرے اوپر نعمت پر نعمت کا اضافہ کئے چلے جاتے ہو (ایک کا شکر ہوا تو نہیں کہ دوسری پھر تیسری پھر لامتناہی نعمتوں کا تسلسل جاری ہے) پھر نعمت بھی تیری طرف سے آتی ہے اور اس پر شکر کی طاقت بھی تیری طرف آتی ہے جو کہ خود بذاتہ نعمت ہے پھر میں کیسے تیرا شکر کرنے کی طاقت رکھ سکتا ہوں اللہ نے فرمایا اے داؤد ابھی تم نے مجھے پہچانا ہے جیسے میری معرفت کا حق ہے۔

نعمت کو اللہ کی طرف سے عطاء سمجھنا بھی شکر ہے:

۴۴۱۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبداللہ خرقی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن بسام نے ان کو صالح مری نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو ابوالخلد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا ہے داؤد علیہ السلام

(۴۴۱۲)......الشکر لابن أبی الدنیا (۸۲)

کے سوال کے بارے میں کہ انہوں نے کہا اے میرے رب کیسے ممکن ہے میرے لئے کہ میں تیرا شکر کروں سوائے تیری (توفیق والی) نعمت کے۔ کہتے ہیں کہ ان کے پاس وحی آئی تھی کہ اے داؤد کیا تم یہ نہیں جانتے کہ تیرے پاس جو نعمتیں ہیں وہ میری طرف سے دی ہوئی ہیں؟

انہوں نے کہا کہ جی ہاں جانتا ہوں اے رب۔ اللہ نے فرمایا کہ بے شک اسی بات پر بطور شکر کے تم سے میں راضی ہو گیا ہوں۔

۴۴۱۵:......اسی مذکورہ اسناد کے ساتھ ابو الخلد سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے موسیٰ علیہ السلام کے سوال پڑھا تھا کہ انہوں نے کہا میرے لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ میں تیرا شکر کروں حالانکہ تیری چھوٹی سے چھوٹی نعمت جو آپ نے مجھ پر رکھی ہے اپنی نعمتوں میں سے میرے سارے اعمال اس کا بدل نہیں بن سکتے۔ کہتے ہیں کہ ان کے پاس وحی آ گئی کہ اے موسیٰ اب تم نے میرا شکر کر لیا ہے۔

۴۴۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن بالویہ نے ان کو محمد بن یونس قرشی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو عبداللہ بن لاحق نے ان کو ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے کہا۔

الحمدللہ الذی کما ینبغی لکرم وجھک وعز جلا لہ.

تمام خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جیسے تیری ذات کی عزت اور تیرے جلال کے غلبے کے شایان شان ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ اے داؤد آپ نے محافظ فرشتوں کو مشقت میں ڈال دیا ہے (یعنی اس کلام کی شان اور اجر و ثواب لکھ لکھ کر مشکل میں پڑ گئے ہیں۔)

۴۴۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن اسماعیل بن مہران نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہشام بن عمار نے اور ابو مسلم عبدالرحمٰن بن واقد حرانی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الرحمٰن جو کہ اللہ کے نام پر ہے تلاوت کی اور ختم کر کے فارغ ہو گئے۔ تو فرمانے لگے کہ کیا بات ہے حاضرین میں تم سب کو خاموش دیکھ رہا ہوں۔ تم سے تو جنات اچھے رہے جواب دینے میں میں جب بھی ان کے سامنے یہ آیت پڑھتا ہوں:

فبای الآء ربکما تکذبان

اے جنوں اور انسانوں تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

تو جنات یہ جواب دیتے تھے:

ولا شیئی من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد.

اے ہمارے رب تیری نعمتوں میں سے کوئی ایسی نعمت نہیں ہے جس کی ہم تکذیب کریں سب تعریف اور شکر تیرے لئے ہے۔

۴۴۱۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو عبدالحمید بن صالح ابوصالح نے ان کو محمد بن ابان نے ان کو ابواسحاق نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے ان کو ابن کعب نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ڈرا تو ان کو ایام اللہ سے (اللہ کے دنوں سے) اور اس کے ایام نعمت ہیں۔

نعمتوں کا ذکر کرنا بھی نعمتوں کا شکر ہے:

۴۴۱۹:......ہمیں خبر دی ابوسہل بن محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابوبکر بن حسب نے بخارا میں ان کو ابواسحاق ابراہیم بن اسحٰق حرمی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابووکیع نے ابوعبدالرحمٰن سے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوداؤد نے ان کو عمرو بن اسماعیل ہمدانی نے ان کو اسحاق بن عیسیٰ نے ان کو ابووکیع نے ان کو ابوعبدالرحمٰن شامی نے ان کو شعبی نے ان کو نعمان بن بشر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور مروزی کی ایک روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

اللہ کی نعمتوں کا تذکرہ کرنا شکر کرنا ہے۔اور تذکرہ نہ کرنا نعمتوں کی ناشکری ہے اور جو شخص قلیل کا شکر نہیں کرتا وہ کثیر کا بھی نہیں کرتا ہے۔

ابو القاسم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے۔کہ جو شخص لوگوں کا شکریہ نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر نہیں کرتا۔اور جماعت برکت سے (یعنی اتفاق کرنا برکت ہے)اور تتر بتر ہونا متفرق ہونا عذاب سے۔

۴۴۲۰:......ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو عبدالوہاب ثقفی نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عمر بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ نعمتوں کو یاد کرنا شکر ہے۔

۴۴۲۱:......اور ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو حمزہ بن عباس نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے یعنی ابن مبارک نے ان کو المبارک نے ان کو حسن نے انہوں نے فرمایا کہ اس کی نعمت کا کثرت کے ساتھ تذکرہ کرو بے شک اس کو یاد کرنا شکر کرنا ہے۔

۴۴۲۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عمر بن عبدالعزیز نے انہوں نے فرمایا۔کہ نعمتوں کو یاد کرنا شکر ہے۔

۴۴۲۳:......ہمیں خبر دی الحسین بن بشران نے ان کو ابو محمد جعفر بن نصیر نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا وہ کہتے تھے کہ اللہ کی طرف سے بندوں پر جو احسانات ہیں ان کی معرفت کے حصول کے لئے اور اللہ نے ان پر جو شکر کرنا فرض کیا ہے اس کے ضیاع کو جاننے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حیاء کو قائم فرمایا تھا۔لہٰذا اس کے شکر کی کوئی انتہائی نہیں ہے جیسے اس کی عظمت کی کوئی انتہاء نہیں ہے۔

۴۴۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر آدمی قاری نے بغداد میں ان کو ابوالعیناء محمد بن قاسم نحوی نے ان کو ابوخبیق نے ان کو شعیب بن حرب نے ان کو ابراہیم بن ادھم نے میرے خیال میں انہوں نے یہ کہا۔اللہ کے اور اپنے درمیان کوئی دوسرا منعم ومحسن نہ بنا۔اس کی نعمتوں کو غیر اللہ سے اپنے اوپر تاوان سمجھ کہتے ہیں کہ ہم سے یوسف بن اسباط نے کہا یہ خوبصورت کلام ہے اس کو یاد کرلو۔

۴۴۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن حمدان نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو محمد بن مصعب نے ان کو سلام بن مسکین نے ان کو حسن نے ان کو اسود بن سریع نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قیدی کو لایا گیا وہ کہنے لگا۔اے اللہ میں بے شک تیری طرف توبہ کرتا ہوں اور میں محمد کی طرف توبہ نہیں کرتا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اس نے حق کو حق والے کے لئے پہچان لیا ہے۔

۴۴۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعلیہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حریری سے وہ کہتے کہ ان کو حدیث بیان کی گئی ہے حضرت ابودرداء نے ایک سال جہاد میں جانا کسی وجہ سے ترک کیا تھا لہٰذا اس کے بدلے میں انہوں نے ایک مرتبہ اس بارے میں ایک آدمی کو کچھ دراہم دیئے اور اس کو سمجھایا کہ جب تم دیکھو کہ مجاہدین میں کوئی ایسا آدمی چل رہا ہے جس کی گود بالکل خرچ سے خالی ہوگئی ہے بس یہ اس کو دے دینا۔حریری کہتے ہیں کہ اس نے ایسا ہی کیا اور ابودرداء نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا اے اللہ نہ بھولنا مستحق کو جو اس کے لائق ہو اور لائق اور حقدار بھی اس کو بنانا جو تجھے نہ بھول چکا ہو۔حریری کہتے ہیں کہ وہ ابودرداء کی طرف واپس لوٹ کر آیا اور ان کو خبر دی کہ مالک بن گیا نعمت کا جو اس کا اہل تھا۔

۴۴۲۷:......ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن بن عبداللہ خرقی نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو عمر بن اسماعیل ہمدانی نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو یوسف صباغ نے ان کو حسین نے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب آدم علیہ السلام کیسے تیرا شکر

کرنے کی استطاعت رکھے گا ان احسانات کے ہوتے ہوئے جو آپ نے اس کے ساتھ کئے آپ نے ان کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور آپ نے اس میں اپنی روح پھونکی اور اس کو اپنی جنت میں ٹھہرایا اور آپ نے اپنے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ اس کو سجدہ کریں۔اور انہوں نے سجدہ کیا اس کو اللہ نے فرمایا اے موسیٰ آدم نے یقین کے ساتھ یہ جان لیا تھا کہ یہ سب کچھ میری طرف سے تھا اس نے ان سب کے مقابلے میں میری حمد کی تھی بس یہی اس کا شکر ادا کرنا تھا ان تمام نعمتوں کے لئے جو میں نے اس پر کی تھیں۔

اللہ کے شایان شان شکر:

۴۴۲۸:......اور ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر احمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا ابوذئب سے اس نے مقبری سے اس نے اپنے والد سے آپ نے عبداللہ بن سلام سے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب وہ کونسا شکر ہے جو تیری شایان شان ہے۔اللہ نے فرمایا کہ ہمیشہ اپنی زبان کو میرے ذکر کے ساتھ تر رکھو۔انہوں نے عرض کیا کہ ہم ایک حال سے دوسرے حال میں ایسے ہوتے ہیں کہ ہم تیرا اس وقت ذکر نہیں کر سکتے اللہ نے فرمایا کہ وہ کیا ہے؟ عرض کیا قضاء حاجت کے وقت غسل جنابت کے وقت۔اور بغیر وضو کی حالت پر۔فرمایا کہ ہرگز نہیں۔عرض کیا اے رب پھر میں کیسے ذکر کروں؟ فرمایا کہ تم یوں پڑھو۔

سبحانک اللھم و بحمدک لاالٰہ الا انت فجنبنی الاذی سبحانک اللھم و بحمدک لاالٰہ الاانت فقنی الا ذی.

تو پاک ہے اے اللہ اپنی حمد کے ساتھ تیرے سوا کوئی معبود نہیں پس مجھے گندگی سے الگ کردے پاک ہے تو
اے اللہ اپنی حمد کے ساتھ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے صرف تو ہی ہے پس تو مجھے تکلیف سے بچا۔

چار چیزیں جس کو مل گئیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی:

۴۴۲۹:......ہمیں خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن عبیداللہ نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو محمود بن غیلان مروزی نے ان کو مؤمل بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو حمید طویل نے ان کو طویل بن خبیب نے ان کو ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں ہیں جس کو وہ مل گئیں اسے دنیا آخرت کی بھلائی مل گئی قلب شاکر زبان ذاکر بدن صابر (آزمائش) امانت دار بیوی۔جو اس کی عزت میں خیانت کرے نہ مال میں۔

۴۴۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو سعید بن ابو مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابن زحر نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم ابوعبدالرحمٰن نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا حضرت معاذ بن جبل سے اے معاذ شکر کرنے والا دل۔ذکر کرنے والی زبان۔اور نیک بیوی جو تیرے دینی اور دنیوی کاموں میں تیری مدد کرے یہ بہتر ہیں کثیر لوگوں سے۔

۴۴۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابودارم نے ان کو ابوالعباس احمد بن علی بن اسماعیل اشعری نے ان کو محمد بن مہران حمال نے ان کو محمد بن معلیٰ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسن سلمی نے ان کو زاہر بن احمد فقیہ نے ان کو محمد بن عمرو ہجری نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو محمد بن معلیٰ نے ان کو زیاد بن خیثم نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبداللہ بن سمرہ نے کہ سلمی نے کہا کہ اس کی ایک روایت میں سمرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آزمائش میں مبتلا کیا گیا پھر اس نے صبر کیا اور جو عطا کیا گیا اور اس نے شکر کیا جو ظلم کیا گیا اور اس کو بخش دیا گیا اور جس نے ظلم کیا اور پھر استغفار کیا۔پوچھا گیا کہ کیا ہے ان کے لئے فرمایا وہی لوگ امن والے ہیں اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔اس کو روایت کیا ہے علی بن نجر نے محمد بن معلیٰ کوفی سے اور وہ قوی نہیں ہے اور دوسرے طرق سے بھی مروی ہے جیسے درج ذیل۔

۴۴۳۲:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو حسین بن اسحق تستری نے ان کو عمر بن خالد مخزومی نے ان کو عمر بن راشد نے ان کو ابوعبدالرحمن بن حرملہ نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس شخص میں تین صفات ہوں اس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں داخل کریں گے اور اس کو اپنی محبت دکھائیں گے اور وہ اسی کی پناہ میں ہوگا وہ جس کو عطا کیا جائے تو شکر کرے جب وہ قدرت رکھے تو معاف کردے جب غصہ آئے تو رک جائے۔ یہ اسناد ضعیف ہے۔

اللہ کی حفاظت میں جگہ پانے والے تین شخص:

۴۴۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعلی بن شاذان نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن جعفر درستویہ فارسی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عامر بن راشد مولیٰ عبدالرحمن بن ابان بن عثمان مدینی نے ان کو محمد بن عبدالرحمن بن ابوذویب قرشی ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو محمد بن علی نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص کام کے ہیں جس میں وہ اللہ اس کو اپنی حفاظت میں جگہ دے گا۔ اور اس پر اپنی رحمت کا پردہ ڈالے گا اور اس کو اپنی محبت میں داخل کرے گا۔ پوچھا گیا کیا وہ کیا ہیں یارسول اللہ؟

فرمایا وہ شخص جس وقت اس کو دیا جائے تو شکر کرے اور جس وقت کسی پر قدرت پالے تو معاف کردے اور جب غصہ آئے تو وہ اس سے باز آجائے۔ اسی طرح کہا۔ اور دیگر نے کہا کہ عمر بن راشد مولیٰ مروان پھر ابان بن عثمان ہے اور وہ شیخ مجہول ہے اہل مصر میں سے وہ ایسی روایتیں لاتا ہے جن کا کوئی متابع نہیں ہوا۔ اور وہ عمر بن راشد یمانی کے علاوہ ہے جو یحیٰی بن ابوکثیر سے روایت کرتا ہے۔

اور اس کو بھی روایت کیا ہے مطرف بن عبداللہ سے ابومصعب مدینی نے ابن ابوذویب سے۔

۴۴۳۴:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن داؤد بن ابوصالح نے ان کو ابومصعب مدینی نے جس کا لقب مطرف ہے ان کو حدیث بیان کی ہے۔ محمد بن عبدالرحمن بن ابوذویب نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اس نے مذکور روایت کی طرح۔

۴۴۳۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حجاج نے ان کو مہدی نے ان کو غیلان نے ان کو مطرف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے سنا کہتے تھے۔ اگر مجھے عافیت دی جائے اور میں شکر کروں تو یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں آزمائش میں مبتلا ہو جاؤں پھر میں صبر کروں۔ میں نے عافیت میں نظر ڈالی تو میں نے اس میں دنیا اور آخرت کی بھلائی پائی ہے۔

۴۴۳۵:......مکرر ہے کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یعقوب بن عمر بن عاصم نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو محمد بن ہلال نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا کہ میں نے نظر ڈالی کہ نہ خیر ہے نہ شر ہے اس میں نہ آفت ہے اور ہر شئی کی کوئی آفت و ہلاکت ہوتی ہے۔ تو وہ بندہ جس کو عافیت ملے اور وہ شکر کرے۔

۴۴۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو عمر بن احمد عثمان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن میمون نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا۔

وہ خیر جس میں کوئی شر نہ ہو وہ شکر ہے جو عافیت کے ساتھ۔ کتنے ایسے انعام یافتہ لوگ ہوتے ہیں جو شکر گذار ہوتے ہیں۔ اور کتنے آزمائش میں مبتلا غیر صابر ہوتے ہیں۔

۴۴۳۷:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو اسماعیل بن عبداللہ بن زرارہ نے ان کو حماد

بن زید نے ان کو بدیل بن میسرہ نے کہ مطرف کہتے تھے البتہ اگر مجھے عافیت دی جائے اور میں اس پر شکر کروں یہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں تکلیف میں مبتلا ہو کر صبر کروں اور انہوں نے خیال کیا ہے کہ ابوالعلا یعنی ان کا بھائی کہا کرتا ہے۔اے اللہ اس میں سے کچھ بھی ہو پس اس کو میرے لئے جلدی فرما۔

زہد کی حدو انتہاء:

۴۴۳۸:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عبدالحمید بن ابو یزید نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو علی بن مدینی نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان بن عینیہ سے کہا گیا کہ زہد کی حدو انتہاء کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ ہے کہ تو نرمی کے وقت شکر کر تکلیف کے وقت صبر کر جب کوئی ایسے کرتا ہے تو وہ زاہد ہوتا ہے۔سفیان سے پوچھا گیا کہ شکر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔یہ کہ تم اس چیز سے بچو جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔

۴۴۳۹:.....ہمیں خبر دی ابواسحق ابراہیم بن محمد بن علی بن معاویہ نیساپوری نے ان کو ابوحامد بن محمد عفصی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحق بن موسیٰ خطمی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو سعید بن عبدالعزیز تنوخی نے کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے تھے۔

سبحان مستخرج الشکر با لعطآء و مستخرج الدعآء با لبلآء.

پاک ہے وہ ذات جو شکر کو پیدا کرتا ہے عطاء نعمت کے ذریعے اور دعا کو پیدا کرتا ہے تکلیف اور مصیبت کے ذریعے۔

شکر وصبر میں افضل کونسا ہے؟

۴۴۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ استاذ ابوسہل محمد بن سلیمان سے شکر کے بارے میں پوچھا گیا اور صبر کے بارے میں کہ دونوں میں سے کون سا افضل ہے؟ فرمایا کہ دونوں برابر کے مقام پر ہیں شکر خوشی کی سواری ہے تو صبر دکھ تکلیف کا فریضہ ہے۔وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ صبر بلند ترین امور میں سے ہے کیونکہ شکر استجلاب ہے استدعا ہے (کھینچنا اور مانگنا ہے) تو صبر رک جانا اور راضی ہو جانا ہے اور راضی ہو جانے کا مقام مانگنے کے مقام سے فوقیت وفضیلت رکھتا ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ شکر نعمت کے اوپر ہوتا ہے اور آزمائش کے ٹل جانے پر۔اور صبر نعمت پر ہوتا اور مشکل کے اوپر ہوتا ہے۔وہ دونوں برابر کے ترازو کے پلڑوں میں ہیں۔اور اس بارے میں دونوں کے جمع کرنے اور فرق کرنے کے بارے میں کئی اقوال ہیں جو مذکور ہیں ایک مستقل رسالے میں جس میں استاذ ابوسہل کا کلام جمع ہے۔

۴۴۴۱:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو حکم بن سنان نے ان کو حوشب نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا جب اسے پیدا فرمایا اور اہل جنت کو اپنی دائیں ہتھیلی پر نکالا اور اہل جہنم کو اپنی بائیں ہتھیلی پر نکالا لہٰذا وہ لوگ زمین پر چلنے لگے ان میں اندھے بھی تھے اور گونگے بھی اور مصیبت زدہ بھی آدم علیہ السلام نے دعا کی اے میرے رب کیا آپ نے میری اولاد کے درمیان برابری نہیں کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم میں نے یہ چاہا ہے کہ میرا شکر کیا جائے (یعنی کہ بعض نعمتوں سے محروموں کو صاحب نعمت دیکھ کر شکر کریں)۔

۴۴۴۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے اور حسن نے دونوں نے کہا جب آدم علیہ السلام کے سامنے (عالم مثال میں) ان کی اولاد پیش کی گئی تو انہوں نے ان میں سے بعض کی بعض پر فضیلت دیکھی تو عرض کیا اے میرے رب کیا آپ نے ان کے درمیان برابری نہیں کی اللہ نے فرمایا کہ میں نے چاہا کہ

میرا شکر کیا جائے۔

کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھنے کے وقت کی دعا:

۴۴۴۳:..... ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو مطرف بن عبداللہ حارثی نے۔ اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی رحمۃ اللہ علیہ بطور املاء کے ان کو احمد بن محمد بن اسحق قلانسی نے ان کو محمد بن ہشام نے ان کو مطرف بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم اپنے میں کسی کو کسی مصیبت میں مبتلا دیکھو تو یوں دعا کرو۔

الحمدللّٰہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ.

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس تکلیف سے عافیت بخشی ہے جس میں آپ مبتلا ہیں اور مجھے اپنے بہت سے بندوں پر فضیلت بخشی ہے۔

اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے۔ کہ جب تم میں سے کوئی کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ کہے۔

الحمدللّٰہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ و فضلنی علیک و علی کثیر من عبادہ تفضیلا.

اگر یہ پڑھے تو اس نعمت کا شکر ادا ہو جاتا ہے۔

۴۴۴۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو سالم بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جب کوئی آدمی ان مصائب میں سے کسی کا سامنا کرے تو کہے:

الحمدللّٰہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ و فضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا.

تو اس کو وہ مصیبت نہیں پہنچے گی کبھی بھی خواہ کچھ بھی ہو جائے۔

معمر نے کہا کہ میں نے سنا غیر ایوب سے وہ اس حدیث کو ذکر کرتا تھا۔ اور کہا کہ انشاء اللہ اس کو وہ مصیبت نہیں پہنچے گی۔

۴۴۴۵:..... شیخ احمد نے کہا کہ اس کو روایت کیا ہے عمر بن دینار قہرمان آل زبیر نے سالم سے اس نے ابن عمر سے اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔

جو شخص کسی تکلیف میں گرفتار شخص کو دیکھے کہتے ہیں کہ پھر راوی نے اسی دعا کو ذکر کیا جیسے ایوب کی روایت میں گذری ہے۔ لیکن ابداً کا لفظ نہیں کہا (یعنی ہمیشہ وہ تکلیف نہیں پہنچے گی) ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف نے مکہ میں۔ ان کو ابوبکر بن ابوالموت نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو حازم نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمرو بن دینار نے۔ پھر مذکورہ دعا ذکر کی ہے۔

۴۴۴۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن علی نجار حافظ نے انہوں نے کہا وہ ہمیں لکھوائی تھی۔ ان کو احمد بن نصر لباد نے ان کو سعید بن داؤد زبیری نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے اور عبدالعزیز بن محمد دلاوردی نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب کے پاس لہذا سفیان ثوری آنے کی اجازت مانگی انہوں نے ان کو اجازت دی وہ ان کے پاس آئے اور بیٹھ گئے لہذا جعفر نے ان سے کہا اے سفیان انہوں نے جواب دیا کہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ تم وہ آدمی ہو جو بادشاہ کو تلاش کرتے اور ڈھونڈتے ہو۔ اور میں وہ آدمی ہوں بادشاہ جس کے پیچھے چلتا ہے۔

اور اس کے علاوہ دیگر راویوں نے کہا کہ بچ تو بادشاہ سے اور اٹھ نہ ٹھکرایا ہوا۔ (یعنی اس سے پہلے کہ میں تجھے باہر نکل دوں)۔

سفیان نے کہا کہ آپ کوئی حدیث بیان کریں تو میں اٹھ جاؤں گا۔ جعفر نے فرمایا میرے والد نے مجھے خبر دی میرے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس کو اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا کرے اسے چاہئے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جس کا رزق مؤخر ہو جائے اسے چاہئے کہ وہ استغفار پڑھے اور جس کو کوئی اور مشکل پیش آئے اسے چاہئے کہ وہ یہ پڑھے **لاحول و لاقوۃ الا باللہ**۔

اس کے بعد حضرت سفیان اٹھ گئے ان کو جعفر نے آوازی دی اور کہا کہ اے سفیان بولے میں حاضر ہوں فرمایا کہ پکڑلو ان کو یعنی محفوظ کرلو ان کو۔ اور کون سی تین ہیں اور ہاتھ سے اشارہ کیا یعنی اپنی انگلیوں کے ساتھ۔

زہری اس سے روایت کرنے میں متفرد ہے اس طرح اور یہ کلام محفوظ ہے بذات خود جعفر کے قول سے اور تحقیق یہ اور ضعیف طریق سے بھی مروی ہے زہیری کی روایت کی مثل۔

۴۴۴۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو منصور دامغانی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوبکر محمد بن قاسم سمنانی نے اپنی یادداشت سے۔ ان کو خلیل بن خالد ثقفی سمنانی نے ان کو عیسیٰ بن قاضی ری نے ان کو ابن ابوحازم نے وہ کہتے ہیں کہ میں جعفر بن محمد کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے ان کا دربان آیا اور بولا کہ دروازے پر سفیان ثوری آئے ہیں۔ پھر ابوحازم نے زہیری کی روایت کے مطابق اس کو ذکر کیا ہے۔

۴۴۴۸:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو محمد بن عبدالملک قرشی نے ان کو ابو عوانہ نے مغیرہ بن عامر سے انہوں نے کہا کہ:

شکر نصف ایمان ہے۔ اور صبر نصف ایمان ہے، اور یقین پورا ایمان ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روزانہ شکر کا کلمہ کہنے والے شخص کا واقعہ:

۴۴۴۹:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو محمد بن علی بن حسن نے ان کو بشر بن سری نے ان کو ہمام بن یحییٰ نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں آیا کرتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پوچھتے کہ کیسے تم نے صبح کی؟ وہ آدمی یہ کہتا میں آپ کی طرف اللہ کا حمد و شکر کرتا ہوں۔ اور اللہ کا شکر آپ کی طرف کرتا ہوں۔ پس نبی کریم اس کے لئے دعا کیا کرتے تھے چنانچہ وہ حسب معمول ایک دن آیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب عادت اس سے پوچھا اے فلا نے تم کیسے ہو؟ کہنے لگا کہ خیریت سے ہوں اگر میں اس کا شکر کروں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ پھر اس آدمی نے کہا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھ سے ہمیشہ پوچھتے تھے۔ اور آپ مجھے دعا بھی دیتے تھے آج آپ نے مجھ سے پوچھا تو ہے مگر مجھے دعا نہیں دی۔ حضور نے فرمایا میں تم سے پوچھا کرتا تھا اور تم اللہ کا شکر کیا کرتے تھے اور میں نے جو آج پوچھا تو تم نے شکر کرنے میں شک واقع کر دیا تھا۔

۴۴۵۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابو اسحٰق مزکی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے اس نے انس بن مالک سے کہ انہوں نے سنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے ایک آدمی سے پوچھا کہ تم کیسے ہو؟ اس نے کہا کہ میں اللہ کا شکر کرتا ہوں آپ کی طرف۔ حضرت عمر نے کہا یہی ہے وہ جو میں تجھ سے چاہتا تھا۔

۴۴۵۱:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حمزہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو مسعر نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ شاید کہ ہم دن میں بار بار ملیں تو ہم ایک دوسرے کی خیریت پوچھیں اس بات سے ہمارا کچھ بھی ارادہ نہ ہو اس کے سوا کہ بس اللہ کا شکر کیا جائے۔

۴۴۵۲:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی گئی ہے

ابن ابوالحواری سے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض اور سفیان بن عیینہ ایک رات کو صبح تک بیٹھے ہم اللہ کی نعمتوں کا تذکرہ کرتے رہے سفیان نے کہا کہ اللہ نے ہم لوگوں پر فلاں فلاں انعام کیا ہے۔ اللہ نے ہم لوگوں پر میرے بارے میں یہ احسان کیا ہے ہمارے ساتھ ایسا کیا ہمارے ساتھ ایسا کیا۔

۴۴۵۳:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد بن عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو سلام بن ابومطیع نے انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس جریری آئے اور تھے وہ اہل بصرہ کے مشائخ میں سے اور حج سے واپس آئے تھے اور بتانے لگے کہ اللہ نے ہمیں ہمارے سفر میں ایسے ایسے آزمایا پھر کہنے لگے کہ کہا جاتا تھا کہ نعمتوں کی گنتی شکر سے ہوتی ہے۔

۴۴۵۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو حسن بن محمد بن زیاد نے ان کو ابوقدامہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو مالک بن انس نے ان کو یحییٰ بن سعید نے کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ نعمتوں کا اضافہ شکر سے ہوتا ہے۔

۴۴۵۵:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطرف نے ان کو جعفر بن محمد بن لیث نے ان کو محمد بن عبید بن حاب نے ان کو محمد بن ثور نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں کہ ایوب کہتے تھے۔ بے شک اللہ کی نعمتوں میں سے ہے بندے پر کہ وہ محفوظ رہے ہر اس بلاء سے جو پیدا ہو یا پیش آئے۔

۴۴۵۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زعفرانی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس خفاف یعنی عبدالوہاب بن عطاء آئے وہ جانتے نہیں تھے۔ چنانچہ اس نے حدیث بیان کی ان کو سچا مان لیا گیا اور حدیث قبول کر لی گئی۔ پھر اس نے اپنے بھائی کو لکھا امابعد تم جان لو کہ تمہارے بھائی نے بغداد میں حدیث بیان کی ہے تو اس کو سچا مان لیا گیا ہے لہذا میں اس نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

۴۴۵۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن بن یعقوب حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن اسحٰق سے۔ وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابونصر عجلی سے انہوں نے سنا محمد بن حرب سے وہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے کہا اللہ کی حمد کرنا ذکر ہے اور شکر ہے اس کے سوا نہ کوئی شئی ذکر ہے نہ ہی شکر ہے۔

آئینہ دیکھنے کی دعا:

۴۴۵۸:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن مسلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیاء نے ان کو عمرو بن ابوالحارث ہمدانی نے ان کو سلم بن قادم نے اور ان کو ابومعاویہ ہاشم بن عیسیٰ حمصی نے ان کو حارث بن مسلم نے ان کو زہری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ جب آئینے میں دیکھتے تو یہ پڑھتے تھے:

الحمدللّٰہ الذی سوی خلقی فعدلہ و کرم صورۃ وجھی فحسنھا و جعلنی من المسلمین

اللہ کا شکر ہے جس نے میرے تخلیق برابر کی پھر اس کو توازن بخشا جس نے میرے چہرے کی صورت کو عزت عطا کی اور اس کو خوبصورت بنایا اور مجھے اپنے فرمانبرداروں میں سے بنایا۔

۴۴۵۹:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم نے ان کو احمد بن عبداللہ نے ان کو علی بن شعیب نے ان کو ابن ابوفدیک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے جعفر بن محمد سے ان کو ان کے والد سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شیشے میں دیکھتے تو یہ کہتے تھے:

الحمدللّٰہ الذی حسن خلقی و خلقی و زان منی ماشان من غیری

اللہ کا شکر ہے جس نے میری سیرت اور صورت کو خوبصورتی عطا کی اور جو چیز میرے ماسواء سے عیب بنتی ہے اس کو مجھ سے زینت دی۔

۴۴۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے، ان کو طاہر بن عمرو بن ربیع بن طارق نے ان کو ان کے والد نے ان کو سری نے ان کو حسن نے کہ ایک آدمی نے کہا:

الحمدللہ ربنا کثیرا کما ینعم ربنا کثیرا

اللہ کا شکر ہے ہمارے رب کا کثیر تعداد میں جیسے ہمارا رب کثیر کثیر انعام کرتا ہے۔

نبی کریم نے سنا تو فرمایا کہ بیشک اللہ تجھ سے محبت بھی کثیر کرتا ہے۔

کھانا کھا کر شکر کرنے والے کی مثال روزہ رکھ کر صبر کرنے والے کی طرح ہے:

۴۴۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ابن ابوحرہ نے اپنے چچا حکیم بن حرہ سے ان کو سلیمان اغر نے ان کو ابوہریرہ نے کہ میں اس کو نہیں جانتا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ کھانا کھا کر شکر کرنے والے کی مثال روزہ رکھنے اور صبر کرنے والے جیسی ہے۔

ان کو روایت کیا ہے ابن وہب نے سلیمان سے اس نے محمد بن عبداللہ بن ابوحرہ سے اس کی اسناد کے ساتھ اور کہا ''اجر میں'' (یعنی اجر میں دونوں مذکور برابر ہیں۔)

اور اس کو روایت کیا ہے عبدالعزیز بن محمد نے محمد بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم سے اور کہا گیا کہ عبدالعزیز سے۔ ابن ابوحرہ سے۔ اس کے والد سے۔ سنان بن سنہ سے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی گئی ہے موسیٰ بن عقبہ سے۔ اس نے حکیم بن ابوحرہ سے اس نے بعض اصحاب نبی سے اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے مقبری کی حدیث سے اور حنظلہ بن علی سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر شک کے۔

۴۴۶۲:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو عمرو ابن ابوالحارث نے ان کو سعید بن اشعث بن سعید نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے تھے۔ ابوعثمان سے وہ سلیمان سے کہ ایک آدمی کے لئے بڑی فراخی دی گئی تھی دنیا میں پھر جو کچھ اس کے ہاتھ میں تھا سب چھین لیا گیا۔ اس نے اللہ کی حمد وثنا کرنی شروع کی یہاں تک کہ بچھانے کو چٹائی نہیں تھی مگر پھر بھی وہ حمد وثنا کرتا۔ دوسرے ایک آدمی کے لئے فراخی کی گئی تھی اس نے صاحب باری سے کہا تم نے دیکھا کہ تم اس حال میں ہو باوجود یہ کہ تم اللہ کی حمد وثنا کرتے ہو؟

کہنے لگے کہ میں اس کی حمد کرتا ہوں اس لئے کہ اس نے جو مجھے انعامات دیئے ہیں اگر میں ساری دنیا دے دیتا تو مجھے نہ ملتی انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہے بتایا آنکھیں ہیں زبان ہے دو ہاتھ ہیں دو پیر ہیں۔

۴۴۶۳:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد بن عبداللہ نے ان کو قاسم بن ہاشم نے کہ وہ حدیث بیان کرنے لگے سعید بن عامر سے یا نیر سے بصریوں میں سے کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا یونس بن عبید کے پاس جو اپنی تنگی حال کی شکایت کرتا تھا۔ یونس نے اس سے کہا کیا تجھے ایک لاکھ درہم میں یہ آنکھ مل جاتی جس کے ساتھ تم دیکھتے ہو پھر بولا کہ نہیں کہتے ہیں کہ وہ اسی طرح ایک ایک کر کے اللہ کی نعمتیں گنواتے رہے پھر بولے میں دیکھتا ہوں کہ تیرے پاس اللہ کی طرف سے کئی کئی لاکھ کی نعمتیں ہیں۔ پھر بھی تو حاجت پوری نہ کرنے کی شکایت کرر ہا ہے۔

ابوطالب کا شکر سے متعلق کلام:

۴۴۶۴:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو علی بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا ابوطالب سے وہ کہتے تھے اپنے کلام میں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تیری ناک کی لکیر کھینچی تھی پھر اس کو سیدھا کھڑا کیا اور اس کو اوپر ابنایا اور خوبصورت کیا۔ پھر تیری

آنکھوں کی پتلیاں گھومائیں اور ان کو ڈھکنے والے پپوٹوں سے لٹکنے والی پلکوں سے محفوظ کیا۔ اور تجھے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل کیا۔ اور تیرے اوپر تیرے والدین کو رحم دل بنایا شفقت وفراخی کے ساتھ پس اس کی نعمتیں تیرے اوپر بہت زیادہ ہیں اور اس کی قوتیں تیرا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔

۴۴۶۵:......ہمیں خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن عبید اللہ خرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابو الدنیا نے ان کو ابراہیم بن راشد نے ان کو ابو ربیعہ نے ان کو ابو غیاث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بکر بن عبداللہ مزنی سے وہ کہتے تھے۔

اے ابن آدم اگر تم چاہو کہ جان لو اللہ کی نعمتوں کی قدر جو تمہارے اوپر ہیں تو اپنی دونوں آنکھیں بند کر کے دیکھو۔ (ظاہر ہے آنکھیں بند کرتے ہی اندھیرا ہو جائے گا کچھ بھی نظر نہیں آئے گا اسی سے اندازہ کر لو کہ یہ تو صرف ایک نعمت تھی جس کو بند کرتے ہی ساری کائنات اندھیرے میں بدل گئی کیا حال ہوگا اگر ساری نعمتیں اللہ نہ کرے ختم ہو جائیں تو کیا حال ہوگا۔ (مترجم)

۴۴۶۶:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ بن ابو دنیا نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن راشد نے ان کو ابو ربیعہ نے ان کو ابو غیاث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بکر بن عبداللہ مزنی سے وہ کہتے تھے۔ اے ابن آدم اگر تو چاہے کہ جان لے کہ اللہ نے تیرے اوپر کس قدر نعمتیں کی ہیں (تو آنکھیں بند کر کے دیکھ لے۔)

۴۴۶۷:......(ابن ابو الدنیا نے کہا) مجھے حدیث بیان کی ہے حمزہ بن عباس نے ان کو عبدان بن عثمان نے ان کو عبداللہ نے ان کو یزید بن ابراہیم نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ابو درداء نے کہا ہے جو شخص اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو نہ پہچانے سوائے اپنے کھانے میں اور پینے میں۔ تحقیق قلیل ہو گیا ہے اس کا علم اور حاضر ہو گیا ہے اس کا عذاب۔ دیگر نے اس میں لفظ لباس کا اضافہ بھی کیا ہے۔ یعنی نعمت لباس میں۔

۴۴۶۸:......ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن نے ان کو احمد بن عبداللہ نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے "ح" اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو ابراہیم نے ان کو حبان بن علی عنبری نے ان کو سعید بن طریف نے ان کو اصبغ بن بناتہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو (پہلے یہ پڑھ لیتے) **بسم اللّٰـه المؤذی**. اور جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی پیٹ پر پھیرتے پھر یوں کہتے اے اس کی نعمتیں کاش یہ بندے جان لیتے ان کا شکر۔ اور ابن عبدان کی روایت میں ہے۔ **باسم الحافظ المؤذی**.

بیت الخلاء سے نکلنے کے وقت حضرت نوح علیہ السلام کی دعا:

۴۴۶۹:......ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن نے ان کو خبر دی احمد بن عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی عباس بن جعفر نے ان کو خبر دی ساد بن فیاض نے ان کو حارث بن شبل نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ام نعمان نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ حدیث بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام کبھی بھی بیت الخلاء سے ایسے نہیں چلے جاتے تھے بلکہ یہ کہتے تھے:

الحمدللّٰه الذی اذا قنی لذته و ابقی منفعته فی جسدی و اخوج عنی اذاه

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اپنی نعمت کی لذت چکھائی اور اس کا نفع میرے جسم میں باقی چھوڑا اور مجھ سے تکلیف دینے والی چیز نکال دی۔

۴۴۷۰:......ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو اصبغ بن زید نے یہ کہ حضرت نوح علیہ السلام جب بیت الخلاء سے نکلتے تھے تو مذکورہ دعا کرتے تھے لہذا وہ شکر گذار بندے نام رکھے گئے۔

☆......القائل هو ابن ابی الدنیا

۴۴۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ زاہد نے ان کو احمد بن مہران نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو سلمان نے کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام جب کھانا کھا کر فارغ ہو جاتے یا کپڑے پہن لیتے تو اللہ کا شکر کرتے لہذا وہ بہت شکر گذار بندے کہلائے۔

۴۴۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن بن عبیداللہ نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابودنیا نے ان کو حمزہ بن عباس نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ بن شبل نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے کہ بے شک وہ شکر گذار بندے تھے فرماتے ہیں کہ جو بھی چیز کھاتے تو اللہ کا شکر ادا کرتے کوئی چیز پیتے تو اللہ کا شکر ادا کرتے کوئی قدم چلتے تو اللہ کا شکر ادا کرتے۔ہاتھ کے ساتھ کچھ پکڑتے تو اللہ کا شکر کرتے لہذا اللہ نے ان کی تعریف فرمائی کہ بے شک وہ شکر گذار بندے تھے۔

۴۴۷۳:......اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ نے ان کو ہشام بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن کعب قرظی سے وہ کہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام جب کھا لیتے تو کہتے **الحمدللہ** جب پیتے تو کہتے **الحمدللہ** اور جب پہنتے تو کہتے **الحمدللہ** لہذا اللہ نے ان کا نام شکر گذار بندہ رکھا۔

۴۴۷۴:......ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی سلمہ بن شبیب نے ان کو سہل بن عاصم نے ان کو ابو ربیعہ نے ان کو ہشام بن سلمان نے وہ کہتے ہیں میں حضرت حسن کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور بکر بن عبداللہ مزنی کے۔حسن نے ان سے کہا اے ابو عبداللہ۔تیرے مسلمان بھائیوں کے لئے کچھ سوچنے کی باتیں ہیں۔اس کے بعد اس نے اللہ کی حمد وثنا کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا پھر کہنے لگے اللہ کی قسم میں یہ نہیں جانتا کہ تمہارے او پر اور مجھ پر اور سارے لوگوں پر دو میں سے کون سی نعمت افضل ہے نعمتوں کو اندر لے جانے کے راستے کی یا (گندگیوں کو) نکالنے کی جگہ بنانے والی نعمت کہ (جب ہمیں تکلیف ہونے لگتی ہے) تو اس کو نکال دیتا ہے؟ حضرت حسن بصری نے کہا کہ آپ نے عجیب بات کہی ہے اے بکر واقعی یہ اللہ کی عظیم نعمتوں میں سے ہیں۔

۴۴۷۵:......ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن نے ان کو احمد بن عبداللہ نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو اسماعیل بن عبید نے ان کو حسن نے انہوں نے کہا ہے۔افسوس انسان پر کہ کھاتا ہے لذت کے ساتھ اور نکالتا ہے آسانی کے ساتھ۔اس ملک کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ۔وہ دیکھتے تھے کہ ان کے خادموں میں سے ایک خادم میرے پاس آتا تھا سامان کی ناپ تول کرتا پھر ہٹ کر کھڑے ہو کر پیشاب کر لیتا پھر کہتا اے افسوس تیری جیسے پر اتنی پیتا ہے کہ اس سے اس کی پیاس ختم ہو جاتی ہے۔جب پی لیتا ہے تو اس کے ان گھونٹوں میں کئی کئی ہلاکتیں ہوتی ہیں۔اے افسوس اس کے نعمت کا سمندر ہم کھاتے ہیں۔اور وہ آسانی کے ساتھ نکل جاتا ہے۔

کھانا کھاتے وقت حضرت ایوب علیہ السلام کی حمد وثناء:

۴۴۷۶:......شیخ احمد نے کہا کہ ہم نے کتاب الدعوات میں روایت کی ہے حدیث ابوایوب نبی کریم سے کہ بے شک وہ جب کھانا کھاتے تو یوں فرماتے:

الحمدللّٰہ الذی اطعم و سقٰی و سوغہ و جعل لہ مخرجاً

اللہ کا شکر ہے جس نے کھلایا پلایا اور آسانی سے اسے پیٹ میں اتارا اور پھر اس کے فضلے کے خرچ کی جگہ بنائی۔

۴۴۷۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابی دنیا نے ان کو فضل بن سہل نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے ان کو مخرمہ بن بکیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو زہرہ بن معبد نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حبلی نے ان کو ابوایوب نے ان کو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ پھر راوی نے مذکورہ دعاذ کر کی ہے۔

۴۴۷۸:......ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ نے ان کو ابو احمد حافظ نے ان کو عبداللہ بن سلیمان بن اشعث نے ان کو احمد بن صالح نے ان کو ابن وہب نے ان کو عبداللہ بن سعید نے ان کو عبدالجلیل بن حمید نے کہ اس نے سنا ابن شہاب سے وہ کہتے ہیں اللہ کے اس ارشاد کے بارے میں اعملوا ال داؤد شکراً (عمل کروانے آل داؤد شکر کا) کہتے ہیں کہ یوں کہو الحمدللہ (اللہ کا شکر ہے۔)

پانی پینے کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد وثناء:

۴۴۷۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے علی بن جعد نے ان کو فضیل بن مرزوق نے ان کو جابر نے ان کو ابو جعفر نے کہ رسول اللہ جب پانی پیتے تھے تو یوں شکر کرتے تھے:

الحمدللّٰہ الذی جعله عذبا فراتا برحمته ولم یجعله مالحا اجاجاً بذنوبنا

اللہ کا شکر ہے جس نے اس (پانی کو) میٹھا نفیس بنایا اپنی رحمت کے ساتھ اور اس کو نمکین اور کڑوا نہیں بنایا ہمارے گناہوں کے سبب سے۔

۴۴۸۰:......وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ نے ان کو اسحٰق بن اسماعیل نے ان کو جریر بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن شبرمہ نے ان کو حسن نے وہ کہتے تھے (یہی دعا) جب پانی پیتے تھے۔

۴۴۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمرویہ نے کہتے ہیں کہ صالح بن احمد حنبل نے کہا۔ کہ میرے والد (امام احمد حنبل) رحمۃ اللہ وضو کا پانی دینے کے لئے کسی کو نہیں بلاتے تھے بلکہ خود ہی پانی نکالتے جب کنویں میں سے پانی کا ڈول بھرا ہوا نکلتا تو کہتے الحمدللہ (اللہ کا شکر ہے) میں نے ان سے کہا اباجان اسی طرح کہنے کا کیا فائدہ ہوگا۔ فرمایا۔ بیٹا تم نے سنا نہیں اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

ار ئیتم ان اصبح ماء کم غوراً فمن یاتیکم بماء معین

بتاؤ تم اگر تمہارا پانی نیچے سے نیچے چلا جائے کون ہے ایسا جو لے آئے تمہارے پاس جاری پانی۔

۴۴۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن عبدان نیساپوری نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد بیہقی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی ہے معاویہ بن صالح نے ان کو ابوحلبس یزید بن میسرہ نے کہ انہوں نے کہا میں نے سنا ہے ام درداء سے وہ کہتی ہے میں نے سنا ہے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے نہیں سنا کہ انہوں نے اس سے پہلے یا بعد کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت بولی ہو فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اے عیسیٰ بن مریم میں تیرے بعد ایک امت بھیجنے والا ہوں۔ اگر ان کو وہ حالت پہنچے گی جس کو وہ پسند کریں گے تو وہ اللہ کی حمد اور شکر کریں گے اور اگر انہیں ایسی کیفیت سے دوچار ہونا پڑا جس کو وہ ناپسند کریں گے تو وہ اس میں حصول اجر وثواب کی نیت کریں گے اور صبر سے کام لیں گے۔ حالانکہ نہ حلم ہوگا نہ علم۔

عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے رب یہ کیسے ممکن ہوگا ان کے لئے حالانکہ نہ حلم ہوگا نہ علم ہوگا؟ فرمایا میں دوں گا ان کو اپنے حلم میں سے بھی اور اپنے علم میں سے بھی۔

۴۴۸۳:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابوبکر بن خب نے ان کو عبداللہ بن روح مدینی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو حبیب بن ابو ثابت نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلے پہلے جو شخص جنت میں بلایا جائے گا وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی حمد وشکر کریں گے آسائش میں بھی اور سختی میں بھی۔

۴۴۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو نصر بن حماد نے ان کو

شعبہ نے ان کو حبیب بن ثابت نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

۴۴۸۵:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے بطور املاء کے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو حامد بن محمود مقری نے ان کو اسحاق بن سلمان رازی نے ان کو ابوسنان نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عمر بن سعد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حیران ہوں اس مؤمن پر جس کو کچھ ملے تو وہ کہتا ہے الحمد للہ اور شکر کرتا ہے اور اگر آزمائش میں مبتلا کیا جائے تو کہتا ہے الحمد للہ۔ اور صبر کرتا ہے۔ مؤمن کو تو ہر حال میں اجر دیا جاتا ہے۔ یہاں تک وہ لقمہ جس کو وہ اپنے منہ کی طرف اٹھاتا ہے اس میں۔

۴۴۸۶:...... اس کو معمر نے روایت کیا ہے ابواسحٰق سے اس عیزار بن حریث سے عمرو بن سعد سے اسی مفہوم میں۔

۴۴۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیساپوری نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو سری بن حزیمہ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو صہیب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ مؤمن کے معاملے میں حیرانی ہوتی ہے اور خوشی ہوتی ہے کہ مؤمن کا تو ہر معاملہ خیر کا ہے اگر اس کو آسائش ملے تو شکر کرتا (شکر سے ثواب حاصل کیا) اگر اس کو تنگی پہنچ جائے تو صبر کرتا ہے (اس طرح صبر کرنے کا ثواب حاصل کرتا ہے) تو ہر طرح بہتر ہی ہوا اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں سلیمان بن مغیرہ کی حدیث سے۔

۴۴۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو حمزہ بن عباس نے ان کو عبدان بن عثمان نے ان کو عبید بن مبارک نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا صالح بن سمار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کیا مجھ پر اللہ کی وہ نعمت جو مجھ پر فراخی کی گئی ہے افضل ہے یا وہ نعمت جو مجھ سے سمیٹی گئی ہے وہ افضل ہے۔

۴۴۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی محمود بن خراش نے ان کو اشعث بن عبدالرحمٰن بن زید نے ان کو مجمع انصاری نے اہل خیر کے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے ضرور انعام فرمایا ہے ان چیزوں میں بھی جن کو اس نے دنیا میں ہم سے روک لیا ہے اور سمیٹ لیا ہے یہ انعام افضل ہے اس نعمت سے جس میں اس نے ہمارے لئے فراخی کر دی ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو اپنے نبی کے لئے پسند نہیں فرمایا۔ پس میں اگر اس چیز میں ہوں جو اس نے اپنے نبی کے لئے پسند کی ہے تو یہ امر مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ اس میں ہوں جس چیز کو اس نے ان کے لئے ناپسند کیا ہے اور جس چیز سے غصہ کیا ہے۔

دنیا کی لذات وخواہشات نہ ملنے پر بھی شکر کرنا چاہئے:

۴۴۹۰:...... کہا ہے عبداللہ نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے بعض علماء سے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ عالم کے لئے مناسب ہے کہ وہ اللہ کی حمد اور شکر کرے ان چیزوں پر جو اس سے روک لی گئی ہیں دنیا کی لذات میں سے اور خواہشات میں سے۔ کیونکہ ان چیزوں کے بارے میں حساب وکتاب بھی نہیں دینا پڑے گا جو اس کو عطا نہیں ہوئیں اگر ملتیں تو ظاہر ہے اس کا دل ان کے ساتھ بھی مشغول ہوتا اور اس کے اعضاء بھی اس کی کلفت اٹھاتے۔ لہٰذا وہ اللہ کا شکر کرے اس سکون قلب پر اور اطمینان پر (کہ جو چیز نہیں ہے اس کی کیا فکر)۔

۴۴۹۱:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد بن ابوعثمان زاہد نے ان کو ابوالحسین علی بن یوسف نصیبی نے مکہ میں ان کو عبداللہ بن محمد مفسر نے ان کو محمد بن مثنی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ ہر انسان آزمائش اور امتحان میں ہے یا اس کی آزمائش ہے نعمت کے ساتھ تا کہ دیکھا جائے کہ اس کا شکر کرنا کیسا ہے؟ یا اس کی آزمائش ہے نہ دے کر کے تا کہ دیکھا جائے کہ اس کا صبر کیسا ہے؟

۴۴۹۲:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابومحمد حسن بن ابوالحسین عسکری نے ان کو محمد بن احمد بن عبداللہ عامری نے ان کو عمر بن صدقہ جمال نے وہ کہتے ہیں کہ میں مقام اخیم میں ذوالنون مصری کے ساتھ تھا۔انہوں نے وہاں کھیل کی آواز اور ڈھول بجنے کی آواز بھی سنی اور جھومنے لوڈی ڈالنے کی تو پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ ان کو بتایا گیا کہ شہر میں کسی کا عرس ہے۔اور دوسری طرف رونے کی چیخ وپکار کی اور بلبلانے آوازیں سنی تو یہ پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ فلاں آدمی کا انتقال ہو گیا ہے۔ چنانچہ ذوالنون مصری نے مجھ سے کہا کہ چلو یہاں سے اے عمر بن صدقہ یہ لوگ عطا کئے گئے مگر انہوں نے شکر نہیں کیا۔اور یہ دوسرے لوگ مصیبت میں ڈالے گئے مگر انہوں نے صبر نہیں کیا مجھ پر اللہ کی قسم ہے کہ میں اس شہر میں رات نہیں گذاروں گا لہذا اسی وقت ہم اخیم سے فسطاۃ شہر کی طرف چلے گئے۔

۴۴۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو حسن بن عبدالعزیز جروی نے ان کو حارث بن مسکین نے ان کو ابن وہب نے ان کو عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ بعض اصحاب اہل علم نے کہا کہ بے شک بعض اللہ کی نازل کردہ آسمانی کتابوں میں ہے کہ اللہ نے فرمایا تھا۔خوش کردو میرے مؤمن بندے کو وہ ایسا تھا کہ جو بھی کیفیت اس پر آتی تھی اگر وہ اس کو پسند کرتا تھا تو کہتا تھا الحمدللہ۔الحمدللہ۔ ماشاءاللہ اور فرمایا میرے مؤمن بندے کی رعایت کرو اس لئے کہ اس پر جو بھی کوئی مشکل یا پریشانی آتی جس کو وہ ناپسند کرتا مگر یہی کہتا الحمدللہ۔الحمدللہ۔ میں دیکھتا ہوں اپنے بندے کو وہ اس وقت بھی میری حمد کرتا ہے جب میں اس کو ڈراؤں جیسے اس وقت حمد کرتا ہے میری جب میں اس کو خوش کروں لہذا میرے بندے کو میرے قریب گھر میں داخل کر دو جیسے وہ ہر حال میں میری حمد کرتا ہے۔

۴۴۹۴:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو ابن بکیر نے ان کو ابن الهاد نے ان کو عمرو نے ان کو مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔میرا مؤمن بندہ بمنزلہ ہر خیر کے لئے وہ میری اس وقت بھی حمد کرتا اور شکر کرتا ہے جب میں اس کی پسلیوں کے درمیان سے روح نکال رہا ہوتا ہوں۔
ان کو ولید نے بھی روایت کیا ہے عمرو بن ابوعمرو سے سعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے اسی طرح۔

۴۴۹۵:.....ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن بن عبیداللہ نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن عبید تمیمی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے کہا:

الحمدللہ الذی لایحمد علی المکروہ غیرہ

اللہ کا شکر ہے جس کے سوا کسی اور کا حمد اور شکر نہیں کیا جاتا ناپسندیدہ پر۔

ایک بیمار نابینا کوڑھ کے مریض کے شکر کا واقعہ:

۴۴۹۶:.....ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو حسین بن یحییٰ بن کثیر عنبری نے ان کو خزیمہ نے ان کو ابومحمد عائذ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت وھب بن منبہ ایک ایسے شخص پر گذرے جو بیک وقت۔ بیمار بھی تھا نابینا بھی۔ کوڑھ کا مریض بھی۔معذور بھی (ٹانگوں سے) بغیر لباس بھی۔اور اس کے ساتھ ساتھ بڑھاپا بھی۔مگر وہ یہ کہہ رہا تھا۔ الحمدللّٰہ علی نعمتہ.
اللہ کا شکر ہے اس کی نعمت پر وھب کے ساتھ ایک آدمی تھا اس نے اس سے کہا کہ کون سی شئی باقی رہ گئی ہے تجھ پر نعمت میں سے جس پر تم اللہ کا شکر کررہے ہو۔مصیبت زدہ نے کہا اہل شہر کو ذرا دیکھ لو ان کی اکثریت کو دیکھو ان میں کوئی ایک بھی میرے سوا ایسا نہیں ہے جو اس کو پہچانے اور اس کی معرفت ہو اس کو کیا پھر بھی میں اس کا شکر اور اس کی حمد نہ کروں۔

۴۴۹۷:.....ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے جو بیہق میں رہائش پذیر تھے ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو ابوعبداللہ محمد

(۴۴۹۳).....(۱) فی ب الذی (۴۴۹۴).....(۱) سقط من أ

بن داؤد بن نعمان نے بصرے میں ان کو صلت بن مسعود نے ان کو عقبہ بن مغیرہ نے ان کو اسحاق بن اسحٰق شیبانی نے ان کو ان کے والد نے ان کو بشیر بن خصاصیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس آیا۔ میں ان کو بقیع کے پاس ملا میں نے سنا آپ یہ فرمارہے تھے:

السلام علی اهل الدیار من المؤمنین

سلام ہو اہل دیار پر مومنوں میں سے۔

اتنے میں، میں کٹ کر آپ سے دور رہ گیا تو آپ نے مجھ سے کہا کہ کیا تیرے قدم تھک گئے ہیں، میں نے کہا یا رسول اللہ میرا جہاد کرنا طویل ہوگیا ہے اور میں اپنی قوم کی دیار سے دور ہوگیا ہوں۔ آپ نے فرمایا اے بشیر کیا تو اس ذات کا شکر ادا نہیں کرتا جس نے تیری پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر اسلام میں لے آئی ربعیہ میں سے جو ایسے لوگ ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ لوگ نہ ہوتے تو دھرتی تمام مخلوق سمیت الٹ جاتی۔

۴۴۹۸:......ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن بن عبید اللہ سمسار نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن عبداللہ مدینی نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالاشہب سے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی نے ایک آدمی سے سنا وہ کہہ رہا تھا:

الحمدللّٰہ با لاسلام

اسلام کے ساتھ اللہ کا شکر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک آپ نے ایک بہت بڑی نعمت پر اللہ کا شکر کیا ہے۔

۴۴۹۹:......اور ہم نے روایت کیا ہے بطور مرسل روایت منصور بن صفیہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے پاس سے گذرے وہ کہہ رہا تھا:

الحمدللّٰہ الذی هدانی الی الاسلام و جعلنی من امة احمد

اللہ کا شکر ہے وہ ذات جس نے مجھے اسلام کی ہدایت بخشی اور مجھے امت محمدیہ میں سے بنایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے بہت بڑا شکر کیا۔

۴۴۹۹:......مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا منصور بن صفیہ سے۔ پھر اس نے بھی مذکورہ روایت ذکر کی ہے۔

لا الٰہ الا اللہ کی معرفت بہت بڑی نعمت ہے:

۴۵۰۰:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے انہوں نے سنا سفیان بن عیینہ سے انہوں نے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر ایسی کوئی نعمت انعام نہیں فرمائی جو ان کو لاالٰہ الا اللّٰہ کی معرفت عطا کرنے سے دنیا و آخرت میں ان کے لئے افضل ہو اور لاالٰـہ الا اللّٰـہ ان کے لئے آخرت میں ایسے ہے جیسے دنیا میں ان کے لئے پانی ہے۔ (ظاہر ہے دنیا میں پانی کے بغیر زندگی جیسے ممکن نہیں ایسے ہی آخرت میں کلمہ کے بغیر نجات ممکن نہیں مترجم۔)

۴۵۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن محمد صیرفی نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو یزید بن ابوحکم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے

(۴۴۹۸)......(۱) فی ب علی الإسلام

(۴۴۹۹)......(۱) کذا فی الأصل والصواب منصور بن صقیر.

(۴۴۹۹)......مکرر.(۱) کذا فی الأصل والصواب منصور بن صقیر

سنا سفیان بن سعید ثوری سے وہ کہتے تھے کہ بے شک کہ آخرت میں لا الٰہ الا اللہ کی لذت ایسی ہوگی جیسے دنیا میں ٹھنڈے پانی کی۔

۴۵۰۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضر وی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو حمید اعرج نے ان کو مجاہد نے کہ بیشک وہ اس آیت کو یوں پڑھتے تھے:

و اسبغ علیکم نعمه ظاهرة و باطنة. قال لا اله الله.

اللہ نے تمہارے اوپر اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں کامل کردیں۔ مجاہد کہتے ہیں اس سے مراد لا الہ الا اللہ۔ والی نعمت ہے۔

۴۵۰۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن ادریس نے ان کو روح بن عبدالواحد حرانی نے ان کو ابن سماک نے ان کو مقاتل بن حیان نے کہ:

اسبغ علیکم نعمه ظاهرة و باطنة

اللہ نے تمہارے اوپر اپنی ظاہری باطنی نعمتیں پوری کردیں۔

مقاتل فرماتے ہیں کہ نعمت ظاہرہ اسلام ہے اور نعمت باطنہ۔ اللہ تعالیٰ کا تم لوگوں کے گناہوں پر پردہ ڈالنا ہے اور اس بارے میں ایک حدیث مروی ہے جو کہ دو اسنادوں کے ساتھ مسند ہے دونوں میں ضعف ہے مثلاً یہ ہیں۔

ظاہری و باطنی نعمتوں کا مصداق:

۴۵۰۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن حمدان نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو محمد بن ابراہیم بن نضر نے یہ کہا تھا کہ بصیر نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن عرزمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے یعنی عبدالملک بن سلیمان نے ان کو عطاء نے انہوں نے پوچھا ابن عباس سے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

و اسبغ علیکم نعمه ظاهرة و باطنة

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو میرے علم کے خزانوں میں سے ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ بہر حال نعمت ظاہرہ یہ ہے کہ اس کے سوا بتاؤ کہ کون ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ اور باطنی یہ ہے کہ اگر وہ تیری کمزوریوں کو ظاہر کرنے پر آتا تو کون پردہ ڈالتا۔

۴۵۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن حمشاذ نے ان کو ابویحییٰ بن ابومسرہ نے ان کو عمار بن عمرو بن مالک جنبی نے اور وہ مکہ میں قاضی تھے ان کو ان کے والد نے ان کو جویبر بن سعید نے ان کو ضحاک نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ان سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا گیا تھا:

و اسبغ علیکم نعمه ظاهرة و باطنة

ابن عباس نے فرمایا کہ یہ تو میرے علمی خزانے میں سے ہے جس کے بارے میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ نعمت ظاہرہ کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ نے انسان کی تخلیق کس قدر خوبصورت کی ہے۔ اور باطنہ وہ ہے جو اسے اسلام کی ہدایت دی ہے۔

فرشتے کے خیر القاء کرنے پر شکر:

۴۵۰۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر قاضی نے کوفہ میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو حسن بن ربیع بورانی نے ان کو ابوالاحوص نے عطا بن سائب سے ان کو مرہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ انسان کے ساتھ

شیطان کی بھی ایک رفاقت ہوتی ہے اور فرشتے کی بھی ایک رفاقت ہوتی ہے بہر حال شیطان کا وسوسہ تو شر اور برائی کا وعدہ دینا اور حق کی تکذیب کرانا ہے اور فرشتے کا القا کرنا خیر کا وعدہ دینا اور قبر کی تصدیق کرانا ہے تم میں جو شخص یہ اچھی کیفیت دیکھے اسے چاہئے کہ وہ اللہ کا شکر کرے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

الشیطن یعدکم الفقر ویامرکم الفحشآء

شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے۔ اور تمہیں بے حیائی کرنے کو کہتا ہے۔ الخ۔

۴۵۰۷:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے بطور املاء کے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو محمد بن یحییٰ ذھلی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ابو صالح بن کیسان نے ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے اس کو خبر دی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نہ دیکھیں گے آپ کہ وہ اس کو نقل کریں گے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ پھر ابن عباس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔ علاوہ ازیں اس نے فرشتے کے لمہ کے بارنے میں اضافہ کیا ہے۔ اور امید دلانا صالح ثواب کی۔ اور لمہ شیطان میں انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے اور خیر سے مایوسی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جب تم فرشتے کا القاء محسوس کرو تو اللہ کا شکر کرو اور اس سے اس کے فضل کا سوال کرو۔ اور جب تم شیطانی القاء اور اثر محسوس کرو تو اللہ سے پناہ مانگو اور اس سے استغفار کرو۔ مگر اس روایت میں انہوں نے آیت مذکورہ کا ذکر نہیں کیا۔

اسلام کی دولت بڑی نعمت ہے:

۴۵۰۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو عمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو اسحٰق بن اسماعیل نے ان کو جریر نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا میں نہیں سمجھ سکتا ہوں کہ میرے اوپر دو نعمتوں میں سے کون سی نعمت افضل ہے یہ کہ اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے یا یہ کہ اس نے مجھے خواہشات سے عافیت بخشی ہے۔

اس کو روایت کیا ہے لیث نے اور اعمش نے مجاہد سے۔

۴۵۰۸:......مکرر ہے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین نے ان کو ابو عمرو نے ان کو حنبل نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو قطن بن کعب قطعی نے وہ کہتے ہیں کہ ابوالعالیہ کہا کرتے تھے میں نہیں جانتا کہ مجھ پر دو نعمتوں میں سے کون سی نعمت افضل ہے یہ نعمت کہ اس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے یا یہ نعمت کہ اسنے مجھے یہودی نہیں بنایا۔

ایمان سے بڑھ کر کوئی شے نہیں:

۴۵۰۹:......ہمیں خبر دی ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن علی بن معاویہ نے ان کو ابوالولید نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو یزید بن صالح نے ان کو ھیاج بن بسطام نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ ایمان سے بڑھ کر کوئی غنا نہیں ہے اور عدم ایمان سے بڑی کوئی محتاجی اور فقیری نہیں ہے۔

۴۵۱۰:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر احمد بن سعید زاہدی بخاری نے کوفہ میں ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم مفسر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں اور انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ **واذکروا نعمة اللّٰه علیکم.** تمہارے اوپر جو اللہ کی نعمت ہے اس کو یاد کرو۔ فرمایا کہ اللہ کی نعمت میں سے ہے یہ بات کہ اس نے تیرے دل کو اپنی معرفت کے لئے برتن بنایا ہے۔ اور تیسری زبان کو اپنے

(۴۵۰۶)......(۱) فی ب الحق

ذکر کی چاشنی کے ساتھ نطق دیا ہے اور پچاس برس سے تم نے اس کو پیٹھ کر رکھی ہے۔ مگر اس نے تیرے ایک بار اس سے استغفار کرنے اور معافی مانگنے کی وجہ سے تجھ سے صلح کر رکھی ہے۔

۴۵۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد مروزی نے ان کو محمد بن ابراہیم رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ اپنے واقعات میں کہتے ہیں۔ اور انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

اذهبا الی فرعون انه طغی فقولا له قولاً لینا لعله یتذکر اویخشی

(اے موسیٰ اور ہارون) جاؤ تم دونوں فرعون کے پاس وہ سرکش ہو چکا ہے بات کرو اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ تا کہ وہ نصیحت مانے یا اللہ سے ڈرے۔

تو یحییٰ نے کہا:

اے میرے معبود اور اے میرے سردار یہ تیری شفقت ہے اس کے ساتھ جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خود الہ اور معبود ہے۔ اور تیری کتنی شفقت ہوگی اس شخص کے ساتھ جو یہ اقرار کرے کہ تو ہی معبود ہے۔

۴۵۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر وزاہد صاحب ثعلب نے بغداد میں ان کو ثعلب نے ان کو عمر بن شبہ نے وہ کہتے ہیں کہ لبید نے اسلام کے بارے میں اس کے سوا کچھ نہیں کہا تھا اللہ کا شکر ہے کہ مجھے تا حال یعنی اس وقت تک موت نہیں آئی۔ اور تحقیق کیا گیا ہے کہ اس نے اس کو بدل دیا تھا اور ہم نے اس کو ذکر کیا ہے باب الشیب، میں یہاں تک کہ میں نے اسلام کا لباس پہن لیا ہے۔

۴۵۱۳:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن یحییٰ بن حسن عمی نے ان کو عبداللہ قیسی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع ابوالعالیہ نے کہا میں بے شک یقینی طور پر امید کرتا ہوں کہ کوئی بندہ کسی ایسی نعمت کے درمیان ہلاک نہیں ہوگا جس پر وہ اللہ کا شکر کرتا ہو اور کسی ایسے گناہ پر بھی جس پر وہ استغفار کرتا ہو اللہ سے۔

۴۵۱۴:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو عصمہ بن فضل نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو محمد بن نشیط نے ان کو بکیر بن عبداللہ نے کہ وہ ایک قلی سے ملے جس نے سامان اٹھا رکھا تھا۔ اور وہ یہ کہہ رہا تھا الحمدللہ۔ استغفر اللہ۔ اللہ کا شکر ہے۔ میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس کا انتظار کیا یہاں تک کہ اس نے وہ سامان اتار کر رکھا جس کو اٹھائے ہوئے تھا۔ چنانچہ میں نے اس سے کہا کہ آپ اس سے اچھا کوئی اور کام نہیں جانتے یا نہیں کر سکتے؟ اس نے کہا ہاں کر سکتا ہوں اس سے بہت اچھا اور زیادہ خیر والا میں قرآن مجید پڑھا سکتا ہوں مگر بات یہ ہے کہ بندہ اللہ کی نعمت اور گناہ کے مابین واقع ہے لہذا میں اللہ کا شکر کرتا ہوں اس کی سابقہ نعمتوں پر اور اسی سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہاں کا تو قلی بھی بکر سے زیادہ فقیہ ہے۔

۴۵۱۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو ابن عون نے ان کو بکر بن عبداللہ مزنی نے وہ کہتے ہیں کہ ابوتیمہ جب لوگ کہتے کہ تم لوگ کیسے ہو؟ تو وہ کہتا کہ دو نعمتوں کے درمیان میں اور ایک پوشیدہ گناہ کے۔ جس کو کوئی نہیں جانتا۔ اور ان لوگوں کی طرف سے تعریف کے درمیان نہیں قسم بخدا میں نے نہیں پہچانا اس کے پاس اور نہ میں ایسا ہوں۔

۴۵۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن محمد نے ان کو عبدالصمد بن فضل نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو عصمہ بن عبدالرحمن سکونی نے وہ کہتے ہیں کہ بکر بن عبداللہ مزنی ابوتیمہ ہجیمی کے پاس آئے۔

(۴۵۱۱)......(۱) فی الأصل لمن

اللہ تعالیٰ کا گناہ پر پردہ ڈال دینا بھی نعمت ہے:

ان سے کہا کہ آپ نے کیسے صبح کی؟ اس نے کہا کہ میں نے صبح کی ہے دو ایسی نعمتوں کے درمیان میں دونوں کے درمیان واقع ہوا ہوں میں نہیں جانتا کہ ان میں سے کون سی نعمت افضل ہے ایک تو یہ کہ جب تک اللہ تعالیٰ مجھ پر پردہ ڈالے رکھے مجھے اس بات کا کوئی خوف نہیں ہے کہ مجھے اس کے ساتھ کوئی نقصان پہنچائے گا۔ اور دوسری نعمت محبت اور دوسری جو لوگوں میں سے مجھے اس نے رزق دیا ہے میرے رب کی عزت کی قسم میرا عمل اس کے قابل نہیں تھا۔

۴۵۱۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معاذ نے ان کو ابن عون نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت شعبی کے پاس گیا۔ وہ اپنے صحن میں بیٹھے تھے میں نے پوچھا کہ آپ کیسے ہیں؟ تو وہ کہنے لگے کہ حضرت شریح سے جب کوئی کہتا کہ آپ کیسے ہیں؟ تو وہ کہتے اللہ کی نعمت کے ساتھ ہوں۔ اور اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کرتے اس طرح اور اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھا لیتے۔

۴۵۱۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن حسن بن علی بن فہر مصری مقیم مکہ نے مسجد الحرام میں ان کو ابن رشیق نے ان کو احمد بن ابراہیم بن حکم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ذوالنون مصری سے وہ فرماتے تھے کہ جب ان سے ان کے احباب پوچھتے کہ حضرت آپ نے کیسی صبح کی یعنی کیا حال ہے؟ تو وہ فرماتے ہیں ہم نے اس حال میں صبح کی ہے کہ ہمارے ساتھ اللہ کی نعمتوں میں سے اس قدر نعمتیں ہیں جن کو شمار نہیں کیا جاسکتا اور ان کے ساتھ کثیر نافرمانیاں بھی ہیں۔ اب میں نہیں جانتا کہ ہم کس چیز پر پہلے شکر کریں۔ ان خوبیوں پر جو اس کی طرف سے تمام ہیں۔ ان عیبوں پر جن پر اس نے پردہ ڈال رکھا ہے۔

۴۵۱۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد مروزی نے ان کو محمد بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن معاذ اپنی مناجات میں کہتے تھے اے الٰہی اے میرے معبود تو کتنا بڑا کریم ہے۔ کہ اگر طاعات ہوں تو تو آج ان کو ہمارے حق میں استعمال میں لاتا ہے کام میں لاتا ہے اور کل قیامت میں ان کو تو قبول فرمائے گا۔ اور اگر گناہ ہوں تو تو آج ان پر پردہ ڈال دیتا ہے اور کل قیامت میں تو ان کو بخش دے گا ہم طاعات کے حوالے سے تیری دہری عنایت اور قبولیت کے مابین واقع ہوئے ہیں۔ اور گناہوں کے معاملے میں تیرے عیب پوشی اور مغفرت کے درمیان واقع ہوئے ہیں۔

۴۵۲۰:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابودنیا نے ان کو حدیث بیان کی سلمہ بن شبیب نے ان کو سہل بن عاصم نے ان کو یوسف بن بہلول نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن کلیب سے وہ کہتے ہیں کہ میری طرف ابن سماک نے لکھا۔ اما بعد میں نے آپ کو خط لکھا ہے اور میں خوش ہوں اور گناہ ڈھکے ہوئے ہیں اور میں انہیں دونوں باتوں سے دھوکہ کھائے بیٹھا ہوں۔ جس گناہ پر اس نے مجھ پر پردہ ڈالا ہوا ہے اور جس کے ساتھ دل خوش ہے جیسے کہ وہ معاف ہو چکا ہے۔ اور نعمتیں ہیں جن کے ذریعے اس نے آزمائش کی ہے میں اس پر ایسے خوش ہوں جیسے ان میں میں حقوق ادا کر چکا ہوں کاش کہ میں جانتا ہوتا کہ ان امور کا انجام کیا ہوگا۔

۴۵۲۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوالولید فقیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن خالد بن احمد قاضی سے وہ کہتے کہ میں نے سنا محمد ابن آدم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمارے اوپر پردہ نہ ڈالتا تو ہم کسی کے پاس بیٹھنے کے قابل نہ ہوتے (نہ ہی ہمارے پاس کوئی بیٹھتا۔)

صبح و شام توبہ کرنی چاہئے:

۴۵۲۲:......ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو یعقوب بن عبید نے ان کو یزید بن ہارون

نے ان؛ کو سعد نے ان کو سعد بن ابراہیم نے ان کو طلق بن حبیب نے وہ فرماتے ہیں بے شک حقوق اللہ اس سے کہیں زیادہ بھاری ہیں کہ بندے ان کو قائم کرلیں اور بے شک اللہ کی نعمتیں اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ بندے ان کو شمار کرلیں لیکن تم لوگ صبح کو بھی اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو اور شام کو بھی توبہ کرو۔

۴۵۲۳:.....ہمیں خبر دی ابونصر احمد بن اسماعیل طاہرانی نے۔ (طاہران میں) ان کو عبداللہ بن احمد بن منصور طوسی نے ان کو ابوبکر یوسف بن یعقوب نجامی نے مکہ مکرمہ میں ان کو سفیان بن عینیہ نے ان کو زیاد بن علاقہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راتوں کو عبادت کرتے ہوئے اتنا قیام فرمایا کہ قدم سوج گئے وہ کہا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف نہیں فرمادیئے آپ نے فرمایا کہ کیا میں اپنے رب کا شکر گذار نہ بنوں بخاری ومسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے ابن عینیہ کی حدیث سے۔

۴۵۲۴:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو ابوبکر احمد بن یونس نے ان کو عیسیٰ بن عون حنفی نے ان کو عبدالملک بن زرارہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر جو بھی نعمت عطا کرتے ہیں خواہ وہ اس کے اہل میں ہو یا اس کے مال میں سے یا اولاد میں سے پھر وہ یہ کہتا ہے ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ (اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اللہ کی عطا کے بغیر کوئی طاقت نہیں ہے) تو اس نعمتوں میں اس کے لئے کوئی مصیبت نہیں آتی۔ سوائے موت کے (جو کہ اپنے وقت پر ضرور آتی ہے)۔

شکر سے نعمت میں ترقی ہوتی ہے:

۴۵۲۶:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو علی بن داؤد نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو ابوزہیر نے ان کو یحییٰ بن عصار قرشی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جس کو شکر کی توفیق دیتا ہے پھر اس کو نعمت میں اضافے سے محروم نہیں کرتا کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

لئن شکرتم لازیدنکم

اگر تم شکر کروتو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔

چار عظیم نعمتیں:

۴۵۲۷:.....ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن شبابہ شاہد نے ہمدان میں ان کو احمد ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسن نے ان کو ابراہیم بن حسن نے ان کو خلف نے یعنی ابن خالد مصری نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو عبداللہ بن صالح نے اس سے جس نے ان کو خبر دی تھی۔ وہ حدیث کو مرفوع کرتے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپ نے فرمایا۔

کہ چار نعمتیں ایسی ہیں جس کو وہ عطا ہو جائیں تو چار اور نعمتیں اس کے پیچھے پیچھے ضرور مل جاتی ہیں وہ اس سے نہیں روکی جاتیں۔ جس کو اللہ کا شکر کرنے کی توفیق مل جائے اس سے نعمتوں میں اضافہ ہو جاتا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں۔

(۱).....لئن شکرتم لازیدنکم.

اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں ضرور اضافہ کر کے دوں گا۔

جس کو دعا مانگنے کی توفیق مل جائے اس کے بعد اس کو اجابت وقبولیت بھی مل جاتی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں۔

(۲).....ادعونی استجب لکم

مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو قبول کروں گا۔

اور جس کو استغفار کرنے کی توفیق مل جائے اس کو مغفرت ضرور مل جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(۳)......استغفروا ربکم انه کان غفاراً

اپنے رب سے بخشش مانگو بے شک وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔

اور جس کو توبہ کرنے کی توفیق مل جائے اس سے توبہ کی قبولیت نہیں روکی جاتی وہ ضرور مل جاتی ہے کیونکہ ارشاد فرماتے۔

(۴)......وهو الذی یقبل التوبة عن عباده

صرف وہی اللہ ہے جو اپنے بندوں سے ان کی توبہ قبول کرتا ہے۔

اس کے بعد میں حضرت ابوصالح سے ملا تو میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں میں نے یہ حدیث اس کو بیان کی تھی اور میں نے ابوصالح سے حدیث کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے مجھ کو یہی حدیث بیان کی پھر انہوں نے اس سے سنا کہ تجھے کس نے حدیث بیان کی تھی اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ابوزہیر یحییٰ بن عطارد بن مصعب نے اپنے والد سے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اس نے یہی حدیث ذکر کی۔ میں نے خیال کیا کہ وہ ابراہیم بن حسین کسائی ہیں وہ یہی کہتے ہیں۔ انہوں نے اس کو روایت کیا ہے اسناد موصول کے ساتھ اور وہ محفوظ نہیں ہے۔

۴۵۲۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عمر بن حمامی مقری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن علی خطبی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن نضر بن ابنة معاویہ نے ان کو خالد بن زید وفاق نے سنہ دوسو ستائیس میں ۲۲۷ھ میں ان کو عبدالعزیز بن ابان قرشی نے ان کو سفیان بن سعید ثوری نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے اور اسود نے دونوں نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص چار چیزیں عطا کیا جائے وہ چار دیگر نعمتوں سے محروم نہیں کیا جاتا۔ جس کو دعا مل جائے وہ اجابت سے محروم نہیں رہتا۔ کیونکہ اللہ نے فرمایا۔

ادعونی استجب لکم

مجھ سے مانگو میں دعا قبول کروں گا۔

جس کو شکر عطا ہو جائے وہ نعمت میں اضافے سے محروم نہیں رہتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لئن شکرتم لازیدنکم

اگر تم شکر کرو گے تو میں اور زیادہ کر کے دوں گا۔

اور جس کو استغفار عطا ہو جائے وہ مغفرت سے محروم نہیں رہتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

استغفروا ربکم انه کان غفاراً

اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بہت بخشنے والا ہے۔

یہ متن اسناد اول کے ساتھ محفوظ ہے۔ اور عبدالعزیز بن ابان متروک الحدیث ہے اور یہ حدیث ایک اور ضعیف سند سے مروی ہے۔

۴۵۲۹:......جیسے کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالباقی بن قانع نے ان کو محمد بن اسحق بن موسیٰ مروزی نے ان کو محمد بن عباس صاحب ابن مبارک مروزی نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ہشیم نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چار چیزیں دیا گیا وہ چار اور بھی دیا گیا۔ اور اس کی تفسیر کتاب اللہ میں موجود ہے جو شخص ذکر کی توفیق عطا کیا گیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ یاد فرماتے ہیں۔ کیونکہ اللہ کا فرمان ہے۔

(۱) ...... اذکرونی اذکرکم

مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

جو شخص دعا کی توفیق دیا گیا وہ اجابت اور دعا کی قبولیت عطا کیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

(۲) ...... ادعونی استجب لکم

مجھے پکار میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔

جو شخص شکر کی توفیق عطا کیا گیا وہ نعمت میں اضافہ عطا کیا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۳) ...... لئن شکر تم لا زیدنکم

اگر تم شکر کرو گے تو میں نعمت میں اضافہ کر دوں گا۔

اور جو شخص استغفار کی توفیق عطا کیا گیا وہ مغفرت عطا کیا گیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

(۴) ...... فاستغفرو ربکم انه کان غفاراً

تم اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔

۴۵۳۰: ...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حمزہ بن عباس نے ان کو عبدان بن عثمان نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں میں نے علی بن صالح سے سنا اللہ کے اس قول کے بارے میں **لئن شکرتم لازید نکم**. یعنی تمہاری طرف سے اپنی اطاعت میں اضافہ کر دوں گا۔

۴۵۳۱: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عباس ضبی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحٰق بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزید عبداللہ بن محمد بن اسماعیل فقیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن حریش قاضی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عینیہ سے وہ کہتے تھے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

لئن شکرتم لازیدنکم

اگر تم شکر کرو تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔

کہا کہ۔ اگر تم شکر کرو گے میری نعمت کا تو میں اپنی اطاعت میں تمہارے لئے اضافہ کر دوں جو تمہیں میری جنت تک چلا کر لے جائے گی۔

شکر اور نعمت لازم و ملزوم ہیں:

۴۵۳۲: ...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو محمد بن ادریس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے ہمدان کے ایک آدمی سے کہا تھا کہ نعمت شکر کے ساتھ جڑی ہوئی ہے اور شکر اضافے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور وہ دونوں یعنی شکر اور نعمت میں اضافہ۔ دونوں ملے ہوئے ہیں۔ ایک ہی رشتے میں۔ اضافہ اللہ کی طرف سے اس وقت تک نہیں رکتا جب تک شکر کا سلسلہ منقطع ہو جائے بندے کی طرف سے۔

۴۵۳۳: ...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے تھے۔ کہا جاتا تھا کہ جو شخص اللہ کی نعمت کو اپنے دل کے ساتھ پہچان لے اور زبان کے ساتھ اس کی حمد کر لے یہ پورا نہیں ہو گا حتیٰ کہ وہ شخص نعمت میں اضافے کو دیکھ لے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **لئن شکر تم لازیدنکم**۔ اگر تم شکر کرو گے تو میں اضافہ کر دوں گا۔

۴۵۳۴:......فضیل بن عیاض کہتے ہیں۔اور کہا جاتا تھا یہ بات شکران نعمت میں سے ہے کہ اس کو بیان کیا جائے۔

۴۵۳۵:......کہتے ہیں کہ اس نے سنا فضیل سے کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اے ابن آدم جب تو میری نعمت میں پلتا ہے اور تو ہی میری نافرمانی کرتا ہے تو پھر ڈرتو مجھ سے تا کہ میں تجھے گناہوں میں نہ ڈال دوں۔اے ابن آدم مجھ سے ڈرتا رہ اور جہاں چاہے تو سو جا۔

۴۵۳۶:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم خراقی نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو شریح نے ان کو روح نے ان کو عوف نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اللہ عزوجل جب لوگوں پر انعام کرتا ہے تو پھر ان سے شکر کا مطالبہ کرتا ہے جب اس کا شکر کرتے ہیں تو وہ قادر ہے کہ ان کو اور اضافہ کر کے دے۔جس وقت لوگ اس کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں تو وہ قادر ہے کہ ان کی نعمت کو عذاب سے بدل دے۔

۴۵۳۷:......ہمیں خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن عبید سمسار نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابودنیا نے ان کو اسحاق بن ہاتم ملائی نے ان کو محبوب بن کثیر نے ان کو حدیث بیان کی ہے بعض اہل حجاز نے وہ کہتے ہیں کہ ابو حازم نے کہا ہے۔کہ ہر وہ نعمت جو بندے کو اللہ کے قریب نہ کرے یہ وہ مصیبت ہے۔

۴۵۳۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن بشران مرشدی نے ان کو ابوبکر بن ابوالاسود نے ان کو ابراہیم بن عیسیٰ طالقانی نے ان کو داؤد بن عبدالرحمٰن نے ان کو عمر بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ ابو حازم نے کہا جب تم دیکھو کہ تم مسلسل اللہ کی نافرمانی کئے چلے جارہے ہو اور وہ مسلسل تمہارے اوپر نعمتیں بھیج رہا ہے تو پھر ڈرو تم اللہ سے (کہیں تمہاری پکڑ نہ آ جائے)۔

۴۵۳۹:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوعلی صاغانی سے مقام مرو میں وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابورجاء محمد بن حمدویہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن حنبل سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا ابومعاق نحوی سے وہ کہتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب۔ سنستد رجهم من حيث لايعلمون۔کہ عنقریب ہم ان کو بتدریج ایسا پکڑیں گے کہ ان کو معلوم بھی نہ ہونے پائے گا۔

فرمایا کہ ان کے لئے نعمت ظاہر کریں گے اور ان سے شکر بھلوادیں گے۔

۴۵۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن حمشاذ عدل نے ان کو ابواسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو ابوصالح نے ان کو حدیث بیان کی ہے حرملہ بن عمران نے ان کو عقبہ بن مسلم نے ان کو عقبہ بن عامر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا جب تم دیکھو کہ اللہ عزوجل بندہ کو وہ سب کچھ دیئے چلا جارہا ہے جس کو وہ پسند کرتا ہے اور بندہ بدستور اس کی نافرمانیاں کئے چلا جارہا تو یہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے استدراج ہے (یہی بتدریج اس کی پکڑ ہے) اور یہ مفہوم اس آیت سے لیا گیا ہے۔

فلما نسوا ماذكروا به فتحنا عليهم ابواب كل شيئى حتى اذآ فرحوابما اوتوا اخذنهم بغتة فاذاهم مبلسون فقطع دابرا لقوم الذين ظلموا والحمدللّٰه رب العلمين.

جب وہ لوگ بھول گئے اس کو جس کی وہ نصیحت کئے گئے تھے۔تو ہم نے ان پر ہر نعمت کے دراز کھول دے (جب ہر چیز عام تام ہوگئی) اور جب وہ خوش ہو گئے ان نعمتوں کے ساتھ ہم نے اچانک ان کو پکڑ لیا پھر تو وہ مایوس ہی ہو گئے۔

۴۵۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن کامل قاضی نے ان کو ابواسماعیل محمد بن اسماعیل سلمی نے۔''ح''

اور ہمیں خبر دی ہے عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابوبکر بن خب نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو ایوب بن سلیمان بن بلال نے ان کو ابوبکر بن ابواولیس نے ان کو سلیمان نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو بضعہ نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

گنہگار انسان کا نعمت میں ہونا تمہیں دھوکہ میں مبتلا نہ کر دے اس لئے کہ اللہ کے ہاں اس کے لئے ایسا عذاب ہے کہ وہ مرے گا نہیں۔

ارشاد باری ہے:

کلما خبت زدناھم سعیراً

جب بھی وہ بجھے گی ہم ان کے لئے شعلے کو اور تیز کر دیں گے۔

اسی طرح کہا ہے دونوں نے۔ اور میں نے بھی اسی طرح دیکھا ہے اس کو ایک اور طریق سے ابو اسماعیل ترمذی سے۔ اور ان کو روایت کیا ہے بخاری نے تاریخ میں ایوب بن سلیمان سے اس کی اسناد کے ساتھ عبیداللہ بن عمر سے اس نے نافع سے۔ اور بضعہ کا نام زیاد ہے (جس کا مسند میں ذکر ہے۔)

۴۵۴۲:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر فارسی نے ان کو ابو اسحٰق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو عبداللہ بن عثمان بن مبارک نے۔ ان کو جہیم بن اوس نے ان کو عبداللہ بن ابومریم نے اور ان کے پاس گذر رہے تھے عبداللہ بن رستم مسافروں کے ایک گروہ میں۔ تو انہوں نے ابن ابومریم سے کہا بے شک مجھے آپ کی ہم نشینی بہت پسند ہے اور آپ کی بات چیت بھی جب گذر گئے تو ابن ابومریم نے کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ تم کسی بدکردار کو نعمت میں دیکھ کر اس پر رشک نہ کرو اس کے لئے اللہ کے ہاں ایسا عذاب ہے جس میں وہ مر بھی نہیں سکے گا۔ اس بات کی خبر وہب بن منبہ تک پہنچی تو انہوں نے ان کے پاس ابوداؤد اعور کو بھیجا کہ کیا ہے؟ قائل لا یموت ابن ابومریم نے کہا کہ وہ آگ ہے۔

۴۵۴۳:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسن دار بجردی۔ ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عبیداللہ بن سعید نے بن ابوہند نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کہ دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں لوگوں میں سے زیادہ تر لوگ فریب اور دھوکہ کھائے ہوئے ہیں جسمانی صحت اور مالی فراخی۔ ان کو بخاری نے روایت کیا ہے مکی بن ابراہیم سے اس نے عبداللہ بن سعید سے۔

۴۵۴۴:......ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن بن محمد بن حسین بن حسین بن منصور نے ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بکر نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن اسکندرانی نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء میں تھی یہ دعا۔

اللھم انی اعوذبک من زوال نعمتک ومن تحول عافیتک ومن فجأة نقمتک ومن جمیع سخطک وغضبک

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت کے بدل جانے سے اور تیری اچانک کی پکڑ سے اور تیری تمام ناراضگی سے اور تیرے غصے سے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوزرعہ سے ان کو یحییٰ بن بکیر سے۔

۴۵۴۵:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان کے دو بیٹوں نے ان کو ابن ابودنیا نے وہ کہتے ہیں کہ کہا داؤد بن رشید نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن جابر نے ان کو عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز اللہ کی جس نعمت کو دیکھتے تو اس سے نظر ہٹانے سے قبل یہ دعا کرتے تھے۔

(۴۵۴۴)......(۱) فی الأصل (منک)

اللھم انی اعوذبک ان ابدل نعمتک کفرا اواکفرھا. او انساھا فلااثنی بھا.

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں تیری نعمت کے بدلے میں کفر کروں یا ناشکری کروں یا اس کا انکار کروں یا اس کو بھلادوں اور اس پر تیری تعریف نہ کروں۔

۴۵۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن صدران ازدی نے ان کو عبداللہ بن حراش نے ان کو یزید بن یزید نے انہوں نے سنا عمر بن عبدالعزیز سے وہ کہتے تھے کہ اللہ کی نعمتوں کو شکر کے ساتھ محفوظ کرو۔

اس میں دیگر راویوں نے اضافہ کیا ہے کہ مروی ہے عمر بن عبدالعزیز سے کہ اللہ کی نعمتوں کو محفوظ کرو اللہ کے شکر کے ساتھ اور ترک معصیت کے ساتھ۔

۴۵۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو موسیٰ بن ایوب نے ان کو مخلد بن حسین نے ان کو محمد بن لوط انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ شکر کرنا گناہوں کو چھوڑ دینا ہے۔

۴۵۴۸:.....وہ کہتے ہیں۔ کہا ابن ابوالدنیا نے مجھے خبر پہنچی ہے بعض فلسفیوں سے انہوں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانی کرنے پر بندے کو عذاب نہیں دیتے تو مناسب ہے اور چاہئے کہ اس کی نعمت کے شکر کے لئے نافرمانی نہ کی جائے۔

۴۵۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا سعید بن احمد بلخی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے سنا محمد بن عبد سے انہوں نے محمد بن لیث سے انہوں نے حامد لفاف سے انہوں نے حاتم اصم سے انہوں نے شفیق سے انہوں نے کہا کہ الحمد للہ کی تشریح تین طریقوں پر ہے۔

پہلا طریقہ یا پہلا مطلب:.....یعنی جب اللہ تعالیٰ تجھے کوئی چیز عطا کرے تو تجھے یہ سمجھ ہو کہ کس نے تجھے دی ہے۔

دوسری توجیہ:.....یہ کہ تم راضی ہو جاؤ اسی چیز پر جو وہ تجھے عطا کرے۔

اور تیسری توجیہ:.....یہ ہے کہ جب تک خداداد قوت تیرے جسم میں باقی رہے یہ کہ تم اس کی نافرمانی نہ کرو۔

شکر کی تعریف:

۴۵۵۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ ہمیں خبر دی جعفر بن محمد خواص نے ان کو جنید بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سری نے ایک مرتبہ فرمایا کہ شکر کیا ہے؟ اور ان کی عادت تھی کہ جب وہ کسی انسان کو کوئی فائدہ دینا چاہتے تھے تو اسی کو سوال بنا لیتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ میرے نزدیک شکر یہ ہے کہ اللہ کی نعمتوں میں سے کسی نعمت کے ساتھ معاصی پر استعانت اور مدد نہ لی جائے (یعنی اللہ کی کسی نعمت کو گناہ کرنے میں استعمال نہ کرے) انہوں نے اس جواب کو اچھا سمجھا اس کی تحسین فرمائی اور مجھ سے کہا اپنا کلام میرے سامنے دھرائیے میں نے دہرایا تو فرمایا کہ ہم میں سے کون ایسا ہے جو اس کی کسی نعمت سے اس کی نافرمانی اور گناہ میں استعانت نہیں لیا۔ پھر آپ تھوڑی سی دیر رک گئے اور مجھ سے فرمانے لگے کہ آپ نے مجھے شکر کے بارے میں کیسے کہا میں نے پھر اپنا کلام دھرادیا۔

حضرت جنید نے کہا تھا کہ یہ تو فرض ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے اس کی نعمتوں میں۔

۴۵۵۱:.....میں نے سنا ابوسعید بن ابوعثمان زاہد سے انہوں نے حسن بن عثمان الحفیظ سے بغداد میں انہوں نے سنا ابوعبداللہ فافاء سے انہوں نے ابوبکر موسوس سے انہوں نے حضرت جنید سے انہوں نے سری سقطی سے انہوں نے معروف کرخی سے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر اپنی نعمتوں میں سے کسی نعمت کا انعام کرتا ہے پھر وہ اس کی نعمت کے ساتھ اللہ کی نافرمانی پر غلبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے کوئی عزیز ترین شئی کے ضیاع کے ساتھ آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔

۴۵۵۲:..... میں نے سنا عبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الفضل بن حمدویہ شر مقانی سے انہوں نے سنا علی بن عبدالحمید ی غضائری سے انہوں نے سنا سری سے وہ کہتے تھے۔ جو شخص نعمتوں کی قدر نہ پہچانے وہ ایسے طریقے سے ان کو چھین لیتا ہے جہاں سے وہ جان بھی نہیں سکتا۔

۴۵۵۳:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو داؤد نے ان کو یحییٰ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے زہری سے کہا۔ ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعید نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابن ابو الدنیا نے ان کو ابو حذیفہ فزاری نے یعنی عبداللہ بن مروان بن معاویہ نے ان کو سفیان بن عیینہ نے وہ کہتے ہیں کہ زہری سے پوچھا گیا کہ زہد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا جس کے صبر پر حرام غالب نہ ہو جس کو حلال اس کے شکر سے مانع نہ ہو۔

ابو سعید نے کہا اس کا مطلب ہے کہ حرام سے صبر کرنا (یعنی رکنا) اور حلال پر شکر کرنا اور فرمایا کہ حلال پر شکر کرنا اس بات کا اعتراف ہے کہ یہ اللہ ہی کے لئے ہے اور نعمت کو اطاعت میں استعمال کرنا ہے۔

۴۵۵۴:..... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو عبدالرحیم بن مطرف نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اوزاعی نے ان کو حسان بن عطیہ نے ان کو معاذ بن جبل نے کہ انہوں نے کہا سب زیادہ ڈر خوف کی بات جس سے میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں۔ یہ ہے کہ تم نظر کرو گے اپنے رب کی نعمت میں اور یہ کہ تم اپنے رب سے ڈرنے میں کوتاہی کرو گے۔

۴۵۵۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو الحسن محمد بن حسن کارزی نے ان کو خبر دی علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابو عبید نے ان کو خبر دی ابی عبید نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو جریری نے ان کو عبداللہ بن شقیق نے ان کو کعب نے انہوں نے فرمایا کہ۔ بدترین بات تجدیف ہے ابو عبید نے کہا کہ اصمعی نے کہا کہ تجدیف نعمتوں کی ناشکری کرنا ہے۔

اسی سے ہے یہ محاورہ کہ کہا جاتا ہے (آدمی نے کفران نعمت کیا ہے کفران نعمت کرنا) ابو عبید نے کہا کہ اموی نے کہا ہے وہ استغلال ہے نعمت میں جو کچھ اس کو آدمی دے۔

۴۵۵۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا عبداللہ بن محمد رازی سے انہوں نے سنا محمد بن نصر بن منصور صائغ سے انہوں نے سنا مردویہ رازی سے انہوں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ تم لوگ شکر کرنے کو لازم پکڑو اس لئے کہ بہت کم لوگ ہوتے ہیں کہ جن پر اللہ کی طرف سے کوئی نعمت ہو پھر وہ ان سے زائل ہو جائے پھر واپس آجائے ان کے پاس تحقیق اسی مفہوم میں روایت کی گئی ہے۔

نعمت کی ناقدری کی وجہ سے نعمت چھن جاتی ہے:

۴۵۵۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابو دنیا نے ان کو حاجب بن ولید نے ان کو ولید بن محمد موقری نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انہوں نے روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا اور اس کو ہاتھ لگا کر فرمایا۔ اچھا کر تو اللہ کی نعمتوں کے ساتھ نبھانا بس بے شک وہ جس گھر سے روٹھ جاتی ہیں واپس نہیں آتی ہیں۔

(۴۵۵۵) ..... (۱) فی ب عزوجل

شیخ احمد نے کہا کہ موقری ضعیف ہے۔ اور اس کو خالد بن اسماعیل مخزومی نے بھی روایت کیا ہے۔

ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مگر وہ بھی ضعیف ہے اور محمد بن محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین نے ہشام سے۔ واللہ اعلم اس کی صحت کے بارے میں۔

۴۵۵۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن خضر شافعی نے ان کو حسن بن علی بن مخلد نے ان کو علی بن سلمہ لبقی نے ان کو محمد بن جعفر بن محمد بن بن علی بن حسین نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے میرے گھر میں ایک ٹکڑا گرا ہوا دیکھا اس کی طرف آگے بڑھ کر اس کو اٹھایا اور اس کو سونگھا پھر اسے کھالیا اور فرمایا اے عائشہ اللہ کی نعمتوں کے ساتھ اچھے طریقے پر پڑوس نبھائیے بے شک بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ یہ کسی گھر کے لوگوں سے نفرت کر جائیں اور پھر ان کی طرف واپس لوٹ آئیں۔ اس کو بھی عثمان بن مطر نے روایت کیا ہے وہ ضعیف ہے ثابت سے انس سے۔

۴۵۵۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو شعر سنایا عبداللہ بن ابوفہل نے ان کو شعر سنایا ابوالحسن کندی قاضی نے۔

اذا کنت فی نعمة فارعها......فان المعاصی تزیل النعم.

جب تو اللہ کی نعمت میں ہو تو اس کی پاس داری کر (اور گناہ نہ کر) اس لئے کہ گناہ نعمتوں کو مٹا دیتے ہیں۔

۴۵۶۰:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو منصور بن محمد بن ابراہیم فقیہ نے ان کو حسن بن ابوموسیٰ نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عوف بن محمد کاتب نے ان کو سعید بن مریم نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمارہ بن حمزہ نے جس وقت نعمتوں میں سے قریب والی تمہاری طرف پہنچیں تو شکر میں کمی کر کے دور والی نعمتوں کو مت بھگاؤ۔

۴۵۶۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابوالحسین فارسی سے انہوں نے ابراہیم بن فاتک سے انہوں نے جریری سے وہ کہتے ہیں کہ کسی نعمت کا کوئی زوال نہیں ہے جب تو شکر کرے اور کسی نعمت کا کوئی بقا نہیں ہے جب تو کفران نعمت کرے۔

شکر کی اصل:

۴۵۶۱:...... مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد مروزی نے انہوں نے سنا ابوبکر مساطی سے کہ ان سے شکر کی اصل کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا۔ کہ اصل شکر یہ ہے کہ احسان کو دل کے ساتھ دیکھے اور یہ معرفت ہو کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور شکر کی حقیقت اصل میں اور مرفوع میں یہ ہے کہ آپ اللہ سے ڈریں خاص طور پر۔

اور بعض سلف سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ شکر اللہ سے ڈرنے کا نام ہے (تقویٰ کا نام ہے) کیا آپ دیکھتے نہیں کہ انہوں نے یہ ارشاد فرمایا:

ولقد نصر کم اللّٰہ ببدر و انتم اذ لة فا تقوا اللّٰہ لعلکم تشکرو ن.

البتہ تحقیق اللہ نے تمہاری مدد فرمائی ہے بعد میں حالانکہ تم کمزور تھے بس اللہ سے ڈرتا کہ تم شکر کرو...... اس آیت میں متقی وہی اللہ کی نعمت کا شکر کرنے والا ہے اور یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ متقی وہی ہے جو شاکر ہے اور جو متقی نہیں ہے وہ شکر کرنے والا بھی نہیں ہے۔

دریائے نیل کے خشک ہو جانے کا واقعہ:

۴۵۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو محمد بن ابراہیم

(۴۵۵۹)......(۱) زیادة من ب (۴۵۶۱)......(۱) فی ب عزوجل (۴۵۶۱)......(۱) فی بن عزوجل

بن علا سطی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ایوب بن سوید رملی نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ عہد فرعون میں دریائے نیل خشک ہو گیا تھا۔لہذا اہل مملکت اس کے پاس آئے اور بولے اے بادشاہ ہمارے لئے نیل کو جاری فرما دے۔ اس نے کہا کہ میں تم سے خوش نہیں ہوں لہذا وہ چلے گئے کچھ عرصہ بعد پھر لوٹ کر آئے۔اور بولے اے بادشاہ ہمارے لئے دریائے نیل کو جاری کردو۔لہذا وہ دوبارہ واپس چلے گئے۔کچھ عرصہ کے بعد پھر وہ لوٹ کر آئے اور بولے اے بادشاہ مویشی مر گئے ہیں (بھوک پیاس کی وجہ سے) اونٹ مر گئے ہیں (جوان لڑکیاں مر گئی ہیں) اگر آپ ہمارے لئے نیل کو نہیں بہاتے تو ہم تیرے سوا کوئی دوسرا اللہ اور معبود ٹھہرا لیتے ہیں (جو ہماری حاجت روائی اور مشکل کشائی کرے گا۔) فرعون نے کہا کہ اچھا تم لوگ ایک میدان میں نکلو چنانچہ وہ نکلے اور وہ ان سے الگ ایک کونے میں چھپ گیا جہاں سے لوگ ان کو نہیں دیکھ سکتے تھے۔اور نہ ہی اسکا کلام سن سکتے تھے لہذا اس نے اپنا چہرا اور رخسار زمین پر رکھا اور سبابہ انگل کے ساتھ اشارہ کیا اور بولا۔

اللھم انی خرجت الیک مخرج العبد الذلیل الی سیدہ و انی اعلم انک تعلم و انی اعلم انہ لایقدر علی اجرائہ غیرک فاجرہ.

اے اللہ میں تیری طرف نکل کر آیا ہوں جیسے کہ کوئی عاجز وکمزور اپنے سردار کی طرف آتا ہے اور بے شک میں یہ جانتا ہوں کہ تو بھی اچھی طرح جانتا ہے۔اور بے شک میں یہ جانتا ہوں کہ اس کے جاری کرنے پر تیرے سوا کوئی بھی قادر نہیں ہے لہذا تو ہی اس کو جاری کردے۔

عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ دریائے نیل چل پڑا ایسا کہ اس سے قبل ایسا کبھی نہ چلا تھا۔فرعون لوگوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ میں نے تمہارے لئے دریائے نیل کو بہا دیا ہے لوگ اس کے سامنے سجدے میں گر گئے۔کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام اس کے سامنے ظاہر ہوا اور کہنے لگا اے بادشاہ میرے ایک غلام کے مقابلے میں مجھے غلبہ عطا فرما اس نے پوچھا کہ قصہ کیا ہے؟ بولے کہ میرا غلام تھا میں نے اس کو اپنے دیگر غلاموں کا مالک بنا دیا تھا۔اور میں نے اپنی چابیاں اس کے حوالے کر رکھی تھیں۔لہذا اس نے مجھ بہر رکھ لیا ہے اور میرے دشمنوں سے اس نے دوستی کر لی ہے اور میرے دوستوں سے اس نے دشمنی کر لی ہے۔فرعون نے کہا کہ تیرا غلام بہت بدترین غلام ہے اگر اس پر میرا بس چلے تو میں اس کو بحیرہ قلزم میں غرق کر دوں۔(جبرائیل جو کہ محض ایک سائل کی شکل میں آئے تھے) بولے اے بادشاہ میرے لئے ایک تحریر لکھ دو۔کہتے ہیں کہ اس نے کاغذ اور قلم دوات منگوائی اور اپنے ہاتھ سے یہ فیصلہ لکھا کہ اس غلام کی اس کے سوا کوئی اور سزا نہیں ہے جو اپنے سردار اور مالک کی مخالفت کرے اور اس کے دشمنوں سے دوستی کرے اور اس کے دوستوں سے دشمنی کرے مگر اس کو بحیرہ قلزم میں غرق کر دیا جائے۔جبرائیل نے کہا کہ اے بادشاہ اس پر آپ اپنی مہر بھی لگا دیجئے اس نے مہر لگا دی اور وہ فیصلہ سائل کے حوالے کر دیا۔پھر جب فرعون کی غرقابی کا دن آیا تو جبرائیل وہ تحریر لائے اور لا کر اس کو دی کہ لیجئے آپ اس کو یہ وہ ہے میں نے جس کے ساتھ تجھ سے تیرے نفس کے خلاف غلبہ طلب کیا تھا اور یہ وہ فیصلہ ہے جو تم نے اپنے خلاف آپ لکھا تھا۔

۴۵۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر خلدی نے ان کو ابوالعباس بن مسروق نے ان کو مھنی بن یحیٰی نے ان کو بقیہ نے ان کو صفوان بن عمر نے ان کو عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے اور شریح بن عبید کو حضرمیوں نے ان کو ابودرداء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

بے شک میں اور جن وانس ایک عظیم خبر میں واقع ہیں۔پیدا میں کرتا ہوں اور وہ عبادت میرے غیر کی کرتے ہیں۔رزق میں دیتا ہوں اور وہ شکر میرے غیر کا کرتے ہیں۔

(۴۵۶۲)......(۱) فی ب بذلک

اعضاء انسانی کا الگ الگ شکر:

۴۵۶۴:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو محمد بن یحییٰ بن ابوحاتم ازدی نے ان کو محمد بن ھانی نے ان کو ان کے بعض اصحاب نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابوحازم سے پوچھا کہ دونوں آنکھ کا شکر کیا ہے اے ابوحازم؟

ابوحازم نے کہا: کہ اگر تو ان کے ساتھ خیر کو دیکھے تو اس کو بیان کرے اور اگر شر کو دیکھے تو اس پر پردہ ڈالے۔

سائل نے پوچھا کہ: دونوں کانوں کے لئے شکر کیا ہے؟

ابوحازم نے کہا کہ: اگر تم ان کے ساتھ خیر کو سنو تو اس کو یاد رکھو اور اگر ان کے ساتھ بری بات سنو تو اس کو چھپالو۔

سائل نے پوچھا کہ: دونوں ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟

ابوحازم نے کہا: کہ ان کے ساتھ اس چیز کو نہ پکڑ جو ان کے لئے نہیں ہے اور ان میں جو اللہ کا حق ہے اس کو منع نہ کر۔

سائل نے پوچھا کہ: پیٹ کا شکر کیا ہے؟

ابوحازم نے کہا کہ: اس کا نچلا حصہ طعام اور اوپر والا حصہ علم سے پر ہو۔

سائل نے پوچھا: کہ شرم گاہ کا شکر کیا ہے؟

ابوحازم نے کہا: جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

الاعلی ازواجھم اوماملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین. فمن ابتغیٰ ورآء ذالک فاؤلئک ھم العادون.

مگر اپنی منکوحہ بیبیوں کے یا مملوکہ لونڈیوں کے بے شک ان پر ملامت نہیں ہے جو شخص اس کے علاوہ طلب کرے وہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

سائل نے پوچھا: دونوں ٹانگوں کا شکر کیا ہے؟

ابوحازم نے کہا: کہ اگر تو زندہ دیکھے تو ان پر رشک کر اور ان کو ان کے کام میں استعمال کر اور اگر تو مردہ دیکھے تو اس کو ناپسند کر اور ان کو ان کے کام سے روک لے حالانکہ تو اللہ کا شکر کرنے والا ہو جو شخص اپنی زبان کے ساتھ شکر کرے اور اپنے تمام اعضاء کے ساتھ (ان کو برمحل استعمال کرے) ان کا شکر نہ کرے اس کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس کے پاس چادر ہے اس نے اس کا کنارہ پکڑ رکھا ہے مگر اس کو اوپر اوڑھتا نہیں ہے لہٰذا وہ اس کو گرمی سردی سے برف اور بارش سے بچانے کا فائدہ نہیں دیتی۔

۴۵۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد بن ابراہیم سے انہوں نے احمد بن مزاحم سے انہوں نے سنا ابوبکر وراق سے وہ کہتے ہیں حمد تین صفات کے ساتھ مکمل ہوتی ہے ان کے سوا نہیں ہوتی، دل کے ساتھ انعام کرنے والے سے محبت کرنا۔ نیت اور ارادے کے ساتھ اس کی رضا تلاش کرنا۔ اور سعی وکوشش کے ساتھ اس کا حق ادا کرنا۔

شکر تین طریقوں سے ہوتا ہے:

۴۵۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے احمد بن علی سے انہوں نے محمد بن حسن سے۔ انہوں نے علی بن عبدالحمید سے انہوں نے سری سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص فرائض کو ادا کرے اور محارم سے اجتناب کرے اور نعمت کا شکر کرے جو اس کے پاس ہے اس پر کسی کا چارہ نہیں ہے اور کہا کہ شکر تین طریقوں پر ہوتا ہے۔

(۴۵۶۴)...... (۱) زیادۃ من ب

زبان کا شکر۔ بدن کا شکر۔ دل کا شکر یہ ہے کہ تو یہ جان لے کہ تمام نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اور بدن کا شکر یہ ہے کہ اپنے اعضاء میں سے کسی بھی عضو کو استعمال نہ کر مگر صرف اس کی اطاعت میں۔ اس کے بعد کہ اللہ نے اس کو عافیت دی ہے اور زبان کا شکر اللہ کی حمد کرنا دائمی طور پر۔

۴۵۶۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان دونوں کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو سعید بن عثمان نے ان کو ابوعثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں تین چیزیں علامات شکر میں سے ہیں۔ نعمت میں مسلمان بھائیوں سے مقاربت۔ عطیہ سے قبل قضاء حاجات سے مستغنیٰ ہونا۔ احسان کے ملاحظہ کرنے پر مستقل طور پر شکر ادا کرنا۔

دو رکعت نماز کی توفیق ملنے پر شکر کے دوسجدے:

۴۵۶۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان نے انہوں نے کہا کہ مجھ کو املاء کروایا ابوعبداللہ عمرو بن عثمان مکی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے علماء کو اس حال پر دیکھا ہے کہ وہ شکر کو مرتب کرتے ہیں عبادت کے احوال میں ہر اہل حال پر شکر کرنا لازم قرار دیتے ہیں اپنے حوال کی جنس میں سے۔ میں اس کا معنی نہیں سمجھ سکا سوائے اس کے کہ جو چیز شکر کرنے والے پر واجب ہے وہ یہ ہے کہ وہ اللہ کا شکر کرے جنس نعمت سے جو بھی ہو۔ اگر نعمت دنیا کی جہت سے ہو تو اس پر اسی سے شکر کرے اور اگر نعمت دین کی جہت سے ہے تو اللہ کے لئے عمل کرے اس عمل میں اضافہ کرتے ہوئے اللہ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنے کے لئے جو اس پر ہیں۔ میں نے اہل مصر کے ایک جوان کو دیکھا۔ وہ محمد بن عبید الحکیم تھا کہ وہ چاشت کی نماز پڑھتے تھے۔ جب وہ دو رکعات پڑھ لیتے تو ہر دو رکعت کے بعد وہ دوسجدے کرتے کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ ہر دو رکعت کے بعد جو دوسجدے کرتے ہیں اس سے آپ کیا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے دو سجدے کرتا ہوں کہ اللہ نے مجھ کو دو رکعت پڑھنے کی توفیق دے کر مجھ پر انعام کیا ہے۔

۴۵۶۹:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحق نے ان کو ابوالاحوص جشمی نے ان کو ان کے والد نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور مجھ پر پرانی چادریں تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیرا کوئی مال ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں ہے۔ آپ نے پوچھا کہ کون سا مال ہے؟ میں نے بتایا کہ اللہ نے مجھے بکریاں اور اونٹ دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر آپ کے اوپر بھی اللہ کی وہ نعمت اور عزت نظر آنی چاہئے جو اس نے تیرے اوپر کی ہے۔ (یعنی لباس بھی اچھا پہنو۔)

۴۵۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن سری کرمانی نے ان کو جعفر بن احمد بن نصر نے ان کو حافظ نے ان کو محمد بن ولید بسری نے ان کو حیان بن ہلال بن سلیم بن حیان بن ہلال نے میں نے ان سے سنا کہ وہ حدیث بیان کرتے تھے ابوقلابہ سے اس نے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو خرید لو اللہ سے اپنے نفسوں کو اگر ایک تمہارا اس بات سے بخل کرتا ہے کہ وہ اپنا مال لوگوں کو دے۔ اسے چاہئے کہ پھر وہ اپنے نفس پر صدقہ کرے اسے چاہئے کہ اللہ نے اس کو جو رزق دیا ہے اس میں سے خود کھائے اور پہنے (یعنی اچھا کھائے اور اچھا پہنے۔)

نعمت کا اثر بندے کے جسم پر ظاہر ہونا چاہئے:

۴۵۷۱:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو ابوعمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو محمد بن ایوب

(۴۵۶۷)......(۱) زیادۃ من ب (۴۵۶۹)......(۱) فی ب فلیر (۴۵۷۰)......(۱) سقط من أ

بجلی نے ان کو ابوعمر وحوضی نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے فرمایا۔

کہ کھاؤ اور پیو اور صدقہ کرو اور کپڑا پہنو بغیر کسی بخل کے اور کسی اسراف کے بے شک اللہ سبحانہ پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے کے جسم پر بھی ظاہر ہو اور دیکھا جائے۔

۴۵۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے انہوں نے فرمایا کہ نعمت کا اظہار کرنا اس کے شکر میں سے ہے۔

دنیاوی نعمتوں میں اپنے سے کمتر کو دیکھ:

۴۵۷۳:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین علوی نے بطور املاء سے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر بن عمر بن حفص زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ عنسی نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے پیچھے والے کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہو اور اپنے آپ سے اوپر والے کو نہ دیکھو بے شک شان یہ ہے کہ مناسب ہے کہ اللہ کی نعمت کو چھوٹا نہ سمجھ۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ابوبکر سے اس نے وکیع سے۔

۴۵۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسن علی بن محمد بن علی السقا اسفرائنی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو زکریا بن یحییٰ مروزی نے ان کو سفیان نے ان کو ابوالزناد نے اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے وہ اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی کسی ایسے شخص کو دیکھے جو مالی اور جسمانی اعتبار سے اس سے بہتر ہے تو اسے چاہئے کہ وہ فوراً اس شخص کو دیکھے جو مالی اور جسمانی اعتبار سے اس سے کم تر ہو۔

۴۵۷۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو عبدان بن محمد مروزی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو جابر بن مرزوق نے اور وہ ابدالوں میں شمار ہوتے تھے انہوں نے عبداللہ بن عبدالعزیز سے ان کو ابوطوالہ انصاری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دین کے معاملے میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھتا ہے اور دنیاوی معاملے اپنے سے نیچے والے کو دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو صبر کرنے اور شکر کرنے والا لکھ دیتے ہیں اور جو شخص دین میں اپنے سے کمتر پر نظر رکھتا ہے اور دنیا میں اپنے سے برتر پر نظر رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صابر و شاکر نہیں لکھتے۔

۴۵۷۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عمرو بن محمد بن منصور نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو مسلم بن حیان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بے شک وہ کہتے تھے کہ میں یتیم ہو کر پلا ہوں اور مسکین ہو کر ہجرت کی ہے اور میں پیٹ بھر کھانے کی اجرت پر ابن عفان اور ابنۃ غزوان کے ہاں کام کرتا تھا اور پاؤں کی جوتی کی شرط پر، جب وہ لوگ آ کر اترتے تو ان کے لئے لکڑیاں جمع کرتا تھا اور جب وہ جاتے تو ان کو رخصت کرتا پس اللہ کا شکر ہے جس نے دین سیدھا بنایا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو امام اور پیشوا بنایا۔

۴۵۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن ادریس نے ان کو محمد بن مخلد حرانی نے ان کو حمزہ نے ان کو ابن شوذب نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل جہنم پر احسان ہے

اگر وہ چاہتا تو ان کو آگ کے عذاب سے بھی سخت ترین عذاب دیتا۔

۴۵۷۸:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حسن بن صباح نے ان کو ابو یحییٰ ذہلی نے وہ کہتے ہیں کہا سلیمان تیمی نے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو نعمتیں اپنے حساب اور اپنے معیار کے مطابق عطا کی ہیں اور ان کو شکر کا مکلّف ان کے حساب سے اور ان کی طاقت کے مطابق بنایا ہے۔

۴۵۷۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو معاویہ بن عبدالکریم نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا کی تھی۔ اے میرے معبود اگر میرے ہر بال کی جگہ دو دو زبانیں ہوتیں اور وہ رات دن تیری تسبیح کرتیں تو بھی وہ تیری نعمتوں میں سے کسی ایک نعمت کی قدر نہ کر پاتیں (اور اس کا شکر ادا نہ کر سکتیں۔)

۴۵۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس نے اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں یہ میرے والد نے کہا ان کو صدقہ بن یسار نے کہا کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے محراب میں اور حجرے میں عبادت کر رہے تھے کہ انہوں نے وہاں ایک چھوٹا سا کیڑا دیکھا اور وہ اس کی تخلیق کے بارے میں سوچنے لگے۔ کہ اللہ تعالیٰ کیا پرواہ کریں گے کہ اس حقیر سے کیڑے کی پیدائش کو بھی یاد کریں لہذا اللہ نے اس کو گویائی عطا کی اور اس نے کہا اے ابوداؤد کیا تیرا نفس حیران ہے کہ ہم اس اندازے اور حالت پر ہیں جو اللہ نے ہمیں عطا کیا ہے۔ میں تجھ سے اللہ کا ذکر بھی زیادہ کرتا ہوں اور شکر بھی زیادہ کرتا ہوں ان نعمتوں کے اعتبار سے جو اس نے مجھے عطا کی ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وان من شیئی الا یسبح بحمده

ہر چیز تسبیح کرتی ہے اللہ کی حمد کے ساتھ۔

مینڈک کا شکر کے کلمات کہنا:

۴۵۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمود بن غیلان نے ان کو ابواسامہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ہے خالد بن مخدوج ابوروح نے انہوں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے دل میں خیال کیا کہ کسی نے اپنے خالق کی اتنی مدح نہیں کی ہوگی اس سے زیادہ افضل جو انہوں نے کی ہے چنانچہ ایک فرشتہ اترا اور وہ اپنے حجرے میں بیٹھے تھے وہ بھی ان کے پہلو میں دو زانوں ہو کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے اے داؤد ذرا توجہ کیجئے ایک مینڈک کی آواز کی طرف کیا سمجھ میں آ رہی ہے۔ حضرت داؤد خاموش ہو گئے تو (محسوس ہوا) کہ مینڈک ایسی مدح کر رہا ہے اللہ کی جو داؤد علیہ السلام بھی نہیں کر پا رہے تھے فرشتے نے ان سے کہا کیا دیکھتے ہوا اے داؤد؟ کچھ سمجھے آپ کیا اس نے کہا ہے؟ بولے جی ہاں۔ اس نے پوچھا کہ کیا کہہ رہی ہے داؤد علیہ السلام نے کہا کہ وہ کہہ رہی ہے سبحانک وبحمدک منتهی علمک یارب. داؤد علیہ السلام نے کہا کہ نہیں قسم ہے اس کی جس نے مجھے نبی بنایا ہے میں اس طرح اس کی حمد نہیں کر رہا۔

۴۵۸۲:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے احمد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ نے ان کو علی بن جعد نے انہوں نے سنا سفیان بن سعید سے اور ذکر کیا اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کا انہوں نے کہا:

الحمدللّٰہ حمداً کما ینبغی لکرم وجه ربی وعز جلاله

اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ آپ نے فرشتوں کو مشقت میں ڈال دیا ہے۔

(۴۵۸۰)......(۱) زیادة من ب

(۴۵۸۲)......(۱) زیادة من ب

۴۵۸۳:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو روح بن قاسم نے کہ ایک آدمی اس کے اہل میں سے تجھے بھول گیا اور کہنے لگا میں گھی اور کھجور کا حلوا نہیں کھاؤں گا یا کہا کہ فالودہ نہیں کھاؤں گا کہ میں اس کا شکر ادا نہیں کرسکوں گا۔

کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن سے ملا اور کہا کہ فلاں شخص ایسے ایسے کہتا ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ بے وقوف ہے کیا وہ ٹھنڈے پانی کا شکر ادا کرلیتا ہے۔

شیخ احمد بیہقی نے فرمایا کہ:

یہ وہ بات ہے جو حضرت حسن بصری نے فرمائی اس بندے کو عموماً اور خصوصاً ہم لوگوں کو کیونکہ ہم تو اللہ کی نعمتوں میں سے ادنیٰ نعمت کا شکر ادا کرنے سے بھی ساری مخلوق سے عاجز ترین ہیں۔

اور تحقیق بعض اہل سلف نے لباس میں ہو یا طعام میں میانہ روی اختیار کرنے کو پسند کیا ہے۔

بوجہ اس بات کے علم کے کہ وہ جب اللہ کی نعمتوں میں سے ادنیٰ ترین نعمت کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہیں تو اللہ کی بڑی بڑی نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے تو سب سے زیادہ عاجز ہوں گے۔

۴۵۸۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو انہوں نے پڑھی مالک کے سامنے کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کہتے تھے اے بنی اسرائیل لازم پکڑو تم تازہ پانی کو اور میدانی سبزی کو اور جو کی روٹی کو اور بچاؤ تم اپنے آپ کو گندم کی روٹی سے کیونکہ تم اس کا شکر ادا نہیں کرسکو گے۔

۴۵۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوجعفر احمد بن عبید بن ابراہیم حافظ نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے ان کو اسحٰق بن محمد فروی نے ان کو سعید بن مسلم بن بانک نے میرا خیال ہے کہ اس نے اپنے والد سے کہ اس نے سنا علی بن حسین سے اس نے علی بن ابوطالب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ سے راضی ہوجائے کم رزق کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوجائے گا تھوڑے سے عمل کے ساتھ۔

۴۵۸۶:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو حدیث بیان کی عبدالمؤمن بن عبید اللہ سدوسی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت بصری کہتے تھے جب وہ اپنی بات کا آغاز کرتے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے اللہ اے ہمارے رب ہر شکر تیرے لئے ہے بوجہ اس کے کہ تو نے ہمیں پیدا فرمایا۔ اور ہمیں رزق عطا کیا اور ہمیں ہدایت عطا کی اور ہمیں علم دیا اور ہمیں بچایا اور ہمارے لئے فراخی فرمائی۔ تیرے لئے شکر ہے اسلام کے ساتھ اور قرآن کے ساتھ اور تیرے لئے شکر ہے اہل اور مال اور عافیت عطا کرنے پر اپنے سارے دشمن کو سرنگوں کیا اور ہمارا رزق فراخ کیا اور ہمارا امن ظاہر کیا اور ہماری فرقت کو وحدت عطا کی۔ اور ہماری عافیت کو بہتر بنایا اور ہر چیز کے بارے میں ہم نے آپ سے نہیں مانگا مگر اے ہمارے رب آپ نے ہی ہمیں سب کچھ عطا کیا پس تیرا شکر ہے اس پر کثیر شکر تیری ہی تعریف ہے ہر نعمت کے بدلے میں اور شکر ہے جو نعمت بھی تو نے ہمیں عطا کی ہے جو وہ پرانی ہو یا نئی ہو پوشیدہ ہو یا ظاہر ہو خاص ہو یا عام ہو زندہ ہو یا مردہ ہو موجود ہو یا غائب ہو سب پر تعریف تیرے لئے ہے حتیٰ کہ تو راضی ہوجائے اور تیری تعریف ہے اور تیرا شکر ہے جب تو راضی ہوجائے۔

۴۵۸۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد بکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے

(۴۵۸۳)......(۱) فی ب و

ہیں کہ میں نے دیکھا وہب کو کہ جب وہ وتر پڑھنے کھڑے ہوتے تو یوں کہتے۔

الحمدللّٰہ الحمد الدائم السرمد حمد الایحصیه العدد و لایقطعه الا بد و کما ینبغی لک ان تحمد و کما انت له اهل و کما هو لک علینا حق.

شکر کے بہترین کلمات:

۴۵۸۸:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو عیسیٰ بن عبداللہ تمیمی نے ان کو خبر دی ولید بن صالح نے ان کو اہل مدینہ کے ایک شیخ نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن حسین فئی میں تھے لہذا انہوں نے انہیں بعض دعا ظاہر کی یہاں تک کہ انہوں نے کہا کتنی نعمتیں ہیں تیری جو تو نے میرے اوپر انعام کی ہیں۔ان نعمتوں پر میں نے تیرا شکر قلیل ادا کیا ہے اور کتنی ہی تیری میرے لئے آزمائشیں ہیں ان پر تیرے لئے میں نے قلیل صبر کیا ہے پس اے وہ ذات جس کے پاس میرا شکر قلیل ہے پس مجھے محروم نہ کرنا اور اے وہ ذات جس کے نزدیک اس کے رزق پر میرا صبر قلیل ہے پس مجھے رسوا نہ کرنا بے یارومددگار نہ چھوڑنا۔اے وہ ذات جس نے مجھے گناہ اور بڑے بڑے جرائم کرتے دیکھا ہے مگر میرا پردہ چاک نہیں کیا اور اے اچھائیوں کے مالک جو ختم نہیں ہوتیں۔اور اے ان نعمتوں کے مالک جو نہ زائل ہوتی ہیں اور نہ ہی بدلتی ہیں تو رحمت نازل فرما آل محمد پر اور ہماری مغفرت فرما اور ہمارے اوپر رحم فرما۔

۴۵۸۹:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو ابوعلی مدائنی نے ان کو ابراہیم بن حسن نے ان کو ان کے شیخ نے قریش سے جن کی کنیت ابوجعفر ہے اس نے مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض کتب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اے ابن آدم میری بھلائی تیری طرف اترتی ہے۔اور تیرا شراوپر میری طرف چڑھتا ہے اور میں تیری طرف نعمتیں پسند کرتا ہوں اور تو میرے ساتھ بغض رکھتا ہے گناہوں کے ذریعے اور ہمیشہ رہتا ہے ایک عزت والا فرشتہ جو تیری طرف سے میری طرف تیرے قبیح عمل لے کر چڑھتا رہتا ہے۔

۴۵۹۰:.....وہ کہتے ہیں۔مجھے حدیث بیان کی ہے ابوعلی نے وہ کہتے ہیں میں نے ایک پڑوسی کی دعا سنی جو کہ رات میں کہہ رہا تھا۔اے اللہ تیری بھلائی میرے اُپر اترتی ہے اور میری برائی تیری طرف چڑھتی ہے۔اور کہتے ہیں محترم فرشتے ہیں جو تیری طرف قبیح عمل لے کر کے چڑھتے ہیں اور تو غناء کے باوجود میرے لئے نعمتیں ہی پسند فرماتا ہے اور میں باوجود یکہ تیری طرف محتاج ہوں اور اپنے فاقے کے باوجود گناہوں میں مبتلا ہوں اور آپ ہیں کہ مجھے اسی میں چلائے جاتے ہیں اور مجھ پر دہ ڈالتے ہیں اور رزق دیے جاتے ہیں۔

۴۵۹۱:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابودنیا نے ان کو ہارون بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن صالح بن مسلم عجلی نے ان کو ابن سماک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خط لکھا محمد بن حسن کی طرف جب وہ قاضی اور جج بنے۔کہ بہرحال بعد حمد وصلوٰۃ کے تقویٰ تیرے حال سے ایک حال پر ہونا چاہئے۔اور ہر نعمت میں اللہ سے ڈر اس پر شکر کی کمی وجہ سے اور ساتھ ساتھ معصیت کے ہونے کی وجہ سے ہونا چاہئے۔بے شک نعمت میں حجت ہے اور اس میں تبعہ ہے بہرحال اس میں حجت تو وہ اس کے ساتھ معصیت ہے۔اور تبعہ اس میں وہ اس پر قلت شکر ہے پس اللہ معاف کردے گا تجھ سے جب بھی آپ شکر کو ضائع کریں گے یا کسی گناہ کا ارتکاب کریں گے یا کسی حق میں کوتاہی کریں گے۔(یعنی تقویٰ اور خوف خدا بنیادی بات ہے۔)

ذوالنون مصری کے شکر کے کلمات

۴۵۹۲:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن حسن نقاش سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے

سنا یوسف بن حسن سے رے میں انہوں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ اپنی مناجات میں کہتے تھے۔ کتنی ایسی راتیں ہیں جن میں میں اے میرے مالک ان اعمال کے ساتھ تیرے سامنے آیا ہوں جو تیری طرف سے محرومی کو لازم کرتے ہیں۔ اور میں نے اپنے برے اعمال کے ساتھ اسراف کیا ہے اور حد سے بڑھ گیا ہوں ذلت ورسوائی پر مگر آپ نے میرے عیبوں پر پردہ ڈالا ہے میرے ہم پیالہ وہم نوالہ لوگوں کے سامنے۔ اور مجھے مستور اور پوشیدہ رکھا ہے تو نے میرے پڑوسیوں کے سامنے اور میری جراتوں پر میری گرفت نہیں کی اور میری بے عزتی نہیں کی تم نے میری خلوت کی برائی کی وجہ سے۔ پس تیرا شکر ہے میر اعضاء کو سلامت رکھنے پر۔ اور تیرا شکر ہے میری فضیحتوں کو پوشیدہ رکھنے پر بس میں وہی کہتا ہوں جو کچھ کہا تھا ایک نیک بزرگ نے۔ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے بے شک میں ظالم ہوں۔

۴۵۹۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو حامد شاذلی نے ہراۃ میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بقلانی سے انہوں نے سنا عبدالصمد بن فضل سے وہ کہتے ہیں کہ توراۃ میں لکھا ہوا ہے۔ اے ابن آدم میں نے تجھے حکم دیا تم نے نافرمانی کی اور میں نے تجھے روکا اور تم نے سرکشی کی اور میں نے تجھ سے منہ پھیرا تو تم نے بے پرواہی کی اے وہ انسان جب بیمار ہو جائے تو شکایت کرتا ہے اور روتا ہے اور جب عافیت مل جائے تو سرکشی کرتا ہے اور گناہ کرتا ہے۔

۴۵۹۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا علی بن حمشاذ سے انہوں نے سنا ابوالقاسم عبدالرحمن بن محمد مذکر سے وہ کہتے ہیں کہ بعض صالحین نے کہا۔ اے میرے معبود میری اطاعت کی اتنی قدر ومنزلت نہیں ہے کہ اس سے تیری نعمتوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔ اور میرے گناہ اتنے بھاری نہیں جو تیرے کرم کا مقابلہ کر سکیں اللہ کی قسم میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے گناہ تیرے کرم کے مقابلے میں بہت کم ہوں گے تیری نعمتوں کے مقابلے میں ہمارے اطاعات سے۔

۴۵۹۵:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو مسعودی نے ان کو عون بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ بعض فقہاء نے کہا کہ بے شک میں اپنے معاملے میں شک میں واقع ہوں میں نہیں دیکھتا کوئی بھلائی اگر اس کے ساتھ کوئی نہ کوئی برائی ہے سوائے معافات کے اور شکر کے پس بہت سے شکر کرنے والے ہیں۔ مصائب میں اور بہت سے عافیت یافتہ غیر شاکر ہیں پس تم جب اللہ سے سوال کرو تو ان دونوں کا اکٹھے سوال کرو۔

۴۵۹۶:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سلمہ بن شبیب نے ان کو محمد بن منیب نے ان کو سری بن یحیٰی نے ان کو عنبسہ بن ازہر نے وہ کہتے؟ ہیں کہ محارب بن دثار اہل کوفہ کے قاضی اور میرے پڑوسی تھے بسا اوقات میں رات کے وقت ان کو یہ پڑھتے ہوئے سنتا تھا جو بلند آواز سے یہ دعا کر رہے ہوتے تھے۔ میں وہی صغیر ہوں جس کو آپ نے پالا تھا اس پر تیرا شکر ہے۔ اور میں وہی ضعیف ہوں جسے آپ نے قوی بنایا تھا اس پر بھی تیرا شکر ہے اور میں وہی فقیر ہو جسے آپ نے غنی کیا تھا اس پر بھی تیرا شکر ہے میں وہی محتاج درویش ہوں جسے آپ ہی سنبھالا تھا اس پر تیرا شکر ہے میں وہی مجرد اور چھڑا ہوں جس کو آپ نے بیوی عطا کی تھی اس پر بھی تیرا شکر ہے میں وہی بھوکا ہوں جسے آپ ہی نے پیٹ بھر کھلایا اس پر تیرا شکر ہے میں وہی ننگا ہوں جسے آپ ہی نے لباس پہنایا تھا اس پر تیرا شکر ہے میں پیدل چلنے والا تھا آپ ہی نے مجھے سواری عطا کی اے ہمارے رب حمد وشکر تیرے لئے ہی ہے ایسی حمد جو کثیر ہے ہر حمد سے۔

۴۵۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو علی بن جعد نے اور ابراہیم بن سعید نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو محمد بن سوقہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں عون بن عبداللہ کے ساتھ کوفے میں قصر حجاج کے پاس سے گذرا میں نے کہا۔ کاش کہ آپ دیکھتے کہ ہم لوگوں پر کیا مصیبت ٹوٹی تھی یہاں پر حجاج کے زمانے میں۔ اس نے کہا۔ کہ تم گندے ہو گویا کہ تم نے نہیں پکارا کسی ایسی مصیبت کی طرف جو تجھے

پہنچی تھی۔ واپس چل پھر اللہ کی حمد بیان کر اور اس کا شکر کر کیا تم نے سنا نہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان۔(۱) کان لم یدعنا الیٰ ضر مسه. گذرتا ہے گویا کہ اس نے نہیں پکارا تھا ہمیں کسی تکلیف میں جو اس کو پہنچی تھی۔

نوٹ:......(۱)......سورۃ یونس کی اس آیت میں اللہ نے انسانوں کا شکوہ بیان کیا ہے کہ جب مصیبت پہنچتی ہے انسان بیٹھے لیٹے اور کھڑے کھڑے ہر حال میں ہمیں پکارتا ہے اور جب ہم وہ مصیبت دور کر دیتے ہیں تو یکا یک وہ سب کچھ بھول بھلا کر ایسے ہو جاتا ہے جیسے اس نے کسی پریشانی میں ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔

۴۵۹۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی نے بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے۔ ان کو محمد نے یعنی ابن عمر نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو محمد بن بعید نے وہ کہتے ہیں یہ سورۃ نازل ہوئی الھا کم التکاثر. تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم سے کون سی نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا؟ اور سوائے اس کے نہیں کہ وہ دونوں کالی چیزیں یا عام چیزیں ہیں پانی اور کھجوریں۔ ہماری تلواریں ہماری گردنوں پر ہیں اور دشمن حاضر ہے۔ پس ہم سے کس چیز کا سوال ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک یہ عنقریب ہوگا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد کے قرض کی ادائیگی کا واقعہ:

۴۵۹۹:......ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن محمد بن بشران نے بغداد میں ان کو ابو جعفر محمد بن عمر رزاز نے ان کو محمد بن عبید اللہ نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حماد نے ان کو عمار بن ابو عمار نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد کے ذمے ایک یہودی کی کھجور تھی میرے والد جنگ احد کے دن شہید ہو گئے تھے۔ اور دو باغ چھوڑے تھے۔ اور یہودی کے (قرضہ) کی کھجوروں نے پورے دونوں باغوں کے پھل کا احاطہ کر لیا۔ یعنی اسی میں پورا ہو گیا۔ کھانے لئے کچھ نہیں بچ رہا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفارش کرتے ہوئے اس یہودی سے کہا کیا آپ ایسا کریں گے کہ کچھ اس سال سے لیں اور کچھ کو ملتوی کر کے اگلے سال تک مہلت دے دیں مگر یہودی نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ جب کھجوروں کے خوشے کاٹنے کا وقت آئے تو مجھے ضرور اطلاع کرنا میں نے اطلاع کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لائے اور میں کھجور کا ٹتا رہا اور یہودی کی ادائیگی کے لئے درختوں تلے ناپ کر یا بھر کر دی جاتی رہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے رہے برکت کے لئے۔ یہاں تک کہ ہم لوگوں نے اس کا قرضہ پورا کر دیا چھوٹے باغ کے پھلوں میں سے عمار کی گنتی کے مطابق کہتے ہیں میں پھر ان کے پاس تازہ کھجوریں اور پانی لے کر آیا انہوں نے کھجوریں کھائیں اور پانی پیا اور فرمایا۔ یہ ان نعمتوں میں سے ہے جن کے بارے میں تم لوگوں سے سوال ہوگا۔

۴۶۰۰:......اور ہمیں خبر دی ابو الحسین محمد بن علی بن خشیش مقری نے کوفے میں ان کو ابوبکر عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ کلیمی نے بطور املاء کے ان کو ابو عبداللہ محمد بن موسیٰ ایلی مفسر نے ان کو محمد بن معمر نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عمار بن ابو عمار نے ان کو جابر بن عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ آیت ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم کہ تم سے اس دن (قیامت میں) نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

فرمایا کہ تازہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی مراد ہے۔

توضیح یہ ہے کہ اس وقت بڑی نعمت جو مسلمانوں کو حاصل تھی وہ یہی تھی اس لئے اسی کا ذکر فرمایا ورنہ نعمتوں کا ذکر قرآن میں عام ہے بے شمار

(۴۵۹۹)......(۱) فی ب ور کان

نعمتیں مراد ہوسکتی ہیں جن کے بارے میں انسان سے سوال ہوگا۔ (مترجم)

تین نعمتوں کے سوا باقی نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا:

۴۶۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حشرج بن نباتہ نے ان کو ابوبصرہ بصری نے ان کو ابوعسیب مولیٰ رسول اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور میرے پاس سے گذرے اور مجھے بلایا میں آپ کے پاس آیا اس کے بعد آپ ابوبکر صدیق کے پاس گئے اس کو بلایا وہ بھی آ گئے اس کے بعد آپ عمر کے پاس گئے اس کو بلایا وہ بھی آ گئے۔ اس کے بعد چلتے چلتے ایک انصاری کے باغ میں داخل ہو گئے۔ حضور نے باغ کے مالک سے کہا ہمیں کچی کھجور کھلاؤ (جو ابھی پکی نہیں تھیں) وہ ایک خوشبو لے کر آیا اور لا کر سامنے رکھ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے ساتھیوں نے کھایا پھر پانی منگوایا اور پانی پیا پھر فرمایا تم ان نعمتوں کی بابت ضرور پوچھے جاؤ گے قیامت کے دن۔ حضرت عمر نے خوشہ لیا اور زمین پر دے مارا جس سے کچھ کھجوریں بکھر گئیں رسول اللہ کی جانب۔ پھر بولے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے قیامت کے دن اس کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں مگر تین چیزوں کے بارے میں سوال نہیں ہوگا وہ کپڑا جس کی ساتھ انسان اپنا ستر ڈھانکے اور روٹی کا ٹکڑا جس کے ساتھ اپنی بھوک روکے اور وہ پتھر (کی جھونپڑی) جس میں گرمی اور سردی میں اندر داخل ہو جائے (یعنی جس کے ساتھ گرمی سردی سے بچاؤ کرے۔)

۴۶۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں ان کو صالح بن محمد بغدادی نے ان کو حمزہ نے ان کو سعید بن سلیمان نے اور عبداللہ بن ابوشیبہ نے اور یحییٰ بن ایوب مقابری نے۔ اور محرز بن عون نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے خلف بن خلیفہ نے ان کو یزید بن کیسان نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن یا ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما دونوں راستے مل گئے آپ نے پوچھا اس وقت تم لوگوں کو کون سی ضرورت باہر لے آئی تمہارے گھروں سے؟ دونوں نے بتایا کہ بھوک باہر لے آئی ہے۔ یارسول اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم مجھے بھی یہی چیز لے آئی ہے اچھا پھر چلیں چنانچہ وہ تینوں ایک انصاری کے پاس گئے۔ اتفاق سے وہ بھی گھر پر نہیں تھا۔ مگر اس کی بیوی نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اس نے مرحباً اھلاً وسہلاً (یعنی خوش آمدید کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ فلاں کہاں ہے؟ بولی کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ جب انصاری آ گیا اور اس نے آتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو بولا الحمدللہ آج تو میرے گھر میں نہایت ہی بزرگ مہمان تشریف لائے ہیں وہ جلدی سے گیا اور عرب کی ثقافت کے مطابق جلدی سے کھجور کا ایک خوشہ کاٹ کر لے آئے جس میں کچھ کچی کھجوریں تھیں اور کچھ پکی ہوئی تازہ تھیں اور کچھ کچھ خشک تھیں بولا کھائیے۔ اور اس نے چھری لی (اور ذبح کرنے کے لئے بکری تلاش کرنے لگا) تو حضور نے فرمایا کہ دودھ دینے والی کو نہ پکڑنا۔ چنانچہ اس نے بکری ذبح کر کے پکوائی ان حضرات نے بکری کا گوشت کھایا اور کھجوریں کھائیں اور پانی پیا۔ جب پیٹ بھر کر کھانا کھا چکے اور خوب سیر ہو کر پانی پی چکے تو حضور نے ابوبکر اور عمر کو فرمایا۔

اللہ کی قسم تم لوگوں سے قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔ تمہیں گھروں سے بھوک نے نکالا تھا۔ پھر تم واپس بھوکے نہیں جاؤ گے بلکہ تمہیں یہ نعمتیں مل گئیں۔

ان کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن شبہ سے اور اس کو مسلم نے حدیث عبدالواحد بن زیاد سے اس نے کیسان سے نقل کیا ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے عیسیٰ بن یونس نے یزید بن کیسان سے مختصراً اور کہا ہے کہ یہ تینوں حضرت ابوالھیثم بن تیھان انصاری کے پاس گئے تو اس نے ان

(۴۶۰۲)......(۱) زیادۃ من ب (۲)......زیادۃ من ب (۳)......زیادۃ من ب

کی ضیافت کے لئے بکری ذبح کی تھی۔

۴۶۰۳:......ہمیں خبر دی۔ ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن عبید اللہ نرسی نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو عبدالملک بن عمیری نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور ایسے وقت گھر سے نکلے کہ ایسے وقت نہیں نکلتے تھے اور اس وقت آپ سے کوئی ملتا بھی نہیں تھا اور ابوبکر صدیق بھی ان کے پاس آ گئے آپ نے پوچھا آپ کو کیا چیز لے آئی اے ابوبکر؟ بولے کہ حضور سے ملاقات کرنے آپ کے چہرہ انور کو دیکھنے اور آپ کو سلام کرنے کے لئے کچھ زیادہ دیر نہ گذری تھی کہ عمر بھی آ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آپ کو کون سی بات لے آئی اے عمر؟ بولے کہ بھوک حضور نے فرمایا کہ مجھے بھی کچھ بھوک لگ رہی ہے اچھا پھر چلو ابوالھیثم بن تیھان انصاری کے پاس کہتے ہیں برادران نے ابوالھیثم کا قصہ بیان کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوالھیثم کے گھر مہمان بننے کا واقعہ:

۴۶۰۴:......شیخ احمد بیہقی نے فرمایا۔ کہ مکمل حدیث جو ابوعبداللہ حافظ نے ہم کو بتائی بطور اجازت کے وہ یہ ہے کہ عبدان بن یزید بن یعقوب دقاق نے ان کو خبر دی ہے ان کو ابراہیم بن حسن بن دیزیل نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو شیبان بن عبدالرحمٰن نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔ وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بھی کچھ بھوک لگی ہے اچھا پھر ابوالہیثم بن تیھان انصاری کے گھر چلو وہ ایسا آدمی تھا کہ اس کی کھجوریں بہت تھیں بکریاں بہت تھیں اور ان کے کوئی نوکر چاکر بھی نہیں تھے جب گئے تو وہ گھر پر نہیں تھے انہوں نے پوچھا ان کی اہلیہ سے کہ آپ کے شوہر کہاں ہیں؟ اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی بھرنے گئے ہیں۔ وہ لوگ کچھ زیادہ دیر نہیں ٹھہرے تھے کہ ابوالھیثم پانی کی مشک لئے پہنچ گئے اس نے مشک رکھ دی اور وہ آ کر حضور کو سینے سے لگا کر ملنے لگا اور یہ کہا کہ میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان جائیں اور وہ انہیں لے کر باغ میں چلا گیا اور ان کے لئے دستر خوان بچھا دیا پھر ایک کھجور کے درخت کے پاس سے جا کر ایک خوشہ کاٹ کر لایا وہ لا کر آگے رکھ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ہمارے لئے تازہ پکی ہو کھجورا لگ نہیں کریں گے۔ وہ بولے یارسول اللہ میں نے چاہا ہے کہ آپ لوگ خود جو پسند کریں وہ کھائیں پکی ہوئی تازہ یا آدھی کچی اور آدھی پکی چنانچہ انہوں نے وہ کھجوریں کھائیں اور وہ پانی پیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال ہوگا یہ ٹھنڈا سایہ یہ تازہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی۔ پھر ابوالھیثم چلے گئے تاکہ ان کے لئے کھانا لائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنا دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا۔ لہٰذا اس نے ایک بکرا یا بکری کا بچہ ان کے لئے ذبح کیا۔ اور اسے پکا کر ان کے پاس لے آیا انہوں نے اسے کھایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیرا کوئی نوکر بھی ہے؟ اس نے بتلایا کہ نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ہمارے پاس کچھ قیدی آ جائیں تو تم آنا میرے پاس۔ (ہم آپ کو خادم دے دیں گے) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو قیدی آ گئے تھے جن کے ساتھ تیسرا کوئی نہیں تھا۔ اور آپ کے پاس ابوالھیثم بھی آ گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں میں سے کوئی ایک چن لو اس نے عرض کیا یارسول اللہ آپ ہی میرے لئے منتخب فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ یہ لے لیجئے۔ میں نے اسے دیکھا ہے کہ یہ نماز پڑھتا ہے۔ اس کے ساتھ تم اچھا سلوک کرنا۔ ابوالھیثم وہ خادم لے کر اپنی بیوی کے پاس پہنچے اور اس کو جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بتائی۔ ان کی بیوی نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تم سے کہا ہے تم اس بات تک نہیں پہنچ سکو گے ہاں مگر یہ کہ تم اس کو آزاد کر دو انہوں نے کہا کہ یہ آزاد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ نے کوئی نبی یا اس کا نائب ایسا نہیں بھیجا مگر اس کے لئے دو راز دان ہوتے تھے ایک راز دان دوست ان کو امر بالمعروف کرتا اور نہی عن المنکر کرتا تو دوسرا راز دان دوست ان کو نقصان پہنچانے میں کمی نہ کرتا جو شخص

برے دوست یا راز دان سے بچایا گیا وہ واقعی بچالیا گیا اس کو ابو مجاہد نے عبداللہ بن کیسان سے روایت کیا ہے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے پھر اس نے حدیث کو ذکر کیا ہے کئی اضافوں کے ساتھ۔ انہوں نے ابوب کہا ابوالھثیم کے بدلے میں اور اضافے میں سے یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں تم سے قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔ یہ بات اصحاب رسول پر شاق گذری۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں جب جب تمہیں ایسی نعمت ملے تو تو یہ کہہ کر ہاتھ لگاؤ:

بسم اللہ وبرکۃ اللہ

اللہ کے نام کے ساتھ اور اس کی برکت کے ساتھ استعمال کرتا ہوں۔

اور کھا کر کہے اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں پیٹ بھر کھلا دیا اور خوب سیراب کیا اور ہمارے اوپر انعام فرمایا۔ یہ دعا کرنا شکر کو پورا کر دے گا اور سوال کو روک دے گا۔

میزبان کے لئے برکت کی دعا کرنی چاہئے:

۴۶۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عمرو بن اسحق سکنی نے ان کو ابوھارون سہل بن سادویہ نے ان کو عمرو بن محمد بن حسین نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو یزید بن ابوخالد نے ان کو زید جذری نے ان کو شرحبیل وانی نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابوالھثیم بن تیہان نے کھانا تیار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے ہم لوگوں نے کھایا پیا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کو ثواب اور اجر و بدلہ دو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ کون سی چیز کو معاوضہ میں دیں فرمایا کہ تم لوگ اس کے لئے برکت کی دعا کرو اس لئے کہ کوئی آدمی جب کسی کے ہاں کھائے پیئے کسی کا کھانا اور پینا پھر اس کے لئے برکت کی دعا کرے یہی ان کی طرف سے اس کا ثواب اور بدلہ ہے۔

۴۶۰۶:......ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور عباس بن فضل بصروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے ان کو عمر بن ابوسلمہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور بیٹھے پھر ابوبکر آ گئے وہ بھی ان کے پاس بیٹھ گئے آپ سے پوچھا کہ کس بات نے آپ کو نکالا اے اللہ کے رسول؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بھوک نے، ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ مجھے بھی بھوک نے ہی نکالا ہے پھر عمرؓ آئے اور انہوں نے بھی ایسی ہی بات کی رسول اللہ نے فرمایا کہ چلو ہم ابوالھثیم کے گھر چلیں۔ چنانچہ یہ تینوں اس کے گھر پہنچے مگر وہ موجود نہیں تھا مگر اس کی بیوی نے اجازت دی اور یہ لوگ اندر جا کر بیٹھ گئے اتنے میں ابوالھثیم آ گئے اور جا کر ان کے لئے کھجور کا خوشہ کاٹ کر لے آئے انہوں نے اس سے تازہ کھجوریں اور کچی کھجوریں کھائیں۔ اور پھر وہ جا کر ان کے لئے کچھ ذبح کرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو منع کر دیا کہ ہماری وجہ سے کوئی دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا چنانچہ وہ گوشت پکا کر لے آیا اور تازہ کھجوریں اور نیم پکی کھجوریں انہوں نے کھانا کھایا اور پانی پیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں سے ان نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال ہوگا بے شک یہ ان نعمتوں میں سے ہیں جن کے بارے میں تم سے سوال ہوگا۔ پھر ابوالھثیم سے کہا کہ جب ہمارے پاس قیدی آ جائیں تو تم ہمارے پاس آنا ہم تیرے لئے خادم کا آڈر کر دیں گے۔ جب قیدی آ گیا تو ابوالھثیم گئے۔ حضور ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اپنے لئے ان میں سے جون سا تم چاہو منتخب کر لو اس نے کیا یا رسول اللہ آپ میرے لئے منتخب فرما دیں۔ آپ نے فرمایا مشورہ جس سے مانگا جائے وہ امین ہوتا ہے دو یا تین بار فرمایا پھر فرمایا کہ یہ قیدی تم لے لو اور اس کے بارے میں مجھ سے بھلائی کرنے کی وصیت قبول کر لو میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے مجھے تو نماز

(۴۶۰۴)......(۱) فی الأصل فإنه. (۴۶۰۵)......(۱) زیادة من ب. (۴۶۰۶)......(۱) زیادة من ب

(۲)...... فی ب فذاک

پڑھنے والوں کے قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ابوالھثیم نے ان کو لے لیا اور اپنی منزل کی طرف چل دیا۔ وہاں جا کر بولا کہ بے شک رسول اللہ نے مجھے تیرے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت فرمائی ہے پس تو اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے۔

کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ھشیم نے ان کو ابواسحق کوفی نے اس سے جس نے اس کو حدیث بیان کی تھی کہ ابوالھثیم نے اس سے کہا کہ آپ اللہ کے واسطے آزاد ہیں اور آپ کے لئے میرے مال میں سے حصہ ہے۔

آخرت میں چھوٹی چھوٹی نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا:

۴۶۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد جعفر بن نصیر نے ان کو احمد بن محمد بن حجاج بن رشید بن ان کو محمد بن وھب دمشقی نے ان کو عبداللہ بن علاء بن زبر نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابو یعقوب اسحق بن ابراہیم بن راھویہ نعمانی نے ان کو عبداللہ بن عبدالواحد بزاز نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید نے ان کو عبداللہ بن علاء بن زبر نے ان کو ضحاک بن عبدالرحمن بن عرزب نے ان کو ابوہریرہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔

پہلی چیز جس کے ساتھ بندہ حساب دے قیامت کے دن وہ یہ ہوگا کہ کیا میں نے آپ کو جسمانی صحت نہیں دی تھی۔ اور میں نے تجھے ٹھنڈے پانی کے ساتھ سیراب نہیں کیا تھا۔

دونوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں۔ علاوہ اس کے کہ ابوعبداللہ کی روایت میں ہے کہ اس نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے ضحاک بن عبداللہ بن عرزب نے۔

۴۶۰۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابوقماش نے ان کو ابن عائشہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو اسحق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے سے کہیں گے اے ابن آدم کیا میں نے تجھے گھوڑے اور اونٹ کی سواری نہیں دی تھی اور تجھے عورتوں کے ساتھ جوڑا بنایا تھا اور میں نے تجھے ایسا بنایا کہ تو مال غنیمت کی چوتھائی لیتا تھا (یا اللہ کی نعمتیں کھا کر پھیلتا تھا) اور سرداری کرتا تھا۔ وہ کہے گا کہ جی ہاں ایسے کیا تھا پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا ان تمام چیزوں کا شکر کیا ہے؟

۴۶۰۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عاصم نے ان کو ذکوان نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی مثل یہی حدیث ہے جس کو روایت کیا ہے سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے طویل حدیث میں۔

اس کو مسلم نے تخریج کی ہے۔ اور ہم نے اس کو نقل کیا ہے کتاب البعث والنشور میں۔

۴۶۱۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد بن خلی نے ان کو احمد بن خالد نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحق نے ان کو ابوبردہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا اور حضرت عبداللہ بن سلام سے ملا انہوں نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ میں نے کہا میں عبداللہ کا بیٹا ہوں انہوں نے پوچھا کہ کون عبداللہ؟ میں نے کہا کہ ابن قیس انہوں نے فرمایا مرحباً اے بھتیجے اس کے بعد فرمایا کہ:

(۴۶۰۹)......(۱) زیادۃ لیست فی ب (۲)......مابین المعکوفین سقط من أ

اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمتیں گنوائے گا یہاں تک کہ گنوائے گا اس پر وہ جو بعد میں اور کہے گا کہ تم نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ میں فلاں کی تجھ سے شادی کرادوں اس کا نام لے کر سو میں نے وہ کر دی تھی۔ یہ روایت موقوف ہے۔

۴۶۱۱:......اور تحقیق روایت کیا گیا ہے بطور مرفوع روایت جس نے ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حسین بن حسن غضائری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو حجاج بن نصیر نے ان کو شعبہ بن حجاج نے ان کو سعید بن ابو بردہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن سلام نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندے سے کہے گا کیا تم نے فلاں فلاں بیماری میں مجھے نہیں پکارا تھا سو میں نے تجھے اس سے عافیت عطا کر دی تھی کیا تم نے یہ دعا نہیں کی تھی کہ میں تیری قوم کی شریف ترین عورت کے ساتھ تیری شادی کرادوں سو میں نے وہ کرادی تھی کیا فلاں فلاں دعا قبول نہیں کی تھی۔

۴۶۱۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو حبان نے ان کو سعید بن طریف نے ان کو اصبغ بن نباتہ نے ان کو علی بن ابو طالب نے اس نے کہا کہ نعمتیں عافیت ہیں۔

۴۶۱۳:......ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابو طلحہ نے ان کو ابن عباس نے اللہ کے اس قول میں۔ **لتسئلن یومئذ عن النعیم** کہ تم اس دن نعمتوں کے بارے ضرور پوچھے جاؤ گے۔

فرمایا کہ نعمتیں۔ اجسام کی صحت آنکھوں کی صحت کانوں کی صحت ہیں۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندوں سے پوچھیں گے کہ کہاں کہاں ان کو استعمال کیا تھا حالانکہ وہ اس بارے میں ان سے زیادہ جانتا ہے یہی بات اس آیت میں مذکور ہے:

ان السمع و البصر و الفؤادکل اولئک کان عنه مسئولاً.

بے شک کان۔ آنکھ اور دل یہ سب کے سب ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۴۶۱۴:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ابوبکر بن اسود سے ان کو بکار بن صغیر نے ان کو عبداللہ بن عقیل بن سمر ریاحی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے ٹھنڈا پانی پیا تو وہ رو پڑے۔ حتیٰ کہ ان کا رونا شدید ہو گیا پوچھا گیا کہ آپ کیوں روئے فرمایا کہ میں نے اس موقع پر قرآن کی یہ آیت یاد کر لی تھی **و حیل بینهم و بین ما یشتهون.** آڑ کر دی جائے گی ان کے اور ان کی خواہشوں کے درمیان۔ اور میں جانتا ہوں کہ اہل جہنم کوئی خواہش نہیں کریں گے سوائے ٹھنڈے پانی کے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

افیضو اعلینا من المآء. اوممارزقکم اللّٰه

ہمارے اوپر پانی انڈیل دو یا کچھ اس میں سے جو تمہیں اللہ نے رزق دیا ہے۔

۴۶۱۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن نعمان بن بشیر نیساپوری نے بیت المقدس میں ان کو نعیم بن حماد نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو ابن ابو لیلیٰ نے ان کو شعبی نے ان کو عبداللہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

لتسئلن یومئذ عن النعیم.

کہ تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال ہوگا۔ فرمایا کہ مراد ہے امن اور صحت۔

(۴۶۱۰)......(۱) فی ب خلی (۴۶۱۱)......(۱) سقط من أ

۴۶۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو حسین بن علی نے ان کو قاسم بن ولید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا قتادہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

لتسئلن یومئذ عن النعیم

کہ تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔انہوں نے فرمایا کہ امن اور صحت مراد ہے۔

۴۶۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ابن عبدالحکیم نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے مالک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا کہ صحت جیسا کوئی غنیٰ نہیں ہے اور دل کی خوشی جیسی کوئی نعمت نہیں ہے۔

۴۶۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے اور ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالبختری نے ان کو عبداللہ بن محمد بن شاکر نے ان کو مصعب بن مقدام نے ان کو سفیان بن سعید ثوری نے ان کو سلیمان بن مہران اعمش نے ان کو مجاہد بن جبر نے ان کو ابن عباس نے یہ آیت:

جعل فیکم انبیآء

تمہارے اندر نبی بنائے۔

مراد ہے ان میں نبی بنائے۔

وجعلکم ملوکاً

اور تمہیں بادشاہ بنایا۔

فرمایا کہ مراد ہیں عورت اور خادم بنائے۔

وٰاتاکم مالم یؤت احداً من العالمین.

اور تمہیں وہ نعمت دی جو اہل عالم میں سے کسی کو نہ ملی۔وہ یہ نعمت تھی کہ وہ اس دن اس کی خصوصی نگہداشت میں تھے۔

۴۶۱۹:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابومنصور بن قاسم عتکی نے ان کو محمد بن احمد بن انس نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو خبر دی شرحبیل بن شریک نے کہ اس نے سنا تھا ابوعبدالرحمٰن حبلی سے وہ کہتے ہیں روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔کہ دنیا ساری اسباب ہے اور بہترین سامان نیک صالح عورت ہے۔اس کو مسلم نے روایت کیا ابن نمیر سے (حدیث عائد اور رمانہ)۔

پانچ سو سال تک پہاڑ کی چوٹی پر عبادت کرنے والے ایک بزرگ کا دلچسپ واقعہ:

۴۶۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو عبداللہ بن صالح بصری نے ان کو حدیث بیان کی ہے سلیمان بن ہرم قرشی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ابھی میرے خلیل جبرائیل علیہ السلام یہاں سے گئے ہیں انہوں نے کہا ہے اے محمد قسم ہے اس ذات کی جس نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے بے شک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھا جس نے پانچ سو سال تک پہاڑ کی چوٹی پر عبادت کی تھی۔جو کہ سمندر کی وسط ہے جس کی لمبائی چوڑائی تیس ہاتھ ہے ضرب تیس ہاتھ۔ہر کونے سے چار ہزار فرسخ کو اس کو احاطہ کرتے ہیں۔اللہ نے اس کے

(۴۶۱۶)......(۱) سقط من أ (۴۶۱۸)......(۱) سقط من أ

لئے اس میں ایک میٹھا چشمہ جاری کر دیا تھا جو کہ ایک انگلی کے برابر چوڑا تھا جو پانی پھینکتا تھا۔اور وہ پانی پہاڑ کی جڑ میں صاف ہو جاتا تھا اور ایک درخت انار کا جس سے ہر رات ایک انار آتا جو کہ اس کی غذا بنتا جب شام ہوتی وہ نیچے اتر کر وضو کرتا۔اور وہ انار لے لیتا اور اسے کھا کر پھر وہ نماز میں کھڑا ہو جاتا۔اس نے اپنے رب سے تمنا کی کہ وہ اس کی روح سجدے کی حالت میں قبض کرے یا اللہ تعالیٰ اس کے لئے زمین کو اور ہر شئی کو ایسا کر دے کہ اس کو کوئی شئی خراب نہ کرے مرنے کے بعد یہاں تک کہ اللہ اس کو اسی حالت سجدے میں قیامت کے روز اٹھائے اللہ نے قبول کر لی ہم اس پر سے گذرتے ہیں ہمیں جب ہم رو کے چڑھتے ہیں یا نیچے اترتے ہیں ہم اس کو علم میں پاتے ہیں قیامت کے دن وہ اٹھایا جائے گا اور اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اس کے لئے رب فرمائے گا میرے بندے کو جنت میں داخل کر دو میری رحمت کے بدلے میں وہ کہے گا اے میرے رب میرے عمل کے بدلے میں داخل کر دے اللہ فرمائے گا میرے بندے کو میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کر دو وہ کہے گا بلکہ میرے عمل کے بدلے میں پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ میری نعمت کا اور اس کے عمل کا مقابلہ کرو پس پہلے آنکھ والی نعمت کو لیا جائے گا وہ پانچ سو سال کی عبادت کو احاطہ کر لے گی اور باقی پورے جسم کی نعمتیں اس پر زائد رہ جائیں کہ جن کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی نیکی اس کے پاس نہیں ہو گی اللہ تعالیٰ فرمائے گا لے جاؤ میرے بندے کو جہنم میں فرمایا کہ وہ گھسیٹا جائے گا جہنم کی طرف لہذا وہ بندہ پکارے گا اے میرے رب اپنی رحمت کے ساتھ مجھے جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا واپس لاؤ اس کو پھر اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ کہے گا اے میرے بندے تجھے کس نے پیدا کیا جب کہ تو کوئی شئی نہیں تھا وہ کہے گا اے میرے رب آپ نے ہی تو مجھے پیدا کیا تھا کیا یہ تیری طرف سے تھا یا محض میری رحمت کے ساتھ تھا؟ وہ کہے گا کہ بلکہ تیری رحمت کے ساتھ تھا۔پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ پانچ سو سال کی عبادت کی قوت تجھے کس نے دی تھی وہ کہے گا کہ آپ نے دی تھی پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تجھے سمندر کی موجوں کے بیچوں بیچ پہاڑ میں کس نے اتارا تھا اور تیرے لئے پانی کس نے نکالا تھا نمکین پانی میں سے میٹھا پانی اور رات تیرے لئے انار کس نے بنایا وہ تو سال میں ایک بار لگتا ہے۔اور تم نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ میں تجھے حالت سجدہ میں قبض کروں میں نے ایسا ہی کیا تھا تیرے ساتھ۔بندہ کہے گا اے رب آپ نے ہی کیا تھا۔اللہ فرمائے گا کہ یہ سب کچھ میری رحمت سے ہوا تھا لہذا آج میں نے جنت میں بھی اپنی رحمت کے ساتھ داخل کیا ہے۔میرے بندے کو جنت میں داخل کر دو میری رحمت کے ساتھ پس اچھا بندہ تھا تو میرا اے میرے بندے۔اس کو جنت میں داخل کر دو۔جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ تمام اشیاء اللہ کی رحمت کے ساتھ ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

۴۶۲۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو عبدالوہاب بن عطا نے ان کو خبر دی سعید بن ابوعروبہ نے ان کو قتادہ نے پیچھے حدیث عمران بن حصین کے بعث کے بارے میں۔حضرت قتادہ نے فرمایا کہ بے شک اہل اسلام قلیل ہیں کثیر لوگوں میں لہذا اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھو اور اس کی طرف رغبت کو بلند کرو چاہیئے کہ اس کی رحمت تمہارے نزدیک تمہارے اعمال کی نسبت زیادہ یقینی ہونی چاہیئے۔اس لئے کہ کوئی نجات پانے والا ہرگز نجات نہیں پائے گا مگر اس کی رحمت کے ساتھ اور ہرگز کوئی ہلاک نہیں ہو گا ہلاک ہونے والا مگر اپنے عمل کے ساتھ۔

پچاس سال کی عبادت ایک رگ کے آرام کے برابر ہے:

۴۶۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ حجاج بن یوسف نے کہا ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن ابراہیم بن عمر بن کیسان نے ان کو حدیث بیان کی عبداللہ بن صفوان نے اور وہ وہب کے نواسے ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہب بن فیہ نے کہا کہ ایک عبادت گذار نے پچاس سال تک اللہ کی عبادت کی پھر اللہ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ میں نے تجھے معاف کر دیا

(۴۶۲۱)......(۱) سقط م أ (۲)......فی ب ولکن

ہے۔اس نے کہایارب آپ نے مجھے کیا معاف کیا ہے میں نے تو کوئی گناہ ہی نہیں کیا تھا۔لہذ اللہ تعالیٰ نے اس کی گردن کی ایک رگ کو حکم دیا اس نے درد کرنا شروع کیالہذا اس بے آرامی کی وجہ سے وہ نہ تو سو سکا اور نہ ہی عبادت کر سکا نہ ہی نماز پڑھی پھر وہ آرام کر گئی تو سو گیا رات کو فرشتہ اس کے پاس آیا اور اس نے اس کے آگے شکایت کی اور اپنی تکلیف اس کو بتائی فرشتے نے کہا بے شک تیرا رب فرماتا ہے کہ تیری پچاس سالہ عبادت اس ایک رگ کے آرام کر جانے کے برابر ہے یعنی وہ اسی کھاتے میں لگ گئی ہے۔

۴۶۲۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابوایوب قرشی مولیٰ بنی ہاشم نے وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے کہا اے میرے رب مجھے بتادیجئے کہ مجھ پر تیری سب سے کم تر نعمت کون سی ہے اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی۔اے داؤد سانس لیجئے انہوں نے سانس لیا یہ میری ادنیٰ نعمت تھی تیرے اوپر۔

اللہ کی نعمتیں شمار میں نہیں آ سکتیں:

۴۶۲۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو محمد بن صالح نے انہوں نے کہا کہ بعض علماء ایسے تھے کہ وہ جب یہ آیت تلاوت کرتے:

و ان تعدوا نعمة الله لا تحصوها

اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو نہیں کر سکتے۔

تو وہ یوں کہتے تھے پاک ہے وہ ذات جس نے نہیں بنائی کسی ایک میں نعمت کی معرفت۔مگر معرفت کوتاہی کے ساتھ اس کی معرفت سے جیسے کہ اس نے نہیں بنایا کسی ایک میں اپنا ادراک اکثر علم سے کہ بے شک وہ ادراک نہیں کر سکے گا پس اس نے کر دیا ہے اپنی نعمتوں کے معرفت کوتاہی کے ساتھ اس کی معرفت سے "شکر" جیسے قدر دانی کی ہے اہل عالم کے علم کی کہ بے شک وہ نہیں ادراک کر سکے اس کا پس کر دیا ہے اس کو ایمان بوجہ اس کی طرف سے اس بات کے علم کے کہ بندے اس سے تجاوز نہیں کریں گے۔

۴۶۲۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد طوسی نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے۔جس کو اس کا عمل نجات دے سکے۔

لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ کیا آپ بھی اپنے عمل کے ساتھ نجات نہیں پاسکتے؟ فرمایا کہ اور میں بھی نہیں پاسکتا مگر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ مجھے ڈھانپ لے۔

مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے زہیر سے اس نے جریر سے۔

۴۶۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے علی بن محمد مروزی نے ان کو شعر بتائے عبداللہ کو کسی نے ایک آدمی کی مصروفیت کے بارے میں اپنے مال سے اور اولاد سے جب بیمار ہوتا ہے۔

۴۶۲۶:......مکرر ہے۔اور ہمیں شعر بتائے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو شعر سنائے ابوالقاسم عبداللہ بن محمد فقیہ نے ان کو شعر سنائے بعض اہل ادب نے۔

اے میرے بھائی اگرچہ مال جمع کرنا مجھے بہت اچھا لگتا ہے مگر تیرے بعد میرے پاس صحت بدن میں نہیں ہے بے شک مال زینت ہے خوبصورتی ہے اور اولاد میں عزت ہے اور بیماری تجھ سے بھلوا دے گی یاد مال کی اور اولاد کی۔

(۴۶۲۶)......(۱) زيادة من ب

اور کوبی کی ایک روایت میں ہے۔ مال کی اور اولاد کی محبت۔

۴۶۲۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد زاہد نے ان کو احمد بن عبداللہ بن محمد بن مسلم مقدسی نے ان کو مسیّب بن واضح نے ان کو ابن عباس نے ان کو شرحبیل نے ان کو ابودرداء نے۔ انہوں نے کہا کہ۔ کہ غنی ہونا جسمانی صحت ہے۔

۴۶۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو خبر دی عبدالوہاب نے ان کو ابن عطاء نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے دونوں اس آیت کے بارے میں کہتے ہیں۔ ان الانسان لربه لكنود۔ بے شک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے کہ کنود بمعنی کفور ناشکرا ہے۔

ابونصر عبدالوہاب کہتے ہیں میں نے کلبی سے سنا وہ اللہ کے اسی قول کے بارے میں کہتے تھے۔ ان الانسان لربه لكنود فرمایا کہ کنود بالعمت وہ ہے جو بخیل ہو اس چیز کے ساتھ جو اس کو عطا ہوئی ہے وہ شخص ہے جو دینے سے منع کر دے۔ جو اپنے غلام کو کچھ نہ دے اور اکیلا کھا جائے اور بھوکے کو بھی نہ دے خواہ اس کی قوم میں ہو۔ کنود اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک اس میں یہ صفات نہ ہوں۔

۴۶۲۹:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سبحان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو خالد بن حراس نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو شعیب بن حجاب نے ان کو حسن بن ابوالحسن نے کہ ان الانسان لربه لكنود. بے شک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے مراد یہ ہے کہ وہ مصائب کو گنتا رہتا ہے اور نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔

۴۶۳۰:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو محمود وراق نے اس بارے میں۔ شعر کہے جن کا مطلب یہ ہے۔ اے کوئی شخص جو اپنے عمل میں ظالم ہے۔ ظلم، ظلم کرنے والے پر لوٹ کر آتا ہے۔ کب تک اور کہاں تک مصیبتوں کو گنتا رہے گا اور نعمتوں کو نظر انداز کرتا رہے گا۔

۴۶۳۱:......ہمیں شعر سنائے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو مخلد بن جعفر نے ان کو ابوجعفر محمد بن جریر طبری نے وہ کہتے ہیں۔ دو عادتیں ایسی ہیں جن کے طریقے کو میں پسند نہیں کرتا غنی آدمی کا اترانا اکڑنا اور فقیر آدمی کا ذلت ظاہر کرنا۔ جب تو غنی بن جائے تو اکڑ خان نہ بن اور جب تو فقیر ہو جائے تو زمانے سے چھپا۔

شیخ احمد نے کہا کہ ہم نے کتاب السنن میں وہ احادیث ذکر کر دی ہیں جو سجدہ شکر کے بارے میں وارد ہوئی ہیں اور ان میں تاکید ہے دلالت ہے شکر منعم کے لئے اس نعمت پر اور توفیق اللہ کی طرف سے ہے۔

(۴۶۲۸)......(۱) سقط من أ

فصل:......عقل کی فضیلت

جو کہ اللہ کی ان عظیم نعمتوں میں سے ہے جن کے ذریعے اس نے اپنے بندوں کو عزت بخشی ہے

۴۶۳۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو فضل بن محمد بن مسیّب نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عاشی نے ان کو صالح مری نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے کہا۔تم آگے آؤ وہ آیا پھر اس سے کہا کہ پیچھے ہو جاؤ پیچھے ہو گیا اور فرمایا کہ میں نے ایسی کوئی مخلوق پیدا نہیں کی جو تجھ سے زیادہ مجھے محبوب ہو میری تیرے ہی ذریعے عبادت کی جائے گی اور تیرے ہی ساتھ میری معرفت ہوگی اور تیرے ہی ساتھ میں لوں گا اور تیرے ذریعے میں دوں گا۔

یہ حسن کا قول ہے اور مشہور ہے اور تحقیق نبی کریم سے مروی ہے غیر قوی اسناد کے ساتھ۔

۴۶۳۳:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوبکر احمد بن نضر ازدی نے بغداد میں ان کو محمد بن بکار نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو فضل بن عیسیٰ رقاشی نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم نے فرمایا۔

جب اللہ نے عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے کہا کھڑا ہو جا وہ کھڑا ہو گیا پھر اس سے کہا کہ پیچھے ہو جا وہ پیچھے ہو گیا پھر اس سے کہا کہ آگے آ جا وہ آگے آ گیا۔پھر اس سے کہا کہ بیٹھ جا وہ بیٹھ گیا پھر اس سے کہا کہ میں نے ایسی کوئی مخلوق پیدا نہیں کی جو تم سے بہتر ہو یا تم سے افضل ہو یا تم سے احسن ہو سے۔تیرے ذریعے میں لوں گا اور تیرے ذریعے دوں گا اور تیرے ساتھ میری پہچان ہوگی اور تیرے ساتھ ثواب عطا کروں گا اور تیرے ہی خلاف گرفت ہوگی۔

۴۶۳۴:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عبدی نے ان کو عبدالرحمٰن بن قاسم نے ان کو یحییٰ بن صالح حاطمی نے ان کو حفص بن عمر نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل سوائے اس کے کہ اس نے زیادہ کیا ہے کہ تجھ سے زیادہ محترم کوئی شئی نہیں ہے فرمایا کہ تیرے ساتھ خیر و سزا دوں گا اور تیرے ہی لئے ثواب ہوگا اور تیرے اوپر عذاب پہنچے گا۔

۴۶۳۵:......ابواحمد نے کہا اور ہمیں خبر دی ہے احمد بن موسیٰ بن زنجویہ قطان نے ان کو محمد بن بکار نے ان کو حفص بن عمر قاضی حلب نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کی مثل۔

قیامت کے دن عقل کے مطابق اجر دیا جائے گا:

۴۶۳۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد مروزی نے ان کو منصور بن سفیان نے ان کو موسیٰ بن اعین نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔بے شک ایک آدمی ہوگا اہل جہاد سے اور اہل صلوٰۃ سے اور ان میں سے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں گے حالانکہ نہیں جاری ہوگا اس کا اجر قیامت کے دن مگر بقدر اس کی عقل کے۔

۴۶۳۷:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو منصور بن سفیان نے ان کو موسیٰ بن اعین نے ان کو عبیداللہ بن نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔بے شک ایک آدمی ہوگا اہل صلوٰۃ میں سے کوئی اہل صوم اہل زکاۃ اور اہل عمرہ میں سے یہاں تک آپ نے خیر کے سارے کام ذکر کئے اور فرمایا کہ نہیں جزا دیا جائے گا قیامت کے دن مگر بقدر اس کی عقل کے یہ دوسرے طریقے سے مرسل روایت کی گئی ہے۔

۴۶۳۸:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس عبداللہ بن حسین قاضی نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو ابوالنضر ہاشم بن قاسم نے ان کو فقیہ نے ولید عمصی نے ان کو خلید بن دعلج نے معاویہ بن قرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ لوگ خیر کے عمل کریں گے مگر وہ اجر اپنی عقلوں کے مطابق دیے جائیں گے۔

۴۶۳۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو محمد بن علاء بن کریب نے ان کو محمد بن صلت نے ان کو احمد بن بشر نے ان کو اعمش نے ان کو سلمہ بن کھیل نے ان کو عطاء نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک آدمی تھے اس کے پاس ایک گدھا تھا۔ اس نے دعا کی۔ اے اللہ بے شک تو جانتا ہے کہ میرے پاس صرف ایک ہی گدھا ہے اللہ اگر تیرے پاس اور گدھا ہوتو اس کو بھیج دے وہ میرے گدھے کے ساتھ چرے۔ فرمایا کہ ان کے نبی نے اس کو کچھ کہنے کا ارادہ کیا تو اللہ نے ان کو وحی فرمائی کہ چھوڑ یے اس کو میں ہر انسان کو اس کی عقل کے بقدر ثواب دوں گا۔ یہ حدیث موقوف ہے اور مرفوع بھی مروی ہے۔

۴۶۴۰:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوسعد زاہد نے ان کو ابوالحسین صیرفی نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو مسلم بن جنادہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسین بن اسماعیل محاملی نے ان کو ابوالسائب مسلم بن جنادہ نے انہوں نے سنا احمد بن بشیر سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی اعمش نے ان کو سلمہ بن کھیل نے ان کو عطاء نے ان کو جابر نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی اپنے گرجے میں عبادت کرتا تھا آسمان سے بارش برسی تو زمین سبزہ سے ہری بھری ہوگئی۔ اس نے گدھے کو گھاس چرتے دیکھا تو دعا کرنے لگا اے میرے رب اگر تیرا بھی کوئی گدھا ہوتا تو میں اس کو بھی اپنے گدھے کے ساتھ چراتا۔ یہ بات انبیاء بنی سرائیل میں سے ایک نبی تک پہنچی تو اس نے اس کے خلاف دعا کرنے کا ارادہ کیا اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ میں لوگوں کو ان کی سمجھ بوجھ کے اندازے اور معیار کے مطابق جزا دوں گا۔

یہ الفاظ مالینی کے ہیں۔ اس روایت کے ساتھ احمد بن بشیر کوفی متفرد ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۶۴۱:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حکیم بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابوخروہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں کسی آدمی کا اسلام حیرت میں نہ ڈالے یہاں تک کہ تم سمجھ لو کہ اس کی عقل نے کیا گرہ باندھی ہے۔

۴۶۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن محمد۔ بن عبداللہ شافعی نے ان کو عبداللہ بن حسن بن احمد نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے خرتی نے ان کو عبیداللہ بن عمرو نے ان کو اسحٰق بن راشد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ خوش لگے تمہیں کسی آدمی کا اسلام لانا حتیٰ کہ تم جان لو اس کی عقل کی گرہ کو۔ اسی طرح پایا اس نے اسحاق بن راشد کو۔

۴۶۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نے ان کو ابوبکر بن احمد بن عبداللہ فوقانی نے وہاں پر اور ابوسعدی محمد بن خوش نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو علی بن حسن نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہیں کسی آدمی کا اسلام اس وقت تک خوش نہ کرے یہاں تک کہ تم یہ جان لو کہ اس کی عقل نے کیا عقیدہ قائم کیا ہے۔

علی بن حسین شافعی اس کی روایت میں متفرد ہے اور وہ ضعیف ہے۔

مرد کا قیام و بقاء اس کی عقل ہے:

۴۶۴۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی حسین بن محمد صغانی مرو میں ان کو یحیٰی بن ساسویہ نے ان کو حامد بن آدم نے ان کو

ابوغانم نے ان کوابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرد کا قیام بقااس کی عقل ہے اس کا کوئی دین نہیں ہے جس کی عقل نہیں ہے۔

حامد اس روایت کے ساتھ متفرد ہے اور اس پر جھوٹ کی تہمت بھی لگی ہے۔

۴۶۴۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبدالعزیز بن سلیمان حرملی نے ان کونضر بن عاصم نے ان کو عبدالمجید نے میرا خیال ہے کہ وہ مروان بن سالم ہے۔ اس نے صفوان سے اس نے عمرو سے اس نے شریح بن عبید سے اس نے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی آدمی کے بارے میں کوئی خبر عبادت میں شدت وسختی کی پہنچتی تو ایک تو یہ پوچھتے کہ اس کی عقل کیسی ہے؟ جب لوگ بتاتے کہ ٹھیک ہے درست ہے تو آپ یہ فرماتے کہ میں بھی اس کے بارے میں یہی امید کرتا ہوں اور جب بتاتے کہ کوئی مسئلہ ہے اس کی عقل کے باری میں تو فرماتے کہ ہرگز نہیں پہنچے گا تمہارا ساتھی جہاں گمان کرتے ہیں۔

شیخ نے کہا ہے کہ اس روایت میں مروان بن سلام جوینی اکیلا ہے اور وہ ضعیف راوی ہے۔

۴۶۴۶:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوسعید محمد بن محمد بن ربیع نسوی نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ نے عسقلان میں ان کو ابراہیم بن یحییٰ بن یحییٰ غسانی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابوادریس خولانی نے۔ ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ نے فرمایا۔ اے ابوذر تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں۔ اور رک جانے جیسی کوئی پرہیز گاری نہیں اور حسن خلق جیسا کوئی حسب نہیں۔

عقل مال ومتاع سے کئی گناہ بہتر ہے:

۴۶۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن جراح عدی نے ان کو محمد بن منذر بن سعید نے ان کو احمد بن یحییٰ صوفی نے ان کو عثمان بن سعید احولی نے ان کو محمد بن عبداللہ حبطی نے اہل تستر سے ان کو شعبہ بن حجاج ان کو ابواسحاق نے عاصم بن خمرہ سے اس نے علی سے کہ انہوں نے کہا جس سے اے بیٹے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔

عقل مال سے زیاد بہتر ہے۔ اور جہالت سے زیادہ سخت کوئی فقر ومحتاجی نہیں ہے اور خود پسندی سے زیادہ سخت کوئی تنہائی نہیں ہے اور باہم مشاورت سے زیادہ پکا کوئی معاملہ نہیں ہے اور عقل تدبیر کی طرح نہیں ہے اور کوئی حسب حسن خلق جیسا نہیں ہے اور رکنے جیسا کوئی تقوئی نہیں ہے اور غور وفکر جیسی کوئی عبادت نہیں ہے اور حدیث وبات کی آفت مصیبت کذب وجھوٹ ہے اور علم کی تباہی نسیان اور بھولنا ہے اور برتن کی تباہی چھید ہے اور حسن جمال کی تباہی بدکاری ہے۔ اور بہادری کی تباہی فخر وغرور ہے اے بیٹے کسی آدمی کو ہلکا نہ سمجھنا جس کو تم ہمیشہ دیکھتے ہوا گروہ تم سے بڑا ہو تو تم اس کو باپ کی جگہ سمجھنا اور اگر تیرے برابر ہو تو اس کو تم اپنا بھائی سمجھنا اور تم سے چھوٹا ہو تو تم اس کو اپنا بیٹا سمجھنا۔

اس روایت میں حبطی اکیلا ہے شعبہ سے اور قوی بھی نہیں ہے۔

۴۶۴۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نسائی احمد بن شعیب نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو دراج نے ان کو ابوالہیثم نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ صاحب ٹھوکر کے سوا کوئی بردبار نہیں ہے اور صاحب تجربہ کے سوا کوئی حکیم نہیں ہے۔

۴۶۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابان نے ان کو انس بن مالک نے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ مجھے وصیت فرمایئے رسول اللہ صلی اللہ

(۴۶۴۷)......(۱) فی (أ) الحطی

علیہ وسلم نے فرمایا ہر معاملے کو تدبیر کے ساتھ لیا کیجئے اگر تم اس کے انجام میں خیر دیکھو تو کرو اور اگر تم غلطی اور نقصان سے ڈرو تو پھر رک جاؤ۔

ابان بن ابو عیاش روایت کرنے میں ضعیف ہے۔

۴۶۵۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو سعید مؤذن نے ان کو ابراہیم بن جعفر بن ولید نے ان کو محمد بن عبدالوہاب بن حبیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو نھشل بن سعید نے ان کو عباد بن کثیر نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔

بہت سے عقل مند ایسے ہیں اللہ نے جنہیں اپنے معاملے سے غافل کر دیا ہے اور وہ لوگوں کے نزدیک حقیر ہیں بدصورت ہیں شکل وصورت کے اعتبار سے لیکن کل قیامت کے دن وہ نجات پا جائیں گے اور بہت سارے زبان کے اعتبار سے تیز و حالات ہیں دیکھنے میں خوبصورت ہیں۔ عظیم شان اور مقام رکھتے ہیں مگر کل قیامت میں ہلکے ہو جائیں گے۔ نھشل عباد سے روایت کرنے میں اکیلا ہے۔

تقویٰ کی کان:

۴۶۵۱:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ابن ملحان نے ان کو وثیمہ بن موسیٰ نے ان کو سلمہ بن فضل نے ایک آدمی سے اس کو ذکر کیا ہے ابن شہاب زہری نے ان کو سالم نے ان کو ان کے والد نے ان کے والد نے عمر بن خطاب سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر شئی کے لئے ایک کان ہوتی ہے اور تقویٰ کی کان عقلمند لوگوں کے دل ہیں۔

شیخ احمد نے کہا کہ یہ روایت منکر ہے شاید مصیبت اس آدمی سے واقع ہوئی ہے جس کا نام مذکور نہیں ہے۔

۴۶۵۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابو طاہر دقاق نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حارث ابو اسامہ نے ان کو حسین بن موسیٰ نے ان کو ورقاء نے ان کو ابو نجیح نے ان کو مجاہد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں **ھل فی ذلک قسم لذی حجر** ۔فرمایا کہ ذی حجر سے مراد ذی عقل اور ذی رای ہے عقل اور رائے والا۔

۴۶۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم امام نے ان کو محمد بن محمد بن بیروی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابو کریب محمد بن علاء نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو ابو وراق نے ضحاک سے۔ **لینذر من کان حیا**۔ سے مراد عاقل ہے۔

۴۶۵۴:......شیخ احمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس میں جو ہمیں ہمارے شیخ نے اجازت دی تھی یعنی ابو عبداللہ حافظ نے یہ کہ احمد بن محمد بن واصل بیکندی نے ان کو خبر دی ہے ان کے والد نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے وہ کہتے ہیں کہا یزید بن جابر نے کہ مجھ کو خبر دی ہے شیخ نے ساحل پر ایک آدمی سے بنی قشیر میں سے اسے قرہ بن ہبیرہ کہا جاتا ہے کہ وہ نبی کریم کے پاس آیا۔ بے شک جاہلیت میں ہمارے بہت سے رب تھے جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی تھی ہم انہیں پکارتے تھے وہ ہمیں جواب نہیں دیتے تھے ہم ان سے مانگتے تھے وہ کچھ نہیں دیتے تھے ہم آپ کے پاس آئے تو اللہ نے ہمیں ہدایت دی۔ حضور نے فرمایا کامیاب ہو گیا جس کو عقل عطا ہوئی۔

۴۶۵۵:......یہ روایت کی گئی ہے سعید بن ابو ہلال سے اس نے سعید بن نشیط سے یہ کہ قرہ بن ہبیرہ عامری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے قصہ ذکر کیا جب وہ واپس پیچھے کو ہٹ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق وہ کامیاب ہو گیا جس کو عقل عطا کی گئی۔

۴۶۵۶:......ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن احمد حافظ نے ان کو ابو العباس جعفر بن محمد مستغفری نے ان کو ابو سعد خلیل بن احمد قاضی نے ان کو ابو بکر بن داؤد نے ان کو عبدالملک بن شعیب نے ان کو ابن وہب نے ان کو لیث بن سعید نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابو ہلال نے ان کو

(۴۶۵۰)......(۱) ف (أ) ظریف (۴۶۵۴)......(۱) فی (أ) لبنا

(۴۶۵۵)......(۱) سقط من (ب) (۴۶۵۶)......سقط هذا الحديث بأكمله من (أ)

سعید بن خشیط نے یہ کہ قرہ بن ہبیرہ عامری رسول اللہ کے پاس آئے اور وہ مسلمان ہو گئے پھر انہوں نے حدیث ذکر کی حضور نے اس کو فرمایا کہ کیسے کہتا تھا تو جب قید ہوا تھا کہتا ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے واسطے اللہ کے سوا نذر کر رب بھی تھے اور مؤنث بھی ہم انہیں پکارتے تھے وہ ہماری اجابت نہیں کرتے تھے اور ہم ان سے مانگتے تھے وہ ہمیں کچھ نہیں دیتے تھے پس جب اللہ نے اس کو بھیجا ہے ہم آپ کے پاس آ گئے تو ہم نے ان کو چھوڑ دیا ہے اس کے بعد وہ واپس چلا گیا پھر رسول اللہ نے فرمایا وہ کامیاب ہو گیا۔ جس کو عقل کا رزق ملا۔

انسان کی رواداری اس کی عقل ہے:

۴۶۵۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو حسن بن علی زیاد نے ان کو ابراہیم بن موسیٰ فراء نے ان و مسلم بن خالد نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید اعرابی حضرمی نے ان کو احمد بن عون نے ان کو مسلم بن خالد نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ آدمی کی شرافت اس کا دین ہے۔ اور اس کی رواداری اس کا عقل ہے اور اس کا حسب اس کا اچھا اخلاق ہے۔

اور ابو عبداللہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اس کے بعد مذکورہ الفاظ ذکر کئے۔

۴۶۵۸:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو احمد بن زید نے ان کو ابن ابو عمر نے ان کو سفیان نے ان کو زکریا۔۔۔ان کو شعبی نے وہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ انسان کا حسب اس کا دین ہے اور اس کی مروت اس کا اخلاق ہے اور اس کا اصل اس کی عقل ہے۔

۴۶۵۹:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو ابو العباس احمد بن محمد بن بکر نے ان کو سوار بن عبداللہ عنبری نے ان کو عبدالرحمٰن بن عثمان نے ان کو ابو بکر راوی نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید عمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا علم مؤمن کا جگری دوست ہے۔ اور عقل اس کو راستہ دکھانے والا ہے اور عمل اس کا ذمہ دار ہے اور حوصلہ اس کا مددگار ہے اور صبر اس کے لشکروں کا امیر ہے اور شفقت کرنا اس کا باپ ہے اور نرمی کرنا اس کا بھائی ہے۔ یہ روایت منقطع ہے۔

۴۶۶۰:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو کدیمی نے ان کو اسماعیل بن نصر عبدی نے ان کو میسرہ نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن خطاب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ نہیں ہی آدمی کی کمائی مثل عقل کے وہ اپنے مالک کو سیدھے راستے کی رہنمائی کرتا ہے یا اس کو واپس کرتا ہے غلط کام سے۔

شیخ نے کہا کہ یہ اسناد ضعیف ہے اور وہ جو اس سے قبل ہے وہ منقطع ہے۔

عقل اچھا ساتھی ہے:

۴۶۶۱:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو میرے دادا ابو عمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو عیسیٰ بن محمد مروزی نے ان کو حسن بن حماد عطار نے ان کو ابو حمزہ سکری نے ان کو ابراہیم صائغ نے ان کو حماد نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں علی بن ابو طاہر نے کہا توفیق عطا ہونا بہترین قائد ہے (یعنی چلانے والا) اور حسن اخلاق اچھا ساتھی ہے۔ اور عقل اچھا صاحب ہے اور ادب بہترین ورثہ ہے اور عجب وخود پسندی سے زیادہ شدید کوئی وحشت ونفرت نہیں ہے۔

۴۶۶۲:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن ابو مریم نے ان کو محمد بن

(۴۶۶۱)......(۱) فی (أ) ابن عبد وھو خطأ

مسلم نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عیاض بن خلیفہ نے ان کو علی بن ابو طالب نے انہوں نے اس سے سنا وہ کہہ رہے تھے حالانکہ اس وقت وہ جنگ صفین میں تھے۔ بے شک عقل دل میں ہے اور رحم جگر میں ہے اور شفقت تلی میں ہے اور سانس پھیپڑوں میں ہے۔

۴۶۶۳:......میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو القاسم نصر آبادی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس حنظلی رازان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عبدالرحمٰن زاہد سے وہ کہتے ہیں کہ احمد بن عاصم انطا کی نے کہا سب سے زیادہ فائدے مند عقل وہ ہے جو تجھے پہچان کروائے ان نعمتوں کی جو تیرے اوپر ہیں اور ان کا شکر کرنے پر تیری مدد کرے اور خواہش نفس کے خلاف کھڑا ہو جائے۔

۴۶۶۴۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمر بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے ہیں کہ کہا سفیان بن عیینہ سے انہوں نے کہا کہ عقل مند وہ نہیں ہے جو خیر اور شر کو پہچانے اور ان کی تمیز کر سکے بلکہ عقل مند وہ ہے کہ جب خیر کو دیکھے تو اس کی اتباع کرے اور جب شر کو دیکھے تو اس سے اجتناب کرے۔

۴۶۶۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عمرو زجاجی سے وہ کہتے ہیں کہ لوگ جاہلیت میں ایسے تھے کہ وہ اس چیز کی اتباع کرتے تھے جس چیز کو ان کے عقل اور ان کے طبائع اچھا سمجھتے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے ان کو شریعت کی طرف لوٹا دیا اور عقل صحیح کی اتباع کی طرف جو محاسن شریعت کو مستحسن سمجھے اور جس چیز کو شریعت قبیح سمجھے اس کو وہ عقل بھی قبیح سمجھے۔

۴۶۶۶:......میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا احمد بن محمد زکریا سے انہوں نے سنا علی بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الحسن سروان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید بغدادی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سری سقطی سے پوچھا گیا تھا عقل کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا عقل وہ ہے جس کے ساتھ اللہ کے حکم فرمودہ اور منع کردہ امور پر دلیل و حجت قائم ہو سکے۔

۴۶۶۷:......ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان سعید بن عثمان حناط نے انہوں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص ارادہ کرے آخرت کا راستہ جاننے کا اسے چاہئے کہ حکماء کے ساتھ ہمنشینی اور بات چیت جاری رکھے اور پہلی چیز جو حکیم سے پوچھے وہ عقل کے بارے میں ہونا چاہئے اس لئے کہ جمیع اشیاء صرف عقل کے ساتھ ہی معلوم کی جا سکتی ہے اور آپ جب اللہ عزوجل کے لئے خدمت کا ارادہ کریں تو پہلے اس کو دیکھیں جو خدمت کر رہا ہو پھر تم خدمت کرو۔

۴۶۶۸:......اسی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا وہ کہتے تھے۔ جو شخص دنیا کو اللہ کی محبت کے بدلے میں چھوڑ دے وہ قوم ہیں اہل معرفت اور اہل عقل سے آخرت کے بارے میں۔

۴۶۶۹:......اور اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے اور میں نے سنا ہے ذوالنون سے وہ کہتے ہیں جان لو کہ عقل مند اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے اور دوسرے کے گناہ کا گمان کرتا ہے۔ اور جو کچھ اسکے پاس ہے اس کو درست سمجھتا ہے۔ اور بے رغبتی کرتا ہے اس میں سے جو اس کے غیر کے پاس ہے۔ اور اپنی طرف سے ایذا کو روک دے۔ اور دوسرے کی طرف سے ایذا کو برداشت کرے۔

۴۶۷۰:......اور اپنی اسناد کے کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا وہ کہتے تھے۔ تم بھوکے رہو اور خلوت اختیار کرو تم حیرت انگیز امور

(۴۶۶۴)......(۱) سقط من (ب) (۲)......فی (أ) العمل

(۴۶۶۵)......(۱) فی (ب) یقول (۲)......فی (ب) ماتستحسنه

(۴۶۶۷)......(۱) فی (أ) فی (۲)......هكذا فی (أ) و (ب) ويحتمل ان تكون فاعقل

دیکھو گے جو شخص اللہ سے محبت کرتا ہے زندہ رہتا ہے اور جو شخص مائل ہوتا ہے غیر کی طرف وہ (۱) ہلاک ہوتا ہے اور احمق صبح کرتا ہے اور شام کرتا ہے جو کہ کسی شئی میں نہیں ہوتا اور عقل مند تو اپنے دل کے واردات کے بارے میں بھی تفتیش کرتا ہے۔ (تلاش اور دیکھ بھال کرتا ہے کہ غلط خیال تو نہیں پیدا ہوا)۔

(۱) وہ نشانے سے خطا کرتا ہے۔

۴۶۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان خیاط سے اس نے حکایات ذکر کیں ذوالنون مصری سے اور اس نے یہ اضافہ کیا ہے (کہ انہوں نے کہا) کہ سخی مانگنے سے پہلے دیتا ہے لہٰذا وہ مانگنے کے بعد کیسے بخل کر سکتا ہے، جو عذر سننے سے پہلے تعظیم واکرام کرتا ہے وہ عذر پیش ہونے کے بعد کیسے بغض وکینہ رکھ سکتا ہے۔ جور کنے سے قبل معاف کر دے وہ انحراف کا طمع کیسے کر سکتا ہے۔

عقل کے غلبے سے عدل قائم ہوتا ہے:

۴۶۷۲:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکر بن محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبدالواحد عبسی نے ان کو وریزہ بن محمد نے ان کو علی بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ جعفر بن محمد سے کہا گیا کہ وہ کون سی چیز ہے انسان جس پر بھروسہ کرے؟ فرمایا اس کی عقل جس کی طرف وہ رجوع کرتا ہے۔ پوچھا گیا کہ عقل ہویٰ اور خواہش کے مقابلے میں کس مقام پر ہے؟ فرمایا کہ وہ دونوں ایک برتن میں جمع ہیں پوچھا گیا کہ دونوں میں سے کون سا دوسرے کے زیادہ قوی ہے۔

فرمایا کہ عدل عقل کے غلبے سے ہے اور جور وظلم ہویٰ اور خواہش کے غلبے سے۔ اور نفس ان دونوں کے مابین واقع ہے جو شخص عقل کی بات مانتا ہے وہ اس کو سیدھا رکھتا ہے اور اس کو رہنمائی کرتا ہے اور جو نفس کو اس کی خواہش کی طرف جھکاتا ہے وہ اس کو گمراہ کر دیتا ہے اور اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔

۴۶۷۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوعثمان حناط نے ان کو عبداللہ بن محمد نصیبی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن قریہ نے۔ لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں عاقل۔ احمق۔ اور بدکردار عاقل سے اگر بات کی جائے تو وہ بات مانتا ہے اگر کچھ سنتا ہے تو اس کو یاد رکھتا ہے اگر بولتا ہے تو درست بولتا ہے اور احمق اگر کلام کرتا ہے جلد بازی کرتا ہے اگر بات کرتا ہے تو کر کے بھول جاتا ہے۔ اور اگر برے فعل پر آمادہ کیا جائے فوراً اس کو کر گذرتا ہے۔ اور فاجر آدمی کو اگر آپ امانت سپرد کریں تیری خیانت کر دے گا اور اگر اس کے ساتھ گفتگو کریں آپ تو وہ آپ کو عیب لگا دے گا۔

۴۶۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالعزیز بن محمد بن جعفر بن شیبان عطار نے بغداد میں ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن جعانی حافظ نے ان کو احمد بن عبداللہ وکیل نے ان کو رجاء بن سہل نے ان کو ابومسہر نے ان کو عروہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ قیس بن ساعدہ سے پوچھا گیا تھا کہ عقل کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ انسان کا اپنے آپ کو پہچاننا پھر ان سے پوچھا گیا کہ افضل علم کون سا ہے؟ جواب دیا انسان اس کو جاننے کے بعد ٹھہر جائے۔

۴۶۷۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوعثمان حناط نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور حارثی نے ان کو عیسیٰ بن اسحٰق انصاری نے وہ کہتے تھے ابوعبداللہ حاجی رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے وہ شخص کیسے عاقل ہو سکتا ہے جو اپنے نفس

---

(۱)..... الصواب عند غیره

(۴۶۷۰).....(۱) سقط من (أ) (۲)..... فی (أ) قیاس

(۴۶۷۱)..... (۱) فی (ب) الحناط (۴۶۷۳).....أخرجه ابن أبی الدنیا فی العقل (۲۵)

پر نظر نہ رکھ سکے یا کیسے عاقل ہوسکتا ہے وہ شخص جو اپنی اطاعت کے اعمال پر لوگوں سے فوری اجرت مانگے۔
یا کیسے عاقل ہوسکتا ہے وہ شخص جو اپنے نفس کے عیبوں سے بے خبر ہو اور دوسروں کے عیبوں پر نظر رکھتا ہو یا کیسے عاقل ہوسکتا ہے وہ شخص جو اپنے نفس میں جو نقص دیکھے اور اپنے ہم عصروں میں جو عیب دیکھے اس پر غمگین نہ ہو اور نہ روئے۔ یا وہ شخص کیسے عاقل ہوسکتا ہے جو حیاء کی کمی کی وجہ اللہ عزوجل کے ساتھ سرکشی کرنے والا ہے۔

عقل کی زکوٰۃ:

۴۶۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد بن عبداللہ مروزی نے ان کو ابوحاتم احمد بن ابوروح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہتے تھے کہ میں نے فضیل بن عیاض سے سنا وہ کہتے تھے کہ سلف کہتے تھے بے شک ہر شئی پر ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور عقل کی زکاۃ لمبے عرصے تک غمگین رہنا ہے۔

سات چیزیں عاقل پر حق ہیں:

۴۶۷۷:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو عبداللہ بن ہاشم بن حیان عبدی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان اغر نے ان کو وہب بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ آل داؤد کی حکمت میں ہے کہ عاقل پر حق ہے کہ وہ چار ساعات میں مصروف اور غافل نہ رہے۔ ایک وہ ساعت جس میں وہ اپنے رب سے سرگوشی کرے اور دوسری وہ ساعت جس میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور تیسری وہ ساعت جس میں وہ اپنے مسلمان بھائیوں کی طرف علیٰحدہ ہوجائے جو اس کو اپنی کمزوریاں بتائیں اور اس کو وہ اپنے آپ سے سچا سمجھتے ہیں اور وہ ساعت جس میں وہ اپنے نفس اور اس کی لذات کے لئے علیٰحدہ ہوتا ہے اس میں داخل ہو اور آراستہ ہو۔ بیشک یہ ساعت معاون ہے ان ساعات پر دلوں کو قریب کرنے کے لئے اور فضل ہے جس کو وہ پالیتا ہے۔ اور عاقل پر حق ہے کہ وہ نہ کوچ کرے مگر تین میں سے ایک کے لئے یا تو سامان سفر آخرت کے لئے یا تلاش معاش کے لئے یا لذت میں جو حرام نہ ہو عبدالرحمٰن نے کہا یہی بات تھی یا اسی کی مثل تھی۔

۴۶۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو بشر بن رافع نے یہ شیخ تھے اہل صنعا کے انہیں ابوعبداللہ کہا جاتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا تھا وہب بن منبہ سے وہ کہتے تھے میں نے آل داؤد کی حکمت میں یہ بات پائی تھی۔ کہ عاقل پر لازم ہے کہ چار ساعات سے غافل نہ رہے پھر اس نے جس حکایت کا ذکر کیا اسی کے معنی کے ساتھ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا اور زیادہ کیا کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ عاقل پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کا عالم ہو اپنی زبان کی حفاظت کرنے والا ہو اس کی شان پر عمل پیرا ہو۔

گہری عقل بہت اچھی خصلت ہے:

۴۶۷۹:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا احمد بن محمد رمیح سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے احمد بن محمد بن عمرو بن بسطام نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن سیار سے انہوں نے حبیب ابومحمد حلاب سے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک سے کہا گیا تھا

(۴۶۷۵)......(۱) سقط من (أ) (۲)......سقط من (أ)
(۴۶۷۷)......(۱) فی (ب) یقضی (۲)...... فی (ب) یخلو فیها
أخرجه ابن أبی الدنیا فی العقل (۲۴) والمحاسبة (۱۲)
(۴۶۷۸)......(۱) فی (ب) العاقلة

انسان میں کون سی خصلت اچھی ہے؟ کہا گہری عقل۔ پوچھا گیا کہ اگر یہ نہ ہوتو؟ فرمایا پھر حسن ادب پوچھا گیا کہ اگر یہ بھی نہ؟ پھر شفیق بھائی جو اس کو مشورہ دے۔ پوچھا گیا کہ اگر یہ بھی نہ ہو؟ کہتے ہیں کہ بہت دیر خاموش ہو گئے (کچھ سوچتے رہے) پھر کہا گیا کہ اگر یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا کہ پھر جلدی کی موت۔

عقل تجربے کا نام ہے:

۴۶۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے ان کو ہمارے دادا نے ان کو محمد بن۔ یحییٰ صائغ مروزی نے ان کو حبیب جلاب نے پھر اس نے مذکورہ بات ذکر کی۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا بھائی شفیق جس سے مشورہ طلب کیا جائے اور اس کو مشورہ دے ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو جریر نے ان کو حکم بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے تھے کہ عرب کہتے تھے عقل تجربہ ہے اور حزم بدگمانی ہے۔

عقل کو قوت وتائید دینے والی چیز:

۴۶۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن مقیم مقری نے بغداد میں ان کو ابوالعباس احمد بن یحییٰ نحوی نے ان کو ابن شبیب نے وہ کہتے ہیں بعض خلفاء سے پوچھا گیا تھا کون سی چیز عقل کو تائید وقوت دیتی ہے؟ اور کون سی چیز اس کو سخت نقصان دیتی ہے۔ فرمایا کہ عقل کو بہت زیادہ تائید دینے والی چیز علماء سے مشورہ کرنا ہے، اور معاملات کو جانچنا اور حسن تثبت اور پکار ہنا۔ اور اس کو سخت نقصان پہنچانے والی شے ظلم اور سستی اور جلد بازی۔

عقل کا جوہر:

۴۶۸۲:...... میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم کرمانی سے انہوں نے سنا ابوالحسن علی بن محمد بن سعید خطیب سے سرخس میں وہ کہتے ہیں۔ میں نے سنا جعفر خلدی سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا جنید بن محمد سے انہوں نے سنا حارث محاسبی سے وہ کہتے تھے۔ ہر چیز کا ایک جوہر اور خلاصہ ہوتا ہے انسان کا جوہر اس کی عقل ہے۔ پھر ان سے پوچھا گیا کہ عقل کا جوہر کیا ہے؟ فرمایا کہ صبر ہے۔

عاقل کون ہے؟

۴۶۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعلی ماسرجی نے ان کو علی بن عبدان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابواسامہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن انس سے وہ کہتے ہیں کہ عاقل وہ ہے جو اللہ کی طرف سے اس کے امر کو سمجھ لے اور اپنے زمانے کے آزمائش اور مشکلات پر صبر کرے۔

۴۶۸۴:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو فضل بن حبیب نے ان کو احمد بن خلد نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو حسن نے انہوں نے کہا کہ۔ اس نے اپنے دین کو نہیں سمجھا جو اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتا۔

۴۶۸۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن علی صائغ نے ان کو محمد بن ابوالازہر نے وہ کہتے ہیں کہا ابوبکر بن عیاش نے۔ عقل زبان کو روکتا اور اس کی حفاظت کرتا ہے اور بے وقوفی زبان کو چھوٹ دینا۔ (تیز کرنا) اور بیان میں

(۴۶۷۹)...... (۱) فی (ب) أخ شفیف
(۲) ...... سقط من (ب)

(۴۶۸۰)...... (۱) فی (أ) یستشیر الیه
أخرجه ابن أبی الدنیا (۳۶)

(۴۶۸۲)...... (۱) سقط من (أ)
(۲) سقط من (أ)

سختی کرنا ہے۔

۴۶۸۵:......مکرر ہے۔ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا حسین بن احمد بن موسیٰ سے انہوں نے صولی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے۔ احمد بن یحییٰ نے ان کو ریاشی نے انہوں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ خاموشی عقل کی نیند اور بولنا اس کی بیداری ہے۔ اور نیند بیداری کے ساتھ ہوتی ہے اور بیداری نیند کے ساتھ۔

لوگوں سے محبت نصف عقل ہے:

۴۶۸۶:......ہمیں خبر دی ابوحامد احمد بن محمد بن احمد بن موسیٰ امیرک نیساپوری نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو میمون بن مہران نے انہوں نے کہا کہ لوگوں سے محبت کرنا نصف عقل ہے اور بہتر سوال نصف فقہ اور تیرا تیری معیشت میں اونچا ہونا نصف مشقت کو کم کر دیتا ہے۔

۴۶۸۷:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن عبداللہ شاذان سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ یوسف بن حسین کہتے تھے آپ جب احمق سے عاقل کو پہچاننا چاہیں تو اس کو کسی محال کی خبر دیں اگر وہ قبول کر لے تو جان لیں کہ وہ احمق ہے۔

۴۶۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوالطیب مظفر بن سہل خلیلی نے مکہ مکرمہ میں انہوں نے سنا احمد بن علی ادیب سے اس نے یزید بن ہارون سے۔ جس کا علم اس کی عقل سے زیادہ ہو میں اس کے بارے میں ڈرتا ہوں۔ اور جس کی عقل اس کے علم سے زیادہ ہو اس کے لئے میں امید کرتا ہوں۔ (پرامید ہوں)۔

۴۶۸۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبید قرشی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید نے ان کو حارث بن نعمان نے ان کو خلید بن دعلج نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یونس بن عبید سے وہ کہتا ہے کہ تجھے قاری فائدہ نہیں دے گا حتیٰ کہ اس کے لئے عقل ہی ہو۔

عقل کہاں ہوتی ہے؟:

۴۶۹۰:ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوالولید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن سفیان سے انہوں نے خبر دی ہے احمد بن ابراہیم دورقی سے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو شعبہ انہوں نے کہا کہ بعض لوگوں کی عقل ان کے آنگن میں ہوتی ہے بعض کی عقل ان کے ساتھ ہوتی ہے، بعض کی عقل ہوتی ہی نہیں بہر حال جس کے ساتھ ہوتی ہے وہ ایسا ہوتا ہے کہ وہ غور کرتا ہے کلام کرنے سے قبل کہ کیا بات اس سے نکلے گی۔ اور جس کی عقل اس کے صحن میں ہوتی ہے وہ ہوتا ہے وہ کلام کرنے کے بعد سوچتا ہے اس نے کیا کہہ دیا ہے کہتے ہیں میں نے یہ بات عبدالرحمٰن بن مہدی کو بتائی تو انہوں نے کہا کہ یہی ہم لوگوں کی صنعت ہے یعنی جن کی عقل ان کے صحن میں ہوتی ہے۔ انہوں نے کلام اچھا سمجھا اور فرمایا کہ یہ شعبہ کا کلام نہیں ہے اس نے کسی اور سے سنا تھا۔

۴۶۹۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو دعلج بن احمد سجزی نے ان کو احمد بن علی ایاز نے ان کو محمد بن سلام جمحی نے انہوں نے کہا کہ گمان کیا ہے عبدالقادر بن سری نے وہ کہتے ہیں کہا ایاس بن معاویہ نے جو عاقل آدمی ہوتا وہ اپنے عیب پہچانتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کو کیا گیا کہ

(۴۶۸۵)......مکرر . أنظر العقل لابن أبی الدنیا (۹۸) (۴۶۸۶)......(۱) غیر واضح فی (أ)

أخرجه ابن أبی الدنیا فی العقل ٦٧ (۴۶۸۸)......(۱) سقط من (ب)

(۴۶۹۰)......(۱) سقط من (ب) (۲)......سقط من (أ)

اے ابو وائلہ آپ کا عیب کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ زیادہ جمع کرنا۔ پوچھا گیا کہ اس کے بعد کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم اس ساتھ اور آپ کثرت سے عقل مند کے قول کو غور کریں تو اس میں ایسی کوئی بات ضرور پائیں گے جس کے ساتھ فائدہ اٹھایا جاتا ہوگا۔

بے عقل سے گفتگو کرنا:

۴۶۹۲:......ہمیں خبر دی عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ابو حشرج نے ان کو وہب بن منبہ نے کہتے ہیں کہ جب ذوالقرنین پہنچے مشرق میں سورج طلوع ہونے کے مقام پر تو وہاں کے بادشاہ نے ان سے کہا اے ذوالقرنین میرے لئے لوگوں کے بارے میں کچھ بتائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ بے عقل سے تیرا گفتگو کرنا بمنزلہ اس ناآشنا کے ہوگا جو اہل قبور کے لئے دستر خوان سجائے۔ اور بے وقوف کے ساتھ تیرا سوال و جواب کرنا ایسے ہوگا جیسے کوئی شخص سخت چٹان پر پیشاب کر کے خود بھیگ جائے۔ یا لوہے کو ہنڈیا میں پکائے اور اس سے سالن تلاش کرے۔ اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے پتھر اٹھالانا آسان ہے اس آدمی کے ساتھ مکالمہ کرنے سے جو بیوقوف ہے۔

۴۶۹۳:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو محمد طاہر محمد آبادی نے ان کو فضل بن میسّب نے ان کو احمد بن خلد نے ان کو غسان بن مفضل غلابی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایوب نے کہا۔ بیشک میں البتہ ملتا ہوں اپنے بھائیوں میں سے کسی بھائی کو تو میں عقل مند ہو جاتا ہوں کئی دن تک۔

عقل مند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے:

۴۶۹۴:......ہمیں خبر دی ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو غلابی ان کو خبر دی ابن عائشہ نے وہ کہتے ہیں کہ حسن کہتے تھے عقل مند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے جب کوئی بات اس کو پیش آتی ہے تو وہ دیکھتا ہے اگر اس کے فائدے اور بھلے کی ہوتی ہے تو بات کرتا ہے۔ اور اگر اس کے نقصان کی ہو تو رک جاتا ہے اور احمق کی زبان اس کے دل کے آگے ہوتی ہے جب بات اس کو پیش آتی ہے اور وہ اس کے نقصان کی ہوتی ہے تو وہ پہل کر لیتا ہے۔

۴۶۹۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمر عقال الابل تحریر سے پڑھا انہوں نے سنا ابو احمد فراء سے انہوں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ عقل کا لفظ ماخوذ ہے عقال الابل کے محاورے سے اونٹ کے پیر کی رسی (جو اونٹ کو دور بھاگنے سے روکتی ہے) یا مطلق مہار جس کے ساتھ اونٹ ایک ٹھکانے سے دوسرے ٹھکانے کی طرف بھگایا جاتا ہے۔ عقل بھی ایسی ہی ہے جو عقل والے کو روکتی ہے اور کنٹرول کرتی ہے۔

۴۶۹۶:......کہا عامر بن عبد قیس نے جب تیری عقل تجھے تیرے نامناسب عمل سے روک دے تو پھر تو عقل مند ہے۔

۴۶۹۷:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابو عبداللہ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے میں نے سنا وہ کہتے تھے۔ علم کی مثل اللہ کی کوئی عبارت نہیں اور کہتے ہیں کہ کہا ایوب نے عقل دین میں بہترین چیز ہے۔

۴۶۹۸:......میں نے سنا ابو عبدالرحمٰن سلمی سے کہتے ہیں انہوں نے سنا عبدالرحمٰن بن رخی اصمعی سے اس نے اپنے چچا سے وہ کہتے ہیں کہ

(۴۶۹۱)......(۱) فی (أ) ابن عمر (۲)...... سقط من (أ) (۳)...... سقط من (ب) (۴)......سقط من أ

(۴۶۹۲)......(۱) فی (أ) کما یضع

(۴۶۹۸)......(۱) فی (ب) عمیر (۲)......فی (ب) فرس

احنف بن قیس نے کہا عقل بہترین دوست ہے اور ادب بہترین میراث ہے اور توفیق بہترین ساتھی ہے۔

عقل بہترین دوست، بہترین میراث ہے:

۴۶۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن محمد حسینی نے مرو میں ان کو ابوعبداللہ کو بکی نے ان کو خبر دی الیاس بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابودجانہ احمد بن محمد نے جعفر بن یحییٰ برکلی کی طرف خط لکھا۔ جان لیجئے کہ آدمی کی سعادت مندی میں سے ہے کہ اس کی عقل کسی بھی آفت سے محفوظ ہو۔ اور یہ بھی اس کی سعادت مندی میں سے ہے کہ اس کا علم وفضل عام لوگوں میں پھیل رہا ہو اور وہ علم وفضل اور عقل وشعور کے ساتھ فخر د مقام کو حاصل کر لے۔ ہمارے لوگوں سے تو آواز اور شہرت پھیلتی ہے پس اپنے عمل کے ساتھ فوائد کی طرف بڑھیئے اور اپنے ہاتھوں کے لئے مقامات لوٹایئے۔

۴۷۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی حاکم اسفرائنی نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد نے ان کو ابواحمد عبداللہ بن قریش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے فرج بن یمان کے سماع میں پایا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے عمر بن یزید نے ان کو زیاد بن علاقہ نے ان کو جریر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف فرما ہوتے تو دعا فرماتے تھے۔ اے اللہ مجھے دنیا سے بہرہ مند فرما میری سماعت کے ساتھ میری بصارت کے ساتھ اور میری عقل وفہم کے ساتھ۔ یہ اسناد ضعیف ہے اور دوسرے طریقہ سے یہی مروی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نفع اندوز عقل کے لئے دعا:

۴۷۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان بغدادی نے بغداد میں۔ ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عثمان یعنی ابن الہیثم نے ان کو ابوالمقدام ہشام بن زیاد نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا فرماتے تھے۔ اے اللہ مجھے میری سماعت بصارت اور میری عقل کے ساتھ نفع اندوز فرما۔ اور اسے مجھ سے وارث بنا اور میرے دشمن کے خلاف میری مدد فرما۔ اور مجھے اس سے میرا بدلہ دکھا۔ اے اللہ بیشک میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے ساتھ قرض کے غلبہ سے اور بھوک سے بے شک وہ بری ساتھی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ جاتے تھے۔ اس روایت میں وعقلی کا لفظ غریب ہے اس میں ابوالمقدام کا تفرد ہے اور وہ قوی بھی نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

عقل کا سب سے بڑا فائدہ:

۴۷۰۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے بغداد میں۔ ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو محمد بن فضل بن صالح نے ان کو حسین جعفی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ منصور بن معتمر کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔ وہ جب اٹھنا چاہتے تھے تو زمین پر اپنے ہاتھوں کا سہارا لیتے تھے اور یہ دعا کرتے تھے اے اللہ ہمارا معاملہ ہدایت پر مجتمع فرما۔ اور تقویٰ کو ہمارا زادراہ بنا۔ اور جنت کو ہمارا ٹھکانہ بنا۔ اور ہمیں شکر کرنے کی توفیق عطا فرما جو تجھے ہم سے راضی کر دے۔ اور ہمیں پرہیزگاری عطا فرما جو ہیں تیری نافرمانی سے روک دے۔ اور ہمیں اخلاق عطا فرما جس کے ساتھ ہم لوگوں سے عزت پائیں۔ اور ہمیں عقل عطا فرما جس کے ساتھ ہم فائدہ اٹھائیں۔ کہتے ہیں کہ۔ وہ جب یہ کہتے تھے کہ ایسی عقل عطا فرما جس کے ساتھ ہم فائدہ اٹھائیں۔ تو مجھے ہنسی آجاتی تھی تو وہ مجھ سے پوچھتے تھے کہ تم کس وجہ سے ہنس رہے ہو؟ اے ابن ابواسماعیل بے شک آدمی کے پاس یہ بھی ہوتا ہے وہ بھی ہوتا ہے (سب کچھ ہوتا ہے) مگر اس کے پاس عقل نہیں ہوتی لہذا اس کے پاس کوئی شئی نہیں ہوتی۔

(۴۶۹۹)......(۱) فی (أ) بیان (۲)...... فی (أ) واسم

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ اللہ کی نعمتوں کے اعظم فوائد میں سے ہے عقل کے ساتھ دلیل پکڑنا منعم پر بے شک اس میں اللہ کے بارے میں دلیل ہے اس کی قدرت پر اس کے علم پر اور اس کی حکمت پر اور اس کی وحدانیت پر اور تحقیق ہمیں اللہ نے اس بات پر کئی مقامات پر متنبہ فرمایا ہے۔ اپنی کتاب میں بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر احسان فرمایا ہے کہ اس نے ہمیں کان دیئے اور آنکھیں عطا کیں اور دل دیا اس کے بعد کہ اس نے ہمیں نکالا ہماری ماؤں کے پیٹوں سے جب کہ ہم کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے بعض آیات ذکر فرمائی ہیں۔ جو اس بارے میں آئی ہیں اس کے بعد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں ارشاد فرمایا ہے۔ وفی انفسکم افلا تبصرون. کہ تمہارے اپنے اندر اللہ کی قدرت وحدانیت کے دلائل ہیں کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔

تو اس کا معنی ہے کہ تمہارے نفسوں میں حادث اور مخلوق ہونے کے دلائل ہیں اور یہ بہت سارے احوال ہیں جو ان نفسوں کے ساتھ اس طرح لگے ہوئے ہیں کہ ان سے جدا نہیں ہوتے۔ یہ احوال جب نو پیدا ہیں اور ان سے علیحدہ بھی نہیں ہیں قطعاً تو ضروری ہے کہ یہ جانا جائے کہ وہ احداث ہیں اور حدث محدث سے اور بنانے والے سے خالی نہیں ہوتی۔

اور کہا گیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ تم اپنے نفسوں سے جانتے ہو کہ تم لوگ نہیں تھے اس کے بعد تم پیدا ہو گئے۔ اور تم میں سے کوئی ایسا بھی نہیں کہ اس نے اپنے آپ کو خود پیدا کر لیا ہو یا اس کے ماں باپ نے اس کو پیدا کر لیا ہے یا کسی اور انسان نے پیدا کر لیا ہو۔ یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ کسی نے اپنے نفس کو خود پیدا کر لیا ہے کیونکہ اگر کوئی یہ چاہے بھی تو اس کی قوتیں پوری نہیں ہو سکتیں اور نہ ہی اس کی عقل ایسی کامل ہے کہ وہ اپنے نفس کے اور اپنے آپ کے عضو ناقص کو پورا کر سکے اس پر کوئی بھی قادر نہیں ہے لہذا واجب ہے کہ وہ یہ جان لے کہ جب وہ نطفہ بے جان تھا اور اس بات سے عاجز تھا کہ اپنے آپ کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف تبدیل کرے یہ اس سے بعید تھا اور وہ اس سے عاجز تھا۔

پھر یہ جان لے کہ جب وہ موجود ہے قطع نظر اس سے کہ وہ ضعیف ہو یا بے جان ہو وہ اپنے کسی بھی معاملے میں کسی شئی پر قادر نہیں ہے۔ تو کیا حال ہوگا اس عاجزی کا اسوقت جب اس کے بعد پھر ایک دفعہ عدم ہوگا اور نہیں ہوگا۔ اور اس کے ماں باپ بھی عاجز ہوں گے کیونکہ ہم اسے ذکر چکے ہیں کہ وہ بھی اس کے بنانے سے عاجز ہوں گے جب یہ بات محال ہے کہ وہ اپنے آپ کا خالق اور بنانے والا ہو سکے تو یہ بھی محال ہے کہ اپنے والدین کا خالق اور بنانے والا ہو سکے؟ پھر اس وقت حق ہے کہ یہ یقین کر لے کہ پھر اس کے علاوہ کوئی اور فاعل اس کا بنانے والا ہے جو اس کے سوا ہے اور اس کے ماں باپ کے سوا ہے۔

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ نے اسی فاعل حقیقی کو ہی مراد لیا ہے یہ کہہ کر کے:

وفی انفسکم افلا تبصرون.

یعنی کیا تم لوگ اپنی اپنی عقلوں کے ساتھ اس کا ادراک نہیں کر سکتے جو اس میں ہدایت ہے لہذا تم اس کے ساتھ ہدایت حاصل کرو اور انکار نہ کرو۔

اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ اصل میں فاعل وخالق طبع ہے۔ تو اس سے کہا جائے گا کہ طبع کیا ہے؟ اس لئے کہ یہ نام بذات خود دلالت کرتا ہے کہ جس چیز کا یہ نام رکھا گیا ہے اس کا بھی کوئی فاعل اور بنانے والا ہے۔ اس لئے کہ طبع اس کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا کہ وہ طابع کا فعل ہوتا ہے جیسی ضرب اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ وہ ضارب کا فعل ہوتا ہے۔ اور طبیعت بمعنی مطبوعہ ہے جیسے قتیلہ بمعنی مقتولہ ہے ذبیحہ بمعنی مذبوحہ ہے۔ صنیعہ بمعنی مصنوعہ ہے۔ طبیعت بنائی ہوئی۔ قتل کی ہوئی۔ ذبح کی ہوئی بنائی ہوئی چیز کو کہتے ہیں۔ مفعول فاعل کو تقاضا کرنے میں فعل کی طرح ہوتا یعنی جیسے وہ فاعل کو اور کرنے والے کو تقاضا کرتا ہے یہ بھی کرتا۔ (یعنی جیسے کوئی فعل فاعل کے بغیر وجود میں نہیں آ سکتا ایسے ہی کوئی مفعول بھی نہیں آ سکتا۔)

اور اگر یہ کہا جائے کہ طبیعت ایک قوت مخصوصہ ہوتی ہے چنانچہ اس کو ذکر کرتے ہیں اور اس کی وصف بیان کرتے ہیں۔ تو ان سے کہا جائے گا

کہ قوت تو عرض ہوتی ہے جو بذات خود قائم بھی نہیں ہوتی نہ ہی اس کی کوئی بقا ہوتی ہے لہذا یہ محال ہے کہ وہ اجسام کو مرکب کرے اور ان کی تالیف وترکیب کرے مثال کے طور پر رنگ کو لے لیجئے وہ بچارے اپنے وجود بقا کے لئے محتاج ہے کہ کسی اور شئی کے سہارا موجود ہو جائے لہذا اس کے لئے یہ محال ہے کہ وہ کسی شئی کا فاعل ہو سکے یا اس کو وجود عطا کر سکے۔ اسی طرح آواز ہے اور طعم اور ذائقہ ہے اس کے لئے یہ محال ہے کہ وہ کسی اور چیز کو وجود عطا کر سکے۔

اور دوسرے یہ کہ انسان کی تخلیق ایک درست فعل ہے۔ یقینی ہے۔ جس کا صدور ممکن نہیں ہے مگر ایک عالم سے جو کہ حکمت والا ہے۔ اور وہی محض قوت یعنی طبیعت نہ تو حیات اس کے لائق ہے اور نہ ہی قدرت اس میں ہے اور نہ ہی علم ہے اس میں نہ ہی حکمت لہذا کہاں سے ممکن ہو سکتا ہے کہ تخلیق اس سے واقع ہوئی ہو۔ یا واقع ہو سکے۔

اور اگر وہ قائلین طبیعت کو ان مذکورہ اوصاف سے متصف کریں تو وہ ان صفات خداوندی کو جو کہ صرف باری تعالیٰ کی ہیں، طبیعت میں ثابت کریں گے۔ ہاں مگر یہ کہ وہ اللہ کے نام میں الحاد اور کجروی کریں۔ اور اللہ کے نام کے ساتھ کسی اور کو موسوم کریں اور اللہ کا نام غیر اللہ کے لئے ثابت کریں۔ اور اللہ سے اس کی نفی کریں جب کہ یہ انتہائی جہل ہے۔ لہذا ان سے کہا جائے گا جو اللہ نے ان کے لئے کہا ہے افلا تبصرون کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔

یعنی تمہارے پاس وہ عقلیں نہیں ہیں جن کے ساتھ تم اپنے اس قول کے غلط ہونے کا ادراک کر سکو اور اس کے فاسد ہونے کو جان سکو اور پھر تم اس قول فاسد سے رجوع کر سکو انہیں قول کی طرف جو صحیح ہے اور درست ہے نظریاتی اعتبار سے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے۔ ان تمام نعمتوں کا وجود اس نے لوگوں کے لئے بنائی ہیں۔ اگر وہ پوری نعمتیں ان سے چھین لے یا بعض چھین لے تو پھر دوسرا کون الٰہ ہے اور معبود ہے اللہ کے سوا جو ان کو ان کے پاس لے آئے اور ان کو دے دے لہذا اس میں شرک کی نفی پر دلیل موجود ہے۔

۴۷۰۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر سقطی نے ان کو حامد بن یحییٰ نے ۱۴۱ھ میں ان کو سفیان نے ان کو ابو الزرعاء نہدی نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو ان کے والد مالک جشمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس آیا۔ پھر اس نے لمبی حدیث ذکر کی اور اس کے آخر میں اس نے کہا۔ آپ بتائیے کہ اگر آپ کے دو غلام ہوں ایک آپ کی خیانت بھی کرے اور آپ سے جھوٹ بھی بولے۔ اور دوسرا نہ تو آپ کی خیانت کرے اور نہ ہی آپ سے جھوٹ بولے ان دونوں میں سے کون سا آپ کو پسند ہوگا؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا وہ اچھا جو میری خیانت بھی نہ کرے اور سچ بولے۔ فرمایا کہ تم لوگ اپنے رب کے ایسے ہی غلام ہو۔

فصل: نیند جو دنیا میں اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اور اس کے آداب جو شریعت میں وارد ہوئے ہیں

تحقیق ہم کتاب الدعوات میں وہ دعائیں ذکر کر چکے ہیں جو سونے اور جاگنے کے وقت کے لئے وارد ہوئی ہیں جو ان کو جاننا چاہے گا انشاء اللہ وہاں رجوع کرلے گا انشاء اللہ۔

سونے کے آداب:

۴۷۰۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور بن معتمر نے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو براء بن عازب نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے۔ جب آپ اپنے

(۴۷۰۲)......(۱) فی (ب) له (۲)......سقط من (ب) (۳)......فی (ب) بعد من ذلک
(۴)......فی (أ) یغفرلکم (۵)...... سقط من (أ) (۶)......فی (أ) لایقال
أخرجه ابن أبی الدنیا فی العقل (۷۶)

بستر پر آنا چاہیں تو پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کریں اس کے بعد اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائیں اور یہ دعا کریں، اے اللہ میں نے اپنے چہرے کو تیری طرف جھکا دیا ہے۔ اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا ہے۔ اور میں نے اپنی پیٹھ کو تیرے لئے مجبور کر دیا ہے اور جھکا دیا ہے تیری طرف امید اور خوف رکھتے ہوئے۔ نہ کوئی جائے پناہ ہے تیرے سوا اور نہ ہی کوئی جائے نجات ہے مگر تیری طرف۔ میں تیری کتاب کے ساتھ ایمان لے آیا ہوں جسے آپ نے نازل کیا ہے۔ اور تیرے نبی کے ساتھ جسے آپ نے بھیجا ہے۔

یہ آپ کا آخری کلام ہونا چاہئے پھر اگر اسی رات کو آپ کا انتقال ہو گیا تو آپ فطرت اسلام پر مریں گے۔ لہذا میں ان کلمات کو دہرانے لگا تا کہ میں انہیں یاد کرلوں۔ میں نے اسی دوران یوں کہہ دیا۔ اور تیرے رسل کے ساتھ جسے آپ نے بھیجا ہے (ایمان لایا ہوں) تو آپ نے فرمایا تیرے نبی کے ساتھ جسے آپ نے بھیجا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحق بن ابراہیم سے۔ اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے حدیث معتمر سے اس نے منصور سے۔

۴۷۰۵:......اور ہم نے روایت کیا ہے حدیث قطر بن خلیفہ بن سعید بن عبیدہ سے اس نے براء بن عازب سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ جب آپ اپنے بستر پر جگہ پکڑیں تو باوضو ہو کر اپنے سیدھے ہاتھ کو سر کے نیچے رکھتے ہوئے اس کے بعد یہ کہے۔ پھر مذکورہ دعا ذکر فرمائی۔

بستر پر آنے کے وقت کی دعا:

۴۷۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن ابوطاہر دقاق نے ان کو احمد بن عثمان آدمی نے ان کو احمد بن محمد برتی نے ان کو ابوالولید طیالسی نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا کرتے:

اللھم انی اسلمت نفسی الیک و فوضت امری الیک و وجھت وجھی الیک و الجأت ظھری الیک رغبة و رھبة الیک لاملجاء و لا منجاء الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت و بنبیک الذی ارسلت فان مات مات علی الفطرة

بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے اس کو حدیث شعبہ سے۔

بستر پر سونے سے پہلے اسے جھاڑنا:

۴۷۰۷:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوجعفر محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو محمد بن عمر جوسنی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو عبداللہ بن عمر بن حفص نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے بستر پر آئے اسے چاہئے کہ اپنے بستر کو جھاڑ دے اس لئے کہ اس کو نہیں معلوم اس کی غیر موجودگی میں کون آیا، یا کیا چیز اس پر آئی۔ اس کے بعد وہ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے پھر یوں کہے، اے میرے رب تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو بستر پر رکھا اور تیرے نام کے ساتھ میں اس کو اٹھاؤں گا۔ اگر آپ میری جان کو روک لیں تو اس پر رحم فرما اور اگر آپ اس کو چھوڑ دو تو اس کی حفاظت فرما جیسے آپ نیکوکاروں کے ساتھ حفاظت کرتے ہیں۔

بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے احمد بن یونس سے اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے۔ دوسری وجہ سے اس نے عبیداللہ سے۔

۴۷۰۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو زیاد بن خلیل تستری نے ان کو مسدد بن ابوعوانہ نے ان کو عبدالملک بن عمر نے ان کو ربعی بن حراش نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنے بستر جاتے تو اپنا ہاتھ

(۴۷۰۴)......(۱) فی (أ) بنت (۲)......فی (أ) سعید بن عبید وھو خطأ

أخرجه مسلم (۲۰۸۱/۴)

اپنے رخسار پر رکھ لیتے۔ پھر کہتے اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مروں گا اور زندہ رہوں گا۔ اور جب آپ جاگتے تو فرماتے اللہ کا شکر ہے۔ جس نے ہمیں زندہ کیا موت دینے کے بعد اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے موسیٰ بن اسماعیل سے اس نے ابوعوانہ سے۔

۴۷۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابان نے ان کو فاطمہ نے ان کو معبد بن خالد نے ان کو سواء۔ ان کو حفصہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونا چاہتے تھے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے تھے۔ پھر یہ دعا فرماتے:

اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک

اے اللہ مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچالینا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔ تین بار یہ دعا کرتے۔

بستر پر پہنچنے کے وقت کی ایک اور دعا:

۴۷۱۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے ان کو ابورافع نے یہ کہ خالد بن ولید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنی وحشت کی آپ سے شکایت جسے وہ محسوس کرتے تھے آپ نے اس سے فرمایا کہ کیا میں تجھے وہ دعا نہ سکھادوں جو مجھے جبرائیل امین روح الامین نے سکھائی ہے۔ بیشک ایک عفریت بڑا جن تیرے ساتھ مکروفریب کررہا ہے۔ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو یوں پڑھو۔

اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات التی لایجاوزھن بر ولافاجر من شرما ینزل من السماء ومایعرج فیھا ومن شرما ذرأ فی الارض ومن شر مایخرج منھا ومن شر طوارق اللیل والنھار ومن شر کل طارق یطرق الا بخیر یارحمن

میں پناہ پکڑتا ہوں اللہ کے کلمات کے ساتھ جو کہ مکمل ہیں جن کلمات سے نہ کوئی نیک تجاوز کرسکتا ہے اور نہ ہی کوئی گناہگار اس شر سے جو آسمان سے اترتا ہے یا اوپر کو چڑھتا ہے۔ اور اس شر سے جو دھرتی پر پیدا ہوتا ہے اور اس شر سے جو زمین سے نکلتا ہے اور رات کو آنے والے جنات کے شر سے اور دن کو آنے والوں کے شر سے اور ہر آنے والے کے شر سے جو بھی آئے۔ مگر خیر کے ساتھ آئے اے رحمٰن۔

۴۷۱۱:......اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے عبدالرزاق نے ان کو ابوبکر بن ابوعیاش نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابویحیٰی نے کہ انہوں نے سنا مجاہد سے وہ کہتے ہیں مجھے ابن عباس نے کہا نیند نہ کیا کر مگر باوضو ہوکر بے شک روحیں اٹھائی جائیں گی اس حالت پر جس پر وہ قبض کی جاتی ہیں۔

۴۷۱۲:......اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے عبدالرزاق نے معمر سے ان کو ایک آدمی نے جس سے یہ کہ سعید بن عاص نے حضرت عمر کی بیوہ سے نکاح کرلیا تھا۔ ایک دن ان سے کہنے لگے کہ میں نے آپ سے نکاح اس لئے نہیں کیا کہ مجھے عورتوں کی رغبت ہے لیکن میں نے تو اس لئے کیا ہے تاکہ آپ مجھے حضرت عمر کے کام کے بارے میں باتیں بتایا کریں، تو انہوں نے بتایا کہ حضرت عمر جب رات کو اپنے بستر پر آتے تھے ان کے پاس پانی کا برتن رکھا جاتا تھا جب وہ رات کو اٹھتے تو اس میں سے پانی لیتے اور وضو کرتے۔ (یا ہاتھ منہ دھوتے) اور پھر اللہ کے ذکر میں مشغول ہوجاتے۔

۴۷۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں۔ ان کو خبر دی محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو قتیبہ

(۴۷۰۹)......(۱) فی (أ) اباذر وھو خطأ

أخرجہ المصنف من طریق أبی داود فی الأدب

(۴۷۱۰)......(۱) فی (أ) یکیدنی (۲)......فی (أ) ومایخرج منھا

بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں جریر کے پاس آیا اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ نے ابن لھیعہ سے سنا؟ میں نے کہا کہ جی ہاں۔ بولے کہ میں نے ان سے سنی حدیث واھب بن عبداللہ۔ عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا کہ روحیں اپنی نیند میں (یا نیند کے وقت) اوپر چڑھ جاتی ہیں ان میں سے جو پاک ہوتی ہے وہ عرش کے آگے سجدہ کرتی ہے اور جو ناپاک ہوتی ہے دور سجدہ کرتی ہے۔ کہتے ہیں کہ پھر جریر نے کتاب منگوائی اور اس میں دو جگہ کچھ لکھا۔

بستر پر وضو کی حالت میں دعا پڑھنے کی فضیلت:

۴۷۱۴:......قتیبہ نے کہا کہ ان کو نضر بن زرارہ نے ان کو ابوحبان نے ان کو کنانہ عدوی نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص بستر پر آتے وقت باوضو ہو کر یہ پڑھے:

الحمدللّٰہ الذی علا فقھر. و الحمدللّٰہ الذی بطن فخبر، الحمدللّٰہ الذی ملک فقدر

والحمدللّٰہ الذی یحی الموتی. وھو علی کل شیئی قدیر.

وہ شخص گناہوں سے نکل کر ایسے ہو جائے گا جیسے وہ آج اپنی ماں کے پیٹ سے باہر آیا ہے۔

۴۷۱۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد مصری نے مکہ مکرمہ میں۔ ان کو حسن بن محمد صباح زعفران نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو عباد بن تمیم نے ان کو ان کے چچا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا جو ایک ٹانگ کو دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔

بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث سفیان سے اور حدیث مالک وغیرہ سے۔

۴۷۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحیٰی بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عباد بن تمیم نے ان کو ان کے چچا نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا آپ ایک پیر دوسرے پیر پر رکھے ہوئے تھے اس کو بخاری نے روایت کیا ہے قعنبی سے اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ اس کو یحیٰی سے اس نے مالک سے۔

۴۷۱۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالعباس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحیٰی بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سعید بن مسیب نے یہ کہ عمر بن خطاب نے اور عثمان بن عفان نے کہ وہ دونوں ایسے کرتے تھے۔

۴۷۱۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عباد بن تمیم نے ان کو ان کے چچا نے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مسجد میں لیٹے ہوئے تھے او نچا کرنے والے دونوں میں سے ایک ٹانگ کو دوسری پر۔ کہا زہری نے۔

۴۷۱۹:......ہمیں خبر دی سعید بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ بہر حال عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ وہ تھے کہ جن سے اس چیز کو شمار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ زہری نے کہا کہ پھر لوگ امر عظیم لے کر آئے۔ شیخ نے کہا کہ حدیث زہری عباد سے ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابن راھویہ سے اور عبد بن حمید سے اس نے عبدالرزاق سے۔

لیٹنے کی ناپسندیدہ کیفیت:

۴۷۲۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن منصور نے مروزی نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو محمد بن عمرو نے

(۴۷۱۷)......(۱) سقط من م(ب)

’’ح‘‘ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ’’ہ‘‘ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن یوسف نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو مسلم نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا الٹا لیٹا ہوا تھا منہ کے بل آپ نے فرمایا۔ کہ یہ لیٹنے کی ایسی کیفیت ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے۔

اور نضر کی ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو الٹا پڑا تھا آپ نے فرمایا یہ ایسا لیٹنا ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ اسی طرح کہا ہے محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے اور اس میں غلطی کی ہے۔

۴۷۲۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو محمد بن سابق نے ان کو شیبان نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے کہ یعیش بن طخفہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد اصحاب صفہ میں سے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلانے اس کو اپنے ساتھ لے جائیے کہتے ہیں کہ میں چار میں سے چوتھا رہ گیا تھا رسول اللہ نے فرمایا کہ چلو تم ہم چلے یہاں تک کہ ہم سیدہ عائشہ کے گھر تک پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ ہم لوگوں کو کچھ کھلائیے وہ حشیش لے کر آئیں مثل قطاۃ کے (۱) کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ نے فرمایا اے عائشہ ہم لوگوں کو پانی پلائیے لہذا اب پانی کا بڑا پیالہ لائیں ہم نے پیا۔ پھر آپ نے فرمایا عائشہ ہم لوگوں کو پلائیے لہذا آپ ایک چھوٹا پیالہ دودھ کا لے کر آئیں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہم لوگوں سے کہا اگر تم چاہو تو یہاں سو جاؤ اگر تم چاہو تو تم مسجد میں چلے جاؤ میں نے کہا کہ ہم مسجد چلیں گے۔ کہتے ہیں کہ میں سو رہا تھا اپنے پیٹ کے بل سحر کے وقت اچانک کسی آدمی نے مجھے اپنے پیر سے ہلایا اور کہا کہ بے شک یہ لیٹنا ایسا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ناپسند کرتے ہیں کہتے کہ میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

(۱)......بالوں کی طرح کوئی خشک نباتات۔

پیٹ کے بل اور چت لیٹنا:

۴۷۲۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین وہ کہتے ہیں کہ مرد کے لئے مکروہ ہے کہ وہ پیٹ کے بل لیٹے اور عورت کے لئے چت لیٹنا مکروہ ہے۔

کسی بلند جگہ پر سونے کا حکم:

۴۷۲۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابو عمران جونی نے وہ کہتے ہیں کہ میں زہیر سنوری کے پاس تھا ہم لوگ ایک سوئے ہوئے آدمی کے پاس آئے جو دیوار کی پشت پر لیٹا ہوا تھا جس کے آگے کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ انہوں نے اسے پاؤں سے ٹھوکر مار کر کہا کہ اٹھ جا۔ پھر زہیر نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ جو شخص دیوار پر رات گذارے جہاں اس کے قدم کو روکنے والی کوئی چیز نہ ہو لہذا وہ گر کر مر جائے تو اس سے ذمہ بری ہے اور جو شخص دریا اور سمندر میں سفر کرے اس کی موجوں میں اس سے بھی ذمہ بری ہے۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے اور اس کو حماد بن زید نے روایت کیا ہے۔

(۴۷۲۰)......(۱) فی (أ) سهيل (۲)......فی (ب) قالوا حدثنا أبو العباس (۳)......سقطمن (أ)

(۴۷۲۱)......(۱) سقط من (أ) (۲)......فی (ب) فجاء ت بحيس مثل القطاه (۳)......فی (أ) مضى

۴۷۲۴:......جیسے ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمران جونی نے ان کو زہیر بن عبداللہ نے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بلندی پر یا چھت پر رات گذارے جہاں اس کے قدموں کو روکنے والی دیوار کوئی چیز نہ ہو پھر وہ گر کر مرجائے تو اس شخص سے ذمہ بری ہے اور جو شخص دریا یا سمندر کی لہروں میں سوار ہو جائے اور ہلاک ہو جائے اس سے بھی ذمہ بری ہے۔ اس کو ہشام دستوائی نے روایت کیا ہے۔

۴۷۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو ہشام دستوائی نے ان کو ابوعمران جونی نے کہتے ہیں کہ ہم لوگ فارس میں تھے اور ہمارے اوپر جو امیر تھے ان کا نام انہیں زہیر بن عبداللہ کہا جاتا تھا۔ اس نے ایک آدمی کو گھر کے اوپر دیکھا چھت کے اردگرد کوئی حفاظت کی دیوار وغیرہ نہیں تھی انہوں نے مجھ سے کہا تم نے اس بارے میں کوئی حدیث وغیرہ سنی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں انہوں نے کہا کہ مجھے ایک آدمی نے حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو شخص کسی اونچی جگہ پر یا گھر کی چھت پر رات گذارے جس کے گرد کوئی چیز نہ ہو جو اس کے پاؤں رکھ سکے اس سے اللہ کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے اور جو شخص سمندر کی موجوں پر سوار ہو جائے اس سے بھی ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔

۴۷۲۶:......اور اس کو روایت کیا ہے شعبہ نے ابوعمران سے اس نے محمد بن ابوزہیر سے اور کہا گیا ہے کہ محمد بن زہیر بن ابوعلی سے اور کہا گیا ہے زہیر سے اس نے ابوجبل سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا ابان نے کہ روایت ہے ابوعمران سے اس نے زہیر بن عبداللہ سے اور کہا گیا ہے سوائے اس کے بھی۔

۴۷۲۷:......اور ہم نے روایت کی ہے علی بن شیبان سے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات گذارے گھر کی چھت پر جس کے آگے کوئی پتھر کوئی آڑ وغیرہ نہ ہو اس سے ذمہ بری ہو جاتا ہے۔

۴۷۲۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ایوب بن نجار نے ان کو ابواسماعیل یمانی نے ان کو طیبیب بن محمد نے ان کو عطابن ابورباح نے ان کو ابوہریرہ نے۔ اللہ تعالیٰ لعنت کرے مرد ہیجڑوں کو جو عورتوں سے مشابہت بناتے ہیں اور ان عورتوں کو جو کنگھی کرتی ہیں اس طرح کہ مردوں کے مشابہ ہو جائیں۔ میرا خیال ہے کہ کہا تھا اور ان مردوں پر بھی جو مجرد رہنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو شادی ہی نہیں کریں گے۔ اور ان عورتوں پر بھی جو مجرد رہنا چاہتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم تو شادی نہیں کریں گی۔ اور جنگل میں اکیلے سفر کرنے والا۔ میرا خیال ہے کہ کہا تھا کہ اکیلا اور اکیلا سونے والا۔ شیخ احمد نے کہا کہ اس روایت کے ساتھ ایوب بن نجار متفرد ہے طیبیب بن محمد سے۔

۴۷۲۹:......اور تحقیق روایت کیا گیا ہے عمرو بن دینار سے اس نے عطا بن ابورباح سے اس نے ایک آدمی سے جو بنو ھذیل میں سے تھے اس نے عبداللہ بن عمرو سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مردوں کے عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے اور عورتوں کے مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کے بارے میں۔

۴۷۳۰:......اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسفاطی نے یعنی عباس بن فضل نے ان کو ابوالولید نے ان کو عاصم بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگ جان لو جو اکیلے سفر کرنے میں نقصان ہے تو کوئی سوار رات کو اکیلا کبھی سفر نہ کرے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے ابوالولید سے۔

(۴۷۲۵)......(۱) فی (أ) ریح (۴۷۲۸)......أخرجه احمد (۲/۲۸۷) عن أیوب بن النجار . به

صبح تک سوتے رہنا رزق کو کم کرتا ہے:

۴۷۳۱:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے ان کو ہیثم بن خارجہ نے۔ کہا ابواحمد نے اور ان کو خبر دی حسین بن احمد بن منصور بن سحارہ نے ان کو یحیٰی بن عثمان نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ابوفروہ نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو عمرو بن عثمان بن عفان نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ صبح تک سوتے رہنا رزق کو روکتا ہے۔

اور کہا ہیثم نے کہ کچھ رزق کو۔ اور کہا یوسف بن عثمان نے اور دوسرے مقام پر ہے یوسف بن محمد۔

۴۷۳۲:......اور اس کو روایت کیا ہے مسلمہ بن علی نے اس نے ابن عیاش سے اس نے ایک آدمی سے اور وہ ابن ابوفروہ ہے اس نے اسحٰق بن عبداللہ ابوطلحہ سے اس نے انس بن مالک سے بطور مرفوع روایت کے اور اسحٰق بن عبداللہ بن ابوفروہ متفرد ہے اس حدیث کے ساتھ اس نے اس کی اسناد میں خلط کیا ہے۔ اور صبیحہ صبح کے وقت نیند کرنے کو کہتے ہیں۔

تین چیزوں میں غفلت:

۴۷۳۳:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوحفص عمر بن محمد بن احمد جمحی نے مکہ مکرمہ میں ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوالحسن بغدادی نے ان کو محمد بن اصفہانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے ان کو افریقی نے ان کو حدیج بن صوفی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غفلت تین چیزوں میں ہوتی ہے اللہ کے ذکر سے غفلت۔ صبح کی نماز سے غفلت طلوع سورج تک اور آدمی کا دین میں اپنے آپ سے غافل ہونا۔

۴۷۳۴:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید بن حاتم نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوالبختری طلائی نے ان کو محاربی نے ان کو اعمش نے ان کو ابوعلقمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غفلت تین چیزوں میں ہوتی ہے۔

پھر حدیث ذکر کی ہے۔

۴۷۳۵:......ہمیں خبر دی ہے عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق نیساپوری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حبیب نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حبیب نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن یزید بن ابوالعوام ریاحی نے ان کو ان کے والد نے ان کو مشعل بن ملحان قیسی نے ان کو عبدالملک بن ہارون بن عنترہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو دادا نے ان کو فاطمہ بنت محمد نے کہتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے میں صبح کے وقت لیٹی ہوئی تھی آپ نے اپنے پیر کے ساتھ مجھے ہلایا۔ پھر فرمایا اے بیٹی آپ اٹھئے اور اپنے رب کے رزق کو حاضر ہو جائیے اور اب غافلوں میں سے نہ ہوئیے۔ بے شک اللہ تعالیٰ طلوع فجر سے طلوع سورج کے درمیان لوگوں کے رزق تقسیم فرماتے ہیں۔ اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۴۷۳۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس ضبعی نے ان کو یعقوب بن اسحاق بن حجاج نے آپ کو اسحٰق بن ابراہیم بن غالب نے ان کو اسماعیل بن مبشر بن عبداللہ جوہری نے ان کو عبدالملک بن ہارون بن عنترہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ کے پاس تشریف لے گئے صبح کی نماز پڑھنے کے بعد جب کہ ابھی وہ سو رہی تھیں۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث کا مفہوم ذکر کیا ہے۔

نیند تین طرح کی ہے:

۴۷۳۷:......ہمیں خبر دی ابوحامد احمد بن ابوخلف بن احمد صوفی مہرجانی نے مہرجان میں ان کو ابوبکر محمد بن یزداد بن مسعود نے ان کو محمد بن

(۴۷۳۳)......أخرجه الأصبهاني في الترغيب (۱۳۵۵) من طريق الأفريقي. به

(۴۷۳۵)......قال ابن عدى (۱۹۴۲/۵) : عبدالملك بن هارون له أحاديث غرائب عن أبيه عن جده عن الصحابة مما لايتابعه عليه أحد

ایوب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شعبہ نے ان کو مسعر نے ان کو ثابت بن عبید نے ان کو خوات بن جبیر انصاری نے اور وہ صحابہ میں سے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ دن کے اول حصے میں نیند کرنا بے وقوفی ہے اور دن کے بیچ میں سونا فطرۃ ہے اور آخر دن میں سونا حماقت ہے۔

اس کو غندر نے روایت کیا ہے شعبہ سے اس نے مسعر سے اس نے ثابت بن عبید سے اس نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے ان کو خوات بن جبیر نے اور وہ اصحاب رسول سے تھے۔

ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن حسن صواف نے ان کو قاسم بن زکریا بن ابوبکر مقری نے ان کو ابوالحسین محمد بن نصر اسدآبادی نے ان کو احمد بن جعفر بن حمدان بن مالک نے ان کو ابوعلی بشر بن محمد اسدی نے ان کو مقری نے وہ عبداللہ بن یزید ہیں ان کو حیوۃ نے ان کو خبر دی ہے عمرو بن زیاد خشعی نے ان کو ابوفراس مولیٰ عبداللہ بن عمرو نے ان کو خبر دی ہے کہ انہوں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے تھے کہ نیند تین طرح کی ہے ایک وہ نیند جو وبال ہے ایک وہ جو درست ہے ایک وہ جو حماقت ہے۔ بہرحال جو نیند نقصان والی ہے وہ دن چڑھے کی نیند ہے کہ لوگ اپنے اپنے حوائج پورے کر رہے ہوتے ہیں اور وہ سو رہا ہوتا ہے اور فطری نیند دوپہر کی نیند ہے اور حماقت کی نیند ہوتی ہے جب نمازوں کے اوقات ہوتے ہیں۔

۴۷۳۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علقمہ بن قیس نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ زمین اللہ کی بارگاہ میں زاری کرتی ہے عالم کی نیند سے صبح کی نماز کے بعد۔

۴۷۴۰:...... اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے۔ کہ ہمیں خبر دی ہے عبدالرزاق نے معمر سے اس نے سعید سے اس نے عبدالرحمٰن جشی سے اس نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اس نے سائب بن یزید سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت ہمارے پاس آتے تھے یا تھوڑا سا پہلے لہٰذا فرماتے تھے کہ اٹھو سو جاؤ باقی وقت شیطان کا ہے۔

۴۷۴۱:...... اسی حدیث کو کہا ہے۔ کہتے کہ ہمیں خبر دی ہے عبدالرزاق نے شیبہ بن عثمان سے اس نے اپنے چچا اسماعیل بن سروش سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا طاؤس سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ دن کے سونے کے ساتھ رات کے قیام پر مدد پکڑو اور سحری کے کھانے سے دن کے روزے پر مدد پکڑو یہ حدیث مرسل ہے۔

۴۷۴۲:...... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ابوداؤد نے ان کو زمعہ بن صالح نے ان کو ابن وھرام نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے اور اس کو مرفوع کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دوپہر کی نیند کے ساتھ رات کی عبادت پر مدد پکڑو اور سحری کے کھانے کے ساتھ دن کے روزے پر مدد پکڑو۔

۴۷۴۳:...... ہمیں خبر دی ہے حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے بغداد میں ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابوالفضل عباس بن فضل ازرق بصری نے ان کو سعید بن زید نے جو بھائی ہیں حماد بن زید کے وہ کہتے ہیں کہ ہم ہشام بن حسان کے پاس گئے تھے انہوں نے کہا کہ بے شک دجاجہ تھا اصحاب علی بن ابوطالب سے اس نے کہا کہ حضرت ابودرداء نے ایک سائبان بنایا تھا جہاں وہ دوپہر کی نیند سوتے تھے ان سے اس بارے میں لوگوں نے بات کی تو انہوں نے کہا کہ میرا نفس میری سواری ہے اگر میں اس کے ساتھ نرمی نہیں کروں گا تو وہ مجھے منزل پر نہیں پہنچائے گی۔

۴۷۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد بن دعلج نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یوسف نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم نے وہ کہتے ہیں کہ کمال مروۃ یہ ہے کہ آپ اپنے دین کو بھی بچائیں اور صلہ رحمی بھی کریں اور اپنے بھائیوں کی عزت کریں اور اپنے مال کو بھی ٹھیک کریں اور دوپہر کے وقت اپنے گھر میں آرام بھی کریں۔

(۴۷۴۳)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... سقط من (أ)

فصل:......زیادہ سونے کی برائی

۴۷۴۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہشام نے ان کو معاذ بن معاذ عنبری نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اہل جنت بھی سوئیں گے؟ فرمایا کہ نیند موت کے مشابہ ہے (موت کی بہن ہے) اور اہل جنت نہیں مریں گے۔

۴۷۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو محمد بن عیسیٰ طرسوسی نے ان کو سید بن داؤد طرسوسی نے ان کو یوسف بن محمد منکدر نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو حضرت جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے کہا سلیمان بن داؤد سے۔ اے بیٹے رات کو زیادہ نہ سویا کر بے شک رات کو زیادہ سونا سونے والے کو قیامت کے دن فقیر ومحتاج کر دے گا۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو سید بن داؤد نے۔

۴۷۴۷:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن یحییٰ حجری کوفی نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسرائیل نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو احمد بن زہیر بن حرب نے ان کو یحییٰ بن منذر ابوالمنذ ر نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابوحصین نے یحییٰ بن وثاب سے اس نے مسروق سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور کے سامنے نیند کا ذکر آ گیا آپ نے فرمایا۔ نیند کیا کرو جب تم اٹھ جاؤ تو پھر اچھا کام کیا کرو۔

اور عبداللہ نے کہا کہ اس کے ساتھ ابوالمنذر نے اسرائیل سے روایت کی ہے اس میں ان کا تفرد ہے۔

(۴۷۴۶)......(۱) سقط من (ب)

يوسف بن محمد بن المنكدر ضعيف (تقريب)

(۴۷۴۷)......(۱) فی (ب) قال

فصل:......خواب کے بارے میں جو کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے

اور دلالت واضح ہے فاعل پر ہماری نظروں میں جو اس کو ہم دیکھتے ہیں اپنی نیند میں، ایک بار بشارت کے ساتھ اور کبھی بغیر بشارت کے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لهم البشرىٰ فى الحياة الدنيا و فى الاخرة.

اہل اللہ کے لئے خوشخبری ہے دنیا کی زندگانی میں اور آخرة میں۔

۴۷۴۸:......ہم نے روایت کی ہے اس حدیث میں جو ابن عباس سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر کے اندر سے) دروازے کا پردہ اٹھا کر دیکھا تو لوگ ابوبکر صدیق کے پیچھے صفیں باندھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا بیشک حال یہ ہے کہ نبوت کے مبشرات یعنی بشارات سے باقی کچھ بھی نہیں رہا سوائے سچے خوابوں کے جنہیں مؤمن دیکھتا یا اسے دکھایا جاتا ہے۔

۴۷۴۹:......ہم نے اسے روایت کیا ہے ثابت کی حدیث میں جو ابو ہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے مذکورہ حدیث کے مفہوم میں۔

۴۷۵۰:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو سہل محمد بن نصرویہ بن احمد مروزی نے جو ہمارے پاس نیسا پور میں آئے تھے اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن احمد بن جسب نے ان کو ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ابوزکریا یحییٰ بن ایوب نے اس کو ہمارے سامنے لکھوایا کہا عبداللہ نے اور ہمیں خبر دی عباد بن موسیٰ ختلی نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی سعید بن عبدالرحمٰن جمحی نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔نہیں باقی رہیں گے میرے بعد مبشرات مگر سچے خواب جنہیں آدمی دیکھے گا یا اسے دکھایا جائے گا۔کہا عبداللہ نے اور میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے تھے یحییٰ بن ایوب سے مسند میں۔

۴۷۵۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار باعنزی نے ان کو محمد بن سلیمان نے ان کو خلاد نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ذکوان نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ایک شیخ نے اہل مصر سے اس نے ابو درداء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس آیت کے بارے میں:

لهم البشرىٰ فى الحياة الدنيا و فى الاخرة.

(کہ اس سے کیا مراد ہے۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچے خواب مراد ہیں جنہیں مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے اور آخرت سے مراد جنت ہے۔

اس حدیث کا متابع لائے ہیں عبدالعزیز بن رفیع ابو صالح سے اسی طرح اور محمد بن منکدر نے عطا بن یسار سے اسی طرح۔

۴۷۵۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبکر حمیری نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عبدالعزیز بن رفیع نے ان کو ابوصالح نے ان کو عطا بن یسار نے ایک آدمی سے اہل مصر سے انہوں نے حضرت ابو درداء سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔

لهم البشرىٰ فى الحيواة الدنيا.

تو حضرت سفیان نے کہا کہ پھر میں عبدالعزیز سے ملا اور میں نے اس کو حدیث بیان کی ابوصالح سے اس نے عطاء سے اس اہل مصر کے ایک آدمی سے اس نے ابو درداء سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفیان نے کہا کہ میں محمد بن منکدر سے ملا اس نے مجھے یہی حدیث بیان کی

عطابن یسار سے اس نے اہل مصر کے ایک آدمی سے اس نے ابودرداء سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل بیان کی۔

۴۷۵۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو داؤد نے ان کو حرب بن شداد نے ان کو یحیٰی بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی گئی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت نے نبی کریم سے پوچھا اس آیت کے بارے میں:

لهم البشریٰ فی الحیاة الدنیا وفی الاخرة.

تو آپ نے فرمایا یہ رویا صالحہ میں جسے ملمان آدمی دیکھتا ہے یا اس کو دکھایا جاتا ہے۔

۴۷۵۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن، بن شرقی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو شعبہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا کہ مؤمن کا خواب نبوۃ کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

۴۷۵۵:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے حضرت انس سے اس نے عبادہ بن صامت سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ کی مثل۔

شیخ احمد نے کہا کہ حدیث ثابت کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث معاذ بن معاذ سے اس نے شعبہ سے اور حدیث قتادہ کو نقل کیا ہے بخاری نے اور مسلم نے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث عبدالرحمٰن بن مہدی سے۔

۴۷۵۶:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے بطور املاء کے ان کو خبر دی ابوالقاسم عبداللہ بن ابراہیم بن بالویہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو حمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ حدیث ہے جو ہمیں ابوہریرہ نے بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ نیک آدمی کا خواب ایک جز ہوتا ہے نبوۃ کے چھیالیس اجزاء میں سے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابن مسیّب نے اور ابوصالح نے اور ابوسلمہ نے صحیح ترین روایت میں ان سے انہوں نے ابوہریرہ سے۔

۴۷۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن شاذان نے اور احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔ بے شک رؤیا صالحہ -

نافع نے کہا کہ میں نے گمان کیا کہ ابن عمر نے فرمایا۔ کہ وہ جز ہے نبوت کے ستر اجزاء میں سے اس کو روایت کیا مسلم نے صحیح میں قتیبہ سے اور اسی طرح روایت کیا گیا ہے دو میں سے ایک روایت میں ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ سے اور پہلی روایت ابوہریرہ سے زیادہ صحیح ہے اور یہ روایت کی گئی ہے ابن مسعود سے اسی کے قول سے اور روایت کیا گیا ہے ان سے بطور مرفوع روایت سے۔

اچھا خواب اللہ کی طرف سے، برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے:

۴۷۵۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد منصور رمادی نے ان کو عبدالرزق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے کہ میں خواب دیکھنے سے بہت ہی شدت پاتا تھا سوائے اس کے کہ میں کپڑے نہیں اوڑھتا تھا حتی کہ مجھے ابوقتادہ نے حدیث بیان کی۔ کہ انہوں نے نبی کریم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے۔ اچھا خواب اللہ کی

طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان سے جب تم میں سے کوئی آدمی برا خواب دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے بائیں طرف تین بار تھوک دے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لے بے شک ان کو وہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق سے اور عبد بن حمید سے اس نے عبدالرزاق سے اور نجار بن مسلم نے اس کو روایت کیا ہے دیگر کئی وجوہ سے اور اس کو روایت کیا ہے یونس بن زید نے زہری سے اور انہوں نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ناپسندیدہ خواب دیکھنے والا اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرے اگر اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو جائے مگر اسے بیان نہ کرے سوائے اس آدمی کے جو اس کو پسند کرے۔ اس کو روایت کیا ہے یحیٰی بن سعید نے ابوسلمہ سے انہوں نے اس میں کہا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس پہلو سے دوسرے پہلو پر پھر جائے جس پر پہلے تھا۔

۴۷۵۹:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عبداللہ بن سعید انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک میں ایسے خواب دیکھا کرتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے چنانچہ میں نے اس کا ذکر حضرت ابوقتادہ سے کہا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی خواب دیکھتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے۔ نیک خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی آدمی ایسا خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہے تو اس کے بارے میں کسی کو نہ بتائے مگر صرف اسی کو جس کو یہ پسند کرتا ہے اور جب ایسا خواب دیکھے جو ناپسند ہو (یا برا خواب دیکھے) تو بیدار ہو جائے اور اپنے بائیں جانب تین بار تھوک دے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور خواب کسی کو نہ بتائے بے شک وہ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ بخاری مسلم نے اس کو تخریج کی ہے حدیث شعبہ سے۔

خواب تین طرح کے ہوتے ہیں:

۴۷۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن عمر نے اور ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوامیہ طرسوسی نے ان کو ابن نفیل نے اور ابوالاصبغ نے دونوں نے متفقہ طور پر کہا ہمیں خبر دی ہے محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے اس نے ابوسلمہ عبدالرحمٰن سے اس نے ابوقتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرما رہے تھے کہ خواب تین مراتب پر ہوتے ہیں ان میں سے بعض وہ ہوتے ہیں جن میں انسان اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے (یعنی نیند میں باتیں کرتا ہے) یہ کوئی چیز نہیں ہوتے (بس نیند میں انسان بڑبڑاتا رہتا ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی) بعض اس سے وہ ہوتے ہیں جو شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں جب تم میں سے کوئی آدمی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے بائیں طرف تین بار تھوک دے پھر اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھے۔ اور اس خواب کے شر سے پناہ مانگے۔ بیشک وہ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ بعض ان میں سے وہ ہیں جو خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اس کو پسند آئے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کو کسی نصیحت اور خیر خواہی کی رائے رکھنے والے سے بیان کرے اور اسے چاہیے کہ وہ خیر کی بات کہے یا بھلائی کی تعبیر بے شک نبوت کی نیک بندے کا خواب یا اچھا خواب چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ کہتے ہیں کہ کہا عوف بن مالک اشجعی نے یا رسول اللہ اگر وہ شمار کرے اس کو کنکریوں کی تعداد سے ہوگا کثیر۔

۴۷۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابن لھیعہ نے اور لیث نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی ایسا خواب دیکھے جو ناپسندیدہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بائیں جانب تین بار تھوک دے اور تین بار اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھے اور جس پہلو پر سو رہا تھا وہ پہلو بدل لے۔ یہ حدیث ہے ابوزکریا کی اور ابوعبداللہ نے اس کے اسناد میں ابن لھیعہ کا ذکر

(۴۷۶۰)......(۱) فی (ب) ابن مغل (۲)......فی (أ) الحصی

نہیں کیا اس کو مسلم نے تخریج کی صحیح میں حدیث لیث سے۔

۴۷۶۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے بغداد میں ان کو ابو عمرو عثمان نے احمد سماک نے ان کو ابوبکر یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو خالد اور ہشام نے محمد سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب (قیامت کا) زمانہ قریب آجائے گا۔تو مسلمانوں کے خواب جھوٹے نہیں ہوں گے جو بندہ بات کے اعتبار سے زیادہ سچا ہوگا اس کا خواب بھی زیادہ سچا ہوگا۔اور مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز ہے اور خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ایک خواب تو اللہ کی طرف سے بشارت وخوشخبری ہوتے ہیں۔اور بعض خواب وہ ہوتے ہیں کہ انسان اپنے آپ سے باتیں کرتا رہتا ہے۔اور بعض خواب شیطان کی طرف سے حزن وغم دینے کے لئے ہوتے ہیں جب تم میں سے کوئی آدمی ایسا خواب دیکھے جو ناپسندیدہ ہو تو اس کا تذکرہ کسی سے نہ کرے بلکہ اسے چاہئے کہ وہ کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور نیند میں میں قید بیڑیوں کو ناپسند کرتا ہوں وہ بیڑیاں دین میں پائیداری اور ثابت قدمی ہیں۔اور اس کو بخاری اور مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے کئی طریقوں سے محمد بن سیرین سے اور ان میں سے بعض نے درج کیا ہے حدیث سے وہ جس کے آخر میں ہے قید اور عمل بیڑیوں اور طوق کا معاملہ مذکور ہے۔اور موصول بیان کیا ہے اس کو معمر نے ایوب سے اس نے ابن سیرین سے اور انہوں نے اس کو ابو ہریرہ کا قول بتایا ہے۔

۴۷۶۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانے میں مؤمن کے خواب جھوٹے نہیں ہوں گے اور زیادہ سچے خوابوں والا زیادہ سچی بات والا ہوگا خواب تین طرح پر ہیں اچھے خواب اللہ کی طرف سے خوش خبری ہوتے ہیں۔اور کچھ خواب ایسے ہوتے ہیں جن میں انسان اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے۔اور بعض خواب شیطان کی طرف سے دکھا دینا ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی آدمی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ کسی کو بیان نہ کرے بلکہ کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے۔ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ مجھے قید پسند ہے بیڑی ناپسند ہے اور خواب کے بارے میں جھوٹ اور غلط بیان کو ناپسند کرتا ہوں۔قید سے مراد ثبات فی الدین ہے ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۴۷۶۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے کہ درج ابوالسمع نے اس کو حدیث بیان کی ہے عبدالرحمٰن بن جبیر نے اس نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔

لهم البشرىٰ فى الحيات الدنيا.

سے مراد سچے خواب ہیں جن کے ذریعے مؤمن کو بشارت ملتی ہے۔اور وہ نبوت کے چھیالیس اجزا میں ایک چیز ہیں۔تم میں سے جو کوئی ویسا خواب دیکھے تو اسے چاہئے کہ اپنے خیر خواہ کو بتائے اور جو ناپسندہ خواب دیکھے تو بس وہ شیطان کی طرف ہے۔وہ اس کو غم دینا چاہتا ہے لہذا وہ اپنے بائیں طرف تین بار تھوک دے اور خاموش ہو جائے اور کسی کو اس کے بارے میں خبر نہ دے۔

ایک اعرابی کا برا خواب:

۴۷۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن

وہب نے ان کو خبر دی ابن لہیعہ نے اور لیث نے ان کو ابو زبیر نے ان کو جابر نے کہ ایک اعرابی نے کہا اے اللہ کے نبی بے شک میں نے گذشتہ رات ایک غلط خواب دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے جارہا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹا اور فرمایا کہ مت خبر دے تو نیند میں اپنے ساتھ شیطان کا کھیل کرنا۔ ابو عبداللہ نے اسی اسناد میں ابن لہیعہ کو ذکر نہیں کیا اور مسلم نے اس کو روایت کیا قتیبہ سے اس نے لیث سے۔

۴۷۶۶:...... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو خبر دی ہشیم نے ان کو یعلیٰ بن عطاء نے ان کو وکیع بن عدس نے ان کو ان کے چچا نے ان کو ابو زرین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب انسان کے اوپر منڈلاتا رہتا ہے جب تک کہ اس کی تعبیر نہ بیان کی جائے جب تعبیر دے دی جائے واقع ہو جاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ انسان خواب کو یا تو کسی محبت کرنے والے پر بیان کرے یا کسی صاحب رائے پر۔

مومن کا خواب نبوت کا ایک جزو ہے:

۴۷۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی سے ان کو محمد بن یحییٰ وھلی نے ان کو عبدالرحمن مہدی نے ان کو شعبہ نے ان کو یعلیٰ بن عطاء نے ان کو وکیع بن عدس ان کو ان کے چچا زرین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مؤمن کا خواب نبوت کے چالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے یہ انسان پر بدشگونی ہوتا ہے جب تک کہ اس کی تعبیر نہ بیان کردی جائے جب بیان کردی جائے تو گر جاتا ہے۔ (یا وہ خواب انسان کے اوپر اڑتا رہتا ہے۔)

یوں خیال کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تھا انسان وہ خواب نہ بیان کرے مگر یا تو کسی دوست کو یا کسی عقل مند کو۔

۴۷۶۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن مصب نے ان کو خبر دی ہے عمرو بن حارث نے کہ بے شک دراج ابوالسمح نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابوالہیثم سے اس نے ابوسعید خدری سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔ خوابوں میں سے زیادہ تر سچے خواب سحری کے وقت کے ہوتے ہیں۔

۴۷۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو ابراہیم نے انہوں نے کہا جب کوئی آدمی کوئی خواب دیکھے تو اس کو چاہئے۔ کہ

اعوذ بما عاذت به ملائكة الله ورسوله من شر رؤياى الليلة ان تضرني في ديني او دنياى يارحمٰن.

میں پناہ لیتا ہوں اس چیز کے ساتھ جس کے ساتھ اللہ کے فرشتوں اس کے رسولوں نے پناہ لی ہے آج رات کے خواب کے شر سے کہ نہ وہ مجھے نقصان دے میرے دین میری دنیا میں اے رحمٰن۔

۴۷۷۰:...... اور ہم نے روایت کی ہے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے ابوموسیٰ کو لکھا کہ جب کوئی خواب دیکھے اور اس کو اپنے کسی بھائی پر بیان کرے تو یوں دعا کرے خیر ہو تو ہمارے لئے اور شر ہو تو ہمارے دشمنوں کے لئے۔

۴۷۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالصمد نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار مولیٰ ابن عمر نے ان کو ان کے والد نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک جھوٹوں میں سے سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ کوئی شخص وہ خواب بیان کرے جو اس نے دیکھا ہی نہ ہو (یعنی جھوٹ بولے) اس کو بخاری نے

(۴۷۶۶)...... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۵۰۲۰)

(۴۷۶۹)......(۱) في (أ) فيقول

روایت کیا ہے علی بن مسلم سے اس نے عبدالصمد بن عبدالوارث سے۔

جھوٹا خواب بیان کرنے پر وعید

۴۷۷۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان ھوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور مسدد نے اور ان کو خبر دی حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؟ جو شخص تصویر سازی کرے اسے یہ عذاب دیا جائے گا کہ وہ اس میں روح ڈال دے اور وہ نہیں ڈال سکے گا اور جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا اس کو یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ گیہوں یا جو کے دو دانوں کو آپس میں گرہ دے دے حالانکہ وہ نہیں کر سکے گا۔ اور جو شخص کسی ایسی قوم کی بات کی طرف کان لگائے جو جھوٹ بولتے ہیں اس کے کان میں قیامت کے دن پگھلایا ہوا سیسہ انڈیلا جائے گا۔ الفاظ حدیث مسدد کے ہیں۔ اور سلیمان بن حرب کی حدیث میں کہا ہے کہ جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اسے یہ تکلیف دی جائے گی کہ دو جو کے درمیان گرہ لگائے حالانکہ وہ یہ کام نہیں کر سکے گا انہوں نے یہ زیادہ کیا ہے کہ آنک پگھلے ہوئے سیسہ کو کہتے ہیں۔ بخاری نے اس کو نقل کیا ہے حدیث ابن عینیہ سے اس نے ایوب سے اس نے مسدد سے جھوٹے خواب کے حوالہ سے۔

۴۷۷۳:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے اور ابوبکر بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی ہے مالک بن انس نے ان کو اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے ان کو نصر بن صعصعہ بن مالک نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو یہ پوچھتے تھے۔ کیا تم میں کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے بے شک حال یہ ہے کہ میرے بعد نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا مگر سچے خواب۔ تو ہم نے لفظ اول روایت کیا ہے خبر پوچھنے کے بارے میں حدیث سمرہ بن جندب میں اور اس میں طویل قصہ ہے ہم نے اس کو ذکر کیا ہے کتاب عذاب قبر میں۔

۴۷۷۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو وھب نے ان کو خبر دی عمر بن حارث نے ان کو بکر بن سوادہ نے ان کو خبر دی ہے کہ زیاد بن نعیم نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ ابوبکر صدیق کہتے تھے جب صبح کرتے جو شخص اچھا خواب دیکھے اس کو چاہئے کہ وہ اس کے بارے میں ہم لوگوں کو بتا دے البتہ اگر میرے لئے ایک مسلمان کامل وضو کرنے والا نیک خواب دیکھے تو مجھے زیادہ محبوب ہے اتنی اتنی سے۔ پس ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن عمرو سے۔

اس قول سے۔ ھذا اللفظ الاخیر یہ لفظ اخیر ہے۔

مدینہ منورہ کے ایک شیخ کا عجیب وغریب واقعہ:

۴۷۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن مسلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے اعمش سے ان کو سلیمان بن میسر نے ان کو خرشہ بن حر نے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ کی مسجد میں ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا اور اس میں ایک شیخ تھے وہ ان لوگوں کو اچھی اچھی حدیث بیان کر رہے تھے جب لوگوں نے کہا کہ جس کو یہ خوش لگے کہ وہ اہل جنت کے ایک آدمی کو دیکھے تو اسے چاہئے کہ اس شیخ کو دیکھے پھر وہ شیخ کھڑے ہو گئے میں نے سوچا کہ میں ضرور ان کے پیچھے پیچھے جاؤں گا اور میں ان کا گھر ضرور دیکھوں گا میں ان کے پیچھے پیچھے گیا وہ چلتے رہے حتیٰ کہ قریب تھا کہ مدینے سے باہر نکل جائیں گے۔ پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ میں نے ان سے اجازت مانگی انہوں نے مجھے اجازت دی انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اے بھتیجے کیا کام ہے؟ میں نے ان سے کہا کہ میں نے سنا تھا لوگوں سے وہ کہہ رہے تھے

☆......اثبات عذاب القبر (۱۱۰)

آپ کے بارے میں جب آپ اٹھ گئے تھے کہ جس کو یہ پسند ہو کہ وہ اہل جنت کے لوگوں میں سے کسی کو دیکھے وہ اسی شیخ کو دیکھے لہذا مجھے یہ بات اچھی لگی کہ میں آپ کے ساتھ رہوں۔ کہتے ہیں کہ اس شیخ نے کہا کہ اہل جنت کو تو اللہ ہی جانتا ہے۔اور میں عنقریب اسی بارے میں حدیث بیان کروں گا کہ انہوں نے کیوں یہ کہا ہے اس لئے کہ میں سورہا تھا اچانک میرے پاس ایک آدمی آتا ہے اور اس نے مجھ سے کہا اٹھ جائیے اور اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا میں اس کے ساتھ چل دیا میں نے اپنے دائیں طرف دیکھا تو مجھے ایک راستہ دکھائی دیا میں نے اس پر چلنا چاہا تو کہنے والے نے مجھ سے کہا اس راستے کو اختیار نہ کرو یہ بائیں ہاتھ والوں کا راستہ ہے اور دیکھتا ہوں تو ایک راستہ میرے دائیں طرف ہے مجھ سے کہنے والے نے کہا کہ تو اس راستے کو اختیار کر کہتے ہیں مجھے ایک پہاڑ پر لے جایا گیا اور کہنے والے نے کہا کہ تم اوپر کو چڑھو کہتے ہیں کہ جب جب چڑھنے کا ارادہ کرتا ہوں تو اپنی سرین پر کھینچ کر گرا دیا جاتا ہوں حتیٰ کہ میں نے یہ کام بار بار کیا پھر وہ لے جانے والا مجھے ستون کی طرف لے گیا جس کا سر آسمان تک تھا اور نیچے کا حصہ اس کا زمین میں تھا اس کے اوپر ایک حلقہ تھا اس نے مجھے کہا کہ آپ اس کے اوپر کو چڑھے۔ میں نے کہا کہ میں کیسے چڑھوں حالانکہ اس کا ایک سرا تو آسمانوں پر ہے۔ کہتے ہیں کہ اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر چلا کر لے گیا میں اچانک اس حلقے اور کڑے کے ساتھ لٹکا ہوا تھا پھر اس نے اس ستون کو مارا سو وہ گر پڑا اور میں بدستور اس کے ساتھ لٹکا رہ گیا حتیٰ کہ میں نے صبح کر لی۔ یہاں تک کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا میں نے یہ قصہ آپ کو بتایا آپ نے فرمایا بہر حال وہ راستہ جو تم نے اپنی بائیں جانب دیکھا یہ ان لوگوں کا راستہ ہے جن کو اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ملے گا۔ اور وہ راستہ جو تم نے اپنی دائیں جانب دیکھا وہ اسلام کا کڑا ہے ان لوگوں کا راستہ ہے جن کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا۔

بہر حال جو پہاڑ دیکھا وہ وہ شہداء کا ٹھکانہ ہے تم اس کو ہرگز نہیں پاؤ گے۔ اور ستون وہ اسلام کے ستون ہیں اور کڑا وہ عروۃ الوثقی ہے یعنی مضبوط کڑا تم ہمیشہ اسلام کے ساتھ چمٹے رہو گے حتیٰ کہ مر جاؤ گے۔ اس کے بعد فرمایا آپ جانتے ہیں کہ اللہ نے مخلوق کو کیسے پیدا فرمایا تھا؟ میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ فرمایا کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اس کو فرمایا کہ تم فلاں فلاں فلاں کو جنم دو گے اور وہ فلاں فلاں کو جنم دے گا اور فلانی فلانی کو جنم دے گی ان کا اجل ایسے ہوگا اور عمل ویسے ہوگا اور ان کا رزق ایسے ہوگا پھر اس میں روح پھونکا جائے گا اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحق بن ابراہیم سے ماسوا ان کے جو اس کے آخر میں ہے کیفیت تخلیق کا ذکر نیز زیادہ مناسب ہے کہ یہ عبداللہ بن سلام کا قول ہوا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس کے بعد آپ کے اصحاب کو پھر صالحین مسلمانوں کو ان میں سے ہر ایک کو اپنی نیند میں اس قدر جس سے انہوں نے اپنے خواب کی تعبیر کی تصدیق پالی۔ اور اس کا اول حصہ میں نے کتاب دلائل النبوۃ کے آخر میں ذکر کیا ہے اور اس میں اس نعمت کی یاد دہانی ہے جسے اللہ نے نیند میں رکھا ہے۔

۴۷۷۶:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسیّب کے پاس ایک آدمی آیا کہتے ہیں کہ سب لوگوں سے زیادہ تعبیر بتانے والا تھا یعنی ابن مسیّب وہ آدمی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا گویا کہ میرے ہاتھ میں خون کا ایک قطرہ ہے میں جب بھی اس کو دھوتا ہوں اس کی چمک میں اور اضافہ ہوتا ہے۔ حضرت ابن مسیّب نے اس کو فرمایا تم ایسے آدمی ہو جو اپنے بیٹے سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہو تم اللہ سے ڈرو اور اس کو اپنے ساتھ لاحق کرو۔

ایک شخص کا عجیب وغریب خواب:

۴۷۷۷:......کہتے ہیں کہ میں نے سنا معمر سے وہ کہتے تھے کہ ایک آدمی حضرت ابن سیرین کے پاس آیا اور بولا کہ میں نے نیند میں دیکھا ہے گویا کہ ایک کبوتری نے ایک موتی کو نگل لیا ہے پھر وہ اس سے بڑا ہو کر نکلا ہے جتنا تھا اور میں نے دوسری کبوتری کو دیکھا ہے اس نے بھی ایک

(۴۷۷۵)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... فی (أ) فأخذ (۳)...... سقط من (أ) (۴)...... سقط من (ب)

موتی کو کھالیا ہے وہ اس سے کم ہو کر نکل آیا اور ایک تیسری کبوتری کو دیکھا ہے اس نے بھی ایک موتی کو کھالیا ہے وہ ویسے ہی اس میں سے نکل آیا جیسے کہ اس کے اندر داخل ہوا تھا برابر۔ حضرت ابن سیرین نے اس کو فرمایا کہ بہر حال وہ جو اس سے بڑا ہو کر نکلا ہے جتنا کہ داخل ہوا تھا۔ یہ حسن ہے حدیث کو سنا ہے اور اس کو اپنی زبان میں اچھا کرتا ہے پھر اس میں اپنے مواعظ میں سے ملاتا ہے۔ اور وہ جو اس سے چھوٹا نکلا ہے جتنا بڑا داخل ہوا تھا۔ یہ محمد بن سیرین ہے حدیث کو سنتا ہے اور اس میں سے کم کر دیتا ہے۔ بہر حال وہ جو ایسے نکلا ہے جیسے داخل ہوا وہ قتادہ ہے وہ سب سے زیادہ حافظے والا ہے۔

۴۷۷۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو عباس نے ان کو مسلم خواص نے ان کو ابن عینیہ نے ان کو ایوب سختیانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بازار میں حضرت محمد بن سیرین کے ساتھ تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں گھی اور کھجور کا حلوا کھا رہا ہوں۔ اور میں نماز میں بھی ہوں۔ ابن سیرین نے فرمایا حلوا تو میٹھا ہے اور نرم ہے مگر نماز میں کھانا اچھا نہیں مناسب نہیں شاید آپ نے بوسہ دیا ہے اس وقت آپ روزے کے ساتھ تھے؟ بولا جی ہاں آپ نے فرمایا تم ایسے نہ کرو۔

۴۷۷۹:...... ہمیں خبر دی مجالد بن عبداللہ بن مجالد بجلی نے کوفہ میں ان کو خبر دی مسلم بن محمد تمیمی نے ان کو حضرمی نے ان کو سعید اشعثی نے ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن حسان نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن سیرین کے ساتھ بازار میں تھا ایک آدمی ان کے پاس آکر بولا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میری گردن کاٹ دی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا شاید آپ غلام ہیں آپ آزاد ہو جائیں گے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہی دوبارہ بھی دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ تیرا مالک بھی مر جائے گا یہ بات اس غلام کے مالک تک پہنچی تو اس نے کہا تعجب ہے ابن سیرین اسی طرح علم غیب کے بارے میں تکلف کرتے ہیں اور غیب کی خبریں دیتے ہیں لوگوں نے دیکھا کہ بہت جلدی وہ غلام آزاد بھی ہو گیا اور مالک بھی فوت ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ ابن سیرین کے پاس ایک آدمی آکر بولا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے سر پر ستون کا تاج ہے آپ نے فرمایا کہ تیرے والد سفر میں ہیں اور ان کی بصارت ختم ہو گئی ہے کہتے کہ تھوڑی دیر کے اندر اس شخص نے اپنے والد کا خط نکال کر دیکھا جس میں لکھا تھا کہ میری بینائی ختم ہو گئی ہے۔

شیخ فرماتے ہیں کہ اخبار اور حکایات نیند کے بارے میں بہت ہیں ہم نے اتنی ذکر کرنے پر اکتفا کیا ہے جس کے ساتھ اس باب میں مقصود واضح ہو جائے۔

۴۷۸۰:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمود صفار نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو سلیمان تمیمی نے ان کو ابو عثمان نے ان کو سلیمان نے انہوں نے کہا کہ حضرت یوسف کے خواب کے اور اس کی تعبیر سامنے آنے میں چالیس سال کا عرصہ گذر گیا تھا۔

۴۷۸۱:...... ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان بن عینیہ نے ان کو ابن سنان نے ان کو عبداللہ بن شداد نے وہ کہتے ہیں یوسف علیہ السلام کا خواب چالیس سال بعد واقع ہوا تھا اور اتنی مدت میں وہ خواب اپنی تکمیل اور اپنی انتہا کو پہنچا تھا۔

(۴۷۷۹)......(۱) سقط من (أ)   (۲)...... سقط من (أ)   (۳)...... فی (ب) فی المنامات

شعب الایمان کا چونتیسواں شعبہ

زبان کی حفاظت کرنا......تمام غیر ضروری باتوں سے

جھوٹ سے بچنا اور سچائی کو لازم پکڑنا

پہلی چیز جو اس میں داخل ہے، وہ ہے سچائی کو لازم کر لینا۔ اور جھوٹ سے کنارہ کشی کرنا۔ جھوٹ کے کئی درجے ہیں حرمت اور قباحت میں سب بڑا جھوٹ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے خلاف جھوٹ ہو۔ اس کے بعد اللہ کے رسول پر جھوٹ اس کے بعد کسی انسان کا اپنی آنکھوں اور اپنی زبان اور اپنے تمام اعضاء اور جوارح کے خلاف جھوٹ بولنا اور اپنے والدین پر جھوٹ باندھنا اس کے بعد درجہ بدرجہ مسلمانوں پر جھوٹ باندھنا۔ اور ان سب سے غلیظ ترین جھوٹ وہ ہے جس کے ذریعے جھوٹ بولنے والا کسی کو نقصان پہنچائے خواہ اس کی جان کو پہنچائے یا مال میں یا اس کے اہل میں یا اس کی اولاد میں اس کے بعد وہ جھوٹ جو قسم کھا کر ہلاکت خیزی کا موجب ہو وہ اس جھوٹ سے زیادہ غلیظ ترین ہے جو قسم سے خالی ہو۔ اور وہ جھوٹ جس کو کسی کرامت و بزرگی میں بیان کرے اور کسی آدمی کی مدح و تعریف حد سے تجاوز کرے۔ اور اس سے قبیح ترین وہ ہے جو کسی کے منہ پر اور سامنے جھوٹ بولا جائے جس کے بعد لایعنی کام میں مشغولیت ہو اور خصوصاً جب کہ اس مشغولیت والے کو کوئی فائدہ نہ ہو جب کہ سکوت کرنے میں اس کی طرف کو ضرر راجع نہ ہو۔ اور اس کے پیچھے کثرت کلام ہو اور کلام کو غیر ضروری طور پر لمبا کرنا جب کہ اس کے بعض کے ساتھ اکتفاء ممکن ہو اور اس بعض دہرانے اور مکرر کرنے کے ساتھ باوجود اس کے کہ ایک بار کہنے سے اس سے استغناء ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ سچے مردوں اور سچی عورتوں کی مدح ثنا میں فرماتے ہیں۔

(۱)......ان المسلمین و المسلمات و المؤمنین و المؤمنات و القانتین و القانتات و الصادقین و الصادقات الخ.

بے شک اسلام لانے والے مرد اور اسلام لانے والی عورتیں۔ اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں فرمانبردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں الخ آخر میں فرمایا کہ اللہ نے ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

(۲)......من المؤمنین رجال صدقوا ما عٰھدوا اللّٰہ علیہ.

اہل ایمان میں سے کچھ مرد ایسے ہیں جنہوں نے سچا کر دیا ہے اس عہد کو جو انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا۔

اور اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم دیا ہے کہ وہ اہل صدق کے ساتھ ہوں سچوں کے ساتھ ہو جائیں۔

(۳)......یاایھا الذین امنوا اتقوا اللّٰہ و کونوا مع الصدقین.

اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

نیز اللہ نے اپنے نبی کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

(۴)......ولاتقف مالیس لک بہ علم ان السمع و البصر و الفؤاد کل اولئک کان عنہ مسؤلا.

جس چیز کا آپ کو علم نہیں ہے اس پر ایسا نہ رکیں بے شک کان آنکھ اور دل یہ سب اللہ کی بارگاہ میں مسئول ہونے کے۔

اور یہ بایں طور ہے کہ یوں کہے کہ میں نے ایسے سنا ہے یا میں نے ایسے دیکھا ہے یا یہ کہ میں نے یہ جان لیا ہے۔ پس اللہ نے یہ ظاہر کر دیا ہے ان مذکورہ الفاظ کی اطلاق کرنے کی جلدی کرنا یا ان میں سے کسی ایک کا اطلاق خلاف حقیقت کرنا یعنی جھوٹ کے طور پر ممنوع اور حرام ہے۔

---

(۱)......فی المنھاج الخصائل ج ۳ ص ۳ واظن الصواب الخاص

(۵)......اورارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایها الذین امنوا لم تقولون مالا تفعلون کبر مقتا عندالله ان تقولوامالا تفعلون.

اے ایمان والوتم وہ بات کیوں کہتے ہو جوتم کرتے نہیں ہو بہت بڑی ناراضگی والی بات ہے اللہ کے نزدیک کہ تم وہ بات کہو جوکرو نہیں۔

اللہ نے اس آیت میں یہ واضح کیا ہے کہ وعدہ خلافی کرنا ایمان کے مقتضاء کے خلاف ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے منافقین کی مذمت کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے:

(۶)......ویحلفون علی الکذب وهم یعلمون.

کہ منافق لوگ جھوٹ پر بھی قسمیں کھاتے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ جھوٹ کہہ رہے ہیں۔

مطلب ہے کہ وہ جھوٹ بھی بولتے ہیں اوراوپر سے قسمیں بھی کھاتے ہیں اپنے جھوٹ پر۔

(۷)......اورارشاد ہے:

فمن اظلم ممن کذب علی الله و کذب با لصدق اذجآء ہ.

اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جواللہ پرجھوٹ باندھے اور سچ کی تکذیب کرے جب اس کے پاس آیا ہے۔

(۸)......اورارشاد ہے:

و الذی جآء با لصدق وصدق به اولئک هم المتقون.

وہ ہستی جو سچ کو لے کرآئی اور وہ ہستی جس نے اس کی تصدیق کی وہ لوگ تقویٰ والے ہیں۔اللہ نے اس آیت میں اللہ پر سچ کہنے والے کی بھی مدح فرمائی ہے(یعنی رسول اللہ کی) اور اللہ کی طرف لانے والے کی لائی ہوئی چیز یعنی قرآن کی تصدیق کرنے والے (صدیق اور دیگر صحابہ) کی بھی مدح فرمائی ہے اور اللہ پرجھوٹ باندھنے والے اور اللہ کی کتاب کو جھوٹا کہنے والے کی اللہ نے مذمت کی ہے۔اورارشادالٰہی ہے۔

(۹)...... **ولا تقولوالما تصف السنتکم الکذب هذا حلال وهذا حرام لتفتروا علی الله الکذب.**

ان الذین یفترون علی الله الکذب لایفلحون متاع قلیل ولهم عذاب الیم.

نہ کہوان چیزوں کے لئے جن کو تمہاری زبانیں بیان کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے محض اللہ پرجھوٹ کا افتراء باندھنے کے لئے بے شک جولوگ اللہ پرجھوٹا افتراء باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے دنیا کا قلیل نفع ہے اوران کے لئے دردناک عذاب ہے۔

علاوہ ازیں دیگر وہ تمام آیات جو کتاب اللہ میں اس معنی اور مفہوم میں آئی ہیں وہ سب اسی مسئلہ کی دلیل ہیں۔

جھوٹ بولنا منافقوں کا عمل ہے:

۴۷۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کوعثمان بن سعید دارمی۔نے ان کوسعید بن ابومریم نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو زید بن اسلم نے ان کوعطاء نے ان کوابوسعید خدری نے یہ کہ کچھ منافق آدمی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جہاد کے لئے نکلتے تھے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل جہادنہیں ہوتے تھے بلکہ پیچھے رہ جاتے تھے۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جانے اور گھروں میں بیٹھے رہنے پر خوش ہوتے اوراتراتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد سے واپس آتے تو یہ لوگ آپ کی خدمت میں معذرت پیش کردیتے اور قسمیں کھالیتے اور وہ یہ چاہتے

(۴۷۸۱)......(۱) سقط من (ب)

تھے کہ، جو کام انہوں نے نہیں کیا اس پر بھی ان کی تعریف ہوا ے پیغمبر مت گمان کر تو ان کو عذاب سے چھٹکارا پانے والا۔ یہ ابوعبداللہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سعید بن ابومریم سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا حلوانی وغیرہ سے اس نے سعید بن مریم سے۔

۴۷۸۳:......ہمیں خبر دی شیخ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب بن عبدالقاھر نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو سعید نے ان کو خبر دی یزید بن خمیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سلیم بن عامر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اوسط بجلی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جو کہ خطبہ دے رہے تھے انہوں نے حضور کا تذکرہ کیا تو رو پڑے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، تم لوگ سچ کو لازم پکڑو وہ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے وہ دونوں جنت میں ہیں، اور تم بچاؤ اپنے آپ کو جھوٹ سے بے شک وہ گناہوں کی طرف راستہ دکھاتا ہے اور وہ دونوں جہنم میں ہیں۔ اور اللہ سے یقین مانگو۔ اور عافیت مانگو۔ اس لئے کہ لوگوں کو عافیت سے افضل کوئی شئی عطا نہیں کی جاتی۔ یا یوں فرمایا تھا کہ اللہ سے عافیت مانگو۔ اس لئے کہ لوگوں کو عافیت سے افضل کوئی شئی عطا نہیں کی جاتی۔ یا یوں فرمایا تھا کہ اللہ سے عافیت مانگو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے کو پس پشت نہ ڈالو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔

۴۷۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ اور بے شک ایک آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے نزدیک صدیق یعنی بہت بڑا سچا لکھ دیا جاتا ہے۔ اور بے شک جھوٹ گناہوں کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کا راستہ دکھاتے ہیں بے شک ایک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے نزدیک کذاب اور بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں عثمان بن ابوشیبہ سے۔

۴۷۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے فرمایا کہ خوبصورت بات کتاب اللہ ہے اور خوبصورت سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔ اور تمام امور میں سے بدتر امور دین میں نئی بدعات ہیں اور بے شک تمہیں جس چیز کا وعدہ دیا گیا ہے وہ چیز آنے والی ہے اور تم لوگ اس کو روک نہیں سکتے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ مرہ سے مروی ہے یا اس کے غیر سے عبداللہ سے۔ خبردار تم لوگ سچائی کو لازم پکڑو بے شک سچائی جنت کے قریب کرتی ہے ہمیشہ ایک بندہ سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا سچا لکھ دیا جاتا ہے اور نیکی اس کے دل میں گھر کر لیتی ہے لہذا گناہوں کے لئے اس کے دل میں ایک سوئی کے برابر بھی جگہ باقی نہیں رہتی جس میں برائی ٹھہر سکے۔ خبردار بچاؤ تم اپنے آپ کو جھوٹ سے بے شک وہ گناہوں کا راستہ دکھاتا ہے۔ یا کہا تھا کہ جہنم کی طرف۔ اور ہمیشہ ایک بندہ جھوٹ بولتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے اور گناہ اس کے دل میں گھر کر لیتے ہیں حتیٰ کہ اس کے دل میں نیکی کے لئے ایک سوئی کی جگہ بھی باقی نہیں رہتی جس میں وہ ٹھہر سکے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے اس نے شعبہ سے اس نے اس کو حدیث میں درج کرنے میں شک نہیں کیا۔ اور ہم نے اس کو کتاب المدخل میں حدیث آدم سے نقل کیا ہے۔

(۴۷۸۲د۱)...... فی (ب) کان رسول اللہ　　(۲)......فی (ب) فلا یحسبنھم

(۴۷۸۳)......(۱) سقط من (أ)　　(۲)......سقط من (ب)

سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے:

۴۷۸۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو جعفر بن برقان نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مسعود نے کہا ہر وہ چیز جو آنے والی ہے وہ قریب ہے۔خبر دار دور وہ چیز ہے جو آنے والی نہیں ہے۔خبر دار اللہ تعالیٰ کسی ایک کے جلدی کرنے کی وجہ سے جلدی نہیں لائیں گے۔آپ لوگوں کے امر سے کچھ نہیں پائیں گے۔بیشک وہی کچھ ہوگا جو اللہ چاہے گا اور وہ نہیں ہوگا جو کچھ لوگ چاہیں گے۔اللہ ارادہ کرتا ہے ایک امر کا اور لوگ ارادہ کرتے ہیں دوسرے امر کا۔اللہ جو کچھ ارادہ کرتا ہے وہی کچھ ہوتا ہے اگرچہ لوگ اس کو ناپسند بھی کریں جس چیز کو اللہ دور کرے اسے قریب کرنے والا کوئی نہیں اور جس چیز کو کوئی دور کرنے والا نہیں اس کو اللہ قریب کرے۔اور کوئی کام نہیں ہوتا مگر اللہ کے حکم سے۔سب سے زیادہ سچی حدیث کتاب اللہ ہے اور خوبصورت سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے اور بدترین کام دین میں نو پیدا کام ہیں اور ہر نو پیدا کام (دین میں) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔معمر نے کہا ہے کہ ابن مسعود سے جعفر کے علاوہ دیگر نے روایت کیا ہے کہ بہترین چیز جو دل میں ڈالی گئی وہ یقین ہے۔اور بہترین غنی نفس اور دل کا غنی ہوتا ہے۔اور بہترین علم وہ ہے جو نفع دے اور بہترین ہدایت وہ ہے جس کی اتباع کی جائے جو قلیل ہو اور کافی ہو وہ بہتر ہے اس سے جو بہت ہو اور اس سے غفلت ولا پرواہی برتی جائے۔یقینی بات ہے کہ ایک تمہارا رجوع کرے گا اور لوٹے گا چار ہاتھ (زمین کی طرف) لہٰذا لوگوں کو نہ تو اداس کرو نہ ہی ان کو نظر انداز کرو۔بیشک ہر نفس کے لئے ایک نشاط اور خوشی ہوتی ہے اور بخت کامیابی ہوتی ہے۔اور بیشک اس کے لئے نحوست اور بدبختی بھی ہوتی ہے۔خبر دار بدترین خواب جھوٹا خواب ہے۔جھوٹ گناہوں کی طرف چلاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف چلاتے ہیں۔خبر دار لازم پکڑو تم سچائی کو بے شک سچائی نیکی کی طرف چلاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف چلاتی ہے عبرت ونصیحت پکڑو تم اس بارے میں بے شک وہ دونوں جوان ہیں جو باہم ملتے ہیں صادق کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے سچ بولا اور نیکی کی اور گناہ گار کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا اور گناہ کیا اور ہم نے تو تمہارے نبی سے سنا تھا وہ فرماتے تھے ایک بندہ ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق لکھدیا جاتا ہے اور اسی طرح بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔خبر دار بیشک جھوٹ درست نہیں ہوتا نہ حقیقت میں نہ ہی مذاق میں۔اور نہ اس طرح مناسب ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنے بچے کو وعدہ دے بچے سے وعدہ کرے اس کے بعد وہ اس کو پورا نہ کرے۔خبر دار تم میں سے کوئی آدمی اہل کتاب سے کوئی بات نہ پوچھے بے شک ان پر طویل ہوگئی ہے مدت بندان کے دل سخت ہو چکے ہیں۔اور انہوں نے دین میں بدعت ایجاد کرلی ہے۔اگر تم لا محالہ ان سے پوچھتے بھی ہو تو جو تمہاری کتاب قرآن کے مطابق ہو اس کو لے لو اور جو اس کے خلاف ہو اس کو چھوڑ دو۔پھر عبداللہ نے ایک کلمہ ذکر کیا یعنی اس سے رک جاؤ۔اور خاموش رہو۔بے شک تمام گھروں میں سے ذلیل ترین گھر وہ ہے جس میں کتاب اللہ میں سے کوئی شئی نہ ہو۔خبر دار بے شک وہ گھر جس میں کتاب اللہ میں سے کچھ نہ ہو وہ ویران ہے اور ویران گھر وہ ہے جس کو کوئی آباد کرنے والا نہ ہو۔خبر دار بے شک شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں وہ سن لے کہ سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

جھوٹ بولنا مذاق میں بھی درست نہیں:

۴۷۸۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو امام ابوبکر بن اسحاق نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو جریر نے ان کو ادریس اودی نے ان کو ابواسحق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے حدیث کو مرفوع کیا رسول اللہ کی طرف۔رسول اللہ نے فرمایا۔بے شک جھوٹ کسی طرح بھی درست نہیں ہوتا نہ مذاق میں نہ حقیقت میں اور نہ یہ درست ہے کہ کوئی آدمی اپنے بیٹے سے

(۴۷۸۶)......(۱) سقط من (أ) (۴۷۸۷)......(۱) سقط من (أ)

وعدہ کرے پھر وہ اس کو پورا نہ کرے۔ بے شک سچ نیکی کی ہدایت دیتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے۔ اور بے شک جھوٹ گناہوں کی طرف راستہ دکھاتا ہے اور بے شک گناہ جہنم کا راستہ دکھاتے ہیں۔ بے شک سچے کے بارے کہا جاتا ہے کہ اس نے سچ بولا ہے اور نیکی کی ہے اور جھوٹے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور گناہ کیا ہے بے شک آدمی البتہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ بہت بڑا سچا لکھ دیا جاتا ہے اور ایک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

۴۷۸۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحاق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ابومسعود نے فرمایا کہ بے شک وہ دو چیزیں ہیں ایک سیرت ہے اور دوسری چیز کلام ہے۔ سو سب سے حسین ترین کلام اللہ کا کلام ہے اور سب سے خوبصورت اور اچھی سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ خبردار تم بچاؤ اپنے آپ کو نئے کاموں سے اور بدعتوں سے۔ بے شک بدترین کام (دین) میں نو پیدا کام ہیں۔ اور ہر نیا بنایا ہوا (اور دین میں) بدعت وگمراہی ہے۔ خبردار نہ طویل ہو جائے تمہارے اوپر امیدیں جو کہ سخت کر دے تمہارے دلوں کو خبردار ہر وہ چیز جو آنے والی ہے وہ قریب ہے۔ خبردار بعید وہ چیز ہے جو آنے والی نہیں ہے خبردار بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت تھا۔ اور سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرلے۔ خبردار بدترین خواب جھوٹا خواب ہے۔ خبردار بے شک جھوٹ ٹھیک نہیں ہے نہ حقیقت میں نہ ہی مذاق میں اور نہ ہی بایں صورت کہ تم میں سے کوئی آدمی بچے سے وعدہ کرے پھر اس کو پورا نہ کرے۔ خبردار جھوٹ گناہوں کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کا راستہ دکھاتے ہیں۔ اور بے شک سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ اور بے شک سچ بولنے والے سے کہا جاتا ہے کہ اس نے سچ بولا ہے اور درست کیا ہے۔ اور جھوٹ بولنے والے کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور گناہ کیا ہے اور بے شک میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔ بے شک بندہ البتہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ اور ایک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ سچا لکھ دیا جاتا ہے اس کے بعد فرمایا کہ بچاؤ تم اپنے آپ کو منہ کے ساتھ کاٹ کھانے سے کیا تم جانتے ہو کہ وہ کاٹ کھانا کیا ہے وہ چغل خوری ہے۔ اس کے بعد کئی احادیث نقل کی ہیں۔

۴۷۸۹:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک جھوٹ سے کچھ بھی درست نہیں ہے نہ حقیقت میں اور نہ ہی مذاق میں اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ کر دیکھو۔

یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصٰدقین.

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہو جاؤ تم سچوں کے ساتھ۔

عبداللہ نے کہا کہ (اس آیت کو پڑھنے کے بعد) کیا تم لوگ کہیں جھوٹ بولنے کی کوئی رخصت پاتے ہو۔

۴۷۹۰:......اسی طرح کہا ہے عبداللہ بن مسعود نے اس میں جو اس سے مروی ہے کہ بے شک جھوٹ کسی طرح بھی درست نہیں ہے نہ حقیقت میں نہ ہی مذاق میں۔

لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ کی گنجائش ہے

۴۷۹۱:......بہرحال وہ حدیث جس کی ہمیں ابوعبداللہ حافظ نے خبر دی ہے ان کو اسماعیل بن احمد نے ان کو محمد بن حسین بن قتیبہ نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو خبر دی۔ ہے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے ان کو ان کی ماں ام

(۴۷۸۸)......(۱) سقط من (أ)　(۴۷۸۹)......(۱) سقط من (أ)　(۴۷۹۰)......(۱) فی (ب) إنه

کلثوم بنت عقبہ بن ابومعیط نے وہ خاتون پہلی مہاجرات میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ کے ساتھ بیعت کی تھی۔اس خاتون نے اسے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرمارہے تھے۔وہ جھوٹا نہیں ہے جو (جھوٹ بول کر) لوگوں کے مابین صلح کرادے پس وہ خیر کی بات کرے یا خیر کی چغلی کرے۔

ابن شہاب نے کہا کہ میں نے ان سے نہیں سنا کہ کسی شئی میں رخصت اس میں سے جس کو لوگ جھوٹ کہتے ہیں مگر تین چیزوں میں۔جنگ میں اس لئے کہ جنگ دھوکہ دینا ہوتی ہے اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنا۔مرد کا اپنی بیوی سے یا بیوی کا اپنے مرد سے اصلاح کی بات کرنا اس کو مسلم نے روایت کیا ہے مروطہ بن یحییٰ سے سوائے اس قول کے کہ بے شک جنگ دھوکہ ہوتی ہے اور ان کو روایت کیا ہے عبدالوہاب بن ابوبکر نے زہری سے بطور موصول روایت ہے مرفوع رواتیوں میں تحقیق کہا ہے شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بے شک یہ صریح کذب نہیں ہے کیونکہ صریح جھوٹ کسی حال میں حلال نہیں ہے، سوائے اس کے نہیں کہ اس بارے میں جو چیز مباح اور جائز ہے وہ ہے جو بطور توریہ کے ہو۔

توریہ کی وضاحت اور اس کا حکم:

۴۷۹۲:......اور تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ جب سفر کا ارادہ کرتے تھے تو دوسری سمت کا رخ کرتے۔اور لوگوں کو شک تھا۔شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔کہ یہ توریہ اس طرح ہوتا ہے۔کہ کوئی آدمی جب ارادہ کرے سفر میں جانے کا اور وہ جس راستے سے جانا چاہتا ہے اس کو لوگوں سے چھپانا چاہے اور وہ اپنی باتوں سے یہ تاثر دے کہ وہ فلاں دوسرے راستے سے گیا ہے یہ ظاہر کرنے کے لئے وہ لوگوں سے اس راستے کی تفصیل پوچھے جہاں سے نہیں جانا ہے کہ کیا وہ راستہ آسان ہے؟ یا مشکل ہے؟ اس کی منزلیں کتنی ہیں؟ تاکہ جو بھی سنے وہ یہ سمجھے کہ یہ شخص اسی راستے سے جائے گا جبھی تو اس کی تفصیل پوچھ رہا تھا جب کہ اس کا ارادہ کہیں اور راستے سے ہو۔اور اسی طرح معاملہ میاں بیوی کے مابین کا ہے اس میں بھی صریح جھوٹ مباح نہیں ہے۔مگر تعریض کرنا مثلاً جیسے بیوی شکایت کرے اپنے شوہر کی کہ وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے اور اس کے ساتھ اچھا نہیں رہتا جب کہ کوئی آدمی اس سے یہ کہتا ہے کہ ایسی بات نہ کہو۔اس کےلئے تیرے سوا اور کون ہوگا؟ اگر تیرے ساتھ محبت نہیں کرے گا؟ تو پھر کس سے کرے گا۔جب تیرے ساتھ اچھا نہیں رہے گا تو پھر کس کے ساتھ اچھا رہے گا اور اسی طرح کی دوسری گفتگو جو جس سے وہ کہنے والا عورت کے دل میں یہ خیال پیدا کردے کہ اس کا شوہر اس کے خلاف ہے جو وہ گمان کرتی ہے۔اگرچہ وہ عورت اپنے گمان میں فی الواقع سچی ہو۔کہنے والا اس لئے کہتا ہے تاکہ دونوں کے درمیان صلح کرادے اس اختلاف سے جو ان دونوں کے درمیان ہے۔اور اسی قیاس پر بات کرے دو آدمیوں کے درمیان۔اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ کہنا کہ میں بیمار ہوں ان کی مراد تھی کہ میں عنقریب بیمار ہونے والا ہوں۔اور اسی طرح ان کا اپنی بیوی سارہ کے بارے یہ کہنا کہ وہ میری بہن ہے اور ارادہ یہ کیا تھا کہ دین میں نہ کہ نسب میں۔

اور اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کا یہ کہنا کہ یہ بتوں کی توڑ پھوڑ ان میں سے بڑے نے کی ہے یہ مقید ہے ان کا نولینطقون کے ساتھ۔کہ اگر یہ یہ بولتے ہوتے تو۔باقی ان الفاظ کو کذب کا نام دیا گیا ہے اس لئے کہ یہ کذب کا وہم وخیال پیدا کرتے ہیں اگرچہ وہ بذات خود جھوٹ نہیں ہیں۔

شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

۴۷۹۳:......ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلمان نے ان کو ابوعثمان نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ فرماتے ہیں کہ بہرحال (معاریض) تعریضات میں وہ چیز ہے جو آدمی کو جھوٹ سے بے پرواہ کردیتی ہے۔

(۴۷۹۱)......(۱) سقط من (أ)　　(۴۷۹۲)......(۱) فی المنهاج مابسقیم ج ۳ ص ۱۳

(۴۷۹۳)......(۱) ف (ب) عن أبی عثمان بن الخطاب

۴۷۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن عصام نے ان کو روح بن ابوعروبہ نے اور شعبہ نے قتادہ سے اس نے مطرف بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عمران بن حصین کے ساتھ بصرے سے کوفے آئے وہ ہر صبح کو شعر سناتے تھے اور ان میں امام عرب کا تذکرہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بے شک معاریض (تعریضات) میں جھوٹ سے۔ فراخی وکشادگی ہے یہ صحیح ہے بطور موقوف روایت کے۔

۴۷۹۵:......اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے داؤد بن زبرقان نے ابن ابوعروبہ سے اس نے قتادہ سے اس زرارہ بن ابواوفیٰ سے اس نے عمران سے بطور مرفوع روایت کے۔ اور ایک دوسری ضعیف وجہ سے مرفوعاً روایت ہے۔ اور تحقیق روایت کیا ہے شہر بن حوشب نے دو اسنادوں سے اس کے لئے مثل روایت ابن شہاب زہری کے تینوں میں بطور موصول ومرفوع روایت کے۔

۴۷۹۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم حربی نے ان کو حسن بن ربیع نے ان کو داؤد عطار نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو ابوحوشب نے ان کو اسماء بنت یزید نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تمہیں اس بات پر کوئی شئی ہرگز نہ ابھارے کہ تم مسلسل جھوٹ بولو جیسے پروانے مسلسل آگ میں گرتے ہیں۔ ہر جھوٹ ابن آدم کے خلاف لکھا جاتا ہے سوائے اس آدمی کے جو جنگ میں دھوکہ دینے کے لئے بولے۔

۴۷۹۷:......اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے۔ سوائے اس آدمی کے جو بات کرے اپنی بیوی سے اس کو راضی کرنے کے لئے۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ان کو ابن حوشب نے اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن عیاش نے عبداللہ سے۔ اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ یا اصلاح کے لئے دو افراد کے درمیان۔

۴۷۹۸:......اور اس کو روایت کیا ہے داؤد بن ابوہند نے شہر سے جیسے ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابواحمد حمزہ بن عباس نے ان کو محمد بن حماد بن ماہان نے ان کو قیس بن حفص نے ان کو مسلمہ بن علقمہ نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو زبرقان نے ان کو نواس بن سمعان کلابی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جھوٹ میں ایسے گر رہے ہو جیسے پروانے آگ میں گرتے ہیں ہر جھوٹ لامحالہ لکھا جاتا ہے بندے کے خلاف جھوٹ۔ مگر یہ کہ کوئی شخص جھوٹ بولے جنگ میں بے شک جنگ ایک دھوکہ ہوتی ہے۔ یا کوئی جھوٹ بولے دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے۔ یا کوئی شخص اپنی بیوی سے جھوٹ بولے اس کو منانے کے لئے۔

۴۷۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ابن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو سعید بن ابو ایوب نے ان کو جعفر بن ابوربیعہ نے ان کو ابن شہاب نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو شخص توریہ کرے اپنے نفس سے۔

۴۸۰۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق مزکی نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن مؤمل نے ان کو ابو عبدالرحمٰن اصم بن عثمان نسوی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو صدقہ نے ان کو زید بن واقد نے ان کو مغیث بن سلمی اوزاعی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا اے اللہ کے نبی کون ہے بہتر لوگوں میں سے؟ فرمایا کہ گرم قلب والا (یا درد دل رکھنے والا) اور سچی زبان والا کہتے ہیں کہ ہم نے کہا تحقیق ہم جانتے ہیں لسان صادق کو۔ یہ قلب محموم کیا ہے؟ فرمایا کہ متقی پرہیزگار صاف ستھرا جس میں گناہ نہ ہو اور نہ

(۴۷۹۶)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... فی (أ) مایحملنکم

(۱)......فی (أ) سلمة وهو خطأ

(۴۷۹۸)......أخرجه ابن السنی (۶۱۲)

ہی حسد سے بڑھتا ہو اور نہ ہی اس میں حسد ہو۔ہم ۔ نے کہا یا رسول اللہ پس کون ہے اس کے بعد؟ فرمایا جو دنیا سے نفرت کرے اور آخرت سے محبت کرے۔ہم نے کہا کہ ہم اس کو نہیں جانتے اپنے اندر (کہ ہم میں کوئی ایسا بندہ بھی ہے) ہاں رافع مولیٰ رسول اللہ ہے اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا کہ وہ مؤمن جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ہم نے کہا کہ ایسے تو ہمارے اندر موجود ہیں۔

چار عظیم خصلتیں:

۴۸۰۱:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن لھیعہ نے ان کو حارث بن یزید نے ان کو ابن حجیر ہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ نے فرمایا چار خصلتیں ہیں جب تیرے اندر وہ پیدا ہو جائیں تو تیرے اوپر کوئی وبال نہیں ہے دنیا میں سے تجھ سے جو کچھ بھی رہ جائے۔امانت کی حفاظت بات میں سچائی۔حسن خلق پاک دامنی اپنے کھانے میں۔

چھ چیزوں کی ضمانت پر جنت کی ضمانت:

۴۸۰۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو مطلب بن حطب نے ان کو عبادہ بن صامت نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے آپ سے مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں جب تم بات کرو تو سچ بولو۔جب تم وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو۔جب تمہارے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ ادا کر دو۔اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔اور اپنی نظریں نیچی رکھو۔اور اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو۔

منافق کی نشانیاں:

۴۸۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعمرو بن محمد بن عبداللہ ادیب نے ہمیں خبر دی ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوعبداللہ صوفی نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن حسن بن منصور نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن جعفر نے ان کو ابوسہیل نے ان کو نافع بن مالک بن ابوعامر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی نشانیاں تین ہیں۔جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب امانت رکھوایا جاتا ہے تو امانت میں خیانت کرتا ہے۔

یہ حدیث ادیب کے الفاظ میں ہیں۔اور حافظ کی روایت میں ہے ابوسہل بن مالک سے روایت کیا ہے اس کو بخاری نے صحیح میں قتیبہ سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے قتیبہ سے اور یحییٰ بن ایوب سے۔

۴۸۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے اور احمد بن یوسف بن ضحاک نے ان کو ہارون بن حاتم نے ان کو ابن ابوعتبہ نے ان کو اسماعیل بن قیس نے ان کو ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔کہ جھوٹ ایمان کے منافی ہے ابواحمد نے کہا کہ میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔اور اس کو مرفوع کیا گیا ہے اسماعیل بن ابوخالد سے اس

(۴۸۰۰)......(۱) سقط من (أ)

(۴۸۰۲)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... سقط من (أ)

(۴۸۰۴)......(۱) فی (ب) القنجار وهو خطأ

أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۱/۴۳)

نے ابوعتبہ سے اور جعفر احمر سے۔

۴۸۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید بن عتبہ کوفی نے ابوجعفر سے ان کو اسید بن زید نے ان کو جعفر بن احمر نے ان کو اسماعیل نے ان کو قیس نے ان کو ابوبکر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جھوٹ ایمان کے منافی چیز ہے یہ اسناد ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے۔

۴۸۰۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن بکر مروزی نے بیت المقدس میں ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خطبہ دیا ابوبکر صدیق نے اور فرمایا "ح"۔

۴۸۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابومحمد بن خراسانی نے ان کو یحییٰ بن جعفر بن زبرقان نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ تم بچاؤ اپنے آپ کو جھوٹ سے بے شک جھوٹ ایمان کے منافی ہے۔

۴۸۰۸:......ہم نے روایت کی ہے سعد بن ابووقاص سے کہ انہوں نے کہا کہ مسلمان ہر چیز کی فطرت پر بنایا گیا ہے سوائے خیانت کے اور جھوٹ کے۔ یہ مرفوعاً روایت کی گئی ہے مگر اس کا مرفوع ہونا کمزور ہے۔

۴۸۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن حفص وکیل نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو علی بن ہاشم نے ان کو اعمش نے ان کو ابواسحاق نے ان کو مصعب بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کا مزاج ہر چیز کے مطابق بنایا گیا ہے سوائے خیانت کے اور جھوٹ کے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان واسطی نے ان کو سلمہ بن کھیل نے ان کو مصعب بن سعد نے بطور مرفوع۔

۴۸۱۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو منصور بن ابی مزاہم نے ان کو ابو شیبہ نے پھر اس کو اس نے ذکر کیا ہے اس کے سوا کہ اس نے کہا ہے تمام خصلتوں پر پیدا کیا گیا ہے ابن آدم سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔

۴۸۱۱:......ہمیں خبر دی احمد بن محمد ہروی نے ان کو عبداللہ بن عدی نے ان کو محمد بن خریم دمشقی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو سعید بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن ولید نے ان کو محارب بن دثار نے ان کو ابن عمر نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ مؤمن ہر صفت پر بنایا گیا ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔

۴۸۱۲:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسین طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر صفوان بن سلیم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا مؤمن بزدل ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہوتا ہے۔ پھر پوچھا گیا کیا مؤمن بخیل ہوسکتا ہے؟ فرمایا کہ ہوسکتا ہے پھر پوچھا گیا کہ کیا مؤمن جھوٹا ہوسکتا ہے۔ فرمایا کہ نہیں ہوسکتا۔

۴۸۱۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابواحمد حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو یحییٰ بن ہاشم غسانی نے ان کو زیاد بن منذر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوبرزہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ جھوٹ منہ کو کالا کرتا ہے۔ اور چغلی تو عذاب قبر کا سبب ہے۔ اس اسناد میں ضعف ہے۔

جھوٹ کی وجہ سے چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے:

۴۸۱۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو محمد بن احمد بن حماد قرشی نے ان کو احمد بن علی نحوی نے ان کو ظاہر بن احمد وراق نے ان کو

محمد بن عبدالملک تمیمی نے ان کو مدائنی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا وہب بن منبہ نے کہ کہا لقمان نے اپنے بیٹے سے جو شخص جھوٹ بولتا ہے اس کے چہرے کا پانی یعنی رونق جاتی رہتی ہے۔ اور جس کے اخلاق برے ہو جاتے ہیں اس کے غم کثیر ہو جاتے ہیں۔ اور پتھر کی چٹانوں کو اپنے مقامات سے ہٹانا آسان ہوتا ہے اس انسان کو سمجھانے سے جو نہ سمجھنا چاہیے۔

۴۸۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو جعفر بن مہد بن سواء نے ان کو علی بن سلمہ لقمی نے ان کو خلف بن ایوب نے ان کو معمر بن ارشد نے ان کو ایوب نے ان کو ابوملیکہ نے ان کو سیدہ عائشہ نے فرماتی ہیں کہ جھوٹے سے بڑھ کوئی مخلوق رسول اللہ کو مبغوض اور ناپسندیدہ نہیں تھی۔ البتہ تحقیق ہوتا تھا ایک آدمی اصحاب رسول میں سے کہیں بتقاضائے بشری اگر جھوٹ بول لیتا تو ہمیشہ آپ کے دل میں کسک رہتی تھی کہ آپ جان لیتے کہ اس نے توبہ کر لی ہے۔

۴۸۱۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن ابوملیکہ نے یہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے سوائے اس کے کہ اس نے کہا البتہ ہوتا تھا کوئی آدمی جھوٹ بول جاتا رسول اللہ کے پاس......ابوبکر رمادی نے کہا کہ کتاب کے ان نسخوں میں جو ہمارے پاس ہیں اس میں تھا کہ مروی ہے عبدالرزاق سے یہ حدیث ان کو ابن ابوملیکہ نے یا اس کے سوا کسی اور نے۔ کہ اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرزاق نے (یعنی بغیر شک کے) اس نے کہا کہ مروی ہے ابن ابوملیکہ سے اور نہیں ذکر کیا اس نے۔ یا اس کے ماسوا نے۔

۴۸۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن ابوملیکہ نے یا اس کے سوا کسی اور نے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے راوی نے اس کو شک کے ساتھ ذکر کیا ہے اس کی اسناد میں اسی طرح اس کو روایت کیا ہے معمر نے۔ اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن ابوبکیر نے ان کو ایوب نے ان کو ابراہیم بن میسرہ نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ ساری مخلوق سے زیادہ ناپسند حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹ تھا۔ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔ یعنی ابراہیم بن میسرہ اور سیدہ عائشہ کے درمیان۔ اور حدیث ابن ابی ملیکہ صحیح نہیں ہے۔ بخاری نے کہا ہے کہ غیر زہری سے معمر کی حدیث کتنی عجیب ہے۔ بے شک حال یہ ہے کہ اس میں حدیث صحیح ہوتی ہی نہیں۔

۴۸۱۸:......ہمیں اس کلام کے بارے میں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے وہ کہتے ہیں کہ بخاری نے کہا ہے۔ پس ذکر کیا ہے اس کو شیخ نے۔ اور ایک اور طریق سے روایت کی گئی ہے ایوب سے اس نے ابن سیرین سے۔ اس نے عائشہ سے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔

۴۸۱۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن یحیٰی بن سلام نے ان کو عاصم بن ابوعلی نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کو یزید رقاشی نے ان کو انس نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

بے شک شیطان کا سرمہ ہے۔ اور چاٹنے کی چیز ہے اور چھینک لانے والی چیز ہے۔ اس کے چاٹنے کی چیز تو جھوٹ ہے۔ اور چھینک غضب اور غصہ ہے اور اس کا سرمہ نیند ہے۔

سب سے بڑی خیانت:

۴۸۲۰:......ہمیں خبر دی ابوجعفر مستملی نے ان کو ابوسعید اسماعیل بن احمد ہلالی نے ان کو عبداللہ بن زید بجلی نے ان کو ہناد بن سری نے ان کو عمر بن ہارون نے ''ح''، ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معمری نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو عمر بن

(۴۸۱۵)......(۱) سقط من (أ)

ہارون نے ان کوثور بن یزید نے ان کو یزید بن شریح نے ان کو جبیر بن نضیر نے ان کو نواس بن سمعان کلابی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ یہ سب سے بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے مسلمان بھائی کو ایک بات بتائے اور اس کو صحیح مان لے مگر تم نے اس سے جھوٹ بولا ہو۔ اس طرح کہا گیا جبیر کو اسی اسناد میں اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے حدیث بقیہ میں ابوشرع ضباری بن مالک جعفری سے کہ اس نے سنا اپنے والا سے وہ حدیث بیان کرتے تھے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے یہ کہ ان کے والد نے ان کو حدیث بیان کی ہے سفیان بن اسید حضرمی سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

۴۸۲۱:......ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو بقیہ نے پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرنا چاہئے:

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوامیہ طرسوسی نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو یونس بن یزید ایلی نے ان کو ابوشداد نے ان کو مجاہد نے ان کو اسماء بنت عمیس نے وہ کہتی ہیں کہ سیدہ عائشہ کی ایک سہیلی تھی۔ اسے انہوں نے تیار کیا تھا وہ دیگر عورتوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں مگر ہم لوگوں نے ان کے پاس ضیافت کے لئے کچھ نہ پایا سوائے دودھ کے ایک پیالے کے۔ سیدہ عائشہ نے وہ پیالہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے کر پیا پھر سیدہ عائشہ کو پکڑا دیا مگر ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم آ گئی لہذا اس نے ان سے کہا کہ۔ رسول اللہ کا ہاتھ واپس نہ لوٹائیے عائشہ نے وہ پیالہ لے لیا اور اس میں سے پی لیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی سہیلیوں کو پکڑا دیجئے۔ انہوں نے کہا ہمیں اس کی بھوک نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کریں۔ میں نے عرض کیا اگر ہم میں سے کوئی یہ کہے کسی شئی کے بارے میں جس کی ایک بھوک ہو کہ مجھے اس کی حاجت یا خواہش نہیں ہے تو کیا یہ بھی جھوٹ شمار ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ جھوٹ۔ جھوٹ لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ آپ نے فرمایا چھوٹا سا جھوٹ بھی جھوٹ لکھا جاتا ہے۔

۴۸۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس اسفاطی نے ان کو ابوالولید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو عبداللہ بن عامر کے غلام نے ان کو عبداللہ بن عامر نے یعنی ابن ربیعہ نے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے جب کہ میں چھوٹا بچہ تھا میں کھیلنے جانے لگا تو میری امی نے آواز دی میرے پاس آؤ میں کچھ دوں گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس کو کھجور دینے کا ارادہ کیا ہے بہر حال اگر تم کچھ بھی دینے کا ارادہ نہ کرتیں تو تیرے خلاف جھوٹ بولنا لکھدیا جاتا۔

اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن ایوب نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو زیاد مولیٰ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے۔

۴۸۲۳:......ان کو خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عائشہ نے کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور بولی کہ یا رسول اللہ میرا شوہر بھی ہے اور میری سوکن بھی ہے۔ چنانچہ میں اپنے شوہر سے تبکلف شکم سیری ظاہر کرتی ہوں۔ میں کہتی ہوں کہ اس نے مجھے یہ دیا ہے وہ دیا

(۴۸۲۰)......(۱) فی (ب) الحلالی

(۴۸۲۱)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... فی (أ) فقلت لاتشتھیه (۳)...... فی (ب) تجمعین

(۴)......فی (أ) أخذت الشیء (۵)......فی (أ) الکذبة کتب کذبة

ہے مجھے یہ کپڑا پہنایا ہے۔ حالانکہ وہ جھوٹ ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زبردستی بڑمارنے والا اس چیز کے ساتھ جو اس کو نہ ملی ہو اس شخص کی مثل ہے جس نے جھوٹ کے دو کپڑے پہن رکھے ہوں۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث وکیع سے اور عبدہ بن سلیمان نے ان کو ہشام نے اسی طرح۔ اور اس کو نقل کیا ہے حدیث عبدہ سے اور ابوسامہ سے اور ابومعاویہ سے ہشام سے اس نے اپنی عورت فاطمہ بنت منذر سے کہ اس نے سنی تھی وہ حدیث بیان کرتی ہے اپنی دادی اسماء سے کہ رسول اللہ نے فرمایا، شکم سیری کی بڑھا دینے والا اس چیز کے ساتھ جو اس کو کسی نے عطا نہ کی ہو اس کی مثل ہے جیسے کوئی جھوٹ کا لباس پہن لے۔

سفیان نے کہا کہ۔ لوگ دیکھیں کہ فلاں پر دو کپڑے ہیں۔ لوگ یہ گمان کریں کہ یہ دو کپڑے اسی کے ہیں۔ حالانکہ وہ دونوں اس کے نہ ہوں تو وہ شخص متشبع ہوتا ہے بڑھا رہتا ہے اس چیز کے لئے جو اس کی نہیں ہے اور اسی طرح وہ بڑمارنے والا ہوتا ہے جس کو کسی نے دیا نہ ہو اور وہ یہی ظاہر کرے۔

اس کا یہ قول لم ینل کا معنی ہے کہ اس کو کسی نے نہ دیا ہو۔

اور کہا حمیدی نے کہ جس شخص کی صفرا ختم ہو جائے اس کی تلی بڑھ جاتی ہے اور اس بڑھ جانے کی وجہ سے وہ یہ سمجھتا جاتا ہے کہ پیٹ بھرا ہوا ہے حالانکہ وہ بھوکا ہوتا ہے صفرا اس جگہ پر مثل روحاء کے ہے۔

۴۸۲۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو عبداللہ زبیر بن عبدالواحد نے ان کو احمد بن علی مدائنی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم کباش نے ان کو اسید بن سعید نے ان کو شافعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا میرے چچا محمد بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ہم سے شیخ نے جو شخص تیرا شکر کرے اس پر جو تم نے اس کو نہ دیا ہو تو تم اس بات سے ڈرو کہ وہ تمہاری نعمت کی ناشکری کردے جب تم اس کو عطا کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے جھوٹ بولنے پر وعید:

۴۸۲۶:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین بن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی منصور نے ان کو ربعی بن حراش نے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جھوٹ نہ بولا کرو کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ بولے گا وہ ختم ہو جائے گا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں شعبہ کی حدیث۔

۴۸۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد حارثی نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن ربیعہ سے انہوں نے سنا مغیرہ بن شعبہ سے وہ ایک دن گھر سے نکلے اور منبر پر براجمان ہوئے اللہ کی حمد وثنا کی۔ پھر فرمایا کہ کیا حالت ہے اس نوحے کی بین کی اسلام کے اندر حالانکہ انصاریوں میں سے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا تھا تو اس پر نوحہ کیا گیا۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرما رہے تھے۔ مجھ پر جھوٹ بولنا اس طرح نہیں ہے جیسے تم میں سے کسی کا کسی پر جھوٹ بولنا پس جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے گا جان بوجھ کر اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے اور میں نے رسول اللہ سے سنا فرماتے تھے۔ جس پر نوحہ کیا جائے اس کو نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔

(۴۸۲۳)......(۱) فی (أ) معظم

جھوٹ بولنے والے کی سزا سے متعلق ایک عجیب وغریب واقعہ:

صحیح سے نقل ہے حدیث سعید بن عبید سے تحقیق کلام گذر چکا ہے نوحہ کے بارے میں کتاب السنن میں۔

۴۸۲۸:...... ہمیں خبر دی ابو عمر ادیب نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن ابن سفیان نے ان کو محمد بن بکر مقدمی نے ان کو یحییٰ نے یعنی ابن سعید نے ان کو عوف نے ان کو ابورجاء نے ان کو سمرہ بن جندب نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے خواب کے بارے میں وہ فرماتے ہیں کہ (اس نے خواب دیکھا) ہم دو آدمی چلے جارہے ہیں اتنے میں ہم ایک ایسے آدمی کے اوپر جا پہنچتے ہیں جو کہ چت لیٹا ہوا ہے اور دوسرا آدمی لوہے کا کدال یا کونڈی سنبھالے ہوئے ہے وہ لیٹنے والے کے چہرے کی ایک طرف سے آتا ہے اور اس اوزار کو اس کے ایک طرف کی باچھ میں ڈال کر کھینچتا ہے جس کے ساتھ وہ اس کو اس کی گدی تک چیر دیتا ہے۔ پھر اس کے ایک نتھنے کو گدی تک چیر دتیا ہے پھر آنکھ گدی تک چیر دیتا ہے۔ اس کے بعد وہ دوسری جانب آجاتا ہے اور دوسری باچھ کے ساتھ اور نتھنے کے ساتھ اور آنکھ کے ساتھ بھی وہی حشر کرتا ہے جو اس نے پہلے کے ساتھ کیا تھا اتنے میں پہلا حصہ درست ہو چکا ہوتا ہے پھر وہ اس پر آجاتا ہے اور اس کے ساتھ بھی وہی پہلے والا عمل دہراتا ہے کہتے ہیں کہ میں نے کہا سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں؟ دونوں نے کہا کہ آپ چلیے۔ آپ نے حدیث ذکر کی اور اس کی تعبیر میں فرمایا کہ بہر حال وہ آدمی جس کے کلے ے جارہے تھے اور ناک اور آنکھیں گدی تک وہ انسان تھا جو صبح کو اپنے گھر سے نکلتا ہے اور جھوٹ بولنا شروع کرتا ہے یہاں تک کہ وہ جھوٹ تمام اطراف میں پھیل جاتا ہے۔

بخاری نے اس کو نقل کیا حدیث عوف سے۔

۴۸۲۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق نے ان کو بشر بن موسیٰ حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عکرمہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص کوئی تصویر بنائے گا قیامت میں اس کو اس بات کی تکلیف دی جائے گی کہ وہ اس میں روح بھی ڈالے (ظاہر ہے کہ وہ روح کہاں سے لائے گا؟) لہذا نہیں ڈال سکے گا اور جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اسے عذاب دیا جائے گا اور اس بات کی تکلیف دیا جائے گا کہ دو جو کے دانوں کے درمیان گرہ لگائے (ظاہر ہے کہ وہ کیسے گرہ لگا سکتا ہے؟) لہذا وہ نہیں لگا سکے گا اور جو شخص دوسروں کی بات کی طرف کان لگائے جب کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ حضرت سفیان نے کہا کہ انک سے مراد سیسہ ہے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں علی بن عبد اللہ سے اس نے سفیان سے۔

۴۸۳۰:...... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے اسامہ بن زید لیثی نے ان کو عبد الوہاب بن بخت نے کہ انہوں نے سنا نضری سے انہوں نے سنا واثلہ بن اسقع سے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ کوئی بندہ خواب کی آنکھوں میں وہ دیکھے جو حقیقت میں دیکھتا کہ وہ اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کر کے پکارا جائے اور یہ کہ وہ مجھ پر وہ بات کہے۔ جو میں نے نہ کہی ہو۔

لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولنا:

۴۸۳۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے ان کو عبد اللہ بن بکر سہمی نے ان کو بہز بن حکیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۴۸۲۸)......(۱) سقط من (أ)   (۴۸۳۰)......(۱) سقط من (أ)

ہلاکت ہے اس آدمی کے لئے جو حدیث بیان کرے اور جھوٹ بولے ایسی حدیث جس سے وہ لوگوں کو ہنسائے ہلاکت ہے اس کے لئے ہلاکت ہے اس کے لئے۔

۴۸۳۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن ابوعلی حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا یحییٰ بن عبیداللہ تیمی سے انہوں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔

بے شک بندہ کوئی کلمہ کہتا ہے وہ اسے صرف اہل مجلس کو ہنسانے کے لئے کہتا ہے وہ اس کے ذریعے اتنی گہرائی میں ڈالا جائے گا جو آسمان اور زمین کے درمیان مسافت ہے۔ بیشک آدمی اپنی زبان کی وجہ اتنی زیادہ پھسلتا ہے جتنی کہ اپنے پیروں پر سے نہیں پھسلتا۔

۴۸۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد عدل نے ان کو احمد بن سلمہ نے اور محمد بن نعیم نے ان کو محمد بن اسلم نے ان کو مؤمل بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے پاس سے گذرے جو ہنس رہے تھے اور کھیل کود کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کثرت کے ساتھ لذات کو توڑ دینے والی چیز یعنی موت کو یاد کرو۔

لوگوں کو ہنسانے کے لئے حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ ایک شخص کا مذاق:

۴۸۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خلدی نے ان کو ابراہیم بن نصیر منصوری نے ان کو ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن ادھم سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جو جمع ہو رہے تھے۔ اور حضرت ابن عمر پر ایک خوبصورت چادر تھی۔ لہذا ان لوگوں میں سے ایک نے۔ (از راہ مذاق یا از راہ شرارت) یہ کہا کہ اگر میں یہ چادر چھین لوں تو تم لوگ مجھے کیا دو گے؟ انہوں نے اس کے لئے کچھ مقرر کر دیا۔ چنانچہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اے ابوعبدالرحمٰن یہ آپ کی چادر میری ہے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔ میں نے تو کل ہی یہ خریدی ہے۔ وہ شخص بولا کہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ آپ اس کو پہن کر گنہگار ہو رہے ہیں۔ کہتے ہیں حضرت ابن عمر نے اس کو دینے کے لئے اوڑھی ہوئی چادر اتار لی راوی کہتے ہیں کہ وہ لوگ ہنس پڑے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم لوگوں کو کیا ہوا۔ کیوں ہنس رہے ہو؟ ان لوگوں نے کہا کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ کہ اے بھائی کیا آپ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ موت تیرے سامنے موجود ہے۔ آپ نہیں جانتے کہ وہ تمہارے پاس کب آ جائے صبح کو یا شام کو رات کو یا دن کو۔ اس کے بعد قید ہے اور ہولناک منظر ہے۔ اور منکر نکیر ہیں اور اس کے بعد قیامت ہے جس دن جھوٹے خسارے میں پڑ جائیں گے حضرت ابن عمر نے یہ الفاظ نہایت مؤثر انداز میں کہے جس سے ان کو رلا دیا پھر خود چلے گئے۔

۴۸۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو محمد بن اسحاق ثقفی نے ان کو زبیر بکار زبیری نے ان کو ایوب بن سلیمان نے ان کو ابن ابوحازم نے وہ کہتے ہیں سفیان ثوری مدینے میں آئے انہوں نے قاضری کا کلام سنا جس سے لوگ ہنستے تھے۔ انہوں نے فرمایا اے شیخ کیا آپ یہ نہیں جانتے ایک دن ایسا بھی آنے والا ہے جس میں باطل گوئی کرنے والے خسارے میں ہوں گے کہتے ہیں کہ (اس بات کا ان پر اتنا اثر ہوا کہ) ہمیشہ ان پر اس نصیحت کا اثر محسوس کیا گیا حتیٰ کہ ان کا انتقال ہو گیا (یعنی مرتے دم تک انہوں نے لوگوں کو ہنسانے کا عمل ترک کر دیا۔)

باقی رہا جھوٹ کو قسم کے ساتھ پکا کرنا تو اس بارے میں وہ احادیث تو ہیں ہی جو ہم ذکر کر چکے ہیں۔ مگر اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا یہ

فرمان بھی ہے۔

(۱)......ويحلفون على الكذب وهم يعلمون.

منافق لوگ جھوٹ پر قسمیں کھالیتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

اورارشاد ہے:

(۲)......ان الذين يشترون بعهدالله و ايمانهم ثمنا قليلا اولئك لا خلاق لهم فى الاخرة ولايكلمهم الله ولاينظر اليهم يوم القيمة ولايزكيهم ولهم عذاب اليم.

بے شک جولوگ اللہ کے عہد کے بدلے میں اوراپنی قسموں کے بدلے میں حقیقتاً معاوضہ لیتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں اجروثواب کا کوئی حصہ نہیں ہے نہ ہی اللہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف نظر کرم کرے گا قیامت کے دن نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

جھوٹی قسم کھانے پر وعید:

۴۸۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اس لئے جھوٹی قسم کھائے تاکہ وہ اس کے ذریعے سے ناحق کسی مسلمان کا مال کاٹ کھائے۔ اللہ کے آگے اس حال میں پیش ہوگا کہ وہ اس پر سخت غضبناک ہوگا۔ اس حدیث کی تصدیق قرآن میں موجود ہے۔ وہی مذکورہ آیت۔

ان الذين يشترون بعهدالله و ايمانهم ثمنا قليلا .الخ

جولوگ اللہ کا عہد اوراپنی قسموں کے ذریعے حقیر معاوضہ حاصل کرتے ہیں الی اخرہ۔

(یہ حدیث بیان ہو ہی رہی تھی کہ اتنے میں) اشعث بن قیس آ گئے انہوں نے پوچھا کہ تمہیں کیا حدیث بیان کرر ہے ہیں ابوعبدالرحمٰن؟ ان کو بتایا گیا کہ ایسے ایسے بیان کرر ہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے سچ کہا ہے میرے بارے میں تو یہ نازل ہوئی ہے (واقعہ یہ ہوا تھا کہ) میرے اور ایک آدمی کے درمیان زمین کا جھگڑا تھا ہم لوگ اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تھے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے کہا کہ نہیں ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تمہیں اس کی قسم پر اعتبار کرنا ہوگا اگر وہ قسم کھالیتا ہے۔ میں نے کہا حضرت وہ تو قسم کھالے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا ناحق مال کھائے گا اللہ تعالیٰ کے آگے پیش ہوگا تو وہ اس پر سخت ناراض ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تھی۔

ان الذين يشترون بعهدالله و ايمانهم ثمنا قليلا.

تا آخر آیت اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اسحٰق بن ابراہیم سے اور بخاری نے دوسرے طریق سے اعمش سے اور بخاری کے علاوہ دیگر نے اعمش سے اس کو روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ کیا ہے ایسی قسم جس میں وہ فاجر ہے گناہ کرنے والا ہے یعنی جھوٹا ہے اور شعبہ نے اعمش سے روایت کرتے ہوئے کاذبا کا اضافہ کیا ہے یعنی جھوٹی قسم کھانے والا۔

۴۸۳۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن یزید نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے جھوٹی

(۴۸۳۶)......(۱) سقط من (أ)

قسم کسی مسلمان کا مال اڑانے کے لئے یا فرمایا تھا اپنے بھائی کا مال اڑانے کے لئے وہ اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر سخت ناراض ہوگا۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن مجید میں اتاری ہے:

ان الذین یشترون بعهدالله و ایمانهم ثمنا قلیلا الخ.

کہتے ہیں کہ اتنے میں حضرت اشعث گذرے انہوں نے کہا کہ میرے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور ایک آدمی کے بارے میں ہم لوگوں نے ایک کنویں کے بارے میں جھگڑا کیا تھا۔ اس کو بخاری نے صحیح میں نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے۔

۴۸۳۸:......اور ہم نے روایت کی ہے ابوامامہ حارثی کی حدیث سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی مسلمان کا حق مارنے کے لئے قسم کھالے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم واجب کر دیتے ہیں اور اس پر جنت حرام کر دیتے ہیں۔

ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اگر چہ وہ مال تھوڑا سا بھی ہو؟ آپ نے فرمایا کہ اگر چہ وہ پیلو کے درخت کی ڈنڈی ہی کیوں نہ ہو۔

۴۸۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بن ابوالحسن نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو علی بن حجر نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو معبد بن کعب سلمی نے ان کو ان کے بھائی عبداللہ بن کعب نے ان کو ابوامامہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا علی بن حجر وغیرہ سے۔

۴۸۴۰:......ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو جریر ابن حازم نے انہوں نے سنا عدی بن عدی کندی سے وہ حدیث بیان کرتے تھے منیٰ کے ایک حلقے میں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی تھی رجاء بن حیوۃ نے اور عرس بن عمیرہ نے ان کو عدی بن عمیرہ کندی نے یہ امرء القیس بن عامہ کندی حضرموت کے ایک آدمی کے ساتھ زمین کا ایک جھگڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تھے رسول اللہ نے حضرمی سے کہا کہ تم گواہ پیش کرو اس کے پاس گواہ نہیں تھے لہذا آپ نے امرء القیس کے خلاف قسم کی بنیاد پر فیصلہ کر دیا حضرمی نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے اس کو قدرت دے دی ہے اللہ کی قسم میری زمین گئی حالانکہ اللہ کی قسم زمین میری ہے رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص جھوٹی قسم کھا کر اپنے مسلمان بھائی کا مال کاٹنا چاہتا ہے جس دن وہ اللہ کے پاس آئے گا تو وہ اس پر سخت ناراض ہوگا۔ کہتے ہیں کہ رجاء نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔

ان الذین یشترون بعهدالله و ایمانهم ثمنا قلیلا. آخر تک۔

چنانچہ امرء القیس نے پوچھا یا رسول اللہ اس کو کیا ملے گا جو اپنا مال چھوڑ دے؟ آپ نے فرمایا! کہ اس کے لئے جنت ہے لہذا وہ کہنے لگے کہ میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس زمین کو چھوڑ دیا ہے۔

جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہے:

۴۸۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس رحم نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو محمد بن سابق نے۔ ''ح''

اور ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو سعد بن مسعود نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے فراس سے ان کو شعبی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا اور پوچھنے لگا یا رسول اللہ کبیرہ گناہ

(۴۸۳۷)......(۱) سقط من (أ)

(۴۸۳۸)......(۱) سقط من (ب)

أخرجه مسلم فی الإیمان والبغوی فی شرح السنة (۱۰/۱۱۳)

کون کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اس کے بعد کہا کہ اس کے بعد اور کون سا ہے؟ ابن سابق کی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے۔اس کے بعد والدین کی نافرمانی ہے۔اس کے بعد دونوں راوی متفق ہیں۔ کہا کہ اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا۔ کہ جھوٹی قسم کھانا۔ کہتے کہ میں نے کہا عامر سے کہ یمین غموس کیا ہوتی ہے؟ وہ کہ وہ آدمی جو اپنی جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال کاٹ لے حالانکہ وہ جھوٹا ہو۔ بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں محمد بن حسین سے اس نے عبیداللہ سے۔

۴۸۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابوعمر محمد بن جعفر قرشی نے ان کو جعفر بن حمید نے ان کو علی بن ضبیان نے ان کو ابوحنیفہ نے ان کو ناصح بن عبداللہ نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں میں اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہے ان میں سے کسی میں اس قدر جلدی اللہ کی پکڑ اور سزا نہیں آتی جتنی کے ظلم پر (بدکاری پر۔زیادتی پر، حد سے بڑھنے۔جھوٹ بولنے پر) آتی ہے۔اور جن چیزوں سے اللہ کی اطاعت کی جاتی ہے ان میں سے کسی چیز پر اتنی جلدی ثواب نہیں ملتا جتنی کہ صلہ رحمی پر ملتا ہے اور ناجائز قسم وہ تو گھروں کو ویران اور برباد چھوڑ دیتی ہے۔

۴۸۴۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین علی بن محمد مصری نے ان کو روح بن فرج نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو محمد بن مہاجر بن قنفذ تیمی نے ان کو ابوامامہ انصاری نے ان کو عبداللہ بن انیس جہنی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا کہ سب سے بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ہے اللہ کے ساتھ شرک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا۔جھوٹی اور ناجائز قسم کھانا۔نہیں قسم اٹھاتا کوئی قسم اٹھانے والا اللہ قسم جھوٹی وہ اس میں اگرچہ مچھر پَر کے برابر میں شامل ہو مگر قیامت کے دن اس کے دل میں نکتہ ہوگا۔ یا نشان ہوگا۔

۴۸۴۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام نے ان کو عاصم نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابوسلام نے ان کو ابوراشد نے ان کو عبدالرحمٰن بن شبل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔بے شک تاجر فاجر ہیں۔ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ کہ اللہ نے بیع کو حلال نہیں فرمایا۔فرمایا کہ حلال تو کیا ہے مگر وہ لوگ قسم کھاتے ہیں اور گنہگار ہو جاتے ہیں۔

۴۸۴۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے لن کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عباس ادیب نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو ابان عطار نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ علاوہ ازیں اس نے اس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہتے ہیں کہ راوی نے اس میں یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔ کہ وہ لوگ یعنی تاجر بات کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔اور قسم کھاتے ہیں اور گنہگار ہو جاتے ہیں۔اور اس نے کہا کہ روایت ہے۔

ابوراشد جبرانی سے مخالفت کی ہے دونوں کی ہشام دستوائی نے اس نے اس کو روایت کیا یحییٰ سے اس نے ابوراشد سے اور اس نے اس میں اپنا سماع ذکر کیا ہے ابوراشد سے۔

۴۸۴۶:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان ابن احمد بن سماک نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور حارثی نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ابویحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوراشد حبرانی نے کہ انہوں نے سنا عبدالرحمٰن بن شبل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول

(۴۸۴۲)......عزاه المنذری فی الترغیب (۲/۲۲۲) للمنصف

(۴۸۴۵)......(۱) فی(أ) أخبرانی (۲)......فی (ب) همام

(۴۸۴۶)......(۱) فی (ب) الیس قد أحل الله البیع

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تجار فجار ہوتے ہیں۔لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اللہ نے خرید وفروخت اور تجارت کو حلال نہیں فرمایا۔فرمایا کہ حلال تو کیا ہے مگر وہ لوگ قسم کھاتے اور گنہگار ہوتے رہتے ہیں اور بات کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔

تجارت میں قسم منافع کی برکت مٹادیتی ہے:

۴۸۴۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ نے ان کو لیث نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ابن مسیّب کہتے ہیں کہ بے شک ابوہریرہ نے فرمایا کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔قسم سامان تجارت کو فروخت کرواتی ہے مگر منافع کی برکت مٹاتی ہے۔اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا یحییٰ بن بکیر سے۔اور مسلم نے اس کو نقل کیا حدیث ابن وھب سے وغیرہ سے اور یونس سے۔

۴۸۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے ان کو ابوالعباس احمد بن سعید جمال نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے۔ان کو حاتم بن ابوصغیرہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے بقیع کی طرف اور فرمایا اے تاجروں کی جماعت گردن اوپر اٹھاؤ (یعنی میری طرف دیکھو) بے شک تاجر اٹھائیں گے قیامت کے دن دراں حالیکہ وہ فاجر و گنہگار ہوں گے سوائے اس تاجر کے جس نے تقویٰ اختیار کیا (بچ گیا) اور نیک رہا۔اور سچ بولا۔

۴۸۴۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابن خثیم نے ان کو اسماعیل بن عبید بن رفاعہ بن رافع انصاری نے ثم الزرقی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا رفاعہ نے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے انہوں نے لوگوں کو ایک دوسرے آگے بڑھتے ہوئے پایا تو حضور نے فرمایا۔اے تاجر برادری لہذا تاجروں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیا اور اپنی گردنیں اور نگاہیں اوپر اٹھا کر آپ کی طرف دیکھنے لگے تو آپ نے فرمایا بے شک تاجر قیامت کے دن نافرمان اٹھائے جائیں گے سوائے ان کے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا ہوگا اور نیک سلوک کیا ہوگا اور سچ بولا ہوگا۔

۴۸۵۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے الد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اعمش سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابوصالح سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔تین طرح کے لوگ ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کلام بھی نہیں کرے گا اور قیامت کے دن ان کو نہیں دیکھے گا ایک تو وہ آدمی جس نے کسی امیر کے ہاتھ پر بیعت کی مگر صرف دنیا کے لئے کی۔کہ اگر اس کو وہ دے گا تو یہ اس کے ساتھ وفا کرے گا ورنہ نہیں کرے گا۔دوسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد یعنی دن چھپنے کے قریب اپنا سامان بیچتا ہے اور قسم کھاتا ہے کہ میں نے اتنے اتنے میں خریدی ہے حالانکہ جھوٹ بولتا ہے۔پھر اسی جھوٹ اور جھوٹی قسم کے مطابق اس کو بیچتا ہے۔تیسرا وہ آدمی جو فاضل پانی پر قابض ہے راستے پر بھی ہے مگر وہ مسافروں کو استعمال نہیں کرنے دیتا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے اعمش کی حدیث سے۔

۴۸۵۱:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان بن حسن فقیہ نے ان کو جعفر صائغ نے ان کو شعبہ نے ان کو علی بن مدرک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں خرشہ بن حر سے وہ ابوذر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تین شخص ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی قیامت کے دن ان کی طرف دیکھے گا نہ ہی ان کو پاک کرے گا

(۴۸۴۸)......(۱) سقط من (أ)   (۴۸۵۱)......(۱) سقط من (أ)

بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، میں نے کہا یا رسول اللہ وہ کون ہوں گے؟ وہ ناکام و نامراد ہو گئے؟ اس کو تین بار آپ نے دہرایا۔ فرمایا کہ ایک تو ٹخنوں سے نیچے تہہ بند لٹکانے والا۔ نیکی کسی کے ساتھ کر کے احسان جتلانے والا۔ جھوٹی قسم کھا کر اپنے سامان بیچنے والا۔ حلف کاذب فرمایا تھا یا حلف فاجر کہا تھا۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ سے۔

۴۸۵۲:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسین محمد بن حسین سراج نے ان کو مطین نے ان کو سعید بن عمرو نے ان کو حفص بن عاصم نے ان کو ابوعثمان نے ان کو سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں قیامت میں نہ تو اللہ تعالیٰ ان سے کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا کالے اور سفید بالوں والا زانی (یا بوڑھا زانی) عیالدار زیادہ عیال مانگنے والا۔ وہ آدمی جس کو اللہ نے مال اسباب دیا ہے مگر وہ اس کے باوجود سامان فروخت کرتا ہے تو قسم کھا کھا کر اور اگر خرید کرتا ہے تو قسم کھا کھا کر۔

چار مبغوض شخص:

۴۸۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن رجاء ادیب نے ان کو ابوالحسن محمد بن محمد بن حسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو حجاج نے ان کو حماد نے ''ح'' اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو بکیر بن احمد بن سہل صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو جعفر بن محمد بن حسن فریابی نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار شخص ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بغض رکھتے ہیں قسم کھا کر مال فروخت کرنے والا فقیر وغریب مگر متکبر و مغرور۔ بوڑھا بدکار۔ ظالم بادشاہ۔

پاکیزہ کسب:

۴۸۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو حارث بن محمد بن حارث صیاد نے ان کو ہشام بن عبدالملک ابو التقی نے ان کو بقیہ نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک پاکیزہ ترین کسب تاجروں کا ہے وہ تاجر جب بات کریں تو جھوٹ نہیں بولتے اور جب امانت رکھوائے جائیں تو خیانت نہیں کرتے جب وعدہ کرتے ہیں تو خلاف نہیں کرتے جب خریدتے ہیں زیادہ نہیں لیتے جب بیچتے ہیں تو کم کر کے نہیں دیتے جب ان کے ذمہ قرض ہو تو تاخیر نہیں کرتے جب ان کو کسی سے قرض لینا ہو تو تنگی نہیں کرتے۔

۴۸۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عیسیٰ عطار نے ان کو کثیر بن ہشام نے ان کو کلثوم بن جوشن نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سچا اور امانت دار مسلمان تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔

تجارت میں زیادہ قسمیں کھانے والے ایک شخص کا واقعہ:

۴۸۵۶:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو حسین بن مکرم نے ان کو عبداللہ بن بکر نے ان کو حجاج بن فرافصہ کہ دو آدمی آپس میں خرید وفروخت کرتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر کے سامنے۔ ایک ان میں سے کثرت کے ساتھ قسم کھا رہا تھا۔ وہ دونوں اسی حال میں تھے کہ اتنے میں ان کے قریب سے کوئی دوسرا آدمی گذرا جوان کو معاملہ کرتے ہوئے دیکھ کر رک گیا اور ان کو دیکھنے لگا۔ پھر وہ آدمی اس شخص سے کہنے لگا جو زیادہ قسم کھا رہا تھا۔ اے اللہ کے بندے اللہ سے ڈر زیادہ قسمیں نہ کھا اس لئے کہ اگر تم زیادہ قسمیں کھاؤ گے تو اس

سے تمہارا رزق زیادہ نہیں ہو جائیگا۔اور اگر تم قسم نہیں کھاؤ گے تو تمہاری زندگی سے تمہارا رزق کم نہیں ہو جائے گا۔(قسم کھانے والے نے اس سے کہا) جا جا تو اپنا کام کر۔اس نے جواب دیا یہی میرا کام ہے۔یہی میرا کام ہے۔(تین بار یہی کہا اور اس کی بات کا جواب دیا) کہتے ہیں کہ جب وہ ان دونوں (لین دین کرنے والوں سے) لوٹنے لگا تو۔کہنے لگا یقین کیجئے کہ یہ بات ایمان کی نشانی ہے کہ تم سچ کو جھوٹ پر ترجیح دو جہاں تجھے سچ نقصان دے (اس قدر کہ) پھر وہ سچ تجھے خود نفع دے گا۔اور تیرا قول تیرے فعل سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔یہ کہہ کر جانے لگا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (قسم کھانے والے سے کہا) جلدی جاؤ تم اس کے پاس اور یہ کلمات اس سے لکھوالو۔چنانچہ اس نے کہا اے اللہ کے بندے اللہ تم پر رحم کرے مجھے یہ کلمات لکھوادو۔لہذا اس آدمی نے کہا کہ اللہ نے جو امر مقدر کیا ہے وہ ہو کر رہے گا پھر اس نے وہ کلمات بار بار دہرائے حتیٰ کہ اسے وہ کلمات یاد ہو گئے۔اس کے بعد یہ اس آدمی کے ساتھ چلے گئے یہاں تک کہ اس آدمی نے دو میں سے ایک قدم مسجد میں رکھا پھر میں نہیں جانتا کہ کیا ہوا اس کو زمین کھا گئی یا اسے آسمان نے اچک لیا (بس وہ اچانک غائب ہو گیا) راوی کہتا ہے وہ لوگ اس کو حضرت خضر علیہ السلام یا حضرت الیاس علیہ السلام کہتے تھے۔

۴۸۵۷:......ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یونس نے ان کو ابو بکر عبداللہ بن یحییٰ الطلحی نے کوفے میں ان کو حسن بن طیب نے ان کو قتیبہ نے ان کو بکر بن مضر نے ان کو صخر بن عبداللہ نے ان کو زیاد بن ابو حبیب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ عرش الٰہی کو اٹھانے والے وہ ہیں کہ جن کی آنکھوں سے رونے کی وجہ سے نہروں کی مثل آنسو بہتے ہیں۔جب وہ اپنا سر اٹھاتے ہیں تو کہتے ہیں اللہ تو پاک ہے ہم نے تجھ سے ڈرنے کا حق ادا نہیں کیا۔اللہ تعالیٰ ان سے فرماتے ہیں مگر وہ لوگ جو میرے نام کی قسمیں جھوٹی کھاتے ہیں وہ نہیں جانتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف دس ہدایات:

۴۸۵۸:......ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو العباس محمد بن اسحٰق بن ایوب ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ بن عامری اویسی نے ان کو ابراہیم بن ابو عثمان نے ان کو ابو حرزہ نے کہ وہ دس آیات جنہیں اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے تختیوں پر لکھوا دیا تھا یہ تھیں کہ تم میری ہی عبادت کرنا۔میرے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کرنا۔اور میرے نام کے ساتھ جھوٹی قسم نہ کھانا بیشک میں اس شخص کو پاک نہیں کروں گا نہ ہی مطہر کروں گا جو شخص میرے نام کے ساتھ جھوٹی قسم کھائے گا۔تم میرا شکر کرنا اور اپنے والدین کا شکر کرنا۔میں تیرے لئے تیرے اجل میں تاخیر کر دوں گا۔اور تجھے بچاؤں گا متفق ہو کر۔اور تم چوری نہ کرنا۔زنا نہ کرنا۔(ورنہ) تجھ سے میری ذات کا نور چھپ جائے گا۔

اور تیری دعا کے آگے میرے آسمانوں کے دروازے بند ہو جائیں گے۔اور اپنے پڑوسی کی عزت کے ساتھ دھوکہ نہ کرنا۔اور لوگوں کے لئے وہی پسند کرنا جو کچھ تم اپنے لئے پسند کرو۔اور تم اس چیز کی شہادت نہ دینا جس کو تیرے کانوں نے سن کر محفوظ نہ کیا ہو اور تیرے دل نے اس کو نہ سمجھا ہو۔بیشک میں اہل شہادات کو ان کی شہادتوں پر قیامت کے دن کھڑا کروں گا۔پھر میں ان سے ان کے بارے میں پوچھوں گا۔

اور تم میرے سوا کسی اور کے نام پر جانور ذبح نہ کرنا (غیر اللہ کے نام پر) بے شک حال یہ ہے کہ اہل زمین کی قربانیاں میری طرف (قبولیت کے لئے) اس وقت تک نہیں چڑھتیں جب تک ان پر میرا نام نہ لیا جائے۔

بہر حال جو جھوٹ کے ذریعے دوسرے کو نقصان پہنچائے اس کی مثال ایسی ہے جیسے اس کو جھوٹی اور باطل گالی اور الزام دے اور اس کے اوپر اس کا اضافہ کرے کہ اس کو عیب لگائے۔اسی قبیلے سے ہے زنا کی تہمت لگانا حالانکہ اللہ نے اس میں حد مقرر کر رکھی ہے۔یا کسی کے خلاف جھوٹی گواہی دے دے۔مال کے بارے میں یا طلاق کے بارے میں۔یا غلام آزاد کرنے کے بارے میں۔یا قتل کے بارے میں (اس طرح کا

(۴۸۵۶)......(۱) سقط من (ب) (۲)......فی (أ) کأنهم

(۴۸۵۷)......فی الأصل (حنه)

فعل) کئی کئی گناہوں پر مشتمل ہے منجملہ ان کے ایک ان میں سے جھوٹ بھی ہے۔ ایک ان میں سے اضرار با مشہود ہے (یعنی جس کے خلاف شہادت دی ہے اس کو نقصان پہنچانا۔ اور ان گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہیکہ وہ اپنے آپ کو امینوں کے منصب پر کھڑا کرتا ہے اور اپنے آپ کو اس منصب کا حاکم گردانتا ہے۔ پھر یہ کہ وہ اس کے بارے گویا حاکم ہے۔ اور ان مجموعہ گناہوں میں سے ایک اللہ تعالیٰ پر جسارت کرتا ہے کیونکہ یہ حقیقت ہے اس طرح کی شہادت وہ حاکم دیتا ہے جو اللہ کی طرف سے نافذ کرنے والا ہوتا ہے۔ ایسی مجلس میں جس میں اس کے احکام جاری ہوتے ہیں جو کہ صرف لوگوں کے درمیان انصاف کرنے کے لئے قائم کی گئی اور برپا ہوگئی ہوتی ہے۔

والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے:

۴۸۵۹:.....ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابو طاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بن فضل نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث نے ان کو ابن ھاد نے ان کو سعد بن ابراہیم نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ کوئی آدمی اپنے ماں باپ کو گالیاں دے؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں یہ گالی دیتا ہے کسی کے باپ کو پھر وہ پلٹ کر گالی دیتا ہے اس کے والد کو۔ یہ گالی دیتا کسی کی ماں کو اور وہ گالی دیتا ہے اس کی ماں کو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے۔

۴۸۶۰:.....ہمیں خبر دی استاذ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عبید اللہ نے یعنی ابن ابوبکر نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ کسی کو قتل کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ یا شہادت کی جگہ قول زور کہا تھا۔ بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے شعبہ کی روایت سے۔

۴۸۶۱:.....ہم نے روایت کی ہے۔ حبیب بن نعمان اسدی سے ان کو حریم بن فاتک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی جب ہٹے تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ کہ جھوٹی گواہی دینا اللہ کے ساتھ شریک کرنے کے برابر ہے۔ تین بار آپ نے یہ اعلان فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔

فاجتنبوا الرجس من الاوثان. واجتنبوا قول الزور حنفاء للّٰہ غیر مشرکین بہ.

بچو تم بتوں کی گندگی سے اور بچو تم جھوٹی بات کرنے سے دراں حالیکہ یکسو ہونے والے اللہ کے لئے اس کے ساتھ شرک نہ کرنے والے۔

(ظاہر ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹی بات کرنے کو شرک سے اجتناب کے ساتھ اور شرک نہ کرنے کے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے۔ مترجم)

ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغزرہ نے ان کو خبر دی محمد نے اور یعلی بن عبید نے۔ ان کو سفیان بن محمد عصفری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حبیب نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۲:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن عبداللہ یحییٰ کسری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ثوری نے ان کو عاصم بن بھدلہ نے ان کو وائل بن ربیعہ نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عبداللہ سے وہ کہتے تھے کہ جھوٹی شہادت دینا شرک باللہ کے برابر ہے پھر انہوں نے بھی یہی مذکورہ آیت پڑھی۔

(۴۸۵۸).....(۱) سقط من (أ) (۴۸۶۱).....(۱) فی (أ) بحر بن نصر

(۴۸۶۱).....(۱) فی (أ) وائل

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور.

بہر حال خوشامد کرنا مذموم ہے مگر طلب علم میں اس لئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ:

لاحسد ولا ملق الا فی العلم او طلب العلم

کہ حسد کرنا اور خوشامد کرنا جائز نہیں ہے مگر علم میں یا طلب علم میں۔

شیخ احمد نے کہا کہ یہ حدیث مروی ہے اسناد ضعیف کے ساتھ۔

طالب علم کے لئے چاپلوسی کرنا جائز ہے:

۴۸۶۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ وقاق نے ان کو محمد بن یزید سلمی نے ان کو حفص بن عبدالرحمٰن نے ان کو حسن بن دینار نے ان کو خصیب بن جحدر نے ان کو نعمان بن سالم نے ان کو عبدالرحمٰن بن غنم نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کی فطرت میں سے نہیں ہے چاپلوسی کرنا اور نہ ہی حسد کرنا ہاں طلب علم کے لئے (درست ہے)۔

حسن بن دینار ضعیف ہے کئی بار۔ اور اسی طرح خصیف بن جحدر بھی۔ واللہ اعلم اور ایک دوسری ضعیف وجہ سے بھی مروی ہے۔

۴۸۶۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد نے رزاز سے کہ ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو معاذ بن مثنی نے ان کو عمران بن حصین نے ان کو ابن علاثہ نے اوزاعی سے اس نے زہری سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشامد اور چاپلوسی کرنا اور حسد کرنا طلب علم کے سوا نہیں ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چاپلوسی کرنا افضل ذلت ورسوائی میں سے ہے جو اس کے کرنے والے کی کم عزتی یا بے عزتی کرتی ہے اور اس کے گرے پڑے ہونے پر دلالت کرتی ہے اور اپنے آپ کو اس کے نزدیک حقیر وذلیل دکھانے کے لئے ہوتی ہے جب کہ جیسے کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی کی توہین کرے اسی طرح یہ بھی جائز نہیں ہے کہ کوئی اپنے نفس کو کسی کے سامنے خود ذلیل کرے۔

کسی کے منہ پر اس کی زیادہ تعریف نہیں کرنی چاہئے:

۴۸۶۵:......شیخ کہتے ہیں اسی لئے حدیث میں آیا ہے۔ جب اپنی بہت مدح وتعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ پر مٹی کی مٹھی ڈال دو۔ یہ اس لئے فرمایا کہ۔ زیادہ غالب گمان یہی ہے کہ وہ جھوٹ بولیں گے لہٰذا وہ اس طرح اس شخص کو مغرور کر دیں گے جس کی وہ تعریف کریں گے۔ اور وہ دھوکہ اور فریب خوردہ ہونے کا نقصان اٹھائے گا۔ جب تعریف کرنے والے کے منہ پر مٹی ڈالے گا تو وہ اس بات سے امن میں واقع ہو جائے گا کہ وہ اس کو فریب دے سکیں اور یہ فریب اور دھوکہ کھا سکے اور تعریف کرنے والا اس کو دھوکہ دینے سے مایوس ہو جائے گا۔

۴۸۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسین بن سفیان نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو عبداللہ اشجعی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو اعمش نے اور منصور نے ان کو ابراہیم نے ان کو ہمام بن حارث نے ان کو مقدام بن اسود نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ نے حکم دیا تھا کہ جب ہم زیادہ مدح کرنے والوں کو (یعنی خوشامدیوں کو) دیکھیں تو ان کے منہ پر مٹی ڈال دیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عثمان بن ابوشیبہ سے۔

۴۸۶۷:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو احمد بن اسحٰق حضرمی

(۴۸۶۲)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... سقط من (أ)

☆......فی الأصل (عمر)

نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن حکم نے ان کو عطا بن ابورباح نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر کی تعریف کی انہوں نے ان کی طرف مٹی کی مٹھی اٹھا کر پھینک دی تھی کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا جب تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ پر مٹی پھینک دو۔

۴۸۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن مؤمل بن حسنٰی نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ان کو یزید بن عبداللہ بن ابوبردہ نے ان کو ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا جو ایک آدمی کی تعریف کررہا تھا اور اس کی مدح کرنے میں مبالغہ کررہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق تم لوگوں نے ہلاک کردیا ہے اس آدمی کو یا یوں فرمایا تھا کہ تم لوگوں نے آدمی کی پیٹھ کاٹ دی ہے (یعنی کمر توڑ دی ہے۔)

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن صباح سے۔

۴۸۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن اسحاق خراسانی نے بغداد میں ان کو یحییٰ بن جعفر ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو خالد حذاء نے ''ح''۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو خالد حذاء نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول اللہ کے سامنے دوسرے آدمی کی تعریف کی۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی ہے۔ بار بار یہ فرماتے رہے جب بھی تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کی لامحالہ تعریف کرنا چاہے تو یوں کہہ دے میں گمان کرتا ہوں فلاں کو۔ اللہ اس کا حساب لینے والا ہے میں اللہ پر کسی کو پاک قرار نہیں دے سکتا میں گمان کرتا ہوں کہ وہ ایسے ایسے جانتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ سے اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے اس نے خالد سے......اور علی کی ایک روایت میں ہے کہ (تم نے تعریف کرکے) اس بندے کی گردن کاٹ دی ہے......اور اگر وہ اس تعریف کو سن لیتا تو وہ اس کے بعد کبھی بھی فلاح نہ پاسکتا فرمایا کہ (تعریف کرنے والے کو) چاہئے کہ یہ کہے کہ میں فلاں کو ایسا ایسا گمان کرتا ہوں۔ اس وقت جب کہنے والا کسی بندے کے بارے میں اسی خوبی کو جانتا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں بہتر جانتا ہے اور میں اللہ کے سامنے کسی ایک کو بھی پاک نہیں کہہ سکتا۔

منہ پر تعریف ذبح کرنے کی طرح ممدوح کے لئے خطرناک ہے:

۴۸۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ المنادی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو معبد جھنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاویہ سے اور وہ نبی کریم سے بہت احادیث روایت کرنے والے تھے اور بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ وہ خطبہ دیتے ہوں مگر یہ حدیث اپنے خطبے میں ذکر نہ کرتے ہوں بلکہ ہمیشہ یہ حدیث ذکر کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔

ان هذا المال حلوة خضرة فمن اخذه بحقه بارک اللّٰه له فيه و من يرد اللّٰه به خيراً يفقهه فی الدين.

و اياكم و المدح فانه من الذبح.

بے شک یہ مال (دنیا) میٹھا ہے سرسبز (اور دلکش) ہے جو شخص اس کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے (یعنی مال کا حق بھی ادا کرتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت دیتا ہے۔ اور جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتے ہیں اس کو دین میں سمجھ عطا کرتے ہیں۔ اور بچاؤ تم اپنے آپ کو یعنی لوگوں کی تعریف کرنے سے کیونکہ وہ ذبح کرنا ہے (یعنی ذبح کرنے کی طرح ممدوح کے لئے خطرناک ہے)۔

(۴۸۶۷)......(۱) سقط من (أ)　　(۴۸۶۸)......(۱) فی (ب) أبی سبرة　　(۴۸۷۰)......(۱) سقط من (أ)

۴۸۷۱:.....ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حمید بن عیاش رملی نے ان کو مؤمل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو حمید نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے ہم سب سے بہتر ہستی۔ہم سب سے بہتر کے بیٹے،اے ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً فرمایا میاں اپنی بات کہو، شیطان تم لوگوں کو جری نہ بنادے میں محمد ہوں عبداللہ کا بیٹا ہوں اللہ کا رسول ہوں۔اللہ کی قسم میں یہ پسند نہیں کرتا کہ تم مجھے اس سے اونچا کرو۔اس سے اوپر جو اللہ نے مجھے اونچا کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ان کی تعریف کا واقعہ:

۴۸۷۲:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو حسن بن سعید موصلی نے اس کے لفظ ان کو غسان بن ربیع نے ان کو ثابت نے یعنی ابن زید نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو شعبی نے ان کو ابن عباس نے کہ وہ حضرت عمر کے پاس اس وقت ملنے گئے جب وہ قاتلانہ حملے میں زخمی ہو چکے تھے حضرت ابن عباس نے کہا۔خوش ہو جائیے اے امیر المومنین آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت اسلام لائے جب لوگ کفر کر رہے تھے آپ نے رسول اللہ سے مل کر جہاد کئے جب لوگ ان کو بے مدد چھوڑ گئے تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے وہ آپ سے راضی تھے۔آپ خلیفہ بنے تو آپ کی خلافت میں دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا۔اور آپ قتل کئے گئے ہیں دراں حالانکہ شہید ہیں آپ۔حضرت عمر نے فرمایا آپ دوبارہ کہیے انہوں نے پھر کہا۔تو حضرت عمر بولے فریب خوردہ ہے وہ جس کو تم فریب دیتے ہو اگر روئے زمین کا سارا سونا چاندی میرا ہوتو میں فدیہ دے دیتا اس منظر کی ہولنا کی سے۔

۴۸۷۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن عبداللہ بیہقی نے ان کو احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو احمد بن زنجویہ نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو قیس بن مسلم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا طارق بن شہاب سے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے کہ ایک انسان کو دوسرے انسان تک کوئی ضرورت ہوتی ہے لہذا وہ اس سے ملتا ہے تو کہتا ہے آپ کے اندر فلاں فلاں خوبی ہے آپ ایسے ہیں اور ایسے ہیں عین ممکن ہے کہ وہ اپنی اس حاجت میں ناکام رہے اور اسے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچے بلکہ واپس لوٹے تو اس پر اللہ بھی ناراض ہو چکا ہو اور اس کے پاس اس کے دین میں سے بھی کوئی شئی باقی نہ رہی ہو۔

۴۸۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن حیان مدائنی نے ان کو حسن بن قتیبہ نے ان کو یونس نے ان کو ابواسحاق نے ان کو عبدالرحمٰن بن زید کے بھائی اسود بن یزید نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے،بے شک بیان میں سحر کی سی مخفی تاثیر ہوتی ہے جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے کسی بھائی سے کوئی حاجت مانگے تو اس کی ابتداً اس کی تعریف سے نہ کرے ورنہ یہ اس کی کمر توڑ دے گا۔

۴۸۷۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن فرید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے تھے کہ جب کوئی آدمی کسی کی منہ پر تعریف کرتا ہے تو جس کی تعریف ہو رہی ہے وہ یہ دعا کرے۔

اللھم انت اعلم بی من نفسی. و انا اعلم بنفسی من الناس. اللھم لاتؤاخذنی بما یقولون و اغفرلی مالایعلمون.

(۴۸۷۱)......(۱) فی (أ) ولا یسخر

أخرجه المصنف فی الأسماء و الصفات (ص ۲۲) من طریق آخر

(۴۸۷۵)......(۱) سقط من (أ)

اے اللہ آپ مجھے میری ذات سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ اور میں اپنے آپ کو لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ اے اللہ وہ مجھے جو کچھ کہتے ہیں اس پر میری پکڑ نہ کرنا۔ اور وہ سب کچھ میرا معاف کر دینا جو کچھ وہ نہیں جانتے۔

۴۸۷۶:......اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے ان کو ابوالعباس نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو محمد بن زیاد نے ان کو بعض سلف نے کہ وہ کہتے تھے اس آدمی کے بارے میں جو اس کی منہ پہ تعریف کرتا ہے۔ فرمایا کہ اس سے توبہ یہ ہے کہ وہ یہ کہے۔ اے اللہ آپ مجھ سے مؤاخذہ اور گرفت نہ کرنا اس کے ساتھ جو کچھ لوگ کہتے ہیں۔ اور مجھے معاف کر دے جو کچھ وہ نہیں جانتے اور مجھے اس سے بھی بہتر بنا دے جو کچھ وہ گمان کرتے ہیں۔

۴۸۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر اسماعیل سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد مقدمی نے ان کو ابویعلیٰ زکریا بن یحییٰ ساجی نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی سے کہا گیا۔ آپ کے بارے میں لوگوں کی تعریف کتنی اچھی ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ کی آزمائش میرے نزدیک تعریف کرنے والوں کی تعریف سے زیادہ اچھی ہے۔ اگرچہ وہ اچھا کہتے ہیں مگر میرے گناہ مذمت کرنے والوں کی مذمت سے زیادہ ہیں اگر وہ زیادہ کریں اے افسوس اس چیز میں جو میں نے زیادتی کی اے افسوس وہ برائی جو میں نے آگے بھیجی۔

۴۸۷۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن عاصم نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا کہ میں ایک دن مذعور کے ساتھ تھا اچانک (ہم نے سنا) کوئی آدمی کہہ رہا تھا یہ دو آدمی اہل جنت سے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مذعور نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو میں نے اس کے چہرے پر ناگواری دیکھی پھر اس نے آسمان کی طرف اپنی نظر اٹھا کر دیکھا اور کہا۔ اے اللہ تو ہمیں جانتا ہے۔ وہ ہمیں نہیں جانتا۔ تین بار یہی الفاظ دہرائے۔

دورُخی کی مذمت:

۴۸۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو مغنی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔ اس نے کہا ہمیں خبر دی علی بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن عمرو جرشی نے اور موسیٰ بن محمد ذہلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالک پر انہوں نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک بدترین لوگوں میں سے ہے ذا الجہین (یعنی دوزخا جو ایک کو ملے ایک چہرے کے ساتھ دوسرے کو دوسرے چہرے کے ساتھ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۴۸۷۹:......مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو مسعود احمد بن فرات نے ان کو یعلیٰ بن عبید طنافسی نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ پائیں گے شریرترین لوگوں میں دورخ بندے کو۔

اعمش نے کہا کہ مراد ہے جو شخص ایک بندے کو ملے تو ایک چہرے کے ساتھ دوسرے کو دوسرے چہرے کے ساتھ

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے عمر بن حفص سے اس نے اپنے والد سے اس نے اعمش سے۔

(۴۸۷۸)......(۱) سقط من (أ)

(۴۸۷۹)......(۱) ف (ب) عن

(۴۸۷۹)......مکرر . سقط هذا الحديث من (أ)

۴۸۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے اور ابوعبداللہ موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوامیہ طرطوسی نے ان کو منصور بن سلامہ مزاعی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو عبیداللہ بن سلمان اغر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دورخے بندے کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ امین ہو۔ (یعنی یا تو اس کو امین سمجھ کر اس کے پاس امانت نہیں رکھوانی چاہیئے یا یہ مطلب کہ وہ ندارت نہیں ہوسکتا۔

ہم نے روایت کی ہے عمار بن یاسر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ جو شخص دنیا میں دوچہرہ والا یعنی دورُخا ہوگا قیامت میں اس کے لئے دو آگ کی زبانیں ہوں گی۔ (حفظ نا اللہ منہ)

۴۸۸۱:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوبکر احمد بن ابراہیم بن احمد بن محمود اصفہانی نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن احمد شوکر شاہد نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو شریک نے ان کو دکین بن ربیع فزاری نے ان کو نعیم بن حنظلہ نے ان کو عمار بن یاسر نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دنیا میں ذوجھین (یعنی دورخا) ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت میں آگ کی دوزبانیں بنائے گا۔

۴۸۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن حامد بزاز نے ان کو حسن بن حسین نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو علی بن عثام نے ان کو فضیل بن عیاض نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے جو شخص بھی ملا ہے مجھے اس کے بارے میں یہ ڈر ہے کہ یا تو میں نے اس کے لئے تصنع اور بناوٹ کی ہے یا اس نے میرے ساتھ تصنع اور بناوٹ کی ہے۔ (مراد ہے کہ اکثریت لوگوں کی ایسی ہی ہے جن میں دورخا پن ہے۔)

منافق کی تعریف کرنا:

۴۸۸۳:......ہمیں خبر دی ہے احمد بن محمد بن محمد ابراہیم اشنانی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبداس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو عبداللہ بن بریدہ ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق آدمی سے یہ نہ کہا کرو سیدنا۔ اے ہمارے سردار اگر وہ تمہارا سردار ہوا (یعنی تم نے اس کو سردار بنایا) تو تم نے اپنے رب کو ناراض کردیا۔

۴۸۸۴:......اس کو روایت کیا عقبۃ الاصم نے عبداللہ بن بریدہ سے اور اس نے اس کے متن میں کہا کہ جب کوئی آدمی منافق سے کہتا ہے اے ہمارے سردار تحقیق وہ اپنے رب کو ناراض کرتا ہے۔

۴۸۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے بطور املاء کے ان کو ابوزرعہ رازی نے ان کو عیسیٰ بن ابراہیم قرشی نے ان کو معافی بن عمران موصلی نے ان کو سابق یعنی ابن عبداللہ رقی نے ان کو ابوخلف نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دھرتی میں کسی منافق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کو غصہ آجاتا ہے۔

۴۸۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید حافظ نے ان کو یعقوب بن اسحاق ھمدانی نے ان کو رباح بن جراح نے ان کو سابق بربری نے ان کو ابوخلف خادم انس نے ان کو حضرت انس نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو رب کو غصہ آتا ہے اور اس کا عرش ہل جاتا ہے۔

سچ کی فضیلت اور جھوٹ کی مذمت کے بارے میں کچھ دیگر آثار وحکایات

۴۸۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن عبداللہ بیہقی نے ان کو احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو محمد بن یوسف اوزاعی

نے ان کو حسان بن عطیہ نے وہ فرماتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب نے فرمایا کہ آپ مؤمن کو کذاب نہیں پائیں گے۔ (یعنی مؤمن جھوٹا نہیں ہوگا اگر جھوٹا ہوگا تو وہ مومن نہیں منافق ہوگا۔)

۴۸۸۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو سلمی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو عمر بن عبدالرحمٰن بن دلاف نے ان کو ان کے والد نے کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ نہ تو کسی ایک کی نماز کی طرف دیکھو اور نہ ہی اس کے روزے کی طرف بلکہ اس بات کی طرف دیکھو اس آدمی کی طرف کہ جو بات کرے تو سچ بولے۔ اور جب امانت سپرد کیا جائے تو اس کو ادا کر دے۔ جب کسی شئ کو دیکھے یا کسی شئ کی نگرانی کرے تو پرہیزگاری اختیار کرے۔

۴۸۸۹:......اور اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے مالک نے کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ بے شک کہا گیا تھا لقمان حکیم سے کہ آپ اس مقام تک کیسے پہنچے؟ فرمایا تمہیں کیا ہوا فضل کا ارادہ کرتے ہو۔ فرمایا۔ بات کی سچائی۔ امانت کی ادائیگی وسپردگی۔ غیر ضروری کام اور بات کا ترک کرنا۔

۴۸۹۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق حربی نے ان کو شریح نے ان کو عبدالرحمٰن بن سری نے ان کو ابن عجلان نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی البتہ محروم کر دیا جاتا ہے اپنی رات کی عبادات سے اور دن کے روزوں سے ایک جھوٹ کے ساتھ جس کو وہ بکتا ہے۔

۴۸۹۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو محمد بن فضل سقطی نے ان کو ابوحفص صفار نے ان کو عبدالوارث نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے کہ حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اے بیٹے میں نے بڑے بڑے پتھر اور لوہے اور ہر بھاری سے بھاری چیزیں اٹھائی ہیں مگر میں نے برے پڑوسی سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں پائی۔ میں نے بڑی کڑوی کڑوی چیزیں چکھی ہیں مگر فقر اور ناداری سے زیادہ کڑوی چیز میں نے نہیں چکھی۔ اے بیٹے اپنے قاصد نمائندہ کسی جاہل کو مقرر نہ کرنا اگر تجھے عقل مند نہ ملے تو پھر تم خود اپنے نفس کو پیغام دینے والے بن جاؤ۔ اے بیٹے تم اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ بے شک وہ مرغوب ہے جیسے چڑیا کا گوشت تھوڑی سی چیز سے بھون لیتا ہے اس کو صاحب اس کا۔

اے بیٹے جنازوں میں شریک ہوا کرو۔ شادیوں میں نہ جایا کرو کیونکہ جنازوں میں شرکت کرنا تجھے آخرت کی یاد دلائے گی اور شادی تجھے دنیا پر جری کرے گی۔ اے بیٹے پیٹ بھرے پر نہ کھانا۔ اگر تم وہ کتے کو ڈال دو گے تو اس سے بہتر ہوگا کہ تم اس کو خود کھاؤ (کیونکہ اس سے تمہیں اجر ملے گا اور خود کھانے سے بیماری ملے گی) اے بیٹے اتنا میٹھا نہ ہونا کہ تم نگل لئے جاؤ اور اتنا کڑوا نہ بننا کہ تم تھوک دیئے جاؤ۔

۴۸۹۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو مصعب بن بقیہ نے ان کو خالد نے ان کو بنان نے ان کو عامر نے وہ کہتے ہیں۔ جس نے جھوٹ بولا وہ منافق ہے۔ اس کے بعد کہا کہ میں یہ نہیں جانتا کہ دونوں میں جہنم میں زیادہ گہرائی میں کون ہوگا جھوٹ یا بخل۔ (یا حریص)

۴۸۹۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبکر حمیدی نے ان کو سفیان نے مطرف بن طریف سے یا مجھے خبر دی گئی اس سے کہ میں پسند نہیں کرتا کہ میں جھوٹ بولوں اور اس کے بدلے میرے لئے پوری دنیا ہو اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ سب کچھ ہو۔

۴۸۹۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے

(۴۸۸۷)......(۱) فی (ب) داود بن الحسین البیهقی

ان کو عاصم احول نے انہوں نے سنا ابوالعالیہ سے وہ کہتے ہیں تم لوگ نماز روزے میں اپنے سے پہلے والے لوگوں سے زیادہ ہو مگر تمہاری زبانوں پر جھوٹ جاری ہو چکا ہے۔

ایک عجیب وغریب حکمت کی بات:

۴۸۹۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیادہ قطان نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد ورائنی نے ان کو ہلالی نے وہ کہتے ہیں کہ احنف بن قیس نے کہا کہ زیادہ جھوٹ بولنے والی کی عقل نہیں ہوتی (یا پتہ اور عزت نہیں ہوتی) اور بخیل میں حیاء نہیں ہوتی اور حاسد کے لئے چین وراحت نہیں ہوتی۔۔اور بداخلاق کے لئے سرداری اور عزت نہیں ہوتی اور بادشاہوں میں وفا نہیں ہوتی۔

۴۸۹۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو ابو سہل نے ان کو حارث نے ان کو ابوالحسن مدائنی نے ان کو سلمہ بن عثمان نے ان کو علی بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ احنف نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔جھوٹ کو زمین میں دفینہ بنالے یعنی ہمیشہ کے لئے جھوٹ بولنا چھوڑ دے اسے اس طرح زمین میں دفن کردے کہ تجھ سے ظاہر نہ ہو سکے۔

۴۸۹۷:......ہمیں خبر دی ابوسعد احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عادی حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو احمد بن حرب نے ان کو ابوحمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے صالح بن حسان نے ان کو محمد بن کعب قرظی نے کہ انہوں نے کہا جھوٹا جھوٹ نہیں بولتا مگر اس پر اس کے اپنے نفس کی ذلّت سے۔

۴۸۹۸:......ہمیں خبر دی ابوسعد نے ان کو ابواحمد کھمس بن معمر جوہری نے ان کو ابوامیہ محمد بن ابراہیم نے ان کو منصور بن سلمہ نے ان کو شبیب بن شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سیرین سے وہ کہتے ہیں کہ کلام میں اس سے کہیں زیادہ گنجائش ہوتی ہے کہ عقل مند آدمی جھوٹ بولے۔

تمام اعمال دو خصلتوں کے تابع ہو جاتے ہیں:

۴۸۹۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد بیوردی نے ان کو ایوب بن سوید املی نے ان کو عبداللہ بن شوزب نے ان کو مطرورادنے وہ کہتے ہیں کہ دو خصلتیں ہیں وہ جب بندے میں آجائیں۔تو اس کے سارے اعمال ان کے تابع ہو جاتے ہیں۔ نماز کو اچھی طرح پڑھنا اور بات سچی کرنا۔

۴۹۰۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد رازی نے قاضی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن نصر صائغ سے ان کو مردویہ صائغ نے انہوں نے سنا فضیل سے وہ کہتے ہیں کہ لوگ کسی ایسی چیز سے آراستہ نہیں ہوتے جو سچ گوئی اور طلب حلال سے افضل ہو۔

۴۹۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو مکرم بن احمد قاضی نے ان کو ابراہیم بن ہیثم بلدی نے ان کو حسن بن رباب نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے وہ کہتے ہیں کہ دنیا کا غلبہ یا کامیابی جھوٹ اور قلت حیاء میں ہے جو شخص دنیا کو ان دونوں کے بغیر طلب کرتا ہے اس نے راستہ اختیار کرنے و مقصد میں غلطی کی ہے۔اور آخرت کی کامیابی حیاء اور سچ گوئی ہے جو شخص آخرت کو ان دونوں کے بغیر طلب کرے اس نے راستہ اختیار کرنے میں غلطی کی ہے۔

(۴۸۹۵)......(۱) سقط من (أ)
(۴۸۹۸)......(۱) في الأصل شبيبة
(۴۸۹۹)......(۱) سقط من (أ)
(۴۹۰۱)......(۱) سقطمن (أ)

چار چیزیں دنیا وآخرت کی خیر اور بھلائی ہیں:

۴۹۰۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق اسفرائنی نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان حناط نے انہوں نے سنا سری سقطی سے وہ کہتے تھے کہ چار چیزیں ہیں جس کو وہ مل گئیں اس کو دنیا اور آخرت کی خیر اور بھلائی مل گئی۔ سچ گوئی۔ امانت کی حفاظت۔ پاکیزہ کمائی۔ حسن خلق۔

۴۹۰۳:......تحقیق روایت کی گئی ہے اسی مفہوم میں عبداللہ بن عمر سے مرفوعاً۔ تحقیق گذر چکا اس کا ذکر اس حدیث میں۔

۴۹۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے کہا: میں نے سنا بکیر بن محمد بن حراد سوفی کو مکہ میں کہا ہمیں خبر دی محمد بن احمد فزاری نے، انہیں عبداللہ بن حبیق نے کہا یوسف بن اسباط نے سچوں کو تین خصلتیں دی جاتی ہیں۔ کلام کی لذت، خوبصورتی اور ہیبت۔

۴۹۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا محمد بن صالح بن ھانی سے انہوں نے سنا محمد بن نعیم مدینی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو ہمام سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اشجعی سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا سفیان سے وہ کہتے ہیں بے شک میں گمان کرتا ہوں اگر کوئی آدمی جھوٹ بولنے کا ارادہ کرے تو یہ اس کے چہرے پر پہچانا جاتا ہے۔ اشجعی نے کہا کہ سفیان سے جو شخص بات کا مذکورہ کرنا اس کے اس کا حال چھپ نہیں سکتا تھا۔

۴۹۰۶:......ہمیں خبر دی فقیہ ابوبکر محمد بن بکر طوسی نے ان کو ابوبشر محمد بن احمد بن حاضر نے ان کو ابوالعباس سراج نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سہل بن عسکر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن مدینی سے وہ کہتے ہیں کہ میں جھوٹ کو پرانے کپڑے کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں جس کے ساتھ کوفائدہ نہ اٹھایا جا سکے۔

۴۹۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو حسن نے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ولکم الویل مما تصفون. تمہارے لئے ہلاکت ہے اس وجہ سے جو باتیں تم بیان کرتے ہو۔

انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ قیامت تک ہر جھوٹ بولنے والے کے لئے۔

۴۹۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر محمد بن عبدالواحد زاہد نے ان کو احمد بن یحییٰ تغلب نے وہ کہتے ہیں کہ بعض عقلاء نے کہا۔ کہ سوائے اس کے نہیں کہ انسان جھوٹ اس لئے بولتا ہے کہ اس کی تصدیق ہو چاہیئے کہ سچ بولے تا کہ جھوٹ سے استراحت پالے۔

۴۹۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوبکر مقری طرازی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابوزیر ابومزاحم نے خاقانی نے موسیٰ بن عبداللہ بن خاقان نے اپنے کلام سے۔

سچ میٹھا ہے اور وہ کڑوہ بھی ہے سچ کو آزاد انسان ترک نہیں کرتا۔ سچ کے جوہر کی ایسی زینت ہے جس پر یاقوت اور موتی بھی رشک کرتے ہیں۔

۴۹۱۰:......میں نے سنا عبداللہ بن یوسف اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابونصر احمد بن محمد قیسی سے انہوں نے سنا ابوجعفر مروزی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن حکم مروزی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوروح حاتم بن یوسف سے وہ کہتے ہیں کہ میں فضل بن عیاض کے دروازے پر آیا اور اس کو سلام کیا میں نے کہا اے ابوعلی میرے پاس پانچ احادیث ہیں اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے سامنے پڑھوں انہوں نے اجازت دی اور میں نے وہ پڑھیں اچانک پتہ چلا کہ وہ چھ تھیں لہذا انہوں نے مجھ سے کہا افسوس ہے اٹھو جائیے اے بیٹے پہلے سچ بولنا سیکھیں پھر حدیث لکھیں۔

(۴۹۰۴)......(۱) فی (أ) حریق

(۴۹۰۶)......(۱) سقطمن (أ) (۲)......سقط من (أ)

فصل :...... ہر لایعنی اور بے مقصد بات سے خاموش رہنے کی فضیلت اور اس میں سوچنے کو ترک کرنا

۴۹۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران عدل نے بغداد میں ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو بن بختری رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو نافع بن جبیر بن مطعم نے ان کو ابوشریح خزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ کے ساتھ اور آخرت کے دن کے ساتھ اسے اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہئے اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو اپنے پڑوسی کے ساتھ نیکی کرنی چاہئے۔ اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اچھی بات کرے ورنہ چپ رہے۔ اس کو روایت کیا ہے مسلم نے زہری سے اس نے ابن اغر سے اس نے سفیان سے۔

دو چیزوں کی حفاظت پر جنت کی ضمانت:

۴۹۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ بن ماسرجسی نے ان کو فضل بن محمد سعرانی نے ان کو شیخ صالح مدنی نے ان کو عمر بن علی بن ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کون ضمانت دیتا ہے میرے لئے اس کی جو کچھ اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان کی) اور جو کچھ اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرم گاہ) میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن ابوبکر مقدمی سے۔

۴۹۱۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس یعنی ابن محمد دوری نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو داؤد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ زیادہ تر لوگ جو جہنم میں جائیں گے وہ اجو فان (یعنی دو جوف دو پیٹ والے) ہوں گے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو اجوفان کیا ہیں؟ فرمایا کہ شرم گاہ اور منہ۔ کیا تم جانتے ہو کہ جنت میں جانے والے زیادہ تر کون لوگ ہوں گے یعنی کون سی چیز جنت میں زیادہ تر داخل کرائے گی فرمایا اللہ سے ڈرنا اور حسن خلق۔

۴۹۱۵:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو ابوہمام نے ان کو جعفر بن صقلان نے ان کو معقل بن عبیداللہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون مجھے ضمانت دیتا ہے اس چیز کی جو دو جبڑوں کے درمیان ہے اور جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے۔ میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں اللہ کے نزدیک اچھی بات سے زیادہ محبوب کوئی صدقہ نہیں ہے۔

۴۹۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن شہاب نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ماعز نے ان کو سفیان بن عبداللہ ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کسی ایسے امر کا حکم دیجئے اسلام کے اندر میں جس کے ساتھ جڑا رہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو کہ میں اللہ پر ایمان لاچکا ہوں پھر اسی پر پکے ہو جاؤ۔ کہتے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ۔ کیا چیز زیادہ ڈر خوف کی ہے جس چیز کا آپ مجھ پر خوف کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ۔ آپ نے فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کا کنارہ پکڑ لیا (یعنی اس کے بارے میں ڈرتا ہوں تیرے بارے میں)۔

اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابراہیم بن سعد ان کے بیٹے یعقوب بن ابراہیم اور ابوالولید طیالسی نے اور یحییٰ بن یحییٰ نے اور حسن بن موسیٰ اشیب وغیرہ نے۔

۴۹۱۷:...... روایت کی گئی ہے ابوداؤد طیالسی سے اس نے ابراہیم بن سعد سے اس نے زہری سے اس نے عبدالرحمٰن بن عامر عامری سے اس

(۴۹۱۴)......(۱) سقط من (أ) (۴۹۱۵)......(۱) سقط من (أ)

نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کسی ایسے امر کا حکم فرمائیے میں جس کے ساتھ چپکا رہوں فرمایا کہو کہ میں اللہ پر ایمان لا چکا ہوں پھر اسی پر پکے ہو جاؤ۔ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ میرے بارے میں کس چیز کا اندیشہ کرتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس چیز کا اندیشہ کرتا ہوں۔

۴۹۱۸:......ہمیں اس کی خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابراہیم بن سعد نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے شیخ احمد نے فرمایا۔ یہ ہے جسے میں نے اپنی کتاب میں پایا ہے اور ستانی رحمہ اللہ کی تحریر کے ساتھ اور ابراہیم سے محفوظ جماعت کی روایت ہے۔ بہر حال غیر ابراہیم بن سعد کی جہت سے پھر زہری کی روایت محفوظ ہے عبدالرحمٰن بن عامر سے۔

۴۹۱۹:......ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد احمد بن اسحٰق بغدادی ہروی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے۔

ان کو عبدالرحمٰن بن ماعز نے یہ کہ سفیان ابن عبداللہ ثقفی نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کسی ایسی بات کا حکم دیجئے کہ میں جس کے ساتھ وابستہ رہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہیے اللہ میرا رب ہے پھر اس پر استقامت رکھئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ میرے بارے میں کس چیز کا ڈر خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا، فرمایا کہ اس کے بارے میں اسی طرح اس کو روایت کیا ہے شعیب بن حمزہ نے زہری سے اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو عبداللہ بن مبارک نے معمر سے اس نے زہری سے۔

۴۹۲۰:......ہمیں اس کی خبر دی امام ابوعثمان نے ان کو زاہد بن احمد فقیہ نے ان کو احمد بن معاذ نے ان کو حسین بن حسین نے ان کو ابن مبارک نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے عبدالرحمٰن بن ماعز سے ان کو سفیان بن عبداللہ نے پھر اس نے ذکر کیا ہے اس کو مثل حدیث شعیب کے سوائے اس کے کہ انہوں نے پوچھا آپ میرے بارے میں کس چیز سے ڈرتے ہیں۔ اور مجھے خبر پہنچی ہے کہ نعمان بن راشد نے اس کو بھی روایت کیا ہے زہری سے اس نے عبدالرحمٰن بن ماعز سے جیسے اس کو روایت کیا ہے شعیب اور معمر نے۔ اور اس کو روایت کیا ہے عبدالرزاق نے معمر سے پھر اس نے اس کو مرسل بیان کیا ہے۔

۴۹۲۱:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے یہ کہ سفیان بن عبداللہ ثقفی نے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے میں جس کو مضبوطی سے تھام لوں کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو میں اللہ پر ایمان لایا اس کے بعد پکے ہو جاؤ کہتے ہیں کہ پھر میں نے پوچھا کہ آپ میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز سے ڈرتے ہیں۔ کہتے ہیں پھر آپ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا کہ اس کے بارے میں ڈرتا ہوں۔

۴۹۲۲:......اسی طرح اس کو روایت کیا ہے محمد بن یحییٰ ذہلی نے اور احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے بطور مرسل روایت کے۔ اور ان کو روایت کیا ہے ابن وہب نے یونس بن یزید ریلی سے اس نے زہری سے اس نے محمود بن ابوسوید سے۔

۴۹۲۳:......کہا ابن وہب نے روایت کی گئی ہے اس سے ایک بار محمد بن ابوسوید نے کہا کہ ان کے دادا سفیان بن عبداللہ نے کہا پھر اس نے حدیث کو ذکر کیا۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے۔ ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی نے ان کو محمد بن سلیمان بن فارس نے ان

(۴۹۱۸)......(۱) سقط من (ب)

(۴۹۲۰)......(۱) سقط من (أ) (۲)......فی (أ) شعبة

کومحمد بن اسماعیل بخاری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے کہا احمد بن وہب نے اس نے اسی حدیث کوذکر کیا ہے مجھے یہی روایت ملی ہے محمد بن یحییٰ ذہلی سے کہ اس نے کہا ہمارے نزدیک محفوظ وہ روایت ہے جس کو روایت کیا ہے معمر نے اور شعیب نے اور نعمان بن راشد نے اور میں حدیث یونس کو محفوظ گمان نہیں کرتا۔ معمر اور شعیب کے اکٹھے ہوجانے کی وجہ سے اور نعمان نے اس کے خلاف پر کہتے ہیں ابراہیم بن سعد کی حدیث میں دلالت ہے کہ وہ آپ کی روایت زیادہ مناسب ہے اس سے یونس کی روایت کے ساتھ۔ اور ایک دوسرے طریق سے مروی ہے سفیان ثقفی سے۔

۴۹۲۴:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ خرقی نے اس نے بن سلمان سے اس نے ہلال بن علاء سے اس نے ابن نفیل سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن سلمان نے ان کو جعفر بالسی نے ان کو نفیلی نے ان کو ھیثم نے ان کو یعلیٰ بن عطاء نے ان کو عبداللہ بن سفیان ثقفی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ مجھے اسلام کے بارے میں کسی چیز کا حکم فرمایئے جس کے بارے میں میں آپ کے بعد کسی سے سوال نہ کروں فرمایا کہوں کہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر پکے رہو۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ میں کس چیز سے بچتا رہوں کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔

۴۹۲۵:......اس کو روایت کیا ہے ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سفیان بن عبداللہ ثقفی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ ایمان میں ماسوا آپ کے مابعد کے ذکر کے۔ حفظ لسان کے بارے میں اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا ہے مسلم نے صحیح میں۔

افضل عمل کونسا ہے؟

۴۹۲۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو ابونعیم فضل بن دکین نے ان کو عمرو بن عبداللہ نخعی ابومعاویہ نے ان کو ابوعمرو شیبانی نے کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی اس دار کے مالک نے یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟

آپ نے فرمایا کہ نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا۔

کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کیا افضل ہے یارسول اللہ؟

فرمایا کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔

کہتے ہیں کہ میں نے پھر پوچھا کہ اس کے بعد پھر کیا افضل ہے؟

آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو اپنی زبان سے بچا کر سلامت رکھو۔

کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضور خاموش ہوگئے میں اگر مزید پوچھتا تو آپ مجھے مزید بھی بتاتے۔

۴۹۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نضیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو احمد بن محمد بن ابوالموت نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو ابومعاویہ نے عمرو بن عبداللہ نخعی نے پھر اسی مذکورہ حدیث کو اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے کہا یارسول اللہ کون سا عمل افضل ہے۔

چھ برائیوں سے بچنے والا جنت میں داخل ہوگا:

۴۹۲۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو محرر نے ان کو ابوہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کو ملے اور چھ کام نہ کرے وہ جنت میں داخل ہوا۔ جو اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ چوری نہ کرے۔ زنا نہ کرے۔ پاک دامن عورت کو

(۴۹۲۳)......(۱) سقط من (أ)

زنا کی تہمت نہ لگائے اور اپنے امیر کی نافرمانی نہ کرے جو کچھ وہ کہے۔ اچھی بات کرے جب بولے یا خاموش رہے۔

۴۹۲۹:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن عمر بن حفص تاجر نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو ابو نعیم نے ان کو عیسیٰ بن عبدالرحمٰن نے ان کو طلحہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن عوسج نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل سکھلائیے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ پھر اس نے حدیث ذکر کی۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ان چیزوں کا حکم دیا۔ غلام آزاد کرنا۔ گردن آزاد کروانا۔ دودھ والا جانور عطیہ دینا وغیرہ وغیرہ پھر فرمایا کہ اگر تم ان کاموں کی طاقت نہ رکھو تو پھر اپنی زبان کو روک رکھو ہاں مگر اچھی بات سے نہ روکو۔

۴۹۳۰:......ہمیں خبر دی ابو الفتح محمد بن احمد بن ابو الفوارس حافظ نے بغداد میں ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو عبید بن عبدالواحد نے ان کو ابن ابو مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ نے ان کو بشر بن احمد نے ان کو جعفر بن محمد بن مستقاض فریابی نے ان کو محمد بن حسن بلخی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبداللہ بن زحر نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم نے ان کو ابو امامہ نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نجات کیا ہے؟ یعنی کیسے ہوگی؟ آپ نے فرمایا آپ اپنی زبان پر کنٹرول رکھئے۔ چاہئے کہ تجھے تیرا گھر کافی ہو فراخ ہو، اور اپنی غلطی اور گناہ پر تم روؤ وابن مبارک کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور ابن ابو مریم کی روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور اس نے عرض کیا نجات کیا ہے؟ (یعنی کام کافی کون سا ہے؟) آپ نے فرمایا اے عقبہ آپ اپنی زبان پر قابو رکھیں۔ اور تجھ کو تیرا گھر کافی ہو جانا چاہئے۔ اور تم اپنی خطا اور غلطی پر روؤ۔

۴۹۳۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو قتیبہ مسلم بن فضل آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو خلف بن عمرو نے ان کو معافی بن سلیمان نے ان کو موسیٰ بن اعین نے ان کو خالد بن یزید نے اور ابو عبدالرحیم نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو سلیمان بن حبیب محاربی نے ان کو اسود بن اصرم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے وصیت کیجئے آپ نے فرمایا۔ کیا تم اپنی زبان کے مالک رہ سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ اگر میں اپنی زبان کا مالک نہیں ہوں گا تو پھر کس چیز کا ہوں گا؟ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے ہاتھ کے مالک رہ سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ پھر میں کس چیز کا مالک ہوں گا اگر میں اپنے ہاتھ کا مالک نہ ہوا؟ لہٰذا اب آپ نے فرمایا کہ تم اپنی زبان کے ساتھ معروف اور اچھی بات کے سوا کچھ بھی نہ کہنا۔ اور اپنے ہاتھ کو خیر کے سوا آگے نہ بڑھانا۔

۴۹۳۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو خلف بن عمرو عکبری نے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔ متابع بیان کیا ہے اس کا صدقہ بن عبداللہ دمشقی نے ان کو عبداللہ بن علی نے ان کو سلیمان بن حبیب نے۔

اکثر گناہ زبان کی وجہ سے ہوتے ہیں:

۴۹۳۳:......ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسین بن بشران نے بطور املاء کے مسجد رصافہ میں ان کو ابو محمد دعلج بن احمد بن دعلج نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو عوف بن سلام قرشی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو طاہر حسین بن علی بن حسن بن سلم ہمدانی نے (ہمدان میں) ان کو احمد بن جعفر بن حمدان نے ان کو ابو بکر موسیٰ بن اسحٰق انصاری نے ان کو عون بن سلام نے ان کو ابو بکر نھشلی نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ صفا پر آئے اور ابن بشران کی روایت میں ہے کہ ابو وائل سے اس نے عبداللہ سے کہ انہوں نے صفا پر تلبیہ پڑھا۔ اس کے بعد فرمایا

(۴۹۳۰)......(۱) فی (أ) ابن أبی هریرة　　(۲)......سقط من (ب)

(۴۹۳۳)......(۱) سقط من (أ)

اے زبان اچھی بات کہہ اچھی رہے گی ورنہ پھر چپ رہ سلامت رہے گی اس سے قبل کہ تو نادم ہو لوگوں نے کہا اے ابوعبدالرحمن کیا یہ ایسی بات ہے جیسے آپ کہہ رہے ہیں از خود ہے۔ یا آپ نے یہ بات کسی سے سنی ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ میں نے یہ سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بے شک اکثر گناہ ابن آدم کے اس کی زبان میں ہوتے ہیں۔ متابع بیان کیا ہے اس کا یحییٰ بن ابوبکر نہشلی نے۔

۴۹۳۴:......ہمیں خبر دی ہلال بن محمد بن جعفر نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو حزم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو کلام کرتا ہے اور غنیمت حاصل کرتا ہے (یعنی اچھا کلام کرتا ہے) یا خاموش رہتا ہے بس سلامت رہتا ہے۔ بچار ہتا ہے۔ (یعنی غلط بات کر کے گناہ کمانے سے بچ جاتا ہے۔)

عشاء کی نماز کے بعد فضول باتیں نہیں کرنی چاہئیں:

۴۹۳۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن صالح نے ان کو حمیدی نے ان کو یحییٰ بن سلیم نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ کو سنا کہ میں عشاء کے بعد باتیں کر رہا تھا۔ سیدہ عائشہ نے فرمایا کہ یہ کیسی رات کی کہانیاں قصے ہیں۔ اے عروہ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء سے قبل سوتے نہیں دیکھا اور عشاء کے بعد باتیں کرتے نہیں سنا۔ عشاء کے بعد یا تو آرام سے سو جاتے یا نماز پڑھ کر فائدہ اٹھاتے تھے۔

۴۹۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو معاویہ نے ابوحمزہ سے اس نے سیدہ عائشہ زوجہ رسول سے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء سے پہلے سوتے کبھی نہیں دیکھا اور عشاء کے بعد غیر ضروری باتیں کرتے بھی نہیں دیکھا تھا یا ذکر اللہ کر کے نفع اٹھاتے یا پھر سو کر آرام کرتے۔

۴۹۳۷:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ہارون بن عبداللہ جمال نے ان کو محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک نے ان کو عمر بن حفص نے ان کو عثمان بن عبدالرحمن نے ان کو زہری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس کو وہ بات پسند ہو کہ وہ سلامت سے رہے اور بچار ہے اس کو چاہئے کہ وہ خاموشی کو لازم پکڑ لے۔

۴۹۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو ابوعبداللہ عیاش بن تمیم سکری نے بغداد میں ان کو ابوطالب عبدالجبار بن عاصم نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عمارہ بن غزیہ انصاری نے ان کو ابن شبرمہ نے کہ انہوں نے اسے سنا وہ حدیث بیان کر رہے تھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور تین بار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو کلام کرتا ہے تو (اچھا کلام کر کے) غنیمت اور نیکی حاصل کرتا ہے یا پھر چپ رہ کر (غیر ضروری کلام کے گناہ سے) سلامتی میں رہتا ہے۔

۴۹۳۹:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عیاش بن تمیم سکری نے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوا اس کے کہ انہوں نے کہا ہے کہ مروی ہے شبرمہ سے بے شک اس نے سنا اور وہ حدیث بیان کر رہے تھے۔

۴۹۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ یعنی احمد بن حنبل نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کہہ رہے تھے اے زبان تو اچھی بات کہہ فائدے میں رہے گی

ورنہ چپ رہ ندامت سے پہلے شر سے اور برائی سے بچ جائے گی۔

دو خصلتیں جو نامۂ اعمال میں بھاری ہیں:

۴۹۴۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن علی مقری نے اس نے حسین بن محمد بن اسحق سے اس نے حسن بن سہل محوز اور موسیٰ بن ہارون سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابراہیم بن حجاج شامی نے ان کو بشار بن حکم ضبی نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوذر کیا میں تجھے دو خصلتیں بتانہ دوں جو پیٹھ پر اٹھانے میں سب سے زیادہ ہلکی اور ترازوئے اعمال میں سب سے زیادہ بھاری ہیں اپنے ماسوا سے؟ اس نے کہا جی ہاں یارسول اللہ آپ نے فرمایا تم حسن خلق کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ اور لمبی خاموشی کو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے نہیں عمل کیا مخلوقات نے اس کی مثل۔ اور آپ نے فرمایا کہ ایک نیک خصلت جو آدمی کے اندر ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے سارے اعمال کی اصلاح فرمادیتے ہیں۔ اور انسان کا وضو کرنا اور اس کا نماز پڑھنا ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے وضو کے سبب سے اس کے گناہوں کو مٹادیتا ہے اور اس کی نماز اضافی اجر کے طور پر باقی رہ جاتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو وصیت:

۴۹۴۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن فضل سامری نے بغداد میں ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو یحییٰ بن سعید سعدی بصری نے ان کو عبدالملک بن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو عبید بن عمیر لیثی نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس گیا۔ پھر اس نے پوری لمبی حدیث ذکر کی۔ یہاں تک کہ یہ کہا کہ میں نے کہا یارسول اللہ مجھے وصیت کریئے انہوں نے فرمایا کہ میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ بیشک حال یہ ہے کہ اس سے تیرا سارا معاملہ ایک ایک کرکے آراستہ اور درست ہوسکتا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ مجھے اور زیادہ بتایئے آپ نے فرمایا کہ تم تلاوت قرآن کو لازم پکڑو اور ذکر اللہ کو۔ بے شک وہ آسمانوں میں تیرا تذکرہ فرمائے گا اور تیرے لئے زمین میں روشنی فرمائے گا۔ میں نے کہا اور بتایئے۔

فرمایا کہ تم لمبی خاموشی اختیار کرلو یہ چیز شیطان کو بھگاتی ہے اور تیرے دین کے معاملے میں معاون ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے بتایئے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ اپنے آپ کو زیادہ ہنسنے سے بچایئے کیونکہ بے شک وہ دل کو مردہ کردیتا ہے اور چہرے کے نور کو ختم کردیتا ہے۔ میں نے کہا مجھے اور بتایئے آپ نے فرمایا کہ تم حق بات کہوا گرچہ وہ کڑوی ہو۔ میں نے کہا کہ اور بتایئے مجھے آپ نے فرمایا کہ اللہ کے دین کے بارے میں تم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کرو میں نے کہا کہ مجھے اور بتایئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تم اپنے نفس کے بارے میں جو کچھ جانتے ہو اس کو لوگوں سے روک کر رکھو (یعنی لوگوں کو مت بتاؤ۔)

جنت میں داخل کرنے والے اعمال:

۴۹۴۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو عبداللہ بن احمد نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو یزید بن مقدام بن شریح نے ان کو ان کے والد مقدام نے اپنے والد شریح سے انہوں نے اپنے نانا ہانی بن شریح سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ

(۴۹۴۰)......(۱) سقط من (أ) — حسن السمت (۳۷)

(۴۹۴۱)......(۱)سقط من (أ) — (۲)......سقط من (أ) — (۳)......سقط من (ب)

(۴)...... (أ) الرجال — حُسن السمت فی الصمت للسیوطی (۲۶)

(۴۹۴۲)......(۱) سقط من (أ)

مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں خبر دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ آپ نے فرمایا آپ اپنے اوپر حسن کلام کو لازم کرلیں اور کھانا خرچ کرنے کو لازم کرلیں (یعنی کثرت کے ساتھ کھانا کھلائیں۔)

۴۹۴۴:......ہمیں خبر دی ابوطاہر محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم بن فضل فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو مطعم بن مقدام نے ان کو نصیح عنسی نے ان کو رکب مصری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبارک بادی ہے اس شخص کے لئے جو اپنے علم کے ساتھ عمل کرتا ہے اور اپنے مال میں سے ضرورت سے زائد کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اور اپنے قول اور بات چیت میں سے ضرورت سے زیادہ کو روک لیتا ہے۔

۴۹۴۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن زید نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے ان کو احمد بن عبدالملک بن واقد حرانی نے ان کو حماد بن ابوالصہباء نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابوسعید خدری نے انہوں نے اس کو رسول اللہ تک مرفوع کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم زاد صبح کرتا ہے۔ بیشک جسم میں سے ہر عضو زبان کا انکار اور ناشکری کرتا ہے کہتا ہے کہ تم اللہ کے ساتھ شریک کرتی ہو ہمارے اندر رہ کر۔ اگر تم سیدھی ہوتی تو ہم بھی سیدھے رہتے اگر تم ٹیڑھی ہوگی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوں گے۔

۴۹۴۶:......اور ابوبکر کی روایت میں ہے کہ حماد نے کہا کہ میں اس کو مرفوع ہی جانتا ہوں۔ فرمایا کہ اعضاء زبان کا انکار اور ناشکری کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم اللہ سے ڈرتی رہو ہم میں رہ کر اگر تم سیدھی ہوگی تو ہم بھی سیدھے ہوں گے اگر تم کجی کروگی تو ہم بھی کج ہو جائیں گے۔

۴۹۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو موسیٰ بن محمد بن حبان نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالعزیز بن در اوردی نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے تھے تو انہوں نے کہا اے خلیفہ رسول یہ کیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس نے مجھے کہاں کہاں ہلاکت کے ٹھکانوں پر پہنچایا ہے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جسم میں سے ہر چیز زبان کی حدت اور تیزی کی شکایت کرتی ہے۔

۴۹۴۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن سعد شعرانی نے ان کو محمد بن ابن سعد یدشکر نے اور ابوبکر قرشی احمد بن محمد بن عمر نے ان کو ابوجعفر بن ابوفاطمہ نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو حسن نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مصیبت اور آزمائش قول اور بات کے سپرد ہوتی ہے۔ (یعنی زبان کی وجہ سے ہوتی ہے) ابوعبداللہ حافظ نے کہا۔ اس روایت میں ابوجعفر متفرد ہے۔ (ابوجعفر بن ابوفاطمہ مصری نے) شیخ احمد نے کہا کہ دوسرے طریق سے روایت کیا گیا ہے مثلاً۔

۴۹۴۹:......ہمیں خبر دی کامل بن احمد مستملی نے ان کو اسماعیل بن احمد جرجانی نے ان کو ابوازہر جماہر بن محمد دمشقی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن سمیع نے ان کو ابن ابوزعزعہ نے ان کا نام محمد ہے۔ ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابودرداء نے کہ انہوں نے کہا بے شک میں نہ بولتا ہوں نہ چوری کرتا ہوں نہ شراب پیتا ہوں پوچھا گیا کہ وہ کیسے؟ فرمایا کہ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ مصیبت قول کے ساتھ جڑی ہوئی ہوتی ہے بندہ جس چیز کے بارے میں کہتا ہے کہ میں یہ کام نہیں کروں گا بس شیطان سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے اس کے پیچھے پڑ جاتا ہے اسی کے بارے میں حرص و لالچ دیتا ہے حتیٰ کہ اسی میں اس کو واقع کر دیتا ہے۔

۴۹۵۰:......ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے ان کو علی بن اشکاب نے ان کو عمرو بن محمد بصری نے ان کو زکریا بن سلام نے ان کو منذر بن بلال نے ان کو ابوجحیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون سا عمل اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہے؟ کہتے ہیں کہ لوگ خاموش ہو گئے کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ہے زبان کی حفاظت کرنا۔

۴۹۵۱:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن موسیٰ صیدلانی نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو علی بن حفص مدائنی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بن حرث نے ان کو حاطب نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ذکر کے سوا کثرت سے کلام نہ کیا کرو اس لئے کہ اللہ کے ذکر سوا کثرت کلام سے سختی ہوتی ہے اور اللہ سے لوگوں میں سے سب سے زیادہ دور وہ ہے جو سخت دل والا ہو۔

۴۹۵۲:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد خرقی نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحٰق ضبعی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو خبر دی محمد بن عبداللہ بن اسماعیل نے ان کو علی بن حفص نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے مذکور کی مثل۔

خاموشی کا مقام ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے:

۴۹۵۳:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد سراج نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید درامی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو حسن بن عمران بن حسین نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

آدمی کے لئے خاموشی کا مقام ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

۴۹۵۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو محمد بن سلیمان واسطی نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو باغندی محمد بن سلیمان نے ان کو محمد بن یزید خنیس مکی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم مکہ میں سفیان ثوری کے پاس ملنے گئے۔ ہم ان کی طبع پرسی کرنے گئے تھے دار عطاء بن میں چنانچہ ان کو ملنے کے لئے سعید بن حسان مخزومی بھی آ گئے وہ بھی بیمار پرسی کرنے آئے تھے۔ سفیان نے ان سے پوچھا کہ وہ حدیث جو آپ نے مجھ کو بیان کی تھی ام صالح سے اسے ذرا میرے سامنے دہرایئے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی تھی ام صالح بنت صالح نے صفیہ بنت شیبہ سے اس نے ام حبیبہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؟ کہ ابن آدم کا کلام سب کا سب اس کے اوپر وبال ہوتا ہے سوائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے یا ذکر اللہ کے۔

تو محمد بن یزید نے کہا کتنی سخت ہے یہ حدیث؟ سفیان نے کہا کہ اس حدیث کی کیا شدت ہے سوائے اس کے نہیں کہ ایک عورت اس کو لائی ہیں دوسری عورت سے یہ بات تو کتاب اللہ میں ہے۔ جس کے ساتھ تمہارے نبی بھیجے گئے تھے کیا آپ نے اللہ تعالیٰ سے نہیں سنا فرماتے ہیں کہ۔

لاخير في كثير من نجوا هم الا من امر بصدقة او امر بمعروف او اصلاح بين الناس.

کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے ان کی بہت سرگوشیوں میں ہاں مگر جو شخص حکم کرے صدقہ کرنے کا یا کسی بھی معروف کا یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کا۔

تو وہ حدیث والی بات بعینہ یہی ہے جو اس آیت میں ہے۔

کیا تم نے یہ فرمان الٰہی نہیں سنا۔

یوم یقوم الروح والملائکة صفا لا یتکلمون الا من اذن لهم الرحمن وقال صوابًا

جس دن جبرائیل امین اور فرشتے بصورت صف کھڑے ہوں گے۔ نہیں کلام کرسکیں گے سوائے اس کے جس کو رحمٰن اجازت دے اور درست بات کرے وہ حدیث والی بات بعینہ یہی ہے۔

کیا تم نے یہ فرمان الٰہی نہیں سنا:

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر.

زمانے کی قسم بیشک انسان خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے
اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی۔

تو بات بعینہ یہی ہے۔ دونوں حدیثوں میں سے ایک کے الفاظ دوسری میں داخل ہو گئے ہیں۔

۴۹۵۵:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ خرقی نے بغداد میں ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عبدالصمد بن نعمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ بیشک ایک انسان تم میں سے کلام کرتا ہے اللہ کی رضامندی کے کلمہ کے ساتھ جس کی وہ پرواہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کرتا ہے اور بے شک ایک بندہ کلام کرتا ہے اللہ کی ناراضگی کے کسی کلمہ کے ساتھ حالانکہ وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا مگر وہ اسی کے سبب سے جہنم میں گر جاتا ہے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے دوسرے طریق سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے۔

۴۹۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے اور علی بن حمشاد نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابراہیم بن حمزہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے اور عبدالعزیز بن محمد نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین حجاجی نے ان کو محمد بن اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو ابن ابوعمر نے ان کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ان کو یزید بن ہاد نے ان کو محمد بن ابراہیم بن عیسیٰ بن طلحہ نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک بندہ البتہ کسی کلمہ کو بولتا ہے اس میں وہ کوئی بات واضح نہیں کرتا مگر اسی کے سبب سے وہ جہنم میں گر جائے گا اتنی دوری جیسے مشرق ومغرب کے درمیان ہے۔ اس کو مسلم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔

۴۹۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنصر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو ابن دراوردی نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عمرو ابن علقمہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے ان کو بلال بن حارث نے بے شک اس نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

بے شک ایک تمہارا البتہ بولے گا کوئی کلمہ اللہ کی رضامندی کا حالانکہ وہ بندہ یہ گمان بھی نہیں کرے گا کہ وہ کلمہ پہنچ جائے گا اس مقام تک جہاں وہ پہنچا ہوگا لہٰذا اللہ تعالیٰ اسی کے سبب سے اس کے لئے اپنی رضا لکھ دیں گے قیامت تک۔ اور بے شک ایک آدمی تنہا البتہ کلام کرے گا ایک کلمہ کی اللہ کی ناراضگی میں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوگا کہ وہ ناراضگی کی اس حد تک پہنچ جائے گا جہاں تک پہنچا ہوگا لہٰذا اللہ تعالیٰ قیامت تک اپنی ناراضگی لکھ دے گا اس کے ذریعے۔

(۱)...... سقطت من المخطوط

جنت کے قریب اور جہنم سے دور کرنے والے اعمال:

۴۹۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اورابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوامیہ طرسوسی نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحٰق فزاری نے ان کو اعمش نے ان کو حبیب میں ابوثابت نے ان کو صحون بن ابوشبیب نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ غزوہ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگوں پر سخت ہوا چلی لہذا لوگ بکھر گئے میں نے نظر ماری تو میں دیگر لوگوں کی نسبت رسول اللہ سے قریب تر تھا میں نے سوچا کہ آج میں حضور کے ساتھ اپنی خلوت کو غنیمت جانوں گا لہذا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے قریب کر دے یا یوں کہا کہ مجھے جنت میں داخل کر دے اور مجھے جہنم سے دور کر دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے ایک عظیم امر کے بارے میں پوچھا ہے لیکن وہ آسان ہے اس کے لئے جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان کر دے۔

تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کرو اور تم فرض نماز قائم کرو۔ اور تم زکوٰۃ ادا کرو جو فرض ہے۔ اور تم بیت اللہ کا حج کرو۔ اور رمضان کے روزے رکھو۔ اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں خیر کے دروازوں کی خبر دے دوں میں نے کہا کہ جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ کہ روزہ ڈھل ہے (گناہوں سے بچنے [illegible]) اور صدقہ غلطی اور گناہ کو مٹاتا ہے۔ اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرنا آدھی رات کے بعد اس کے ساتھ اللہ کی رضا طلب کی جاتی ہے اس [illegible] بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

تتجافى جنوبهم عن المضاجع.

بستروں سے ان کی کروٹیں علیحدہ رہتی ہیں۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہوں تو میں تجھے بتلاؤں رأس الامر کے بارے یعنی اصل امر کے بارے میں بتا دوں اور اس کے ستون کے بارے میں اور اس کی چوٹی کے بارے میں؟ میں نے کہا کہ جی ہاں یا رسول اللہ۔

آپ نے فرمایا کہ رأس الامر اور معاملے کا اصل اسلام ہے (یعنی مسلمان ہونا) اور اس کا ستون نماز ہے۔

بہرحال اس کی چوٹی اور سب سے اونچی چیز جہاد ہے۔ اور اگر تم چاہو تو میں تجھے ان تمام چیزوں کے بارے میں لوگوں میں زیادہ مالک اور قدرت والے کے بارے میں بتا دوں۔ اتنے میں دو آدمی آ گئے میں نے سوچا کہ یہ آپ کو مجھ سے مصروف کر دیں گے۔ میں نے کہا وہ کیا ہے یا رسول اللہ۔

میرے ماں باپ قربان ہوں چنانچہ آپ نے اپنی انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔ تو میں نے کہا کہ کیا ہم لوگوں سے جو کچھ ہم بات چیت کرتے ہیں اس کے بارے میں بھی مؤاخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔ تیری ماں تجھے گم پائے اے معاذ۔ لوگوں کو جہنم میں ان کے ناکوں کے بل قیامت میں نہیں ڈالیں گی مگر ان کی اپنی زبانوں کی کھیتاں کٹی ہوئی۔ جو کچھ تم کلام کرتے ہو وہ یا تو تیرے اوپر وبال ہوگا یا تیرے لئے فائدہ مند ہوگا۔

۴۹۵۹:......ہمیں خبر دی ابوامیہ نے ان کو سلیمان بن یحییٰ نے ان کو ثعلبہ بن عبداللہ بن ابوعمرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو حکم نے ان کو میمون بن ابوشبیب نے ان کو معاذ بن جبل نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی مثل۔

۴۹۶۰:......اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے ابووائل سے اور عروہ بن نزال سے یا نزال بن عروہ سے اس نے معاذ سے۔

۴۹۶۱:......اور اس کو روایت کیا ہے مبارک بن سعید بن مسروق نے ان کو ان کے والد نے ان کو ایوب بن دیر نے ان کو عبدالرحمٰن بن غنم نے

(۴۹۵۸)......(۱) سقط من (ب) (۴۹۵۹)......(۱) فی الأصل (بن)

ان کو معاذ بن جبل نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۴۹۶۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن راشد نے ان کو مکحول نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی حدیث میں حضرت معاذ سے بے شک تو جب تک خاموش رہے (سلامتی میں ہے) اور جس وقت تو کلام کرے تو وہ یا تو تیرے لئے ہے یا تیرے خلاف ہے (یعنی تیرا بولنا یا تو تیرے لئے اجر ہے یا وبال ہے۔)

شیطان کا سرمہ اور چاٹنے کا لعوق:

۴۹۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسین قاضی نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوامیہ طرسوی نے ان کو حسن بن بشر کوفی نے ان کو حکم بن عبدالملک نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا بے شک شیطان کا سرمہ بھی ہے اور چاٹنے کا لعوق بھی ہے۔ جب کوئی انسان اس کے سرمہ کو لگالیتا ہے اس کی آنکھیں بھاری ہو جاتی ہیں اور جب اس کی شیرینی اور چاٹنے کی چیز کو چاٹ لیتا ہے تو اس کی زبان سے شر بہنے لگتا ہے۔

۴۹۶۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابوجعفر کامل بن احمد مستملی نے ان کو خبر دی محمد بن عبداللہ بن محمد بن صبیح نے اپنی کتاب سے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو احمد بن حسن ترمذی نے ان کو احمد بن مصعب نے ان کو عمر بن ابراہیم نے ایوب بن سیار سے اس سے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں عباس بن عبدالمطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے زیب تن کر رکھے تھے اس نے جب دیکھا تو مسکرایا اور کہا یا رسول اللہ جمال کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچی بات حق کے ساتھ۔ پھر عباس نے پوچھا کہ کمال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ حسن عمل سچائی کے ساتھ۔ اس روایت میں عمر بن ابراہیم متفرد ہے۔ اور وہ غیر قوی ہے۔

ان لوگوں کا ذکر جن کی زبانیں جہنم کی قینچیوں کے ساتھ کاٹی جارہی تھیں:

۴۹۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد صنعانی نے ان کو عارم بن فضل نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے حدیث بیان کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس رات جس رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سیر کرائی گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کچھ ایسے لوگ دیکھے کہ جہنم کی قینچیوں کے ساتھ جن کے ہونٹ کاٹے جارہے تھے (یا یوں فرمایا کہ لوہے کی قینچیوں کے ساتھ) کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں اے جبرائیل انہوں نے کہا کہ یہ آپ کی امت کے خطیب ہیں۔

۴۹۶۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو بوشنجی نے یعنی ابوعبداللہ نے ان کو نضر بن محمد بن منہال نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو ہشام بن ابوعبداللہ نے مغیرہ سے جو کہ مالک بن دینار کے داماد ہیں۔ وہ روایت کرتے ہیں مالک بن دینار سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں آسمان دنیا پر آیا جس رات کو مجھے سیر کرائی گئی تھی اچانک میں نے دیکھا کہ وہ کچھ ایسے لوگ ہیں جن کی زبانیں اور ہونٹ جہنم کی مقروضوں کے ساتھ کاٹے جارہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ اے جبرائیل یہ کون ہیں؟ فرمایا کہ یہ آپ کی امت کے خطیب ہیں (جو جھوٹ بولتے تھے۔)

۴۹۶۶:......مکرر ہے ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو مسلم نے ان کو صدقہ نے ان کو مالک بن

(۴۹۶۵)......(۱) فی (أ) ألسنتهم . (۴۹۶۶)......(۱) سقط من (أ)

دینار نے ان کو ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے ان کو انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس رات کو مجھے سیر کرائی گئی میں ایک قوم پر پہنچا جہنم کی قینچیوں سے جن کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں اے جبرائیل فرمایا کہ یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو وہ باتیں کہتے تھے جس پر خود عمل نہیں کرتے تھے۔ اور وہ کتاب اللہ کو پڑھتے تھے مگر خود اس کے ساتھ عمل نہیں کرتے تھے۔

۴۹۶۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن علی خسروگردی نے ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو علی بن روح نے ان کو ابوالخیر نے ان کو محمد بن جابر نے ان کو محاربی نے ان کو سفیان نے ان کو خالد بن سلمہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس رات کو جب مجھے سیر کرائی گئی تھی ایک قوم کے پاس سے گذرا جن کے اوپر کے ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے میں نے کہا کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا کہ یہ قوم کے خطیب ہیں اہل دنیا سے یہ ایسے تھے کہ لوگوں کو حکم کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے۔ اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو علی بن زید نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے۔

۴۹۶۸:......ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو مجالد نے انہوں نے سنا عامر سے وہ کہتے تھے کہ دنیا میں جس خطیب نے بھی خطبہ دیا تھا عنقریب قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کا خطبہ اس کے آگے پیش کریں گے اس نے اس سے جو کچھ ارادہ کیا تھا۔

۴۹۶۹:......اور ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو داؤد بن ابوہند نے "ح" کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو حضرمی نے ان کو عباس قرسی نے ان کو وھیب بن خالد نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو مکحول نے ان کو ابوثعلبہ خشنی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک تم لوگوں میں سے میرے نزدیک زیادہ محبوب اور تم میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور بے شک تم لوگوں میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ نفرت کے لائق اور مجھ سے سب سے زیادہ دور آخرت میں وہ ہے تم میں سے جس کے اخلاق سب سے زیادہ گندے ہوں فضول گوئی اور بکواس کرنے والے۔ زیادہ ہنسی مذاق کرنے والے۔ بڑے بولے اور چھوڑو ہوں گے۔

اس امت کے بدترین لوگ:

۴۹۷۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو ابونعیم نے ان کو براء بن عبداللہ قاضی نے ان کو عبداللہ بن شقیق نے ان کو ابوہریرہ نے اس نے اس کو مرفوع روایت کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کیا میں تمہیں خبر نہ دوں اس امت کے بدترین لوگوں کے بارے میں وہ فضول گوئی اور بکواس کرنے والے۔ زیادہ ہنسی مذاق کرنے والے اور چھوڑنے والے بڑی بڑی زبان مارنے والے ہوں گے۔ کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ ان کے اچھے لوگ وہ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہوں گے۔

اس امت کے بدترین لوگ:

۴۹۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے اور شریح بن نعمان نے ان کو نافع بن عمر جماحی نے ان کو بشر بن عاصم بن سفیان ثقفی نے "ح"۔

۴۹۷۲:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد یونس بن محمد ادیب نے ان کو نافع بن عمر نے ان کو بشر بن عاصم لیثی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں کہ یزید اور شریح کی روایت میں ہے کہ کہا نافع نے کہ میں نے اس کو دیکھا کہ انہوں نے اسے مرفوع قرار دیا۔ فرمایا کہ۔ اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے ان بلیغ مردوں

سے جو میل چاٹتے ہیں اپنی زبان کے ساتھ جیسے گائے بیل اپنی زبان ناک میں داخل کر کے چاٹتے ہیں۔اور یزید کی ایک روایت میں ہے۔اور شرح کی کہ۔گائے بیل کا اپنی زبان کے ساتھ بلغم چاٹنا۔اور سب کچھ ہر طرف سے سمیٹنا۔

اس کو روایت کی ابوداؤد سے محمد بن سنا عونی سے اس نے نافع بن عمر سے بطور مرفوع روایت کے۔

۴۹۷۳:......ہمیں خبر دی ابوجعفر کامل سے بن احمد بن مستملی نے ان کو خبر دی ابواسحق ابراہیم بن احمد رازی نے بطور املاء کے اپنی کتاب میں سے ان کو محمد بن میتب ارغیانی نے ان کو محمد بن ہاشم بعلبکی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو صدقہ بن خالد نے ان کو زید بن واقد نے ان کو بسر بن عبداللہ نے ان کو واثلہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ان کے پاس ایک آدمی آیا۔اس پر خوبصورت پوشاک تھی میں نہیں جانتا کہ میں نے کونسا آدمی دیکھا ہے جو میری نظروں میں اس سے زیادہ خوبصورت ہو حضور جو بھی بات کرتے میں نے دیکھا کہ وہ یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے کلام کو کلام رسول سے اونچا کر دے اس کے بعد وہ اٹھ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے گروہ کو پسند نہیں کرتا۔یہ لوگ اپنی زبانوں کو گھماتے ہیں لوگوں کے لئے مثل گھمانے بیل کے اپنی زبان کو چرنے کے لئے (یا چارے کے لئے) (یعنی جیسے جانور زبان مار کر چارہ سمیٹتا ہے۔ایسے اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں کو اور زبانوں کو آگ میں موڑے گا۔

۴۹۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد ابن سرح نے ان کو ابن وہب نے ان کو عبداللہ بن میتب نے ان کو ضحاک بن شرحبیل نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کلام کا ایر پھیر اس لئے سیکھے تاکہ وہ اس کے ذریعے مردوں کے یا لوگوں کے دلوں کو قید کر سکے قابو کر سکے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی فرضی یا نفلی کوئی عبادت قبول نہیں کرے گا۔

بات میں اختصار کرنا بہتر ہے:

۴۹۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سلیمان بن عبدالحمید مہرانی نے کہ انہوں نے پڑھا اسماعیل بن عیاش کی اصل میں اور اس کو حدیث بیان کی محمد بن اسماعیل نے ان کے بیٹے نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے ان کو ضمضم نے ان کو شریح بن عبید نے ان کو ابوطیبہ نے ان کو عمرو بن عاص نے ایک دن انہوں نے کہا کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے زیادہ بات چیت کی۔لہذا عمرو نے کہا اگر وہ بات کرنے میں اعتدال سے کام لیتا تو اس کے حق میں بہتر ہوتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔البتہ تحقیق میں دیکھتا ہوں یا یوں کہا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں کلام میں اختصار کروں بیشک بات میں اختصار کرنا بہتر ہے۔

زبان کے ذریعے کھانے کمانے کی مثال:

۴۹۷۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن غرزہ نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو ابوحیان نے ان کو مجمع تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن سعد کو اپنے والد سے کوئی کام تھا لہذا اس نے اپنی حاجت سے قبل کوئی بات چیت کی جس طرح لوگ کرتے ہیں پھر وہ سلسلہ کو جوڑتے ہیں اس بات سے جو ان کا مقصود کلام ہوتا ہے۔جب وہ بات سے فارغ ہوئے انہوں نے کہا اے بیٹے آپ بات کر کے فارغ ہو گئے؟ بولے جی ہاں فرمایا کہ تو اپنی حاجت سے زیادہ دور نہیں تھا۔اور میں تیرے بارے میں بے رغبت و بے تعلق نہیں ہوں جب سے میں نے تیرا یہ کلام سنا ہے۔میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا۔

(۴۹۷۲)......(۱) سقط من (أ) (۲)......سقط من (أ)
(۴۹۷۳)......(۱) فی (أ) عاتکة أخرجه الطبرانی فی الکبیر (۲۲/۷۰ رقم ۱۷۰) من طریق صدقة بن خالد. به
(۴۹۸۵)......(۱)سقط من (أ)

کہ عنقریب لوگ ہوں گے وہ اپنی زبانوں کو ایسے کھائیں گے جیسے بیل زمین سے کھاتا ہے۔

۴۹۷۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعر نے ان کو ابوعلقمہ نے کہا مسعر نے میں خیال کرتا ہوں اسکو عبداللہ سے انہوں نے کہا البتہ لوگوں میں ایک وقت آئے گا وہ اس میں اپنی زبانوں کے ساتھ ایسے کھائیں گے جیسے بیل کھاتا ہے اپنی زبان کے ساتھ۔ یہ روایت موقوف ہے۔

۴۹۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالحسن احمد بن محمد غزی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عثمان بن سعید دارمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نعیم بن حماد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پالیا اپنے اصحاب کو کہ وہ کلام کو قطع کرتے ہیں وہ ارادہ کرتے ہیں کہ بے شک وہ ڈرتے تھے نبی کریم کی حدیث سے کہ کچھ لوگ ہوں گے کہ وہ اپنی زبانوں کے ذریعے کھائیں گے۔

بات چیت ایک فتنہ ہے:

۴۹۷۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن عثمان نے ان کو عمر بن علی نے انکو عبید بن ہلال بن ابوہلال نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی میمون بن مہران نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک میں بیٹھا تھا حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس اچانک انہوں نے کوئی سلسلہ کلام شروع کیا جو انتہائی خوبصورت تھا جس سے اہل مجلس کے دل بہت ہی نرم ہوگئے کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے دیکھا کہ ایک آدمی کے آنسوں بہہ رہے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے اپنی بات کا سلسلہ منقطع کردیا حضرت میمون نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ اپنی کلام کا سلسلہ جاری رکھیں میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے برکت دے گا اس پر جو اس بات کو سنے گا مگر انہوں نے بات ختم کردی اور ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا اسی کو مجھ سے محفوظ رکھو بے شک بات چیت ایک فتنہ ہے۔

انسان کے قول سے اس کا عمل زیادہ بہتر ہے۔

۴۹۸۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے زیادہ قیل وقال کو اور کثرت سوال کو اور اضاعت مال کو۔

اس کو نقل کیا ہے مسلم نے ابوصالح کی حدیث سے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مغیرہ بن شعبہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اسناد صحیح ہے امام مسلم کی شرط کے مطابق۔

تین چیزوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا:

۴۹۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے کہ لکھا حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو کہ آپ میرے پاس کوئی حدیث رسول لکھ کر بھیجیے حضرت مغیرہ نے ان کی طرف یہ لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ تین چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے ماؤں کی نافرمانی سے اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے سے اور منع کرنے اور حکایت سے اور میں نے ان سے سنا آپ تین چیزوں سے منع کرتے تھے۔ قیل وقال سے۔ مال کو ضائع کرنے سے۔ کثرت سوال سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فرماتے تھے۔ اے اللہ تو جو کچھ عطا

(۴۹۷۹)......(۱) فی (أ) إن (۴۹۸۰)......(۱) فی (ب) أخرجاه

کرے اسے روکنے والا کوئی نہیں ہے اور جو چیز تو روک لے اس کو دینے والا کوئی نہیں ہے۔ اور جو کچھ فیصلہ کرے اس کو کوئی رد کرنے والا نہیں ہے۔ اور کسی عزت دار کو اس کی عزت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔

۴۹۸۲:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی رفاء نے ان کو ابومحمد زکریا بن داؤد خفاف نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابراہیم بن عصمہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو عوام بن جویریہ نے ان کو حسن نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار چیزیں ہیں وہ نہیں ملتیں۔ مگر بڑی مشکل کے ساتھ۔ خاموشی جو کہ اول عبادت ہے۔ اور تواضع و عاجزی۔ ذکر اللہ۔ اور شئی کی قلت۔

۴۹۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے نصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن لھیعہ نے ان کو یزید بن عمرو نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حنبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خاموش رہا اس نے نجات پالی۔

روایت کیا ہے اس کو اسحاق حنظلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے۔

۴۹۸۴:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابومحمد سدی نے ان کو سراج نے ان کو اسحاق نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔

کم گوئی بڑی نعمت ہے:

۴۹۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید حافظ نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو عبداللہ بن لھیعہ نے ان کو دراج نے ان کو ابن حجیرہ نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم ایسے بندے کو دیکھو جو دنیا سے بے رغبتی۔ اور کم گوئی کی نعمت عطا کیا گیا ہے پس اس شخص کے قریب ہو جاؤ بے شک وہ حکمت و دانائی دل میں القا کیا گیا ہے۔

۴۹۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر بن محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زھری نے ان کو علی بن حسین نے ...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم قحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو وہیب نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو علی بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک انسان کے اسلام کی اچھائی اور خوبی میں سے ہے غیر ضرور امور کو ترک کر دینا۔

یہ حدیث مرسل ہے۔ ''ح''۔

۴۹۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوبکر محمد بن محمد بن احمد بن رجآء ادیب نے اس کے اصل سماع میں سے اور ابوالقاسم علی بن حسن طھمانی نے ان لوگوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بیروتی نے ان کو ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے ان کو خبر دی قرہ بن عبدالرحمٰن نے زہری سے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لایعنی اور بے فائدہ امور کا ترک کر دینا انسان کے اسلام کی خوبی ہے۔ پہلی اسناد زیادہ صحیح ہے۔

(۴۹۸۲)......(۱) فی (ب) یحیی
(۴۹۸۳)......(۱) سقط من (أ)
(۴۹۸۶)......(۱) سقط من (ب)
(۴۹۸۷)......(۱) سقط من (أ)

نماز کولمبا کرنا اور خطبہ کو چھوٹا کرنا فقیہ ہونے کی علامت ہے:

۴۹۸۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قحام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عمر بن شرحبیل نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ بن مسعود نے۔ بے شک نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو چھوٹا کرنا آدمی کے فقیہ ہونے کی علامت ہے۔ کہتے ہیں علامت ہے۔

۴۹۸۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو علی بن حسن بن زیاد فقری نے ان کو شریح بن یونس نے ''ح'' ان کو خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے ان کو احمد بن موسیٰ حماد نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن جد نے ان کو ان کے والد نے ان کو واصل بن حیان نے ان کو ابووائل نے وہ کہتے ہیں ہم لوگوں کو خطبہ دیا عمار نے اور جو کہ بہت ہی بلیغ اور بہت ہی مختصر تھا۔ جب وہ ممبر سے اترے تو ہم نے کہا اے ابوالیقطان البتہ آپ نے بہت ہی بلیغ اور مختصر خطبہ دیا اگر آپ تفصیل سے کام لیتے تو بہتر ہوتا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ بے شک آدمی کا نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو چھوٹا کرنا علامت ہے اس کی فقاہت (فقیہ ہونے کی) پس لمبا کیا کرو نماز کو اور چھوٹا کیا کرو خطبے کو بے شک بیان میں مخفی تاثیر ہوتی ہے۔ (یا جادو کی سی تاثیر ہوتی ہے۔)

۴۹۹۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو انہوں نے مالک کے سامنے پڑھا۔ زید بن اسلم سے اس نے ان کے والد سے یہ کہ عمر بن خطاب ابوبکر صدیق کے پاس گئے وہ اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے تھے حضرت عمر نے کہا۔ ٹھہر جایئے اللہ آپ کو معاف فرمائے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے کہا یہی ہے جس نے مجھے کئی گھاٹوں پر لا کھڑا کیا ہے۔

۴۹۹۱:......کہتے ہیں اس میں جو انہوں نے مالک کے سامنے پڑھا۔ بے شک حال یہ ہے کہ سیدہ عائشہ زوجہ رسول اپنے بعض گھر والوں کے پاس عشاء کے بعد کسی کو بھیج کر کہتی تھیں کیا تم لوگ اپنے اعمال نامے کو آرام نہیں دیتے ہو۔

اکیلے رہنا برے ساتھی سے بہتر ہے:

۴۹۹۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر فہام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ابوعامر صالح بن رستم نے ان کو عبید بن ہلال نے ان کو احنف نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہ تسبیح پڑھ رہے تھے (یعنی سبحان اللہ) پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ خیر پر خیر کو لکھوانا کیا خیر نہیں ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ہاں ہے اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے۔ پھر وہ اپنی تسبیح کی طرف متوجہ ہو گئے۔ پھر فرمایا خاموشی بہتر ہے شر اور برائی لکھوانے سے کیا ایسے نہیں ہے؟ میں نے کہا ہاں ہے۔ اس کے بعد فرمایا اچھا اور نیک ساتھی اکیلے ہونے سے بہتر ہے کیا یہ صحیح نہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں ایسے ہی ہے۔ اور فرمایا کہ اکیلا رہنا بہتر ہے برے ساتھی سے کیا یہ صحیح نہیں ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں ایسے ہی ہے۔

۴۹۹۳:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو محمد بن ہیثم قاضی نے ان کو ہثیم بن جمیل انطا کی نے ان کو شریک نے ان کو ابوالجل نے ان کو صدقہ بن ابوعمران نے ان کو عمران بن حطان نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مسجد میں کالی چادر اوڑھ کر اکیلے چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے کہا کہ اے ابوذر یہ کیا وحدۃ وتنہائی ہے؟ پس کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ فرماتے تھے تنہائی بہتر ہے برے ساتھی سے۔ اور نیک ساتھی بہتر ہے خلوت سے اور خیر

(۴۹۸۹)......(۱) فی (ب) الصلاۃ (۴۹۹۲)......(۱) سقط من (أ) (۴۹۹۳)......(۱) سقط من (أ)

پر خیر کو لکھوانا خاموشی سے بہتر ہے۔اور خاموشی بہتر ہے برائی لکھوانے سے۔

۴۹۹۴:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو فضل بن محمد بن میسّب نے ان کو عبید اللہ عائشی نے ان کو دوید بن مجاشع نے ان کو غالب قطان نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو احنف بن قیس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا جو شخص زیادہ ہنستا ہے اس کا رعب کم ہو جاتا ہے۔اور جو شخص زیادہ مذاق کرتا ہے ہلکا اور بے وزن ہو جاتا ہے۔اور جو شخص کسی شئی کو زیادہ کرتا ہے وہ اسی کے ساتھ پہچانا جاتا ہے۔اور جو شخص زیادہ بولتا ہے اس کے کلام کی غلطی زیادہ ہو جاتی ہے۔اور جس کی کلام کی غلطی زیادہ ہو جائے۔اس کی حیا کم ہو جاتی ہے اور جس کی حیا کم ہو جائے اس کا تقویٰ اور پرہیز گاری کم ہو جاتی ہے۔اور جس کی پرہیز گاری کم ہو جائے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

۴۹۹۵:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو ابن وہب نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کہتے تھے کہ جو چیز تیرا مقصود نہیں ہے اس میں تو اعتراض نہ کر۔اور اپنے دشمن سے تو علیٰحدہ رہ۔اور نگاہ رکھ حفاظت کر تو جگری دوست کی۔سوائے امین کے اس لئے کہ قوم میں سے جو امین ہوتا ہے کوئی چیز ان کے برابر نہیں ہو سکتی۔اور فاجر و بدکردار کی صحبت اختیار نہ کر ورنہ وہ اپنے فجور اور گناہوں کی آپ کو ہی تعلیم دے دے گا۔اور فاجر کے آگے اپنا راز افشاء نہ کرنا۔اور اپنے معاملے میں ان لوگوں سے مشورہ کر جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

۴۹۹۶:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو اسحٰق بن حسین بن میمون نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مؤمن کے گمراہ ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ اپنے رفیق اور ساتھی کو تکلیف پہنچائے لا یعنی اور غیر مقصودی بات پر۔اور یہ کہ لوگوں پر غصہ اور ناراضگی کرے اس بات پر جو کام خود کرے اور یہ کہ جو چیز اس پر اپنے نفس کی مخفی ہے وہ لوگوں کے آگے ظاہر کر دے۔

۴۹۹۷:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو عثمان نے ان کو عمر نے انہوں نے فرمایا۔مؤمن کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے وہ ہر بات بیان کر دے۔

۴۹۹۸:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو ابو الولید نے ان کو قیس نے ان کو ابو حصین نے ان کو یحییٰ بن وثاب نے ان کو مسروق نے ان کو عبد اللہ نے یعنی ابن مسعود نے انہوں نے فرمایا۔بچاؤ تم اپنے آپ کو فضول کلام سے آدمی کے لئے کافی ہے کہ وہ اپنی حاجت کو بیان کر دے۔

۴۹۹۹:......ہمیں خبر دی ابو طاہر نے ان کو ابو بکر فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو زائدہ نے ان کو عبد الملک بن عمیر نے ان کو حدیث بیان کی آل عبد اللہ نے کہ حضرت عبد اللہ نے اپنے بیٹے کو وصیت کی یعنی عبد الرحمٰن کو اور فرمایا۔کہ میں آپ کو وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے اور آپ کو آپ کا گھر ہی کافی رہے (یعنی باہر وقت ضائع کرنے کی بجائے گھر میں رہے) اور اپنی غلطی پر آپ کو رونا چاہئے۔اور آپ کو اپنی زبان قابو رکھنا چاہئے۔

۵۰۰۰:......ہمیں خبر دی ابو احمد عبد اللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو یحییٰ بن سعید نے یہ کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کہا بے شک تم ایسے زمانے میں ہو۔جس کے قراء قلیل ہیں اس کے فقہاء کثیر ہیں قرآن سمجھنے والا جس میں قرآن کی حدود کی حفاظت کی جارہی۔اور اس کے الفاظ کی طرف توجہ کم دی جارہی ہے۔جس

(۴۹۹۶)......(۱) فی الأصل (موسی)

(۴۹۹۷)......(۱) فی (أ) أبو عبدالرحمن (۲)...... فی (ب) امرأ

زمانے میں سائل کم ہیں اور دینے والے زیادہ ہیں۔ اس زمانے میں لوگ نماز کو لمبا کرتے ہیں، اور خطبے اور تقریر کو چھوٹا کرتے ہیں۔
اس زمانے میں لوگ اپنی خواہشات سے پہلے اپنے اعمال کو سامنے لاتے ہیں۔ اور عنقریب لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ جس کے قراء کثیر ہوں گے مگر فقہاء یعنی قرآن سمجھنے والے قلیل ہوں گے۔ اس دور میں قرآن کے حروف کی حفاظت کی جائے گی اور قرآن کی حدود ضائع کی جائیں گی۔ مانگنے والے کثیر اور دینے والے قلیل ہوں گے۔ اس دور میں لوگ خطبے اور تقریر لمبی کریں گے اور اس میں نماز کو چھوٹا کریں گے لوگ اپنے اعمال کو سامنے کرنے سے پہلے اپنی خواہشات کو آگے لائیں گے۔

بحث اور جھگڑے سے متعلق ایک اہم حدیث:

۵۰۰۱:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو اسماعیل بن عبدالکریم صنعانی۔ ان کو ابراہیم بن عقیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو وہب بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس مسجد الحرام میں بیٹھے ہوئے تھے اور وہب بن منبہ ان کے ساتھ تھے۔ پس ابن عباس اٹھے اور عطاء بن ابو رباح اور عکرمہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلائے گئے۔ جب مسجد کے دروازے کے قریب پہنچے۔ اچانک وہ کھڑے ہوگئے باہم جھگڑنے اور بحث کرنے لگ گئے ان کی آوازیں بلند ہوگئیں۔ حضرت ابن عباس ان کے پاس کھڑے ہوگئے۔ اور عکرمہ سے کہا ابن منبہ کو میرے پاس بلاؤ انہوں نے ان کو بلالیا حضرت ابن عباس نے اسے کہا کہ ان لوگوں کو نوجوان والی حدیث سنائیے ذرا انہوں نے کہا ٹھیک ہے وہب بن منبہ نے کہا کہ جب حضرت ایوب اور ان کے ساتھیوں کے درمیان جھگڑا سخت ہوگیا تو، ایک نوجوان نے کہا جوان کے ساتھ تھا۔ حضرت ایوب کے اصحاب سے جدال کے بارے میں سخت قول اور سخت بات کہی پھر حضرت ایوب کی طرف آیا اور کہنے لگا۔ اور آپ اے ایوب تحقیق ہے اللہ کی عظمت میں اور اللہ کے جلال میں اور موت کے یاد کرنے میں وہ چیز جو تیری زبان کو شل کردے اور تیرے دل کو توڑ دے اور تیری حجت کو کاٹ دے۔ کیا آپ جانتے نہیں اے ایوب۔ کہ کچھ اللہ کے بندے ایسے ہیں جن کو بات کرنے سے اللہ کے خوف نے خاموش کر رکھا ہے بغیر کسی بیماری کے اور گونگے پن کے۔ بے شک ان میں فصحاء بھی ہیں آزاد ہیں صاحب عقل ہیں عالم ہیں اللہ کے بارے میں۔ اور اللہ کی آیات کے بارے میں۔ لیکن وہ جب اللہ کی عظمت کو دیکھتے ہیں تو ان کی زبانین کٹ جاتی ہیں اور ان کے دل ٹوٹ جاتے ہیں اور ان کے حوصلے اور ان کے عقل اللہ کے خوف سے اور اس کی ہیبت سے اڑ جاتے ہیں۔ پھر جس وقت اس خاص کیفیت سے واپس ہوش میں آتے ہیں تو پھر وہ دوبارہ اللہ کی طرف لپکتے ہیں پاکیزہ اعمال کے ساتھ اور سچی نیت کے ساتھ۔
وہ اپنے نفسوں کو ظالموں میں شمار کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ نیک میں برائی سے بری ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو تاہی کرنے والوں تعلق ختم کرنے والوں میں شمار کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ عقلمند اور دانا ہیں اور متقی و پرہیز گار ہیں۔ لیکن وہ اللہ کے لئے کثیر عمل کو کثیر نہیں سمجھتے اور اس کے لئے قلیل پر راضی نہیں ہوتے۔ اور وہ اس کے لئے ہونے والے اعمال کو نہیں بتاتے۔ اور تم ان کو جہاں بھی پاؤ سخت کوشش کرنے والے۔ ڈرنے والے خوف کھانے والے نادم ہوتے ہیں۔

انسان پر لازم ہے کہ اپنی زبان پاک رکھے:

۵۰۰۲:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو ابو نعیم نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر سے کہتے تھے۔ بے شک یہ حق ہے لازم ہے کہ انسان اپنی زبان کو پاک رکھے۔

(۵۰۰۱)......(۱) سقط من (ب) (۲)......سقط من (أ) (۳)......في (ب) عليه
(۵۰۰۲)......(۱) سقط من (أ)

۵۰۰۳:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعمرو بن مطر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن منذر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن مسلم سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے علی بن بکار نے ان کو ابن عون نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی الہٰ نہیں ہے کوئی ایسی شئی نہیں ہے جو لمبی قید کی زبان سے زیادہ حق دار ہو زیادہ لائق ہو۔(یعنی سب سے پابندی کے لائق زبان ہے۔)

۵۰۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو عبداللہ بن عون نے عطاء واسطی سے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے''ح''اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ابن عون نے ان کو عطاء نے اہل بصرہ کے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا۔ بندہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے یہاں تک کہ وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے۔ دونوں کے الفاظ برابر ہیں اور یہ مرفوعاً مروی ہے۔

۵۰۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو سفیان بن بشر کوفی نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو ابن عون نے ان کو عطا بزاز نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؟

تم میں سے کوئی آدمی ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا۔ حتی کہ وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے۔

۵۰۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعقبہ احمد بن فرج حجازی نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو اسماعیل نے ان کو عطاء نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک تمہارا ایمان کی حقیقت کو کامل نہیں کر سکتا یہاں تک کہ وہ اپنی زبان کی نگرانی کرے شیخ احمد نے کہتے ہیں۔ کہ اس روایت میں اسماعیل سے مراد ابن عیاش ہے۔ اور عطاء سے مراد ابن عجلان ہے اس کے مطابق جو ہمیں سلمی نے حدیث بیان کی ہے اصم سے۔ مگر وہ دونوں قوی نہیں ہیں۔ اور اس کو مروان فزاری نے عطا بن عجلان سے اس کو روایت کیا ہے۔

۵۰۰۷:......ہمیں خبر دی علی بن محمد مہر جانی بن سقا نے ان کو محمد بن احمد بن یوسف نے ان کو احمد بن عثمان نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو اسمٰعیل بن ابراہیم نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حمید بن ہلال نے وہ کہتے ہیں اور مجھے عبداللہ بن عمر نے کہا۔ چھوڑ دے تو اس چیز کو تو جس کے درپے نہیں ہے۔ اور جو چیز تیرا مقصود نہیں ہے اس میں تو زبان ہی نہ کھول، اور تو اپنی زبان کی اسی طرح حفاظت کر جس طرح تو دراہم کو چھپا کر حفاظت کرتا۔

کلام سات پردوں میں ہوتا ہے:

۵۰۰۸......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابودرداء نے ان کو عتبہ بن سکن نے ان کو ابوبکر سلامی نے انہوں نے اس کو مرفوع نقل کیا ہے حذیفہ بن یمان تک وہ فرماتے ہیں کہ کلام سات پردوں میں ہوتی ہے۔ جس وقت ان سے باہر آجاتی ہے لکھی جاتی ہے اور جب تک باہر نہیں آتی لکھی نہیں جاسکتی۔ وہ سات غلاف یہ ہیں۔ دل۔ گلے کا کور۔ زبان۔ دو تالو۔ اور دو ہونٹ۔

۵۰۰۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو سلمی نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو یحییٰ بن سعید

(۵۰۰۶)......أنظر الترغیب للأصفهانی (۳۱) بترقیمی

نے ان کوابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ ایک عورت سیدہ عائشہ کے پاس بیٹھی تھی۔ان کے ساتھ دیگر عورتیں بھی تھیں۔ان میں سے ایک عورت نے کہا اللہ کی قسم میں جنت میں ضرور جاؤں گی، میں اسلام لائی ہوں۔اور میں نے کبھی زنا نہیں کیا۔میں نے کبھی چوری نہیں کی۔چنانچہ اس عورت کو خواب آیا نیند میں دیکھتی ہے کہ اس سے کہا جارہا ہے۔کہ تم قسم کھاتی ہو کہ تم ضرور جنت میں جاؤ گی۔کیسے جاؤ گی حالانکہ بخل کرتی ہو اس چیز کے بارے میں جو چیز تیرا مقصود ہوتی ہے۔اور اس چیز میں تم کلام کرتی ہو جو غیر مقصود ہوتی ہے۔جب عورت نے صبح کی تو سیدہ عائشہ کے پاس آئی اور ان کو خبر دی جو اس نے خواب دیکھا تھا۔اور کہنے لگی کہ ان عورتوں کو جمع کرلو جو اس وقت موجود تھیں جب میں نے وہ بات کہی تھی۔لہذا سیدہ عائشہ نے ان کو بلا بھیجا تو وہ سب آ گئیں چنانچہ اس عورت نے ان سب عورتوں کو اپنا خواب سنایا۔

۵۰۱۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن ابراہیم بن زیاد نے ان کو طالوت نے ان کو عصام بن طلیق نے ان کو سعید نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ عہد رسول میں ایک شخص قتل ہو کر شہید ہو گیا کوئی رونے والی رو رہی تھی۔ اے شہیدا اے شہیدا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہے کہ وہ شہید ہے۔شاید کہ وہ لایعنی کلام کرتا تھا یا وہ بخل کرتا ہو ضروری بات کے فضل سے۔

۵۰۱۱:......اور روایت کی گئی ہے اسی کے مفہوم میں اعمش سے اس نے حضرت انس سے اور کہا گیا ہے کہ اعمش سے اس نے ابوسفیان سے اس نے انس سے اور وہ مذکور ہے باب استنجاء میں۔

زبان کی حفاظت سے متعلق متفرق روایات:

۵۰۱۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو بکر بن عبداللہ مزنی نے۔وہ کہتے ہیں حیذب بن عبداللہ نکلے اور ان کے ساتھ کچھ اور آدمی تھے اس کے بھائیوں میں سے اس کو رخصت کرنے چلے حتیٰ کہ جب وہ مقام حصن مساکین تک پہنچے تو وہ لوگ اس سے کہنے لگے کہ ہمیں کوئی وصیت کیجئے۔انہوں نے فرمایا۔ خبردار تم لوگ اس میں (منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) خبیث اور ناپاک کو داخل نہ کرنا۔اور اس سے خبیث نہ نکالنا (یعنی بری بات نہ کرنا۔) بے شک پہلی چیز انسان سے جو بدبو چھوڑتی ہے وہ اس کا اپنا پیٹ ہوتا ہے۔ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں اور وصیت کیجئے۔اس نے کہا خبردار ہرگز حائل نہ ہو دنیا تمہارے اور جنت کے درمیان اس کا دروازہ دیکھ لینے کے بعد (یعنی اسلام کے بعد) ہتھیلی بھر خون مسلم کوئی اس کو نہ بہا بیٹھے۔(یعنی قتل مسلم سے اجتناب کرنا۔)

۵۰۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ نے ان کو حارثہ بن ابوالرجال ان کو عمرہ نے وہ کہتی ہیں کہ مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے بیٹی کسی ایسی چیز کے بارے میں کلام نہ کرنا کہ بعد میں تجھے اس سے معذرت کرنا پڑے بے شک معذرت تو بری بات سے کی جاتی ہے۔

۵۰۱۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم نے ان کو ذکوان نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ تم میں سے ایک آدمی پاکیزہ کھانا کھانے کے بعد وضو کرتا ہے۔مگر برا کلمہ کہنے کے بعد وضو نہیں کرتا۔

نوٹ:......واضح رہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ کے مسلک کے مطابق آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا پڑتا ہے مگر، امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق وضو کی ضرورت نہیں ہوتی۔اوپر مذکور روایت اور اس جیسی دیگر روایات میں یہ توجیہ کی جاتی ہے کہ وضو سے مراد پورا وضو نہیں بلکہ کلی کرنا اور منہ صاف کرنا مراد ہے۔(مترجم) از اعلاء السنن۔

(۵۰۱۴)......(۱) سقط من (أ)

۵۰۱۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو حسن بن مثنی بن معاذ عبری نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے کہ بنو انس رضی اللہ عنہ کے ایک آدمی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ ہمیں حدیث بیان نہیں کرتے جیسے آپ غریب لوگوں کو حدیث بیان کرتے ہیں۔اس نے کہا اے بیٹے بے شک حال یہ ہے کہ جو شخص زیادہ باتیں کرتا ہے۔چھوڑ لیا جاتا ہے۔

۵۰۱۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد موصلی نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابومحمد فراء نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو عمرو بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے کہ دھرتی پر کوئی دو ایسے مسلمان نہیں ہیں مگر ان کے درمیان اللہ کی طرف پردہ ہے جب دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے سے کہتا ہے رک جاتو یا چھوڑ جاتو وہ اللہ کے پردے کو چاک کر دیتا ہے اور اس کی عزت کی ہتک کرتا ہے۔

۵۰۱۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوجعفر احمد بن احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو حسین بن علی نے ان کو زائدہ نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو عمرو بن سلمہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔کوئی دو مسلمان ایسے نہیں ہیں مگر دونوں کے درمیان اللہ کی طرف ایک پردہ ہے۔جب ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے سے جدائی کا کلمہ کہتا ہے وہ اللہ کے پردہ عزت کو پھاڑ ڈالتا ہے۔

ابوجعفر نے کہا۔اور ہمیں خبر دی دوسری بار بطور موقوف روایت کے۔

شیخ احمد نے کہا کہ صحیح اور درست موقوف ہی ہے جیسے اعمش نے اس کو روایت کیا ہے؟

غیر مقصود کے درپے نہیں ہونا چاہیے:

۵۰۱۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابراہیم بن نصر نے ان کو ابوعلی فزاری نے وہ کہتے ہیں کہ کہا وبرہ بن عبدالرحمٰن نے کہ مجھے حضرت ابن عباس نے وصیت فرمائی تھی بعض کلمات کے ساتھ۔البتہ وہ خوبصورت ہیں سرخ وسفید اونٹوں سے۔

اور مجھ سے کہا کہ اے وبرہ نہ درپے ہو تو اس چیز کے جو تیرے لئے مقصود نہیں ہے یہ بات افضل ہے۔اور نہ بے فکر رہ تو اپنے اوپر بوجھ سے۔اور چھوڑ دے تو زیادہ تر کو اس میں سے جو تیرے لئے مقصود ہو یا ضروری ہو۔یہاں تک کہ دیکھ تو موقع محل اس کے لئے بھی۔بہت سے تکلف کرنے والے ہوتے ہیں صاف ستھرے حق کے ساتھ تحقیق کلام کیا انہوں نے معاملے میں بعینہ غیر محل میں لہٰذا تھک گئے اور نہ جھگڑا کرنا تم بردبار کے ساتھ نہ ہی بے وقوف کے ساتھ۔اس لئے کہ بردبار دل میں تیرے ساتھ بغض رکھ لے گا اور بے وقوف تجھے ہلاک کر دے۔اور یاد کر تو اپنے بھائی کو وہ جب تم سے چھپ جائے ہر اس طریقے کے ساتھ جو تجھے پسند ہو کہ وہ تجھے اسکے ساتھ یاد کرے جب تو اس سے چھپ جائے۔

اور چھوڑ تو اس کو ہر اس چیز سے جو تو پسند کرے کہ وہ تجھ کو چھوڑے اس سے اور عمل کرتا رہ تو اس آدمی کی طرح جو یہ جانتا ہے کہ اس کو نیکیوں پر جزا ملے گی اور گناہوں پہ پکڑ ہوگی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عجیب وغریب حکمت کی بات:

۵۰۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالطیب طاہر بن احمد بیہقی سحاباو نے میرے ماموں فضل بن محمد شعرانی نے ان کو عبید

(۵۰۱۷)......(۱) سقط من (أ) (۲)......قط من (أ)

(۵۰۱۸)......(۱) سقط من (أ) (۲)......سقط من (أ)

اللہ عائشی نے ان کو ابن مجاشع نے ان کو غالب قطان نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو احنف بن قیس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کا ہنسنا زیادہ ہو جائے اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے اور جس کا مذاق زیادہ ہو جائے اس کو ہلکا کر دیتی ہے جو شخص کسی شئی کی کثرت کرے وہ اس کی پہچان بن جاتی ہے اور جس کا کلام زیادہ ہو جائے اس کی تارکیبات زیادہ ہو جاتی ہے۔اور جو گری پڑی بات زیادہ کرے۔اس کی شرم حیاء کم ہو جاتی ہے اور جس کی حیا کم ہو جائے۔اس کا ڈر کم ہو جاتا ہے۔اور جس کا ڈر کم ہو جائے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

۵۰۲۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے اس کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالطفیل سے پوچھا ایک حدیث کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ ہر مقام کے لئے الگ بات ہوتی ہے۔

۵۰۲۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قحام نے ان کو محمد بن یحیٰی نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن عبدالعزیز نے۔جو شخص اپنی کلام کو اور اپنی بات چیت کو اپنے عمل میں سے شمار نہیں کرتا اس کے گناہ کثیر ہو جاتے ہیں۔اور جو شخص بغیر علم کے عمل کرتا ہے اس کے فاسد اعمال اصلاح پذیر اعمال سے زیادہ ہو جاتے ہیں۔

۵۰۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

ولکم الویل مماتصفون

تمہارے لئے ہلاکت ہے۔جو کہ تم بیان کرتے ہو۔

فرمایا کہ اللہ کی قسم یہ ہر وصف بیان کرنے والے کے لئے وعید ہے قیامت تک۔

زیادہ کلام کرنے سے دل سخت ہو جاتا ہے:

۵۰۲۳:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عثمان بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے۔قعنبی نے اس میں اس نے جو پڑھا مالک کے سامنے اور ان کو خبر پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فرمایا کرتے تھے اللہ کے ذکر کے علاوہ کثرت کے ساتھ کلام نہ کیا کرو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے بے شک سخت دل اللہ سے دور ہو جاتا ہے لیکن تم نہیں جان سکتے۔اور لوگوں کے گناہوں پر نظر نہ رکھا کرو گویا کہ تم رب ہو کہ نظر رکھتے ہو۔ان میں نظر رکھو گویا کہ تم غلام ہو اس لئے کہ لوگ بعض گرفتار اور بعض چھوڑے ہوئے ہیں۔چھٹکارا دیئے ہوئے ہیں۔اہل مصیبت پر ترس کھاؤ اور عافیت ملنے پر اللہ کا شکر ادا کرو۔

عبادت کی اصل کے بارے میں لقمان حکیم کا قول:

۵۰۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن نصیر نے ان کو ابراہیم بن نصر نے ان کو ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابراہیم بن ادھم سے عبادت کے بارے میں۔

انہوں نے فرمایا۔عبادت کی اصل خوب غور و فکر کرنا (اللہ کی قدرت کے بارے میں) اور خاموش رہنا۔مگر ذکر اللہ سے البتہ تحقیق مجھے کچھ حروف پہنچے ہیں حضرت لقمان حکیم کی طرف سے۔کہتے ہیں اس سے کہا گیا اے لقمان کہ تم اپنی حکمت و دانائی کے اس مقام تک کیسے پہنچے ہو؟ فرمایا جس چیز کے بارے میں مجھے ضرورت نہیں ہوتی تھی اس کے بارے میں میں سوال نہیں کرتا۔اور جس کی ضرورت ہوتی اس کے بارے میں پوچھنے سے تکلف نہیں کرتا۔پھر انہوں نے کہا کہ ابن شار۔سوائے اس کے بعد کہ بندے کے لئے مناسب ہے کہ وہ خاموش رہے کلام [illegible]

(۵۰۲۱)......(۱) سقط من (أ)

چیز کے بارے میں جس کے ساتھ فائدہ اٹھایا جاسکے خواہ وہ نصیحت ہو یا تنبیہ ہو تخویف ہو یا تحذیر ہو۔

۵۰۲۵:.....ہمیں اس کی خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن محمود یہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو سیار نے ان کو ابوالحکم نے کہتے ہیں کہ حضرت لقمان سے کہا گیا۔ کہ آپ کی دانائی کیا ہے۔ فرمایا کہ جس چیز سے مجھے کفایت کی گئی ہو اس کے بارے میں میں سوال نہیں کرتا۔ اور جو میری ضرورت ہو اس کے پوچھنے میں تکلف نہیں کرتا یا میرے مطلب کی نہ ہو بلا وجہ نہیں پوچھتا۔

خاموشی حکمت و دانائی ہے:

۵۰۲۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو اسحٰق بن حسن بن میمون نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے کہ لقمان حکیم حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس موجود تھے اور وہ زرہ بنارہے تھے انہوں نے اپنے ہاتھ سے بٹنا شروع کر دیا اور حضرت لقمان اسے دیکھ کر تعجب کرنے لگے۔ اور ان سے سوال کرنے کا ارادہ کیا مگر ان کی حکمت اور عقلمندی مانع ہوئی کہ وہ سوال کریں وہ جب اسے بنا کر فارغ ہو گئے تو ان کو اپنے نفس سے ملایا اور کہنے لگے کہ ہاں جنگ کی زرہ یہی ہے۔

لہذا حضرت لقمان نے کہا کہ خاموشی بھی حکمت و دانائی میں سے ہے مگر اس کو کرنے والے کم ہوتے ہیں میں نے آپ سے پوچھنے کا ارادہ کر لیا تھا مگر میں پھر خاموش ہو گیا یہاں تک کہ آپ نے مجھے (سوال کرنے سے) کفایت کر لی یہ روایت صحیح ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت لقمان نے کہا تھا کہ خاموشی حکمت ہے مگر اس کو کرنے والے کم ہیں۔

۵۰۲۷:.....تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ساجی نے ان کو ابراہیم بن غسان نے ان کو ابو عاصم نے ان کو عثمان بن سعید کاتب نے ان کو انس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاموشی حکمت ہے اور اس کے کرنے والے کم ہیں۔

اس میں عثمان بن سعید نے غلطی کی ہے اور صحیح جو ہے وہ ثابت کی روایت ہے۔

۵۰۲۸:.....ہمیں ابوزکریا بن ابواسحاق نے خبر دی ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن مسیّب نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ خبیق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا وھیب بن ھذیل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن اسباط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت حسن بصری سے تیس سال تک اسی طرح رو کے رہے کہ ایک بار بھی نہیں ہنسے اور چالیس سال تک کوئی مذاق نہیں کی۔

۵۰۲۹:.....کہتے ہیں کہ حسن بصری نے کہا کہ۔ میں نے کئی ایسے لوگ پائے ہیں کہ میں ان کے نزدیک کچھ نہیں ہوں مگر چور ہی ہوں۔

۵۰۳۰:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو حسن نے۔ انہوں نے کہا ہم لوگ ان لوگوں میں رہتے تھے۔ جو اپنے نوٹوں کو خرچ کرتے تھے اور اپنی زبانوں کی حفاظت کرتے تھے۔ اور بے شک ہم لوگ اب ایسے لوگوں میں باقی رہ گئے ہیں جو اپنی زبانوں کو چھوڑ دیتے ہیں اور اپنے روپے پیسے کو خزانہ کر کے رکھتے ہیں۔

۵۰۳۱:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو معلیٰ بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہا مورق عجلی نے۔ ایک ایسا امر ہے جس کی طلب میں میں بیس سال سے لگا ہوا ہوں۔ مگر اس پر قادر نہیں ہو سکا۔ اور میں اس کی طلب کبھی ترک نہیں کروں گا۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کیا ہے اے ابوالمعتمر؟ فرمایا کہ خاموشی ہر اس چیز سے جس سے میرا مطلب نہیں ہے۔

۵۰۳۲:.....ہمیں خبر دی ابوسہل محمد بن نصرویہ مہروزی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حب نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد عبید قرشی نے ان کو اسحاق بن اسماعیل نے ان کو جریر نے ان کو ابوحیان تیمی نے کہتے ہیں کہ پہلے زمانے میں کہا جاتا تھا۔ عقل مند کے لئے مناسب ہے کہ وہ جس

(۵۰۲۶).....(۱) فی (أ) (احمد) وهو خطأ (۲)..... سقط من (أ)

(۵۰۲۸).....(۱) سقط من (أ) (۵۰۳۲).....(۱) سقط من (أ)

قدر قدم رکھنے کی جگہ کو دیکھ کر حفاظت سے قدم رکھتا ہے۔ زبان کی حفاظت اس سے کہیں زیادہ کرے۔

۵۰۳۳:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو محمد بن کناسہ نے ان کو عمر بن ذر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ ہر بولنے والے کی زبان کے پاس ہے لہٰذا بندے کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

۵۰۳۳:......ہمیں حدیث بیان کی محمد بن فرج نے ان کو ابو نعیم نے ان کو عمرو بن ذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا لہٰذا بندے چاہئے کہ وہ اپنے رب سے ڈرے اور اس کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اسی طرح کہا ہے اور وہ منقطع ہے۔

۵۰۳۴:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابو طاہر نے بطور املاء کے ان کو خبر دی ابو بکر قام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو حماد بن معدہ نے ان کو ابو الاشہب نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ۔ لوگ کہتے تھے عقل مند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے اگر اس کے فائدہ کے لئے ہوتی ہے تو وہ بولتا ہے زبان کے ساتھ اگر اس کے فائدے میں نہیں ہوتی تو بولنے سے رک جاتا ہے اور بے شک جاہل کا دل اس کی زبان کے کنارے پر دھرا ہوتا ہے۔ جو کچھ اس کی زبان پر آتا ہے وہ اس کے دل کی طرف نہیں جاتا بس وہ اس کو بول دیتا ہے۔

نو چیزوں کے علاوہ ہر چیز میں کلام کم کرنا چاہئے:

۵۰۳۵:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم نے کہا۔ کلام تھوڑا کرو سوائے نو چیزوں کے۔

(۱) سبحان اللہ۔ (۲) والحمد للہ۔ (۳) ولا الٰہ الا اللہ۔ (۴) واللہ اکبر۔ (۵) قرأت قرآن۔ (۶۔۷) امر بالمعروف نہی عن المنکر۔ (۸) خیر کا سوال کرنا۔ (۹) شر سے پناہ مانگنا۔

کم کلام کے بارے میں بزرگوں کے واقعات:

۵۰۳۶:......مکرر ہے ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو ان کے والد نے ان کو بکر بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے کہا ربیع بن خثیم نے کہ محفوظ رکھ تو اپنی زبان کو سوائے اس کے جو تیرے لئے مفید ہو اس کلام کے لئے نہیں جو تیرے لئے مفید نہ ہو۔

۵۰۳۶:......ہمیں خبر دی محمد بن محمد بن محمش زیادی نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو بشیر بن دعلوق نے ان کو ابراہیم تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے اس نے جو دس سال تک ربیع بن خثیم کے ساتھ رہ چکا تھا کہ بیس سال میں میں نے اس سے کوئی ایسا کلمہ نہیں سنا تھا جس پر عیب لگایا جائے یا جو کلمہ کہنا عیب ہو۔

۵۰۳۷:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو ایک آدمی نے بنو تیم اللہ سے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں ساٹھ سال تک ربیع بن خثیم کے پاس رہا مجھ سے انہوں نے کبھی کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھا جس طرح لوگ پوچھتے ہیں سوائے اس کے کہ انہوں نے ایک مرتبہ پوچھا تھا کہ کیا آپ کی والدہ زندہ ہے؟ تمہارے ہاں کتنی مساجد ہیں۔

۵۰۳۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو نصر سندھی نے ان کو محمد بن عبد الرحمٰن شامی نے ان کو احمد بن حسین نے ان کو محمد بن فضیل

(۵۰۳۵)......مکرر. (۱) سقط هذا الحديث بأكلمه من (أ)

نے ابوحیان تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نہیں سنا تھا ربیع بن خثیم سے کہ کسی دنیوی معاملے کا ذکر کرتے ہوں مگر یہ کہ انہوں نے ایک دن کہا تھا کہ بنو تیم میں کتنی مسجدیں ہیں۔

۵۰۳۹:......ہمیں خبر دی محمد بن حسین بن محمد بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عیسیٰ بن عمر نے انہوں نے کہا کہ گویا کہ انہوں نے ربیع بن خثیم کے سامنے کوئی شے ذکر کی لوگوں کے معاملے میں سے تو ربیع نے فرمایا اللہ کا ذکر بہتر ہے مردہ دل کے ذکر سے۔

۵۰۴۰:......کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن مبارک نے ان کو یونس بن ابواسحاق نے ان کو بکر بن ماعز نے یہ کہ ربیع بن خثیم کے پاس ان کی بیٹی آئی اور کہنے لگی اے میرے اباجان میں کھیلنے جاؤں؟ جب اس نے کثرت کے ساتھ بار بار کہا تو بعض اہل مجلس نے ان سے کہا۔ اگر آپ اس بچی کو اجازت دے دیتے تو چلی جاتی۔

فرمایا کہ انشاء اللہ آج کے دن یہ نہیں لکھا جائے گا کہ ربیع نے اس کو حکم دیا تھا کہ وہ کھیلے۔

۵۰۴۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدہ بن سلیمان کلابی سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں بیس سال تک حسن بن صالح بن محمد کی صحبت میں رہا میں نے کبھی ان سے کوئی ایسا کلمہ نہیں سنا جس کے بارے میں گمان کرسکوں کہ اس میں کوئی گناہ بھی ہے۔

۵۰۴۲:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو ابراہیم بن رستم نے ان کو خارجہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں پچیس سال تک حضرت ابن عون کی صحبت میں رہا میں نے ان سے کبھی کوئی ایسا کلمہ نہیں سنا جس کے بارے میں گمان کرسکوں کہ اس میں گناہ ہے۔

۵۰۴۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد مفید نے ان کو حدیث بیان کی خالد بن محمد بن خلاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبید قاسم بن سلام سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عون نے لوگوں پر سرداری نہیں کی اگرچہ وہ سب لوگوں میں زاہد ترین تھے۔

اور البتہ تحقیق حضرت سلیمان تیمی ان سے بھی بڑے تارک الدنیا تھے۔ ان کا گھر گرگیا تھا انہوں نے ان کو دوبارہ نہیں اٹھایا حتیٰ کہ انتقال کر گئے۔ لیکن ابن عون نے لوگوں کی سیادت کی مگر زبان پر مکمل کنٹرول کر کے۔

۵۰۴۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوعلی صواف نے ان کو احمد بن مفلس نے انہوں نے سنا احمد بن حنبل سے وہ کہتے ہیں کہ شعیب بن حرب کہتے ہیں کہ میں پانچ سو سے زائد مجالس میں حضرت عبدالعزیز بن ابورزاد کے ساتھ بیٹھا ہوں میں یہ گمان بھی نہیں کرتا کہ۔ الٹے ہاتھ والے فرشتے نے ان کے خلاف کچھ لکھا ہوگا۔ اور اسی بات کو ابوسہل مدائنی نے بھی شعیب بن حرب سے روایت کیا ہے۔

۵۰۴۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو عبداللہ بن ابوجعفر نے ان کو ابوجلدہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو پایا تھا کہ وہ عمل کے لوگ تھے قول کے نہیں تھے۔ اور آج کے لوگ قول کے لوگ ہیں عمل کے نہیں ہے۔

۵۰۴۶:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھا۔ بے شک ان کو خبر پہنچی ہے کہ قاسم بن محمد سے فرمایا کرتے تھے۔ میں نے لوگوں کو اس حال میں پایا تھا کہ وہ قول سے خوش نہیں ہوتے

(۵۰۴۶)......(۱) سقط من (أ)

تھے۔ مالک نے کہا کہ ان کی مراد عمل سے ہے۔ یعنی انسان کے عمل کو دیکھا جاتا تھا اس کے قول کو نہیں۔

عقل مند پر تین باتیں لازم ہیں:

۵۰۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن عیسیٰ نے ان کو ابوعمر جرشی نے ان کو ابویونس محمد بن احمد جمحی نے ان کو مطرف بن عبداللہ نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آل داؤد کی حکمتوں میں ہے کہ عقل مند پر تین باتیں لازم ہیں کہ اپنی زبان کو روک کر رکھے۔ اور اپنے اہل زمانہ کو پہچانے اور اپنی حالت پر خوش رہے۔

۵۰۴۸:...... ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان رحمہ اللہ نے ان کو ابوعلی رفاعہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالعباس فضل بن عبید اللہ یشکری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابویزید منصور بن یزید رقی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ مؤمن قلیل کلام والا اکثیر عمل والا ہوتا ہے۔ اور منافق کثیر کلام قلیل عمل والا ہوتا ہے۔

کلام کو عمل پر فوقیت دینا عیب ہے:

۵۰۴۹:...... میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسعید بن ربیع حاطب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زکریا ساجی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن عبید بن حسان نے ان کو منہال بن عیسیٰ نے ان کو غالب نے ان کو حسن نے انہوں نے کہا کہ۔ کلام کو عمل پر فوقیت دینا عیب ہے۔ اور اعمال کو کلام پر فوقیت دینا عزت وشرف ہے۔

۵۰۵۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر رازی سے انہوں نے سنا ابوعلی روذباری سے وہ کہتے تھے۔ قول کو عمل پر فضیلت دینا نقص وعیب ہے۔ اور عمل کو قول پر فضیلت دینا عزت وعظمت ہے۔

۵۰۵۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے ان کو بشر بن حارث حافی نے وہ کہتے تھے کہ۔ صبر خاموشی ہے یا خاموشی صبر ہے۔ اور متکلم خاموش رہنے والے سے زیادہ متقی نہیں ہوتا مگر وہ عالم آدمی جو کلام کرتا ہے اس کے محل پر اور خاموش رہتا ہے اس کے موقع پر۔

۵۰۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن رازی نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق براح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن فتح سے انہوں نے بشر بن حارث حافی سے وہ کہتے تھے، کہ جب تجھے کلام اچھا لگنے لگے خاموشی اختیار کرلیا کر اور جب تجھے خاموشی اچھی لگنے لگے تو کلام کرنا شروع دیا کر۔

۵۰۵۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا احمد بن سالم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے۔ اللہ کی معرفت رکھنے والے لوگ خاموش رہتے ہیں علم کے ساتھ۔ اور وہ بولتے ہیں اجازت کے ساتھ لہٰذا ان سے فضول کلام ساقط ہو چکا ہے۔

۵۰۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو سلام بن ابومطیع نے ان کو یونس نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ رحم کرے حسن پر بے شک میں البتہ گمان کرتا ہوں کہ وہ کلام کرتے تھے تو طلب ثواب کے لئے اور اللہ رحم فرمائے حضرت محمد بن سیرین پر۔ بیشک میں البتہ گمان کرتا ہوں کہ وہ خاموش رہتے تھے طلب ثواب کے لئے۔

۵۰۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو بشر بن حکم نے میں نے سنا ابو

(۵۰۴۸)......(۱) سقط من (أ)

سعید عبدالملک بن ابوعثمان زاہد سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا علی بن حسن فقیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے کہ حضرت شبلی سے کہا گیا تھا کہ اے ابوبکر مجھے وصیت کیجئے۔انہوں نے فرمایا کہ تیرا کلام تیرا خط ہے تیرے رب کی طرف لہذا تو سوچ لے کہ تو اس میں کیا لکھوا رہا ہے۔

۵۰۵۶:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا ابونصر سے عبداللہ بن علی سے انہوں نے سنا احمد بن عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حسن سے وہ کہتے ہیں کہ سہل بن عبداللہ نے کہا جو شخص گمان کرتا ہے وہ یقین سے محروم ہو جاتا ہے۔اور جو شخص لایعنی کلام کرتا ہے وہ سچ سے محروم ہو جاتا ہے۔اور جو شخص اپنے اعضاء کو اللہ کے حکم کے خلاف استعمال کرتا ہے وہ تقویٰ سے محروم ہو جاتا ہے۔

۵۰۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن علی نسوی سے وہ کہتے تھے کہ۔انسان کا لایعنی کلام کرنا اس کے لایعنی فعل کروانے کا سبب بنتا ہے۔اور انسان کا لایعنی عمل کرنا اس کو با مقصد عمل کے درجات سے گرا دیتا ہے۔

بے مقصد کلام کرنا اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے:

۵۰۵۸:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوالعباس سراج سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا اسماعیل بن حارث سے انہوں نے سنا یعقوب بن اخی معروف سے وہ کہتے تھے کہ کہا تھا حضرت معروف کرخی نے کہ بندے کا لایعنی اور بے مقصد کلام کرنا اس کے لئے اللہ کی طرف سے رسوائی ہے۔

۵۰۵۹:......ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد احمد بن محمد بن خلیل مالینی نے ان کو ابوالحسین اسماعیل بن عمر بن کامل نے ان کو احمد بن مروان نے یہ کہا کہ ہارون نے ان کو احمد بن خالد اجری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معروف کرخی سے وہ کہتے تھے کہ۔آدمی کا لایعنی اور بے مقصد کلام کرنا اللہ کی طرف سے ناراضگی ہے۔

۵۰۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا محمد ابن جعفر بن مطر سے انہوں نے محمد بن جعفر بن رمیس سے انہوں نے سنا محمد بن شجاع سلجی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معروف کرخی نے مجھ سے کہا تھا۔لوگوں کی تعریف کرنے سے اپنی زبان کی تو اس طرح حفاظت کر جیسے تو برائی کرنے سے حفاظت کرتا ہے۔

۵۰۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم نصرآبادی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی سے مصر میں انہوں نے سنا محمد بن ابوعمران سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا معروف کرخی نے کہ تم اپنی زبان کی لوگوں کی تعریف سے ایسے حفاظت کرو جیسے تم ان کی برائی کرنے سے حفاظت کرتے ہو۔

۵۰۶۲:......ہمیں خبر دی ابوسعد سعید بن محمد شعیبی نے ان کو جعفر بن محمد بن حارث نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو یونس نے ان کو اسحٰق بن ابواسرائیل نے ان کو معن بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک راہب سے کہا تھا۔تمہیں کیا ہوا تم بات نہیں کرتے؟ اس نے کہا کہ میری زبان درندہ ہے اگر میں نے اسے چھوڑ دیا تو وہ مجھے کھا جائے گی۔

۵۰۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سعید بن عثمان نے ان کو علی بن عیاش نے ان کو یمان بن عدی نے وہ کہتے ہیں۔کہ عبداللہ بن ابوزکریا ملک شام کے ایک عابد تھے وہ کہتے تھے کہ۔

میں نے خاموشی سے زیادہ بہتر علاج سخت علاج کسی شئی کا عبادت میں سے نہیں کیا۔

۵۰۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن علی فقیہ نے امام شاشی سے ان کو ابوبکر بن ابوداؤد نے ان کو کثیر بن عبید نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو ارطاۃ بن منذر نے انہوں نے کہا کہ تکلف کرنے والے کی تین نشانیاں ہیں۔جس بات کو نہیں جانتا اسی کے بارے بولتا ہے،اپنے سے اوپر والے سے الجھتا ہے۔اور وہ چیز ہاتھ میں لینے کی بات کرتا ہے جس کو پانہیں سکتا۔

چار بادشاہوں کے چار کلمات:

۵۰۶۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ محمد بن منصور سنی ادیب بیہقی نے ان کو امام ابوسہل محمد بن سلیمان نے ان کو ابومحمد دستوائی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یزید نے ان کو حدیث بیان کی یوسف بن تمیم نے ان کو صلت بن مسعود حجازی نے ان کو احمد بن سویہ نے ان کو سلیمان ابوصالح نے ابن مبارک سے ان کو ابوبکر بن عیاش نے وہ کہتے ہیں کہ چار بادشاہ متفق ہیں ایک روم کا بادشاہ دوم فارس کا تیسرا چین کا چوتھا ہندوستان کا انہوں نے چار کلمات ایسے کہے جیسے انہوں نے ایک ہی کمان سے چار تیر نکالے ہیں۔روم کے بادشاہ نے کہا۔

جب میں کوئی بات کہہ دوں تو وہ کلمہ میرا مالک ہوتا ہے اور جب میں نہ کہوں جب تک میں اس کا مالک ہوتا ہوں۔فارس کے بادشاہ نے کہا۔جو بات نہیں کہی میں اس پر زیادہ قادر ہوں اس بات سے جو میں کہہ چکا چین کے بادشاہ نے کہا۔کہ جو بات میں نے نہیں کہی میں اس پر نادم نہیں ہوں گا اور جو بات میں کہہ چکا اس پر بادشاہ نادم ہوا ہندوستان کے بادشاہ نے کہا۔میں حیران ہوتا ہوں اس شخص پر جو ایسا کلمہ بولتا ہے کہ اگر میں اس پر آگاہ ہو جاؤں تو اس کو نقصان دیتا ہے اور میں اس سے درگذر کرلوں تو درگذر کرنا اس کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

۵۰۶۶:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم طلحہ بن علی بن صقر نے بغداد میں ان کو شاکر بن عبداللہ مصیصی نے ان کو عمران بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن حسن سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعتاھیہ سے وہ یہ شعر کہتے تھے اگر تجھے خاموشی اچھی لگتی ہے تو کوئی اچھنبے کی بات نہیں وہ تجھ سے قبل تمام اچھے لوگوں کو اچھی لگتی تھی۔اور اگر تجھے تیری خاموشی پر ایک مرتبہ ندامت ہو بھی جائے تو کوئی بات نہیں۔تم کلام کرنے پر بھی تو باربار نادم ہو چکے ہو۔بے شک خاموشی سلامتی ہے لیکن بسا اوقات کلام کرنا عداوت اور نقصان کا بیج بو دینا ہے جب ایک خسارے کا کام دوسرے خسارے سے جمع ہو جائے تو اس کے ساتھ خسارہ اور تباہی میں اضافہ ہوتا ہے۔

۵۰۶۷:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ شاذان سے انہوں نے سنا جعفر بن محمد خواص سے انہوں نے سنا جنید بغدادی سے وہ کہتے تھے کہ۔خاموشی کی مشقت اٹھانا حق بات کہنے سے زیادہ بہتر ہے۔مجرد اور اکیلا رہنے کی مشقت و تکلیف آسان ہے میل جول کی مداراۃ سے،شہوات پر صبر کرلینا زیادہ آسان ہے۔

نیک لوگوں کے دلوں پر ان کو طلب کرنے کے مقابلے میں۔

۵۰۶۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے اور ابوعمیر نے ان کو حمزہ نے ان کو ابن ابوجملہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن ابوزکریا سے وہ کہتے تھے کہ میں نے بیس سال تک صبر کو اختیار کیا جس کی مشق کی اس سے قبل کہ میں قادر ہوں اس پر جو میں ارادہ کرتا ہوں۔

۵۰۶۹:......فرمایا کہ مجلس میں کسی کی غیبت نہیں کی جاسکتی تھی۔وہ فرماتے تھے اگر تم اللہ کا ذکر کرو گے تو وہ تمہیں غنی کردے گا اور اگر تم لوگوں کا تذکرہ کرو گے تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔

لمبی فکر و سوچ جامع نیکی ہے:

۵۰۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان حناط نے ان کو علی بن عیسیٰ براز نے ان

کومحمد بن حسین نے ان کوعمر بن جریر بجلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو طالب واعظ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا جامع نیکی لمبی فکروسوچ ہے اور خاموشی ہے سلامتی امر باطل اور بیہودہ گوئی میں گھسنا افسوس اور ندامت ہے۔

۵۰۷۱:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسین محمد بن عبد اللہ عزال نے ان کو ابو بکر احمد بن محمد بن حسن ذہبی نے ان کو حبیب بن بشر نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اصمعی سے وہ کہتے ہیں۔ کہا جاتا تھا کہ لوگ تین طرح کے ہیں۔ بلا مشقت فائدہ حاصل کرنیوالے۔ دوسرے سالم رہنے والے۔ تیسرے بکواس کرنے والے ہلاک ہونے والے۔ غانم وہ ہے جو خیر کی بات کہے، اور سالم وہ ہے جو خاموشی اختیار کرے اور سلامت رہے اور شاجب وہ ہے جو بری بات کہے اور اپنے نفس کو ہلاک کرے۔

۵۰۷۲:......ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمٰن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو علی نے ان کو ابو عبید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو النضر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے شیبان سے وہ آدم بن علی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت بلال مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی سے کہتے تھے کہ لوگ تین طرح ہیں۔ سالم۔ غانم۔ شاجب۔ سالم ساکت ہے خاموش رہنے والا۔ غانم وہ ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور شاجب وہ ہے جو بیہودہ بات کرے اور ظلم پر اعانت کرے۔

ابو عبید نے کہا کہ اسی طرح ہے حدیث میں اور شاجب گناہ ہلاکت کرنے والا۔ اور وہ اسی کی طرف رجوع کرتا ہے۔

۵۰۷۳:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے کہ۔ عین ممکن ہے کہ تم اپنے ساتھی کو ایذا نہ پہنچاؤ۔ اور تم کراماً کاتبین فرشتوں کو ایذا پہنچاؤ۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین نے ان کو عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ۔ کہا مروزی نے۔ ان کو حدیث بیان کی ابو الفتح سمسار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو نصر سے یعنی بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا منصور سے وہ کہتے تھے کہ جب اللہ عزوجل نے آدم کو پیدا فرمایا تو فرمایا کہ بے شک میں تیرے منہ کے دو طبقے بنانے والا ہوں جب تجھے کوئی ایسا امر پیش آ جائے جہاں تیرا بولنا حلال نہ ہو تو تم منہ کو بند کر لینا۔ اور میں تیری آنکھوں کے طبقے بنا رہا ہوں جب تیرے سامنے کوئی ایسا امر پیش آ جائے کہ اس کو دیکھنا حلال نہ ہو تو تم آنکھوں کو بند کر لینا اور بے شک میں تیری شرم گاہ کے لئے پردہ بنانے والا ہوں جہاں تیرے لئے حلال نہ ہو اسے نہ کھولنا۔

زبان دل کا دروازہ ہے:

۵۰۷۴:......ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر محمد بن عبد واعظ سے ہراۃ میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن علویہ سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے تھے۔

دل سکینہ کا دروازہ ہے اور زبان دل کا دروازہ ہے جب دروازہ ضائع ہو جائے تو جو چاہے داخل ہو جائے اور جو چاہے خارج ہو جائے۔

۵۰۷۵:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو بکر محمد بن جعفر بن احمد بن موسیٰ مزکی سے انہوں نے سنا ابو النصر بکر بن محمد بن اسحاق بن خزیمہ سے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے انہوں نے سنا حسین بن منصور سے وہ کہتے ہیں کہ حفص بن عبد الرحمٰن نے کہا کہ سعید بن ابو عروبہ کے پاس ایک نوجوان آتے تھے۔ وہ انہیں بہت اچھے لگتے تھے بلکہ اس جوان کی محبت ان کے دل میں بس گئی تھی وہ آتے دیگر لوگوں کے ساتھ بیٹھتے پھر اٹھ کر چلے جاتے۔ سعید سے کوئی بات بھی نہیں پوچھتے تھے کہتے ہیں کہ وہ ایک دن ان کی طرف بڑھے تو سعید بھی اس کی طرف آگے آ گئے اور اس نوجوان کے لئے خوشی کا اظہار کیا۔ پس انہوں نے کہا اے ابو النصر۔ لوکی جب تم نے مطبخ سے لی تم نے کوٹی؟ پس وہ جوان سعید کو لے گیا۔ اور وہ جب ہنستا تھا تو اس کا ہنسنا شدید ہو جاتا تھا وہ شروع ہوا سعید اس کے ہاتھوں کو چھوتے جاتے اور ہنستے جاتے تھے۔ اور کہہ

(۵۰۷۲)......(۱) سقط من (ب) (۵۰۷۳)......(۱) سقط من (أ) (۵۰۷۵)......(۱) فی (أ) عبد الوهاب

رہے تھے (شعر جس کی مندرجہ ذیل مفہوم ہے) نوجوان کی زبان نصف ہے اور نصف اس کا دل ہے۔ پس نہیں باقی رہی مگر صورت گوشت اور خون کی۔ اور کتنے خاموش ہیں جنہیں آپ دیکھتے ہیں جو تجھے اچھے لگتے ہیں اس کی خوبی یا خامی بات کرنے میں مضمر ہے۔

۵۰۷۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالعباس ثقفی سے انہوں نے سنا سہل بن علی سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عبدالسلام بن صالح نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مبارک سے سنا ایک آدمی کو جو بے مقصد بولے چلے جا رہا تھا۔ لہٰذا انہوں نے فرمایا کہ میاں اپنی زبان کی حفاظت کر۔ بے شک زبان بڑی سریع اور تیز ہے انسان کو قتل کرنے میں۔ اور بے شک زبان دل کا ڈاکخانہ ہے یہ مردوں کو اس کے عقل کی رہنمائی کرتی ہے۔

۵۰۷۷:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا اسماعیل بن احمد جرجانی سے انہوں نے سنا محمد بن مسیب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن خبیق سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا یوسف بن اسباط سے وہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے کہا اے شعیب نہ کلام کر تو اپنی زبان کے ساتھ وہ جو تیرے دانت توڑ دے۔

۵۰۷۸:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو ابو ہلال نے ان کو داؤد بن ابوہند نے وہ کہتے ہیں کہا ایاس بن معاویہ نے۔ ہر وہ شخص جو اپنا عیب نہ پہچانے وہ سب سے بڑا بے وقوف ہے۔ ان سے پوچھا گیا اے ابوواثلہ آپ کا عیب کیا ہے بولے۔ کثرت کلام۔ اور کہا کہ ہمیں خبر دی حمیدی نے ان کو سفیان بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمرو بن العاص نے بے شک کلام جب زیادہ ہو جاتا ہے تو سوائے اس کے نہیں کہ وہ چھینک کی مانند ہوتا ہے نہیں معلوم ہوتا کہ اس کا اول یا آخر ختم ہوگا۔

عزت کو کم کرنی والی خصلت:

۵۰۷۹:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن محمد فقیہ نے ہمدان میں ان کو ابوالعباس محمد بن اسماعیل بن مہاب نے ان کو عبید اللہ بن محمد بن خنیس نے ان کو موسیٰ بن محمد نے ان کو عطاء نے ان کو عبداللہ بن خلف جذامی نے ان کو ایوب حیری نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن عبدالعزیز نے محمد بن منکدر سے کون سی خصلت آدمی کے لئے سب سے زیادہ عزت کو کم کرتی ہے؟

فرمایا کہ اس کی کلام کی کثرت اور اس کا اپنے راز افشاء کرنا اور ہر ایک پر یقین کر لینا۔

کم بولنے سے متعلق سلف کا طرز عمل:

۵۰۸۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوسعید حسن بن ازھر بن حارث نے ان کو علی بن حسن ذہلی نے ان کو یعلیٰ بن عبید طنافسی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم محمد بن سوقہ کے پاس ملنے کے لئے گئے انہوں نے کہا اے بھتیجے میں تمہیں حدیث بیان کرتا ہوں ایک حدیث تاکہ تمہیں نفع دے اس نے مجھے بھی نفع دیا ہے کہ حضرت عطا بن ابورباح نے ہم سے کہا تھا۔ بے شک وہ لوگ جو تم سے قبل تھے۔ وہ درج ذیل چیزوں کے علاوہ کلام کرنے کو فضول کلام شمار کرتے تھے ماسوا کتاب اللہ کی تلاوت کے۔ یا امر بالمعروف یا نہی عن المنکر۔ یا آپ بات کریں اپنی معیشت کے بارے میں جس کے سوا تیرے لئے کوئی چارہ کار نہ ہو۔ کیا تمہیں یاد ہے کہ تمہارے اوپر کچھ محافظ مقرر ہے وہ لکھنے والے بزرگ فرشتے ہیں جو دائیں اور بائیں جانب بیٹھے ہیں۔ نہیں بولتا کوئی بات مگر اس کے پاس نگرانی کرنے والا تیار ہے۔ کیا کوئی ایک تمہارا شرم نہیں کرتا کہ اگر اس کا اعمال نامے کا صحیفہ کھولا جائے جو اس کے دن کے پہلے حصے میں لکھا گیا تھا لیکن اس میں اس کی آخرت کے

(۵۰۷۸)..... (۱) فی (ب) اتسمت

بارے میں کوئی شئی نہ۔

۵۰۸۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد سکری نے بغداد میں ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازھر نے ان کو ابوعبدالرحمٰن غلابی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے بعض اصحاب ابن ابوعیینہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کے پاس بیٹھے تھے لہذا ان کے پاس اہل بغداد میں سے ایک آدمی آ گیا انہوں نے اس سے پوچھا کہ تیرے والد کا کیا حال ہے؟ وہ کیسے ہیں؟ میں کثرت کے ساتھ ان کا تذکرہ کرتا رہتا ہوں جب وہ اٹھ کر چلا گیا تو اصحاب حدیث سے کہا توجہ کرو فصل قول کو دیکھو کہ میں نے اس سے کہا ہے کہ بے شک میں البتہ زیادہ کرتا ہوں اس کے ذکر کو۔ حالانکہ نہیں زیادہ کرتا میں اس کے ذکر کو۔

۵۰۸۲:......اور کہا ہے انہوں نے کہ ہمیں خبر دی ہے غلابی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن ثعلبہ حنفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے یاد دہانی کرائی محمد بن مسلم طائفی کو غیر ضروری نظر کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا علاوہ اس کے کہ عبداللہ بن مبارک نے مجھے بات بتائی تھی کہ ان کو بتائی عبدالوہاب بن مجاہد نے کہ ان لوگوں نے اپنے گھر میں اوپر ایک کمرہ بنایا تھا گھر کے دروازے کے سامنے جس کو تیرہ چودہ سال گذر گئے کہ ایک دن میرے والد نے سر اٹھا کر دیکھا تو پوچھا کہ تم لوگوں نے یہ کمرہ یہ بالا خانہ کب بنایا۔

۵۰۸۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو عبید اللہ بن محمد نے ان کو عبدالجبار بن نصر سلمی نے انہوں نے کہا کہ حسان بن ابوسنان ایک بالا خانے کے پاس سے گذرے اور پوچھا کہ یہ کب بنا ہے؟ پھر اپنے آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ تم ایسی چیز کے بارے میں کیوں سوال کر رہے ہو جس کی تمہیں ضرورت نہیں ہے البتہ میں تجھے سزا دوں گا ایک سال کے روزے رکھنے کی پھر انہوں نے سال بھر کے روزے رکھے۔

۵۰۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ کہتے ہیں کہ اس میں جو ہمارے شیخ ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو ابو حفص مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو ابوزید محمد بن حسان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں۔ (شعر جن کا مفہوم یہ ہے۔)

جب تو فارغ ہو آرام کر رہا ہو تو دو رکعت نفل کو پڑھ کر اللہ کا قرب حاصل کرنے کو غنیمت سمجھ۔ اور جب کسی باطل میں بولنے کا ارادہ کرے تو اس کی جگہ اللہ کی تسبیح کر۔ خاموشی کو غنیمت جاننا افضل ہے کسی بات میں منہمک ہونے سے اگرچہ صحیح ہو۔

۵۰۸۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبدالواحد عیسیٰ نے ان کو وریزہ بن محمد حمصی نے ان کو عبداللہ بن عبدالوہاب نے بن محمد خوارزمی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک اکثر مثل بیان کرتے تھے حمید نحوی کے اشعار کے ساتھ غنیمت سمجھ دو رکعتیں تین اشعار ذکر فرمائے مذکورہ صرف فی الحدیث کی جگہ با لحدیث فرمایا۔

۵۰۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے کہا کہ مجھے شعر سنایا ابوالقاسم عبیداللہ بن محمد قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابوالحسن علی بن محمد قاضی رملہ نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے منصور بن اسماعیل فقیہ نے جو ان کا اپنا کلام ہے۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔

خاموشی اختیار کرنے اور اپنے گھروں میں رہنے کی پابندی کرنے میں خیر زیادہ جمع ہے جب تم یہ دونوں کام کرو تو تم کم سے کم روزی پر قناعت بھی کرو۔

(۵۰۸۶)......(۱) سقط من (أ)

فصل:......اشعار سے اپنی زبان کی حفاظت کرنا

مسلمان آدمی کو چاہئے کہ وہ اشعار سے اپنی زبان کی حفاظت کرے خصوصاً ایسے اشعار جن میں کسی کی برائی بیان کی گئی ہو یا فحش اور بے حیائی کی باتیں ہوں یا جھوٹ ہو۔ بہر حال وہ شعر جس میں ان مذکور قبیح چیزوں میں سے کوئی شئی نہ ہو اس کی حیثیت اور حکم عام کلام والا ہے۔ مستحب ہے آدمی کے لئے کہ اس کی کثرت کرنے سے بچے تاکہ وہ اس میں مشغول ہو کر اس کو ترک نہ کر بیٹھے جو آدمی اسے جیسے قرآن مجید کی تلاوت ہے ذکر اللہ سے۔

۵۰۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر انسان کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس کے حق میں اس سے بہتر ہے اسے شعر سے بھرے۔ اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں ابوکریب سے اس نے ابومعاویہ سے اس نے ابوسعید اشج سے اس نے وکیع سے اس نے اعمش سے اس نے اس میں یہ لفظ اضافہ کیا ہے قیحاً یریہ اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۵۰۸۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو زکریا ساجی نے ان کو حارثی نے ان کو ابوہلال راسبی نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اسلام میں (آنے کے بعد) شعر کہے اس حال میں کہ فحش گوئی کرنے والا ہو لہذا اس کی زبان ضائع اور رائیگاں ہے۔

۵۰۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو قزعہ بن سوید باہلی نے ان کو عاصم بن مخلد نے ان کو ابوالاشعث صنعانی نے ان کو شداد بن اوس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شعر گوئی کرے گھر میں عشاء کے بعد اس رات اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبدالقدوس بن حبیب نے ابوالاشعث سے۔

اور ہم نے روایت کی ہے سیدہ عائشہ سے کہ وہ فرماتی ہیں کہ شعر گوئی (جو مذکورہ قبائح سے پر ہو) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ابغض الحدیث تھے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے سخت نفرت تھی۔)

۵۰۹۰:......ہم نے احادیث روایت کی ہیں۔ ان اشعار کے بارے میں جو مباح اور جائز ہیں۔ اور بعض مکروہ ہیں ان روایات کے مطابق جو ہمارے پاس پہنچی ہیں۔ ہم نے ان کو کتاب الشہادت کی چھٹی۔ ساتویں جز میں روایت کیا ہے کتاب السنن میں سے جو شخص ان پر مطلع ہونا چاہے انشاءاللہ وہ اسی کی طرف رجوع کرے۔

۵۰۹۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں جب ابلیس کو زمین پر اتارا گیا تھا تو اس نے پوچھا تھا۔ میرا عمل کیا ہوگا؟ فرمایا سحر اور جادو۔ اس نے پوچھا کہ میرا قرآن کیا ہوگا؟ فرمایا کہ شعر۔ اس نے پوچھا کہ میری کتاب کیا ہوگی؟ فرمایا وشم یعنی جسم کو گود کر اس میں نیل وغیرہ رنگ بھرنا۔ اس نے کہا کہ اس کا طعام کیا ہوگا؟ فرمایا کہ ہر مردار اور وہ جس پر اللہ نام ذکر نہ کیا جائے۔ اس نے پوچھا کہ اس کا پینا کیا ہوگا؟ فرمایا ہر نشہ آور چیز۔

اس نے پوچھا کہ اس کا ٹھکانہ کیا ہوگا؟ فرمایا کہ بیت الخلاء۔ اس نے پوچھا کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا کیا ہوگا؟ فرمایا کہ بازار۔ اس نے پوچھا کہ اس کی آواز کیا ہوگی؟ فرمایا کہ بانسری اور راگ اور گانا بجانا اس نے پوچھا کہ اس کا جال کیا ہوگا؟ فرمایا کہ عورتیں ہوں گی۔

۵۰۹۲:......اپنی اسناد کے ساتھ اس نے کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ سب سے بڑا ربا اور سود عزت کی گالی دینا ہے اور سب سے زیادہ سخت گالی ھجو اور برائی کرنا ہے اور اس کو نقل کرنے والا دو گالی دینے والوں میں سے ایک ہے۔

۵۰۹۳:......اپنی اسناد کے ساتھ اس نے کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ان کو قتادہ نے ایک آدمی نے ایک قوم کی ھجو اور اشعار میں برائی کی تھی حضرت عمر بن خطاب کے زمانے میں وہ آدمی آیا اور حضرت عمر نے اس پر اجازت طلب کی۔ لہذا حضرات عمر نے فرمایا کہ۔

پس حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کی زبان یا کلام تمہارے واسطے ہے۔ اس کے بعد اس آدمی کو بلایا۔ اور فرمایا کہ بچاؤ تم اپنے آپ کو اس بات سے کہ پیش کرو تم اس کے لئے وہ جو میں نے کہا ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ میں نے کہا ہے تیرے لئے لوگوں کے سامنے تاکہ دوبارہ پھر یہ کام نہ کرے۔

۵۰۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کامل نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو شعبہ نے ان کو عون نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابور جا سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان اپنے اپنے عہد میں اشعار میں کسی کی برائی بیان کرنے والے کو سزا دیتے تھے۔

۵۰۹۵:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد وفا نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان بن عبدالرحمٰن نے ان کو اعمش نے عمرو بن مرہ سے ان کو یوسف بن ماھک نے ان کو عبید بن عمیر نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے بڑا جھوٹا وہ ہے جو کسی کی ھجو اور برائی اشعار میں کہے کیونکہ وہ اس طرح کر کے پورے قبیلے کو برا بنا دیتا ہے۔ اور کسی کو اس کے باپ سے نفی کر دیتا ہے۔ کسی کی ماں پر تہمت لگا دیتا ہے۔

فصل:.......جو چیز ایک مسلمان آدمی کے شایان شان ہے وہ یہ ہے کہ وہ گانے سے اپنی زبان کی حفاظت کرے

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

و من الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ.

بعض لوگ وہ ہیں جو جھوٹی بات کرتے ہیں تا کہ اللہ کے راستے سے گمراہ کریں۔

۵۰۹۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو صفوان بن عیسیٰ نے ان کو حمید خراط نے ان کو عمار بن بن ابو معاویہ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابوالصھباء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں کہ اس سے کیا مراد ہے۔

و من الناس من یشتری لھو الحدیث.

تو مسعود نے فرمایا اللہ کی قسم اس سے غنا اور گانا مراد ہے۔

۵۰۹۷:.....ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب السنن میں سند عالی کے ساتھ اور ہم نے روایت کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا اس سے مراد گانا ہے اور اس کے مشابہات۔

گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے:

۵۰۹۸:.....ہمیں خبر دی ابوالعباس بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو ابوخیثمہ نے اور عبید اللہ بن عمر نے ان کو غندر نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے ان کو حماد نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ گانا دل میں نفاق کو اگاتا ہے۔

۵۰۹۹:.....کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوخیثمہ نے ان کو ابن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو حماد نے ان کو ابراہیم نے ان کو عبداللہ نے اسی کی مثل اور تحقیق یہ مذکورہ روایت کی گئی ہے مسند۔ غیر قوی اسناد کے ساتھ۔

۵۱۰۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے علی بن حمشاد نے ان کو محمد بن صالح الشج نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوعلی رفا نے ان کو محمد بن صالح الشج نے ان کو عبداللہ عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو ابراہیم بن طھمان نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ گانا دل میں نفاق (منافقت) کو اگاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔

۵۱۰۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو ابومعمر نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی جانور پر سوار ہوتا ہے اور بسم اللہ نہیں پڑھتا شیطان اس کے پیچھے سواری پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تو گنگنا اور وہ اگر صحیح نہ گا سکے تو اسے کہتا ہے کہ تو اس کی تمنا کر۔

۵۱۰۲:.....کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے ابوخیثمہ نے ان کو بشر بن سری نے ان کو عبدالعزیز بن ماجشون نے ان کو عبداللہ بن دینار نے وہ کہتے ہیں حضرت ابن عمر گذر رہے تھے دیکھا تو ایک چھوٹی لڑکی گانا گا رہی تھی۔ فرمانے لگے کہ شیطان اگر کسی ایک کو چھوڑتا تو البتہ اس کو چھوڑ دیتا۔

۵۱۰۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو حسین بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے۔ البتہ ضرور پا لیا جائے گا ایک تمہارا جو چت لیٹا ہوگا پھر ایک ٹانگ اٹھا کر دوسری پر رکھ لے گا پھر اونچا کرے گا

اپنے گانے کی آواز کو اور چھوڑ دے گا قرآن مجید کو۔

۵۱۰۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو علی بن عبدالرحمٰن بن عیسیٰ بن مانی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن مسعود نے اللہ کے اس قول کے بارے میں **ومن الناس من یشتری لھو الحدیث**. اور بعض لوگوں میں سے وہ ہے جو خرید کرتا ہے کھیل کی بات۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا مراد ہے کہ کوئی آدمی لونڈی خرید کرتا ہے جو اس کو رات دن گا کر سنائے۔ (گانا مراد ہے۔)

۵۱۰۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو حدیث بیان کی عبداللہ بن داؤد نے قاسم بن سلمان سے ان کو شعبی نے۔ **لعن المغنی المغنی له** ۔لعنت کی گئی ہے گانے والے پر اور اس پر جس کے لئے گانا گایا گیا۔ (یعنی گانے والا اور گانا سننے والا دونوں پر لعنت ہے۔)

۵۱۰۶:......انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے حسین نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو ان کے والد نے اور احمد بن منیع نے ان کو مروان بن شجاع نے ان کو عبدالکریم جزری نے وہ کہتے ہیں کہ جب تم دیکھو کہ فلاں آدمی مسجد کو خیر باد کہہ چکا ہے اور گانے اور پینے کی محفل آباد کر چکا ہے اس کے بارے مت پوچھو۔ (یعنی اس کی خیر صلاح مت پوچھو۔)

آدمی کے گانا گانے کی وجہ سے عورت اس کی طرف مشتاق ہوتی ہے:

۵۱۰۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو احمد بن ابراہیم بن کثیر نے ان کو ابواسحاق طلقانی نے ان کو فضل بن موسیٰ نے ان کو داؤد بن عبدالرحمٰن نے ان کو خالد بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ سلیمان بن عبدالملک کے لشکر میں تھے۔ انہوں نے رات کو گانے کی آواز سنی تو صبح ان کے پاس بندہ بھیج کر ان کو طلب کر لیا۔ اور ان سے کہا کہ بے شک گھوڑا جب ہنہناتا ہے تو اس کے پاس گھوڑی ضرور چل کر آتی ہے۔ اور بے شک نر اونٹ البتہ جھومتا ہے بڑبڑاتا ہے تو اس کے لئے اونٹنی جفتی کی خواہش کرتی ہے۔ اور بے شک بکرا (چھیلا۔البتہ) بڑبڑاتا ہے تو مادہ بکری اس کی طرف مائل ہوتی ہے۔ اور بے شک آدمی البتہ گاتا ہے سر لگاتا ہے تو عورت اس کی طرف مشتاق ہوتی ہے۔ اس کے بعد حکم دیا کہ ان کو خصی کر دو۔ لہذا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سفارش کی کہ یہ مثلہ ہوگا (ناک کان کاٹ کر عیب دار کرنا) جو کہ حلال نہیں ہے لہذا خلیفہ سلیمان بن عبدالملک نے ان کو چھوڑ دیا (تنبیہ کرنے کے بعد۔)

۵۱۰۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو حصین بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے فرمایا:

الغناء رقیة الزنا

گناہ زنا کا منتر ہے۔

گانا زنا کی دعوت:

۵۱۰۸:......مکرر ہے ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو ابراہیم بن محمد رفدی نے ان کو ابو عثمان لیثی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا یزید بن ولید ناقص نے۔ اے بنی امیہ تم بچاؤ اپنے آپ کو گانے سے بے شک وہ حیا کو کم کرتا ہے اور شہوۃ میں زیادتی کرتا ہے اور مروۃ و لحاظ داری کو گراتا اور ڈھا دیتا ہے اور یہ شراب کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اور وہی کام کرتا ہے جو کام نشہ کرتا ہے۔ اور اگر تم ضروری یہ کام کرتے بھی ہو تو تم عورتوں کو اس سے دور کر دو بے شک گانا زنا کی دعوت دیتا ہے۔

۵۱۰۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو محمد بن فضل ازدی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک عرب رات کو کسی کے ہاں مہمان بنا اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی۔ جب رات چھا گئی تو اس نے گانا گانے کی آواز سنی تو گھر کے مالک سے کہا کہ اس کو مجھ سے روک دو۔ اس نے کہا کہ اس میں سے آپ کیا ناپسند کرتے ہیں؟ عرب نے کہا کہ بے شک گانا ایک اضافہ ہے اضافی گناہوں میں سے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میری یہ بیٹی اس کو سنے اگر آپ اس کو روکتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں تیرے گھر سے نکل جاتا ہوں۔

شیخ احمد رحمہ اللہ نے فرمایا۔ کہ گانا گانے کو چھوڑ دینا اور اس کے سننے سے گریز کرنا بہتر ہے بوجہ اس کے کہ یہ تمام مذکور سلف رحمہم اللہ اسی طرف گئے ہیں۔ پھر دیکھا جائے گا کہ اگر گانے کے اشعار ممنوع ہیں برے ہیں تو حرام ہے یہ اس لئے ہے کہ یہ الفاظ ہیں غیر حلال جنس کے جیسے لڑکے وغیرہ۔ یا جنس غیر حرام حلال جنس سے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ اس کو نکالا ہے اس لئے کہ اس میں حرام کا دھوکہ ہے یا حرام پر جری کرنا ہے اندر اسی آیت کے تحت داخل ہے۔

و لا تعاونوا علی الا ثم والعدوان.

نہ تعاون کرو گناہ اور سرکشی پر۔

اگر گانا شعر کے ساتھ ہو جو حلال مجلس میں کہے گئے ہوں نہ کہ کسی خاص غلط محفل کے تو اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے۔

۵۱۱۰:......اور تحقیق ہم نے روایت کیا ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے (والد محترم) سیدنا ابوبکر صدیق میرے پاس تشریف لائے جب کہ میرے پاس دو لڑکیاں بیٹھی تھیں انصاریوں کی لڑکیوں میں سے دونوں گانا گا رہی تھیں ان اشعار کے ساتھ جو جنگ بعاث والے دن انصار نے کہے تھے۔ سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ وہ گانے والیاں نہیں تھیں ابوبکر صدیق نے فرمایا کیا شیطانی سہریں یا گانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ہو رہے ہیں؟ اور یہ عید کا دن تھا۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر ہر قوم کی ایک خوشی اور عید ہوتی ہے یہ ہماری عید ہے۔

۵۱۱۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اور بخاری مسلم نے ان کو نقل کیا ہے صحیح میں ابو اسامہ کی روایت سے۔

ایک صورت میں بچیوں کے لئے گانے کی رخصت:

۵۱۱۲:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن اسماعیل قاری نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو عبداللہ بن عبدالجبار جابری نے ان کو عبداللہ بن حمید نے وہ کہتے ہیں سوال کیا میرے والد نے زہری سے اور میں سن رہا تھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گانا گانے کے بارے میں رخصت تھی؟ یا رخصت ہے؟

تو امام زہری نے فرمایا جی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اچانک آپ نے ایک لڑکی کو دیکھا جس کے ہاتھ میں دف تھی اور وہ گانا گا رہی تھی، اس نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو ڈرنے لگی اور گھبرانے لگی اور شعر پڑھتے ہوئے کہنے لگی۔ (اشعار کا مفہوم یہ ہے۔)

اے سوار جو اپنے پالان پر براجمان ہے کیوں نہیں اترا تو دار عبد مناف میں۔ گم پائے تجھے تیری ماں اگر تو ان کی دار میں اترتا تو وہ تجھے روک دیتے ظلم وستم سے اور سرکشی سے۔

گانا گانے والے کی شہادت:

۵۱۱۳:......ہم نے روایت کی ہے صحابہ کی جماعت سے سر کے ساتھ انکا اشعار کہنا۔

یہ وہ اشعار ہوتے تھے جو اشناد (معنوی طور پر غلط میں حرام نہیں ہوتے تھے) بلکہ حلال ہوتے تھے۔اوران کے ساتھ سر لگانا یا ترنم کے ساتھ پڑھنا بعض اقات میں ہوتا تھا۔بعض اوقات میں نہیں ہوتا تھا۔اگر ان کے ساتھ گانا گایا ہوتا تو (اسلام میں) گانے کو ایک صنعت کے طور پر لیا گیا ہوتا۔جس کو اپنایا جاتا۔اور اس پر عمل ہوتا۔اوران میں ہر صحابی کی طرف کوئی گانا منسوب ہوتا اور اسی کے نام سے مشہور ہوتا۔

پس تحقیق فرمایا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ گانا گانے والے کی شہادت جائز نہیں ہے۔ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ گانا مکروہ کھیل ہے جو کہ باطل کے مشابہ ہے۔اور بے شک جس شخص نے بھی یہ کام کیا وہ حماقت و بے وقوفی کی طرف منسوب ہوا۔اور مروت اور اخلاقی گراوٹ کی طرف منسوب ہوا اور جس نے اس پیشے کو اپنے لئے پسند کیا بے عزت ہوا۔اگر چہ واضح تحریم کے ساتھ حرام نہ بھی ہو۔

شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔اگر اس طرح اشعار گانے کو ہمیشہ نہ کرے مگر اس پر اوتار پیٹے (ڈھولک دف وغیرہ آلات موسیقی استعمال کرے) تو یہ کسی حال میں بھی درست نہیں ہے۔ناجائز ہے۔کیونکہ گانے کے بغیر بھی یہ آلات بجانا ناجائز ہے۔

۵۱۱۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے ان کو ابن وہب نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو حاتم نے ان کو مالک بن ابومریم نے ان کو عبدالرحمٰن بن غنم اشعری نے ان کو رسول اللہ نے کہ انہوں نے فرمایا۔البتہ ضرور کچھ لوگ میری امت میں سے شراب پئیں گے۔

اس کو اس نام کے علاوہ کوئی نام دیں گے اوران کے سروں پر گانے بجانے کے آلات پیٹے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو زمین میں دھنسا دیں گے اوران میں بعض کو بندر اور بعض کو سور بنا دے گا۔

۵۱۱۵:......ہم نے روایت کی ہے اس معنی میں عطیہ بن قیس سے ان کو عبدالرحمٰن بن غنم نے ان کو ابو عامر نے ان کو ابو مالک نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ ضرور ہوں گے میری امت میں وہ لوگ جو حلال سمجھیں گے ریشم کو اور شراب کو اور گانے بجانے کے آلات کو۔اس کے بعد وہ ذکر کیا جو ان کے بعض پر ہوگا غصہ اللہ کی ناراضگی۔اور بعض پر شکلیں بدل جانا۔اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا ہے بخاری صحیح میں۔

۵۱۱۶:......پس ہم نے روایت کی ہے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا۔

بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے اوپر حرام کر دیا ہے شراب کو اور جوئے کو اور الکوبۃ کو یہ طبل اور ڈھولک ہے۔یا بڑا ڈھول۔

۵۱۱۷:......اور یہ حدیث روایت کی گئی ہے عبداللہ بن عمرو کی حدیث سے اس میں متن اور عود کا اضافہ کیا ہے۔ابن اعرابی نے کہا ہے کہ عنین کہتے ہیں عنین پیٹنا جس کو حبشی زبان میں طنبورہ کہتے ہیں۔(ان سب سے مراد بجانے کے آلات ہیں۔)

۵۱۱۸:......اور ہم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن عمر سے ان کا قول۔کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے حق کو نازل کیا تاکہ وہ اس کے ذریعے باطل کو ختم کرے اور اس کے ساتھ کھیل کو اور منتر کو اور ''زمارات'' مزامیر۔اور ''کنارات'' کو باطل کردے اور مزامر یا مزاھر ان لکڑیوں کو کہتے ہیں جس کے ساتھ ڈھول پیٹا جاتا ہے۔اور کنارات کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ دف ہیں یعنی ڈھولک یعنی چھوٹا ڈھول۔

۵۱۱۹:......اور ابن اعرابی نے کہا ہے کہ ''کوبہ'' کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ طبل اور ڈھول ہے۔اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوبہ ''نردہ'' ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ''بربط'' ہے یہ وہ ہے جو میں نے کتاب الغربین میں پڑھا ہے۔

۵۱۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومسلم عبدالرحمٰن بن مہران حافظ زاہد نے ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن حسن بن قتیبہ نے

ان کو اسماعیل بن اسرائیل صاحب اللولو، نے ان کو عمرو بن ابوعثمان ساقی نے ان کو ابوالملیح حسن بن عمر نے ان کو میمون بن مہران نے ان کو نافع نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عمر کے ساتھ تھا ایک سفر میں۔ انہوں نے کہیں سے زمار بجانے کی آلے کی یا موسیقی کی آواز سنی تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے کانوں پر رکھ لئے اور علیحدہ ہو گئے ایک طرف جہاں اس کی آواز نہ آئے۔ اور انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے جب اسی کی مثل آواز سن لیتے تھے۔ عبداللہ بن جعفر اس روایت کی متابع روایت لائے ہیں۔

جعفر رقی روایت کرتے ہیں ابوالملیح سے۔ پھر ہم نے روایت کی ہے حدیث سلیمان بن موسیٰ سے اور مطعم بن مقدام سے وہ نافع سے اور حضرت نافع نے کہا کہ ہم نے نکاح کے لئے دف بجانے کی رخصت ذکر کی ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دف یا ڈھول پیٹنا دو مقاصد کے لئے ہوتا ہے ایک تو ہوتا ہے گانا گانے کے لئے (اس کا مقصد کھیل اور لھو ہے) یہ ناجائز ہے۔ اور دوسرے دف یا ڈھول پیٹنا ہوتا ہے نکاح کے لئے یعنی نکاح کے اعلان کے لئے اور اس کی تشہیر کے لئے یہ بھی جائز ہے (لیکن واضح رہے کہ اس موجودہ دور میں شادی یا نکاح کے موقع پر جو ڈھول یا دف بجائے جاتے ہیں اس بجانے کا مقصد اعلان نکاح یا تشہیر نکاح ہرگز نہیں ہوتا بلکہ وہ تو دیگر ذرائع سے ہو چکا ہوتا ہے یہ محض کھیل تماشے کے لئے ہوتا ہے اس لئے یہ ناجائز ہے خلاف سنت ہے۔ اور حرام ہے۔ مترجم)

اسی طرح ڈھول بجانا کسی مجاہدوں اور غازیوں کو کوچ کرنے کی اطلاع دینے کے لئے ہوتا ہے۔ یا حجاج کی روانگی کی اطلاع کے لئے یا اترنے کی اطلاع کے لئے۔ یا عید وغیرہ کی اطلاع کے لئے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب لہو لعب کے لئے اور کھیل تماشے کے لئے نہیں ہے لہذا ممنوع نہیں ہے۔ اور جہاں یہ آلات بجانا محض کھیل تماشے کے لئے ہوگا وہ ممنوع ہوگا۔

شیخ حلیمی نے فرمایا۔ خبردار بے شک ڈھول پیٹنا جب حلال ہے تو مردوں کے لئے حلال ہے۔ اور دف اور ڈھولک بجانا صرف عورتوں کے لئے حلال ہے۔ اس لئے کہ اصل میں یہ عورتوں کے کاموں میں سے ہے۔

۵۱۲۱:...... تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے عورتوں کے ساتھ مشابہت بنانے والے مردوں پر۔

۵۱۲۲:...... فرمایا کہ بہرحال تصفیق کرنا (تالیاں پیٹنا) وہ مکروہ ہے مردوں کے لئے اس لئے کہ وہ ان چیزوں میں سے ہے جس کے ساتھ عورتوں کو مخصوص کیا گیا ہے۔ اور مردوں کو منع کر دیا گیا ہے۔ عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی وجہ سے جیسے مردوں کو ریشم پہننے سے منع کر دیا گیا ہے اور زعفران رنگ کے کپڑے پہننے سے منع کر دیا گیا ہے۔

۵۱۲۳:...... بہرحال رہا رقص کرنا (اور ناچنا) اگر اس میں تکسر نہ ہو تخنث نہ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (تکسر کا مطلب ہے ٹوٹ جانا) اور تخنث کا مطلب ہے خمار ہونا عورتوں کی طرح باتیں کرنا۔ اگر یہ کیفیات ہوں تو ناجائز ہے۔ (مترجم) اس بارے میں روایت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید سے فرمایا تھا تو ہمارا مولیٰ ہے تو انہوں نے حجل کی حجل وہ یہ ہوتی ہے کہ ایک پیر اٹھا کر دوسرے کے قریب لانا یا او پر رکھنا فرح اور سرور کی وجہ سے۔

اور آپ نے جعفر سے فرمایا تھا۔ تم سیرت وصورت میں میری طرح ہو لہذا تم حجل کرو۔

اور حضرت علی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا تم مجھ سے ہو اور میں تجھ سے ہوں لہذا تم حجل کرو۔

(حجل کا مطلب ہوتا ہے ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پاؤں پر چلنا یا اچھلنا) (اور قفز کا مطلب بھی ہے کودنا) مترجم۔

گانا وغیرہ امور کہاں حلال ہیں؟ کہاں حرام ہیں؟ اور دیگر متعلقات کی تحقیق

بہرحال ڈنڈی یا چوگان کا استعمال۔ وہ محض وزن شعر کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور سر کو توڑنے یا منقطع کرنے کی طرف فقط۔ اس کا استعمال

راگ یا گانے سے نہیں ہوتا اور نہ ہی غافل کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اکیلے اور انفرادی طور پر وہ ان چیزوں میں سے نہیں ہے جس کے ساتھ کانوں کو اور سماعت کو لذت حاصل ہو۔ اور نہ ہی سماعت کو ان میں رغبت ہوتی ہے۔ مگر موسیقی کی اور مزمار کی اور بجانے کے آلے کی آواز ایسی نہیں ہوتی بلکہ وہ اس سے مختلف ہوتی ہے کیونکہ اس سے مقصود راگ ہوتا، آواز کو اچھا کرنا ہوتا۔ اور خوشی وسرور میں لانا ہوتا ہے۔ اور مقصود غفلت و مشغولیت ہوتا ہے۔ اور سماعتیں اس کے ساتھ لطف اندوز ہوتی ہیں۔ اگر چہ اس کے ساتھ قول اور الفاظ نہ بھی ہوں۔ جب کہ چوگان کے ساتھ ضرب اس کے سیدھے حصے پر ہوتی ہے یہ ضرب اور ہتھوڑی کے ساتھ پلیٹ یا تھالی پر ضرب برابر ہیں۔

شیخ حلیمی اور گانے کی حلت وحرمت کی تحقیق

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ہر گانا خواہ وہ حلال ہو یا حرام وہ باطل ہے۔

ایسی چیز ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف قربت نہیں ہے۔ اور اس میں یہ صلاحیت بھی نہیں ہے کہ اس کے ساتھ اللہ کے قرب کا ذریعہ ہو سکے۔ گانے کی یہی صفت ہے۔ بس ہاں یہ بات ضرور نہیں ہے کہ جس چیز کو باطل کا نام دیا جائے وہ حرام ہو۔ مثال کے طور پر چوگان یعنی بلے وغیرہ کے ساتھ کھیلنا باطل ہے۔ مگر مکروہ یا حرام نہیں ہے۔ اسی طرح کشتی لڑنا اور لڑ کر ایک دوسرے کو گرانا پچھاڑنا مکروہ یا حرام نہیں ہے۔ اس بارے میں شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل سے کلام کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اگر مباح یعنی جائز گانے کے ساتھ کوئی صحیح غرض شامل ہو جائے تو اس وقت وہ گانا باطل نہیں رہے گا مثال کے طور پر کسی آدمی کو وحشت اور خوف اور ڈر کی بیماری ہے۔ یا کوئی ایسی بیماری جو انسان کی فکر اور سوچ کو لاحق ہے اور کوئی حکیم حاذق اور ماہر ڈاکٹر یہ مشورہ دیتا ہے کہ اس کا علاج اور سکون دوری اور ناخوشی کو دور کرنا ہے یہ گانا گائے تاکہ اس کو فرحت وسرور حاصل ہو اس کے ذریعے۔ تو اس کا سینہ کھل جائے گا۔ ایسی صورت میں اس سے باطل کا نام اٹھ جائے گا اس حالت میں اس سے، بلکہ اس کے ساتھ حق کا نام اولیٰ ہوگا۔ فرمایا اس کی مثال ایسی ہے کہ کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ حداء بھی غنا اور گانے کی ایک قسم ہے۔ اور یہ راگ گانے اور سر کے ساتھ اونٹوں کو ہانکنا اور چلانا۔ (مترجم)

لیکن جب اس میں معقول فائدہ تھا وہ تھا اونٹوں کو خوش کرنا اور ہمت دلانا سفر کرنے کے لئے، تو اس سے باطل کا نام زائل ہو گیا لہذا اسی طرح جس چیز کے ساتھ نفس انسانی کی اور فکر انسانی کی اصلاح مقصود ہو گی وہاں بطریق اولیٰ اس سے باطل کا نام زائل اور ختم ہو جائے گا۔

شیخ احمد کا قول:

شیخ احمد نے فرمایا۔ اسی مذکورہ تحقیق وتوضیح کی بنیاد پر اگر کوئی آدمی اہل نسک میں سے ہو اہل عبادت ہو اس پر ان کے احوال میں سے کوئی حال اس پر غالب آجائے۔ جیسے خوف ہے۔ امید ہے۔ محبت ہے۔ شوق ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو وہ گانا گاتا ہے۔ جیسے کہا گیا ہے اس کے حال کی مثال میں بعض اقات میں۔ اس کے ساتھ وہ جس خاص کیفیت سے دو چار ہے خوف وغیرہ سے۔ جس میں برے خاتمے یا برے انجام کا خوف ہے جیسے پہلے گذر چکا ہے۔ یا حزن وغم ہے اس کے سابقہ اور گذشتہ ایام کی وجہ سے یا شوق ہے ان چیزوں کی طرف جو اللہ نے آخرت میں اپنے بندوں کے لئے تیار کر رکھی ہیں۔ یا خوش ہوتا ہے ان چیزوں سے یا نصوص سے جو اس بارے میں کہی گئی ہیں۔ ان بعض کے مقابلے میں جو اس کے مشابہ و مقابل میں خوف اور حزن ہے۔ (تو اس کا کوئی ایسا علاج کرنا جس سے) اس کا حال معتدل ہو جائے خوف سے اور امید سے۔ غم سے اور خوشی سے۔ جس سے اس کو وہ کیفیت حاصل ہو جائے جس سے اس کو اطاعت کی توفیق میسر ہو۔ اور وہ محفوظ ہو جائے اس برے انجام سے۔ جس کا خوف رہتا ہو۔ یا کم سے کم اس سے عبادت میں جو اس سے کوتاہی واقع ہوتی ہے۔ لہذا اس امت کے سلف کی ایک جماعت نے (ایسا علاج) کیا ہے۔ اور نہیں مکروہ قرار دیا انہوں نے مگر اس شخص کے لئے جو ان مذکورہ وجوہ سے خارج ہو اور ان وجوہ سے جو اسی کے مفہوم میں اور معنی میں ہیں۔

۵۱۲۴:......کہا ہے شیخ نے۔اور اس میں جو میں نے پڑھا ہے ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی رحمہ اللہ کے سامنے۔انہوں نے کہا کہ میں نے پوچھا تھا امام ابوسہل محمد بن سلیمان سے سماع کے بارے میں۔انہوں نے فرمایا کہ سماع اہل حقائق کے لئے مستحب ہے۔اور اہل ورع وتقویٰ کے لئے مباح ہے۔اور فاسقوں کے لئے اور جو اس کو از راہ تکبر سنتے ہیں ان کے لئے مکروہ ہے۔

۵۱۲۵:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابوحفص مستملی عمر بن حفص ہمدانی نے ان کو ابوکریب نے ان کو محمد نے یعنی ابن اسحاق نے ان کو عبداللہ نے یعنی ابن مثنی بن انس بن مالک نے ان کو ان کے چچا ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا انس بن مالک سے وہ فرماتے تھے۔براء بن مالک خوبصورت آواز والا جوان تھا بعض سفروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رجز پڑھتا تھا۔(خاص قسم کے اشعار) ایک مرتبہ وہ رجز یہ کہہ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اچانک وہ عورتوں کے قریب سے گذرا یا قریب ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچانا تم اپنے آپ کو شیشے کے برتنوں سے۔دو مرتبہ فرمایا۔راوی کہتے ہیں کہ وہ رک گیا محمد بن اسحٰق نے کہا کہ۔مکروہ ہے کہ عورتوں کو ایسی آواز سنائی جائے ابوحفص نے کہا کہ یہ بڑی جلیل القدر حدیث ہے۔

فصل:......جن چیزوں سے زبان کی حفاظت لازم ہے ان میں ایک ہے باپ دادے پر فخر کرنا ہے خصوصاً دور جاہلیت میں گذرے ہوئے اور ان کو بہت بڑا قرار دینا یہ باپ دادے پر فخر کرنا حرام ہے۔

اس لئے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلنا کم شعوباً وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عنداللّٰہ اتقاکم.

اے لوگو بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ اور ہم نے تمہاری مختلف شاخیں اور قبیلے بنائے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو بے شک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقویٰ والا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں خبر دی ہے کہ تمام انسانوں کا اصل ایک ہے باقی وہ ایک دوسرے پر فضیلت تقویٰ کی بنیاد پر رکھتے ہیں۔ تا کہ واضح ہو جائے کہ ان میں سے بعض کے لئے بعض پر کوئی فخر نہیں ہے۔

۵۱۲۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو حفص بن ہشام بن سعد نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک اللہ عزوجل نے دور کر دیا ہے تم سے جاہلیت کا عیب اور آباءواجداد پر فخر کرنا۔ مؤمن متقی پرہیز گار ہے۔ اور کافر شقی اور محروم ہے تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم کو اللہ نے مٹی سے بنایا ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ وہ باپ دادوں پر فخر کرنے سے باز آجائیں جو جاہلیت میں تھا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے تخلیق کو تبدیل کر کے بنا دینا جو بدبو کو دفع کر دے۔

۵۱۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔

بے شک اللہ تعالیٰ ختم کر دیا ہے تم سے جاہلیت کے عیب کو اور باپ دادے پر فخر کرنے کو تمام لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنا ہے مؤمن متقی ہے اور کافر محروم ہے لوگوں کو چاہئے کہ وہ مردوں پر فخر کرنے سے باز آجائیں۔ وہ کوئلے ہیں جہنم کے کوئلوں میں سے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہوگا تخلیق کو بدل دینا۔

۵۱۲۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم طبرانی نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے۔ پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اور اسی کے مفہوم کے ساتھ۔

۵۱۲۹:......ہمیں خبر دی ابوطالب عمر بن ابراہیم بن سعد وقاجی بغدادی نے مکہ میں۔ ان کو خبر دی ابومحمد بن ساسی نے ان کو ابومسلم نے ان کو حجاج نے ان کو ہشام نے ان کو ایوب نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ تم لوگ ان باپ دادوں کے ساتھ فخر نہ کیا کرو جو جاہلیت میں مر چکے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ وہ بت جو ناک کے بل لڑھکائے جائیں وہ تمہارے ان باپ دادوں سے بہتر تھے جو جاہلیت میں مر گئے ہیں۔

ابوداؤد طیالسی نے اس کا متابع بیان کیا ہے ہشام سے۔

۵۱۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق حربی نے ان کو بشر بن آدم نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ خطبہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اور فرمایا اما بعد۔ اے لوگو بے شک اللہ عزوجل نے تم سے جاہلیت کا عیب اور باپ دادوں پر فخر کرنے کو ختم کر دیا ہے لوگ دو طرح کے ہیں۔ مؤمن متقی کریم

ہے اور کافر محروم ذلیل ہے لوگ سب کے سب اولاد آدم ہیں اور اللہ نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔

سلسلۂ نسب بتانے سے متعلق حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

۵۱۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے اور علی بن زید بن جدعان نے دونوں نے کہا کہ حضرت سعد بن ابووقاص اور سلمان فارسی کے درمیان کوئی بات تھی (ناراضگی وغیرہ یا مذاق کی) محفل میں دونوں بیٹھے تھے۔ حضرت سعد نے کسی اور سے کہا اے معمر ذرا اپنا نسب کا سلسلہ بیان کیجئے اس نے اپنا نسب بتا دیا۔ پھر انہوں نے ایک اور آدمی سے کہا کہ آپ اپنا سلسلۂ نسب بیان کیجئے، اس نے بھی بیان کر دیا۔ اس کے بعد ایک اور سے کہا اسی طرح پوچھتے پوچھتے حضرت سلمان فارسی تک پہنچ گئے تو فرمایا کہ اے سلمان آپ بھی اپنا سلسلۂ نسب بتائیے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں اسلام میں تو اپنا باپ نہیں جانتا۔ ہاں میں سلمان ابن اسلام ہوں۔ اس بات کی حضرت عمر کو شکایت کی گئی تو انہوں نے سعد سے ملاقات کر کے کہا سعد ذرا اپنا سلسلۂ نسب بتائیے۔ سعد نے کہا امیر المؤمنین میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ گویا کہ حضرت سعد سمجھ گئے تھے (کہ سلمان نے شکایت کر دی ہے) حضرت عمر نے سعد کو نہیں چھوڑا حتیٰ کہ اس نے اپنا نسب بیان کیا۔ اس کے بعد ایک اور آدمی سے نسب پوچھا۔ اسی طرح پوچھتے پوچھتے حضرت سلمان تک پہنچے تو ان سے بھی حضرت عمر نے پوچھا کہ اے سلمان آپ اپنا سلسلۂ نسب بتائیے۔ اس نے کہا کہ اللہ نے مجھ پر اسلام کے ساتھ انعام فرمایا ہے لہذا میں سلمان ابن اسلام ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ قریش اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ (میرے والد) خطاب جاہلیت میں ان میں سے زیادہ عزت دار تھے (مگر سن لو کہ) بے شک عمر ابن اسلام ہے، بھائی ہے سلمان بن اسلام کا۔ خبردار اگر نہ ہوتی (ایک بات) تو میں تمہیں ایسی سزا دیتا جس کو زمانہ سنتا (تمام شہروں والے سنتے) کیا تم جانتے نہیں؟ (یا یوں کہا) کیا تم نے سنا نہیں؟ کہ ایک آدمی نے اپنی نسبت جاہلیت کے نو باپوں کی طرف کی تھی وہ خود ان میں سے دسواں جہنم میں ہو گیا تھا اور دوسرے آدمی نے اپنی نسبت صرف ایک آدمی کی طرف کی تھی اسلام میں، اور اس سے اوپر والوں کو چھوڑ دیا تھا اور وہ جنت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جو آگے مذکور ہے۔)

۵۱۳۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو احمد بن حاتم طویل نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو حمید کندی نے ان کو عبادہ بن نسی نے ان کو ابوریحانہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

جو شخص اپنی نسبت نو کافر باپوں کی طرف کر کے ان کے ساتھ اپنی عزت وشرافت کا ارادہ کرے وہ ان کے ساتھ دسواں ہوگا جہنم میں۔

۵۱۳۳:......ہمیں خبر دی علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو عبداللہ بن غیر نے ان کو یزید بن ابوزیاد بن ابوالجعد نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے ان کو ابی بن کعب نے انہوں نے کہا کہ انتساب کیا یا یوں کہا کہ گالی دی دو آدمیوں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دونوں میں سے ایک نے کہا میں فلاں بن فلاں ہوں نو باپوں تک۔ تو ایسا نہیں ہے تیری ماں نہ ہو۔ دوسرے نے کہا کہ میں فلاں بن فلاں بن اسلام ہوں لہذا اللہ نے اس کی طرف وحی کی۔ اے موسیٰ یہ دونوں نسبت کرنے والے ہیں۔ یا کہا کہ دونوں باہم گالی دینے والے ہیں۔ بہر حال اپنے آپ کو منسوب کرنے والا نو باپوں کی طرف جو کہ آگ میں ہیں تو ان میں دسواں ہے آگ میں۔ اور بہر حال تو اے دو کی طرف نسبت کرنے والے تو ان دونوں کے ساتھ تیسرا ہے جنت میں۔ اور کہا گیا ہے عبدالرحمٰن بن معاذ سے۔

(۵۱۳۱)......سقط من (أ) (۲)...... فی (ب) فکان

(۵۱۳۳)......(۱) سقط من (أ)

۵۱۳۴:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابومطیب سے سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد نے اوران کو عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن مدینی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو جریر نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے ان کو معاذ بن جبل نے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں بنی اسرائیل کے دو آدمیوں نے اپنے بڑوں سے اپنی نسبت بیان کی ان میں سے ایک کافر تھا دوسرا مسلمان تھا۔ کافر نے اپنے نو باپوں کی طرف نسبت کی (یعنی دادا پردادا سے نو پشتوں تک نسبت بیان کی) اور مسلمان نے کہا کہ میں فلاں بن فلاں ہوں اور میں باقیوں سے بری ہوں لہٰذا موسیٰ علیہ کی طرف منادی کرنے والا منادی کرتا ہوا نکلا اے دو نسبت کرنے والو تحقیق تم دونوں کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہے پھر کہا کہ اے کفر کرنے والے تم نے اپنی نسبت جوڑی تھی نو باپ دادوں کی طرف لہٰذا اس نسبت تفاخر جاہلی کی وجہ سے، تم ان کے ساتھ دسویں ہو گے جہنم میں۔

بہرحال تم اے مسلمان۔ تم نے صرف دو مسلمان باپ دادے کی نسبت بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے اور ماسواء سے اظہار برأت کیا ہے۔ لہٰذا تو اہل اسلام میں سے ہے اور اس کے ماسوا سے بری ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ان کی والدہ کے بارے میں طعنہ دینے کا واقعہ:

۵۱۳۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو احمد بن ابوشعیب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو موسیٰ بن اعین نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو ابوعبدالملک نے قاسم سے ان کو ابوامامہ نے انہوں نے کہا کہ حضرت ابوذر نے حضرت بلال کو ان کی ماں کے بارے میں طعنہ دیا۔ اور کہا کہ اے ابن سوداء۔ اور حضرت بلال رسول اللہ کے پاس آئے اوران کو خبر دی اور حضور ناراض ہوئے جب ابوذر رضی اللہ عنہ حضور کے پاس آئے تو آپ نے اس سے منہ پھیرلیا وہ بولے یارسول اللہ آپ نے اس لئے مجھ سے منہ پھیرا ہے کہ آپ کو میری کوئی شکایت پہنچی ہے آپ نے فرمایا کہ تم نے بلال کو اس کی ماں کا طعنہ دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب اتاری ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے کہ ان کی قسم کھائی جائے۔ مجھ پر کسی کو فضیلت نہیں مگر عمل کے ساتھ نہیں ہو تم لوگ مگر صاع کے پیانے میں بھری ہوئی چیز کی مانند (یعنی جسے سارے دانے بکھرے ہوتے ہیں)۔

۵۱۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومحمد بنت احمد کے بیٹے نے ابن ابراہیم ابن بنت نصر بن زیاد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو نصر بن زیاد قاضی نے ان کو سلم بن سالم نے ان کو شیخ نے بنولیث سے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوامامہ۔ نہیں ہوں میں اور ایک لونڈی جو سر سے گنجی ہو (یا چھلے منہ والی ہو) برابر۔ سفارشی عزت داروں کے۔ وہ جو اپنے رب پر ایمان رکھتی ہے اور اپنے بچے پر شفقت کرتی ہے۔ مگر ان دو انگلیوں کی طرح ہیں۔ اور اپنے سے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے درمیان فاصلہ کیا۔ اللہ نے جاہلیت کے فخر اور تکبر اور باپ دادے پر اترانے کو ختم کر دیا ہے تم میں ہر کوئی آدم وحوا کی اولاد ہے برابر جیسے ایک صاع کی پیائش دوسرے کے برابر ہوتی ہے۔ بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا تم میں سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا جو شخص تمہارے پاس آئے جس کے دین اور امانت کو تم پسند کرتے ہو بس اس کو رشتہ دے دو اور بیاہ کر دو سلم بن سالم بلخی غیر قوی ہے اور اس نے ایک مجہول آدمی سے روایت کی ہے۔

اسلام میں فضیلت کا مدار تقویٰ ہے:

۵۱۳۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو محمد بن عثمان بن ثابت صیدلانی نے ان کو محمد بن فضل بن جابر سقطی نے ان کو علا

(۵۱۳۷)......(۱) غیر واضح بالأصل

بن مسلمہ ھذلی بصری نے ان کو شیبہ نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ؟ ہیں کہ ہمیں خطبہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے مطابق آخری خطبہ۔ ارشاد فرمایا۔

اے لوگ بے شک تمہارا رب ایک ہے۔ تمہارا باپ ایک ہے۔ خبر دار کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فوقیت ہے۔ اور نہ کسی گورے کو کسی کالے پر اور نہ ہی کسی کالے کو کسی گورے پر ہاں مگر تقویٰ کے ساتھ ہے بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہی ہے جو تم میں سے زیادہ تقویٰ والا ہو۔ خبر دار کیا میں نے دین پہنچا دیا ہے۔ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا جو لوگ یہاں موجود ہیں ان کو چاہئے کہ وہ ان تک یہ باتیں پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں۔ اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی خون کی حرمت کے بارے میں۔ مالوں اور عزتوں کے بارے میں۔ اس اسناد میں بعض مجہول بھی ہیں۔

۵۱۳۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ بن محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو محمد بن حسن مخزومی نے مدینے میں وہ کہتے ہیں مجھ پر حدیث بیان کی ام سلمہ بنت علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے میں نے تمہیں حکم دیا تھا تم نے اس عہد کو ضائع کر دیا تھا جو میں نے اس میں تمہارے ساتھ کیا تھا تم لوگوں نے اپنے اپنے نسبوں کو اونچا کیا تھا اور آج میں اپنا نسب اونچا کرتا ہوں اور تمہارے نسبوں کو ضائع کرتا ہوں کہاں ہیں تقویٰ والے کہاں ہیں تقوے والے؟ بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔

۵۱۳۹:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو محمد بن قاسم اسدی نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ بن احمد حفید نے ان کو احمد بن نضری نے ان کو ابو غسان نہدی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے طلحہ بن عمر نے ان کو عطا بن ابو رباح نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ انہوں نے اللہ کا یہ فرمان تلاوت کیا۔

ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم.

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے۔

اے لوگو میں نے ایک نسبت مقرر کیا تھا اور تم نے بھی ایک نسب مقرر کیا تھا۔ میں نے تم میں سے زیادہ عزت والا تم میں سے زیادہ تقوی والے کو بنایا تھا۔ اور تم لوگوں نے انکار کر دیا تھا۔ یہ کہ نہ کہوں تم کو فلاں بن فلاں زیادہ عزت والا ہے فلاں بن فلاں سے میں آج کے دن اپنے مقرر کردہ نسب (تقویٰ کو) اونچا کرتا ہوں اور تمہارے مقرر کردہ نسبوں کو ضائع کرتا ہوں کہاں ہے تقوے والے۔ نہدی نے ایک روایت میں۔ اضافہ کیا ہے۔ کہ طلحہ نے کہا کہ مجھ سے عطاء نے کہا اے طلحہ قیامت کے دن میرے اور تیرے نام پر کس قدر زیادہ نام ہوں گے اللہ تعالیٰ جب بلائیں گے نہیں کھڑا ہوگا مگر وہی جس کو اس نے معاف کر دیا ہوگا۔ اس اسناد کے ساتھ ہی محفوظ ہے موقوف ہے۔

۵۱۴۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو زکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے ان کو ابو علی حسین بن احمد بن فضل بلخی نے ان کو مجاہد بن موسیٰ نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو طلحہ بن عمرو نے ان کو عطاء نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے اے لوگو۔ پھر راوی نے اس کو ذکر کیا ہے المتقون تک اور کہا ہے کہ نہیں کھڑا ہوگا مگر جس کو اس نے معاف کیا۔

۵۱۴۱:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عبداللہ بن یزید نے اس نے سنا ابن عباس سے جاہلیت کی خصلتوں میں سے ایک خصلت نسبوں میں طعن کرنا تھا۔ اور نوحے کرنا بین کرنا۔ تیسری

چیز راوی بھول گیا ہے سفیان نے کہا کہ۔لوگ کہتے ہیں کہ وہ بارش طلب کرتا ہے ستاروں کے طلوع وغروب سے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں علی مدینی سے اس نے سفیان سے۔

چار چیزیں جاہلیت کے امور میں سے ہیں:

۵۱۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن سنان نے ان کو ابو عامر عقدی نے۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن یزید ریاحی نے ان کو ابو عامر نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابوسلام نے وہ کہتے ہیں کہ ابو مالک اشعری نے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ بے شک میری امت میں چار چیزیں جاہلیت کے امور میں سے وہ جنہیں چھوڑنے والے نہیں ہیں حسب نسب میں فخر کرنا۔نسبوں میں طعن کرنا۔ستاروں کے ساتھ بارش طلب کرنا۔میت پر بین کرنا بین کرنے والی عورت اگر موت سے پہلے پہلے توبہ نہ کرلے تو وہ قیامت کے دن جب اٹھے گی تو اس پر کرتا ہوگا یا پاجامہ پگھلائے ہوئے تانبے سے۔لب اس پگھلے ہوئے تانبے کے پاجامے ہوں گے اس کے بعد اس پر زرہیں ابالی جائیں گی آگ کے شعلے سے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابان کی حدیث سے اس نے یحییٰ بن ابو کثیر سے۔

اگر اس کا معارضہ کیا جائے حدیث رسول کے ساتھ جو بنی ہاشم کے منتخب کئے جانے کے بارے میں ہے۔تو تحقیق شیخ حلیمی نے فرمایا ہے کہ اُس سے مراد فخر نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ان کے مراتب ومنازل ہیں۔جیسے مثال کے طور پر ایک آدمی کہتا ہے کہ میرا باپ فقیہ تھا تو اس کی مراد فخر نہیں ہوتی بلکہ یہ کہہ کر وہ اس کے حال کی تعریف بتاتا ہے اور اس کی کیفیت بتایا ہے اس کے ماسوا اس کا اور کوئی مطلب مراد نہیں ہوتا۔اور کبھی اس کی مراد دیکھنے سے اللہ کی نعمت کی طرف اشارہ ہوتا ہے جو اس کی اپنی ذات پر اور اس کے باپ دادے پر ہوتی ہے یہ بطور شکر کے کرتا ہے اس میں اس کی طرف سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور نہ ہی اس میں اس کی طرف سے کوئی فخر ہوتا ہے۔

۵۱۴۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن جبر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے اور مسعودی نے ان کو علقمہ بن مرثد خضرمی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چار کام امور جاہلیت میں سے لوگ ان کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے نسبوں میں طعن کرنا۔میت پر رونا بین کر کے ستاروں کی تاثیر کا قائل ہونا۔خارش والے اونٹ کی خارش متعدی کرنا (یعنی بیماریوں کا ایک سے دوسرے کو لگنے کا عقیدہ رکھنا۔) کہ ایک کو خارش ہوا ایک سو کو وہ لگا دیتا ہے (یہ خیال رکھنا مگر یہ تو بتائیں کہ) پہلے والے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟ جعفر بن عون نے مسعر سے اس نے علقمہ سے اس کو موقوف کیا ہے۔

عاقبت برباد کرنے والی پانچ چیزیں:

۵۱۴۴:......ہمیں خبر دی ابوالفتح محمد بن احمد بن ابوالفورس حافظ نے بغداد میں ان کو محمد بن جعفر انباری نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام ریاحی نے ان کو ان کے والد نے ان کو حارث بن نعمان نے ان کو ابوزرعہ حجری نے ان کو سعید بن ایوب نے ان کو ابن عجلان نے۔ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔پانچ چیزیں۔قوام الظہر میں سے ہیں (ان امور میں سے جو کمر توڑ دیتے ہیں مراد ہے کہ عاقبت برباد کردیتے ہیں۔)

(۵۱۴۲)......(۱) فی (ب) دروعها

(۵۱۴۳)......(۱) فی ب (مزید) وهو خطأ

والحدیث أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۲۳۹۵)

۱......والدین کی نافرمانی کرنا۔

۲......اور وہ عورت جس کو اس کا شوہر امین بنا تا ہے اور وہ اس کی خیانت کرتی ہے۔

۳......وہ امام خلیفہ بادشاہ لوگ جس کی اطاعت کرتے ہیں اور وہ خود اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔

۴......وہ آدمی جو اپنے دل کے ساتھ نفس کے ساتھ خیر کا اور بھلائی کرتے رہنے کا وعدہ کرتا ہے پھر اس کے خلاف کرتا (اپنے آپ سے بھی وعدہ خلافی کرتا ہے)۔

۵......اور کسی انسان کا لوگوں کے نسبوں میں طعن کرنا۔

۵۱۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن اسماعیل بزار شریک محمد بن نصر نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن لھیعہ نے ان کو حارث بن یزید نے ان کو علی بن رباح نے ان کو عقبہ بن عامر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی ایک کو کسی دوسرے پر کوئی فوقیت وفضیلت نہیں ہے مگر دین کے ساتھ یا فرمایا کہ عمل صالح کے ساتھ۔ آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ برائی میں حد سے بڑھ جائے۔ یا بکواس کرے۔ بیہودہ گوئی کرنے والا ذلیل ہو بخیل ہو۔ بزدل ہو۔

۵۱۴۶:......ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو ابن عبید صفار نے ان کو موسیٰ بن ہارون طوسی نے ان کو یحییٰ بن اسحاق سیلحینی نے ان کو ابن لھیعہ نے ان کو حارث بن یزید نے ان کو علی بن رباح نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا یہ تمہارے نسب تم میں سے کسی پر گالی اور عیب نہیں ہیں۔ ہر ایک تم میں اولاد آدم ہے کسی ایک کو کسی ایک پر کوئی فضیلت نہیں ہے مگر دین کے ساتھ یا تقویٰ کے ساتھ کسی آدمی کے (اچھا نہ ہونے کے لئے یہی بات) کافی ہے کہ وہ بیہودہ بکنے والا فحش گوئی کرنے والا [illegible] کم کرنے والا بخیل ہو۔

۵۱۴۷:......ہمیں شعر سنائے استاذ ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو شعر [illegible] ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوبکر بن مرزبان نے ان کو فضل بن ابوطاہر نے اپنے اشعار۔ جن کا مفہوم یہ ہے آدمی کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ صاحب شرافت ہو اپنی ذات میں۔ اس کا نسب اس کے لئے کافی نہیں ہے (نہ ہی اس کا نسب اس کی شرافت ہے) کیونکہ جس انسان کے ساتھ نسب کی ابتدا ہوئی تھی وہ اس کی طرح نہیں تھا جہاں نسب ختم ہو رہا ہوگا۔ (مثلاً نسب کی ابتدا آدم علیہ السلام سے ہوئی تھی۔ جہاں بھی نسب کو ختم کریں گے وہ آدم جیسے تو نہیں ہوگا۔)

حضرت مغیرہ نے گالی دینے کی غلطی پر تیس غلام آزاد کئے:

۵۱۴۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمر بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص اور مغیرہ بن شعبہ کے درمیان ایک باغ کے بارے میں جھگڑا ہوا تو حضرت مغیرہ نے ان کو گالی دے دی لہذا حضرت عمرو بن العاص نے کہا۔ اے آل ھصیص (پاؤں تلے روندا ہوا) کیا مجھے ابن شعبہ نے گالی دی ہے؟ ان کے بیٹے عبداللہ نے کہا۔

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

آپ نے تو جاہلیت والی پکار پکاری ہے حالانکہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائل کے دعویٰ اور پکار سے منع فرمایا تھا راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے اس غلطی کی تلافی کرنے کے لئے تیس غلام آزاد کئے تھے۔

(۵۱۴۶)......(۱) فی (أ) : کسب والحدیث صححہ الألبانی کما فی المشکاۃ (۴۹۱۰)

(۵۱۴۷)......فی ب : (حسبۃ)

شیخ احمد نے کہا۔ بعض ان روایات میں سے جو اس باب میں داخل ہیں۔ (یہ ہیں۔)

۵۱۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو احمد بن یونس نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن شریک کوفی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو حسن بن عمرو فقیمی نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مؤمن نہ تو طعنہ زنی کرنے والا ہوتا ہے نہ ہی لعنت کرنے والا نہ ہی بدگو یا بے حیا ہوتا ہے نہ ہی بیہودہ گو بدزبان ہوتا ہے۔

اور قتادہ کی ایک روایت میں ہے نہ فحش گوئی کرنے والا اور بیہودہ بکواس کرنے والا ہوتا ہے۔

لعنت کرنے کی مذمت:

۵۱۵۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مؤمن لعن طعن کرنے والا بکواس اور بیہودہ گوئی کرنے والا نہیں ہوتا۔

۵۱۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن یوسف اور ابوالحسین بن ابوعلی سقا نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدیق کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ہارون بن سعید سے اس نے ابن وہب سے اور کہا محمد بن جعفر علائی نے اس حدیث میں کہ مؤمن کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔

۵۱۵۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے انہوں نے کہا کہ خلیفہ عبدالملک بن مروان بی بی ام درداء کے پاس آدمی بھیجتے تھے وہ آکر ان کی عورتوں کے پاس رات کو رہتی تھیں اور وہ خود بھی ان سے (دینی مسائل پوچھتے تھے) ایک مرتبہ وہ رات کو اٹھے اور خادمہ کو بلایا اس نے دیر کردی لہٰذا عبدالملک نے اسکو لعنت کی بی بی ام درداء نے سنا تو فرمایا کہ لعنت نہ کر بے شک ابودرداء نے مجھے حدیث بیان کی تھی کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے بے شک لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ تو سفارشی ہوں گے اور نہ ہی گواہ ہوں گے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں۔ اسحاق بن ابراہیم سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۵۱۵۳:......ہمیں خبر دی علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ثابت بن ضحاک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان جس چیز کا مالک نہیں ہے اس کی نذر اور منت بھی نہیں ہے، اور مؤمن کو لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کی مثل ہے اور جو شخص دنیا میں اپنے آپ کو قتل کر کے (خودکشی کر لے) قیامت میں اسی چیز کا عذاب دیا جائے گا۔ اور جو شخص اسلام کے علاوہ غیر اسلامی ملت کے ساتھ قسم کھالے جھوٹی قسم۔ وہ ایسے ہے جیسے اس نے کہا۔ اور جس نے مؤمن سے کہا اے کافر وہ اس کو قتل کرنے کی مثل ہے۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ثابت بن ضحاک نے مرفوع کیا ہے نبی کریم تک پھر اس نے اسی کا معنی ذکر کیا ہے علاوہ اس کے کہ اس نے نذر کا ذکر نہیں کیا بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث ایوب سے اور یحییٰ بن ابوکثیر سے۔

(۵۱۴۹)......(۱) فی ب : (مزید) وهو خطأ (۲)......سقط من أ أخرجه الحاكم (۱/۱۲) بنفس الإسناد.

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لعنت کرنے کے کفارے میں غلام آزاد کیا:

۵۱۵۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو محمد بن احمد بن عیسیٰ بن عبدک رازی نے ان کو ابوعمار عمرو بن تمیم نے ان کو ابن اصفہانی نے ان کو یزید بن مقدام بن شریح نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق کے پاس گذرے وہ کسی غلام کو لعنت کر رہے تھے۔ آپ اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اور فرمایا کہ لعنت کرنے والے اور صدیقین ہرگز اچھے نہیں ہو سکتے رب کعبہ کی قسم۔ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق نے اس دن اس کی تلافی کے لئے غلام آزاد کر دیا اس کے بعد حضور کی خدمت میں آکر کہا کہ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔

۵۱۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو حسن بن مکرم بزار نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو سالم نے ان کو عمر نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کی شایان شان نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔

اور کہا سالم نے کہا کہ میں نے نہیں سنا کہ کبھی حضرت ابن عمر نے کسی کو لعنت کی ہو۔ یا کسی شئی کو لعنت کی ہو۔

۵۱۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے اپنے خادم کو لعنت کرنے کا ارادہ کیا۔ اور یوں کہا **اللھم الخ** (کہنا چاہتے تھے **العن اللہ** تو اس کو لعنت کر مگر سوچا کہ یہ ایسا کلمہ ہے جس کو کہاں بھی میں پسند نہیں کرتا لہذا بیچ لفظ میں اپنی زبان کو روک لیا اور پورا لفظ لعنت کرنے کا استعمال نہ کیا۔

۵۱۵۷:......اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے زہری سے اس نے سالم سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کبھی بھی اپنے خادم کو لعنت نہیں کی تھی ہاں ایک خام کو ایک بار کہہ دی تھی لہذا پھر انہوں نے (اس کی تلافی کرنے کے لئے) اس کو آزاد کر دیا تھا۔

۵۱۵۸:......اور میں نے سنا ہے زہری سے وہ کہتے تھے وہ لوگ (یعنی صحابہ کرام) اپنے غلام کو مار لیتے تھے مگر اس کو لعنت نہیں کرتے تھے۔ (زبان کی حفاظت کا یہ عالم تھا۔)

۵۱۵۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے کہ حضرت حذیفہ نے کہا۔ نہیں ایک دوسرے کو لعنت کرتی کوئی قوم مگر ان پر بات پکی ہو جاتی ہے۔

۵۱۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو مسلم بن ابراہیم "ح" ہمیں خبر دی علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو مسلم نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ بن جندب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔ اللہ کی لعنت کسی پر نہ بھیجو نہ ہی اللہ کی غضب کی نہ ہی اللہ کی جہنم کی کسی کو بددعا دو۔

دونوں روایتوں کے الفاظ برابر ہیں۔

۵۱۶۱:......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو داؤد نے ان کو حماد نے یعنی ابن سلمہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے ان کو سمرۃ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی لعنت کی اللہ کے غضب کی اور اللہ کی آگ کی بددعا کسی کو نہ دیا کرو۔

(۵۱۵۴)......(۱) فی ب (غندر)

(۵۱۶۱)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسى (۹۱۰) وفى الأصل (لاتلعنوا بدلاً من (لاتلاعنوا)

لعنت بعض صورتوں میں لعنت کرنے والے شخص کی طرف لوٹ جاتی ہے:

۵۱۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد احمد بن صالح نے ان کو یحییٰ بن حسان نے ان کو ولید بن رباح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نمران سے وہ ذکر کرتے تھے ام درداء سے وہ کہتی تھیں کہ میں نے سنا ہے ابودرداء سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ بندہ جب کسی شئی کو لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے اس کے بعد دائیں بائیں گھومتی ہے۔ پس جس وقت اس کو کوئی راستہ نہیں ملتا تو پھر وہ اس کی طرف جاتی ہے جس کے لئے لعنت کی گئی تھی اگر وہ اس کا اہل ہوتا ہے تو ٹھیک ورنہ وہ کہنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے۔

کہا ابوداؤد نے اور کہا مروان بن محمد نے یعنی رباح بن ولید نے انہوں نے ان سے سنا اور یہ ذکر کیا کہ یحییٰ بن حسان بھی ان میں ہیں۔ اور اسی مفہوم میں ابوالعالیہ کی حدیث بھی ہے۔ اور وہ مروی ہے اور یہ مذکور ہے ہوا کو گالی دینے کی فصل میں۔

۵۱۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو حسین جعفی نے عمر بن ذر نے ان کو عیزار بن جرول حضرمی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی تھا اسے ابوعمیر کہتے تھے اس نے عبداللہ کے ساتھ بھائی بندی کر رکھی تھی۔ حضرت عبداللہ کا اس کے گھر میں آنا جانا تھا۔ ایک مرتبہ حسب عادت اس کے گھر میں آئے تو وہ گھر میں نہیں تھے۔ لہٰذا وہ ان کی اہلیہ کے پاس رک گئے۔ ابھی وہ اسی کے پاس ہی رکے ہوئے تھے کہ اتنے میں اس عورت نے اپنی خادمہ کو کسی کام سے بھیجا مگر اس نے دیر کر دی۔ لہٰذا مالکن نے کہا اللہ اس کو لعنت کرے اس نے دیر کر دی ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ جملہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمر نے اس عورت کے پاس بیٹھنا پسند نہ کیا فوراً گھر سے باہر نکل کر دروازے پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں ابوعمیر بھی آ گئے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ سے پوچھا کیا آپ اپنے بھائی کے گھر والوں میں اور بچوں میں اندر نہیں گئے۔ انہوں نے بتایا کہ میں اندر گیا تھا مگر انہوں نے خادم کو کسی کام سے بھیجا تھا اس نے دیر کر دی اور انہوں نے اس کو لعنت کر دی ہے جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا ہے کہ جب لعنت۔ لعنت کرنے والے کے منہ سے نکل جاتی ہے تو وہ راستہ دیکھتی ہے اگر وہ اس طرف راستہ پالیتی ہے جس کی طرف متوجہ کی گئی تھی۔ تو ٹھیک ورنہ وہ لوٹ آتی اس کی طرف جس سے نکلی تھی۔ بے شک میں نے پسند نہیں کیا کہ میں ہو جاؤں مثل راستے لعنت کے۔ (کہ کہیں لعنت مجھ سے گذر کر ہی نہ جائے۔)

ایک عورت کے سواری پر لعنت بھیجنے کا واقعہ:

۵۱۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور عارم نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابن مہلب نے ان کو عمران بن حصین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ نے لعنت کی آواز سنی تو پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ فلاں عورت ہے۔ اس نے اپنی سواری کو لعنت کی ہے، آپ نے فرمایا کہ پھینک دو اس کو سواری سے یہ خود ملعون ہے راوی کہتا ہے کہ (ایسے لگ رہا ہے) جیسے کہ میں اس کی طرف دیکھ رہا ہوں تیز رفتار اونٹنی تھی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوربیع سے اس نے حماد سے اور اس کو روایت کیا ہے ثقفی وغیرہ نے ایوب سے وہ کہتے ہیں کہ پھر اس کو کوئی جگہ نہیں دیتا تھا۔

اور ابوبردہ اسلمی کی روایت میں نبی کریم سے روایت ہے اس قصے میں کہ۔ تمہارے ساتھ ہم سفر نہ رہے وہ اونٹنی جس پر اللہ کی لعنت ہے۔ یا

(۵۱۶۲)......(۱) فی الأصل قال وهو خطأ
اخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۹۰۵)

(۵۱۶۳)......(۱) فی أ: (جدل) وهو خطأ
(۲)......فی ب: فبينا

جیسے ہی آپ نے فرمایا تھا۔

۵۱۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نے ان کو ابوبرزہ نے کہ ایک لونڈی ایک اونٹ پر یا سواری پر سوار تھی۔ اس پر کچھ اور لوگوں کا سامان بھی تھا۔ دو پہاڑوں کے درمیان چل رہی تھی اچانک پہاڑ نے ان کو بھینچ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف لائے جب اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگی کہ جو میں نے **اللھم العنھا**۔ کی بددعا کی تھی (یعنی اے اللہ اس کو لعنت کر) وہی اتر پڑی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے اس لڑکی کا مالک۔ وہ سواری یا وہ اونٹ ہمارے ساتھ ہم سفر نہ رہے جس پر اللہ کی طرف سے لعنت ہے۔ یا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے کئی طریقوں سے اس نے سلیمان تیمی سے۔

۵۱۶۶:......ہمیں خبر دی محمد بن ابوالمعروف نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو لیث نے ان کو ابن عطیہ نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن ھذیل۔ اگر کسی بکری کو لعنت کر لیتے تھے تو اس کا دودھ نہیں پیتے تھے اور اگر مرغی کو لعنت کرتے تو اس کا انڈا نہیں کھاتے تھے۔

۵۱۶۷:......ہمیں حدیث بیان کی علی نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمرو بن مالک نکری نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالجوزا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی کسی شئی کو لعنت نہیں کی اور نہ ہی ملعون چیز کھائی ہے اور نہ ہی کبھی کسی کو اذیت دی ہے۔

جہنم میں عورتوں کی کثرت:

۵۱۶۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوحازم حافظ نے ان کو ابوعمر اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے ان کو حدیث بیان کی ہے بکر بن مضر نے ان کو ابن ہاد نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ نے فرمایا۔ اے عورتوں کی جماعت تم لوگ صدقہ ضرور دو اگرچہ تمہارے زیور کا ہی کیوں نہ ہو۔ اور استغفار کی ضرور کثرت کرو میں نے تم لوگوں کو کثرت کے ساتھ جہنم میں دیکھا ہے۔ ان میں سے ایک عورت نے جو کہ ذرا مضبوط اور پکی عقل والی تھی پوچھا کہ یارسول اللہ ہمیں کیا ہوا کیوں ہم جہنم میں زیادہ دیکھی گئی۔ آپ نے جواب دیا۔ تم لوگ کثرت کے ساتھ لعنت کرتی ہو۔ اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ حالانکہ نہیں ہے کوئی ناقص عقل اور ناقص دین والی جو صاحب عقل پر زیادہ غالب ہو تم سے۔ اس عورت نے کہا یارسول اللہ ہمارے دین اور عقل کی ناقص (ادھورا) ہونے کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ دو عورتوں کی شہادت برابر ہے ایک آدمی کی شہادت کے۔

یہ دلیل ہے اس کے عقل کے کم ہونے کی۔ عورت ٹھہری رہتی ہے کئی کئی راتیں نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ ہی رمضان کا روزہ رکھتی ہے یہ اس کے دین کی کمی ہے۔

اس کو روایت کیا مسلم نے صحیح میں ابوطاہر سے اس نے ابن وہب سے اس نے بکر بن مضر سے۔

مرغ کو لعنت اور گالی دینے کا حکم:

۵۱۶۹:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے اور عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ان کو مسلم زنجی نے ان کو صالح بن کیسان نے کہ مرغا چیخا نبی کریم کے پاس لوگوں میں سے ایک آدمی نے اس کو گالی دے دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرغی کو گالی نہ دو کیونکہ وہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔

(۵۱۶۷)......(۱) فی ب (حماد بن عمرو بن مالک النکری)

(۵۱۶۸)......(۱) فی ب (الأسلمی) (۲)......سقط من (أ)

یہ روایت منقطع ہے اور اختلاف کیا گیا ہے صالح بن کیسان سے۔

۵۱۷۰:.....ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر نے ان کو ابو جعفر بن رحیم نے ان کو ابو عمرو اور احمد بن حازم نے ان کو سوید بن سلیمان نے ان کو مسلم بن خالد نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن احمد بن نصر نے ان کو صالح بن محمد نے ان کو مسلم نے ان کو صالح بن کیسان نے ان کو عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو مسعود نے ایک مرتبہ مرغے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آواز لگائی اور حضور کے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے ایک آدمی نے ان میں سے کہا اللہ اس کو لعنت کر لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کو لعنت نہ کرو یا فرمایا کہ تم اس کو گالی نہ دو یہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔

اور جناح کی حدیث میں ہے ان کے والد سے اس نے ان کے دادا سے۔ کہ بے شک نبی کریم کے پاس ایک مرغا چیخا تو ایک آدمی نے کہا۔

اے اللہ۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو صالح بن کیسان نے ان کو عبید اللہ بن عتبہ نے ان کو زید بن خالد جھنی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مرغے کو لعنت دی تھی تو نبی کریم نے فرمایا تھا کہ۔ تم اس کو لعنت نہ کرو وہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔

۵۱۷۲:.....ہمیں خبر دی استاد ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عبدالعزیز بن ابو سلمہ نے ان کو صالح بن کیسان نے ان کو عبید اللہ بن عبداللہ نے ان کو زید بن خالد جھنی نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرغے کو گالی نہ دو وہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ کہا ابو داؤد نے ایک بار عبدالعزیز سے اس نے صالح سے ان کو عبداللہ بن ابو قتادہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ یہ میرے نزدیک زیادہ ثابت ہے۔

۵۱۷۳:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ان کو ابو بکر بن حسن نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابو عتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابو سلمہ حبشون نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عبدالعزیز یعنی ابن ابو سلمہ نے حبشوں نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا اسناد اول کے ساتھ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا۔ مرغے کو گالی دینے سے اور فرمایا کہ بے شک وہ نماز کے لئے جگاتا ہے اور ابن نصر کی روایت میں ہے کہ نماز کے لئے اذان دیتا ہے۔

۵۱۷۳:.....مکرر ہے۔ اور عبدالعزیز سے بھی روایت ہے کہ اس نے محمد سے اس نے صالح بن کیسان سے اس نے عبداللہ بن عتبہ سے اس نے زید بن خالد سے اس نے نبی کریم سے انہوں نے فرمایا کہ مرغے کو گالی نہ دو بے شک وہ نماز کی اذان دیتا ہے۔

۵۱۷۴:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو حسین بن حریث نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے۔ پھر اس کو ذکر کیا ہے اس نے۔

۵۱۷۵:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو جحی نے ان کو علی بن ابو علی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

(۵۱۷۲)......(۱) سقط من (ب) أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۹۵۷)

(۵۱۷۳)......(۱) سقط من (أ)

☆...... مابين المعكوفين سقط من أ وأثبتناه من ب

(۵۱۷۴)......(۱) سقط من (أ)

بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک خاص مرغا ہے جس کے پاؤں ستاروں میں ہیں گردن اس کی عرش کے نیچے لپیٹی ہوئی ہے جب رات میں کوئی عطا اور بخشش ہوتی ہے تو وہ فرشتہ چیختا ہے سبوح، قدوس۔ لہذا مرغا چیختا ہے۔

شیخ نے کہا کہ اس اسناد کے ساتھ علی بن ابوعلی لھبی کا تفرد ہے اور وہ ضعیف تھا اور روایت کیا گیا زھدم بن حارث سے اس نے عرس بن عمیرہ سے اس نے نبی کریم سے اس سے بھی زیادہ مکمل طور پر۔

۵۱۷۶:......ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو ابوعبداللہ نے دمشق میں ان کو علی بن ابی علی لھبی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ نے سفید مرغا لینے کا حکم دیا تھا یہ روایت ایسی اسناد کے ساتھ منکر ہے۔ لھبی اس کے ساتھ متفرد ہے اور اس بارے میں ایک مرسل روایت بھی ہے جو اس سے زیادہ بہتر ہے۔

سفید مرغا پالنے والا تین چیزوں سے محفوظ رہے گا:

۵۱۷۷:......ہمیں خبر دی ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہر جانی نے ان کو ابوبکر محمد بن محمد بن اسماعیل نے ان کو ابراہیم بن علی ذہلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عمر بن محمد بن زید نے ان کو عبداللہ بن عمر بن خطاب نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک مرغا نماز کے لئے اذان دیتا ہے۔ جو شخص سفید مرغا پالے گا تین چیزوں سے محفوظ رہے گا شیطان کے شر سے۔ اور جادو سے اور کاھن سے۔

۵۱۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو سعد بن محمد قاضی بیروت نے ان کو عبدالوہاب بن نجدہ نے ان کو ولید نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پسو کا ذکر کیا کہ بے شک وہ تو نماز کے لئے جگاتا ہے۔

پسو پر لعنت بھیجنے سے منع کیا گیا:

۵۱۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبکر محمد بن بشار نے ان کو صفوان بن عیسیٰ نے ان کو سعید بن ابوحاتم نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے پسو پر لعنت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو لعنت نہ کر و اس نے انبیاء میں سے ایک نبی کو نماز کے لئے جگایا تھا۔

۵۱۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوالحسین جعفر بن محمد بن مشکال ان کو ابوعمران موسیٰ بن ہارون نے بغداد میں ان کو ابوالحجاج نصر بن طاہر نے بصرہ میں سنہ چھتیس میں وہ کہتے ہیں میں نے سنا تھا سوید سے پینسٹھ میں یعنی سوید بن ابراہیم سے ان کو خبر دی حاتم صاحب طعام نے انہوں نے سنا قتادہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو پسو کو گالی دیتے سنا تو فرمایا اس کو گالی نہ دو اس نے انبیاء میں سے کسی ایک نبی کو نماز فجر کے لئے خبر دار کیا تھا۔

۵۱۸۱:......کہتے ہیں ابواحمد بن عدی حافظ نے اس میں جو پہلی خبر دی مالینی نے اس سے اسی حدیث کے بعد یہ حدیث صفوان بن عیسیٰ کے نام سے معروف ہے۔ اس نے سوید بن ابوحاتم سے اس نے قتادہ سے اس نے انس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ اور اس کے ساتھ حدیث بیان کی ہے قتادہ سے اس نے انس سے ان احادیث میں جن کو سعید بن بشیر نے حدیث بیان کی ہے۔

(۵۱۷۸)......(۱) فی أ (سعید بن بشیر بن محمد قاضی بیروت)

(۵۱۸۰)......(۱) فی الأصل (أبوالحسین بن جعفر بن محمد بن عبدالله) (۲)...... سقط من (أ)

(۵۱۸۱)......(۱) فی ب (کما)

گدھے کو بد دعا دینے کا حکم:

۵۱۸۲:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہہ نے ان کو محمد بن ھشیم بن حماد نے ان کو محمد بن کثیر نے اوزاعی سے اس نے حسان سے کہ ایک آدمی گدھے پر سوار تھا گدھے نے پھسل کر اسے گرادیا اس نے گدھے سے کہا کہ تو ہلاک و برباد ہوجائے تو دائیں طرف والے فرشتے نے بائیں طرف والے سے کہا کہ یہ نیکی نہیں ہے لہذا تو اس کو لکھ لے۔ اور بائیں طرف والے نے دائیں طرف والے سے کہا کہ یہ بدی نہیں ہے لہذا تو اس کو لکھ لے لہذا وحی کی گئی، کہا گیا کہ آواز دی گئی کہ جس چیز کو دائیں طرف والا چھوڑ دے تم اسے لکھ لو۔

۵۱۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزون نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو عاصم نے ان کو ابوتمیمہ ہجمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہونے والے سے۔ کہ بے شک وہ ایک مرتبے گدھے کی سواری پر رسول اللہ کے پیچھے سوار تھا گدھا پھسلا۔ اس نے کہا مر جائے ذلیل ورسوا ہوجائے شیطان (یعنی گدھے کے بارے میں کہا تھا) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کہو کہ تو شیطان ہلاک ہوجا ذلیل وخوار ہوجا۔ بے شک تو جب یہ کہے گا تو شیطان پھولے گا اور خوش ہوگا اور کہے گا کہ میں نے اپنے سامنے اس کو گرادیا ہے۔ بلکہ تم یوں کہو بسم اللہ۔ تو وہ اس سے چھوٹا ہوجاتا ہے حتیٰ کہ مکھی سے بھی زیادہ ذلیل ہوجاتا ہے۔

۵۱۸۴:......اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو باغندی نے ان کو خلاد نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم نے احول نے ان کو ابوتمیمہ نے ان کو ردیف نبی نے کہ ان کا گدھا بدکا تھا تو انہوں نے کہا تھا۔ دور ہو شیطان۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ دور ہو شیطان۔ یا ہلاک ہو شیطان۔ بے شک وہ بڑا ہو کر پہاڑ کا مثل ہوجاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنی طاقت کے ساتھ ان کو گرادیا ہے اور جب کوئی کہتا ہے۔ بسم اللہ تو شیطان چھوٹا ہوجاتا ہے ذلیل ہوجاتا یہاں تک کہ مکھی کی مثل ہوجاتا ہے۔

۵۱۸۵:......اور روایت کیا ہے اس کو معمر بن راشد نے ان کو عاصم نے ان کو ابوتمیمہ جھینی نے ان کو اس نے جو نبی کریم کے پیچھے سوار تھے۔ کہتے ہیں میں حضور کے پیچھے سواری پر تھا گدھے پر گدھے نے ٹھوکر کھائی تو میں نے کہا کہ ذلیل ہوجائے شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ ذلیل ہوجائے شیطان۔ جب اسے کہتے ہو تو وہ اپنے دل میں اتراتا اور بڑا ہوتا رہتا ہے۔ اور وہ کہتا کہ میں نے اپنے غلبے اور طاقت سے ان کو گرادیا ہے اور جب کوئی کہتا ہے۔ بسم اللہ تو اس کا نفس چھوٹا اور ذلیل ہوجاتا ہے۔ یہاں تک چھوٹا مثل مکھی کے ہوجاتا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۵۱۸۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے کہا جاتا تھا کہ کوئی ایک ایسا نہیں ہے جو کسی شئی کو گالی دیتا ہے دنیا میں سے جانور وغیرہ کو اور یوں کہتا ہے کہ اللہ تجھے ذلیل کرے رسوا کرے۔ اللہ تجھے لعنت کرے۔ مگر وہ جانور وغیرہ چیز کہتی ہے کہ اللہ اس کو رسوا کرے یہ ہم سے زیادہ اللہ کا نافرمان ہے۔

(۵۱۸۳)......(۱) سقط من (أ)　　(۵۱۸۴)......(۱) سقط من (أ)

(۵۱۸۵)......أبو تميمة الهجيمي : هو طريف بن مجالد

فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ حالانکہ ابن آدم بڑا نافرمان ہے اور بڑا ظالم ہے۔

۵۱۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو ابو بکر بن ابومریم نے ان کو مہاجر بن حبیب نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں کہ نہیں لعنت کرتا زمین کو کوئی ایک شخص مگر وہ کہتی ہے اللہ لعنت کرے ہم میں سے زیادہ نافرمان پر (یعنی انسان پر)۔

۵۱۸۸:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم طلحہ بن علی بن مقر بغدادی نے بغداد میں ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ھشیم بن خارجہ نے ان کو سلیمان بن عتبہ نے ان کو یونس بن میسرہ بن جلیس نے ان کو ابوادریس خولانی نے ان کو ابودرداء نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہیں بخش دیا گیا جو کچھ تم جانوروں کے ساتھ زیادتی کا سلوک کرتے ہو تو تمہارے لئے بہت کچھ بخش دے گا۔

۵۱۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن محمد بن حیان قاضی نے ان کو محمد بن اسماعیل بن مہران نے ان کو مسیب بن واضح نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک نے کہا۔ کتنی سواریاں ہیں جو اپنے سوار سے اچھی ہیں اللہ تعالیٰ کی زیادہ اطاعت شعار ہیں ذکر اللہ زیادہ کرتی ہیں۔

ایک کیڑے کے بولنے کا واقعہ:

۵۱۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نضیف نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم بن احمد تنیسی نے بطور املاء کے جب وہ ہمارے ہاں آئے تھے۔ ان کو حسین بن عنبر وشاء نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابوداؤد نے ان کو ان کے والد نے ان کو صدقہ بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام اپنے عبادت خانے میں تھے کہ وہاں انہوں نے ایک چھوٹا سا کیڑا دیکھا جس کی تخلیق کو دیکھ کر انہیں تعجب ہوا چنانچہ اللہ نے اس کو بولنے کی طاقت عطا کی اور وہ بولا اے داؤد کہ میں اپنے اس صغر اور چھوٹے ہونے کے باوجود اور تیرے بڑے ہونے کے باوجود میں تجھ سے زیادہ اطاعت شعار ہوں۔

۵۱۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

ان الذین یکتمون ماانزلنا من البینات و الھدیٰ.

بے شک جو لوگ چھپاتے ان واضح دلائل کو اور ہدایت کو اللہ نے جو اتاری ہے۔

ابن عطاء نے کہا کہ میں نے کلبی سے سنا وہ کہتے تھے کہ اس سے مراد یہود ہیں۔ اور کہا کہ جو شخص کسی شئی کو لعنت کرتا ہے جو شئی لعنت کا اہل نہیں ہوتی۔ تو وہ لعنت کسی یہودی کی طرف رجوع کرتی ہے۔ یہی مراد ہے اس جملے سے کہ:

ویلعنھم اللا عنون

اور لعنت کرتے ہیں ان کو لعنت کرنے والے۔

شیخ احمد نے کہا ہے (یہ جو کچھ مذکور ہوا) اگر چہ اس کو لیا ہے اس نے جس نے اس کو ثابت کیا ہے۔ تاہم اس بارے اس آدمی کے لئے رخصت ہے جس کی زبان سے سبقت لسانی ہو جائے لعنت کے ساتھ غیر ارادی طور پر کسی ایسے پر جو اس کا اہل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا ہمارے لئے ہماری خطائیں اپنی رحمت کے ساتھ۔

(۵۱۸۷)......(۱) فی ب (المھاصر)

۵۱۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن بن محبور دھان نے ان کو حسین بن محمد بن ہارون نے ان کو احمد بن محمد بن نصر لباد نے ان کو یوسف بن بلال نے ان کو محمد بن مروان نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے کلبی نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابن مسعود نے یعنی اس آیت میں دوسری وجہ کے ساتھ وہ کہتے ہیں۔ کہا عبداللہ بن مسعود نے وہ آدمی ہے جو اپنے ساتھی پر لعنت کرتا ہے کسی ایسے امر میں جس کے بارے میں وہ سمجھتا ہے کہ اس نے فلاں چیز کا ارتکاب کیا ہے پھر وہ ان کو لعنت کرتا ہے لہذا وہ لعنت آسمان کی طرف جلدی جلدی بلند ہوتی ہے مگر لعنت اس کو نہیں پا سکتی جس کی طرف متوجہ کی گئی تھی لہذا اس کی طرف لوٹتی ہے جس نے اس کو بولا تھا اگر اس کو بھی اہل نہیں پاتی تو وہ چلی جاتی ہے اور وہ یہودیوں پر پڑتی ہے یہی مراد ہے اس آیت سے کہ:

ویلعنهم اللاعنون

اور لعنت کرتے ہیں ان کو لعنت کرنے والے۔

جو شخص ان میں سے توبہ کر لیتا ہے تو لعنت ان سے اٹھ جاتی ہے اور ان میں باقی رہتی ہے جو باقی ہیں یہود سے یہی مراد ہے اس آیت سے الا الذین تابوا. مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی الخ۔

(۵۱۹۲)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... سقط من (أ) (۳)...... فی ب (عنه)

فصل:......جن امور سے زبان کی حفاظت لازمی ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسان اپنے باپ کی قسم کھائے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

لا تحلفوا بآبآئکم ولا بالطواغیت۔

نہ قسم کھایا کرو تم اپنے باپ دادوں کی اور نہ قسم کھایا کرو تم بتوں کی۔

اور دوسری روایت میں ہے۔ اور نہ قسم کھایا کرو اپنی ماؤں کی اور نہ ہی شریکوں (بتوں کی) نہ قسم کھایا کر مگر صرف اللہ کی۔ اور نہ قسم کھایا کرو مگر یہ کہ تم سچ بولنے والے ہو۔

اور تحقیق ہم نے اس بارے میں احادیث کتاب السنن میں ذکر کی ہیں۔

۵۱۹۳:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے بطور املاء کے اور ابوطاہر فقیہ نے بطور قرأت کے ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن حسن قطان نے ان کو ابوالازہر احمد بن ازھر نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو شعبہ نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ۔ قریش اپنے باپ دادوں کی قسمیں کھاتے تھے۔ لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم اٹھانے والا ہے نہ قسم کھائے مگر اللہ تعالیٰ کی۔

بخاری مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن دینار کی حدیث سے۔

☆......فی ب والتکثر

فصل

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ان چیزوں سے بھی زبان کی حفاظت ضروری ہے:

زبان کی حفاظت کے اس باب کی مناسبت جو چیز اس کے ساتھ ملحق کی جانی چاہیئے وہ یہ ہے کہ اس دور کے لوگ عجمیوں کی (غیر معیاری اور غیر تحقیق اور جھوٹی روایات پر مشتمل کتب کو پڑھنے کا شغل اختیار کر چکے ہیں اور انہیں کی طرف میلان پیدا کرلیا ہے۔ ان کو یاد کرنے اور ان کتب کے مندرجات کو بیان کرنے مجالس میں اس کا مذاکرہ کرنے پر شکر کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ بغیر علم.

بعض لوگ وہ ہیں جو کھیل تماشے کی بات کو خرید کرتے ہیں تا کہ اللہ کی راہ سے گمراہ کردے بغیر علم کے۔

جھوٹ کو ترویج دینے کا ایک واقعہ:

کہا جاتا ہے کہ مذکورہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ وہ ایسی کوئی کتاب خرید کرتا تھا جس میں عجمیوں کی کہانیاں ہوتی تھیں لہذا وہ عربوں سے کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کو عاد اور ثمود کے بارے میں خبریں بتاتے ہیں اور میں تمہیں رستم اور اسفند یار کے بارے میں باتیں بتاتا ہوں۔

۵۱۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبدالرحمٰن محبور دھان نے ان کو حسین بن محمد بن ہارون نے ان کو احمد بن محمد بن نضر نے ان کو یوسف بن بلال نے ان کو محمد بن مروان نے کلبی سے اس نے ابوصالح سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں۔

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ.

یعنی جو لوگ لھوالحدیث خرید تے ہیں۔ اس مراد ہے باطل حدیث جھوٹی بات لاتے ہیں قرآن کے بدلے میں اور قرآن کی جگہ۔ (جیسے ہمارے آج کے دور کا حال ہے کہ لوگ قرآن کو خیر باد کہہ دیتے ہیں اور جھوٹی روایات جھوٹے قصے کہانیاں جھوٹی اور فرضی حکایتیں بیان کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے) ہیں اور یوں لوگوں کے ایمان بھی اور جیبیں بھی صاف کر جاتے ہیں۔ اور قرآن سے بھی محروم کر دیتے ہیں اس مذکورہ باب کا اور اس کے تحت مندرجہ آیات اور احادیث کا تقاضا ہے ان تمام مصیبتوں سے مسلمان اپنی زبانوں کی حفاظت کریں اور جھوٹی کتابیں نہ پڑھیں بلکہ قرآن مجید اور صحیح اور مستند احادیث کے مجموعوں کو پڑھیں۔ اے اللہ ہم سب کو ہدایات پر استقامت عطا فرما۔ (مترجم)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نضر بن حارث بن علقمہ عجمیوں کی احادیث اور کہانیاں خرید کرتا تھا اور ان کے دور کے کارناموں کو پھر وہ ان کو حدیث روم و فارس۔ اور رستم واسفند یار اور قرون گذشتہ سے روایت کرتا تھا، اور حیرہ اور شام کے بارے میں لکھتا، اور قرآن کی تکذیب کرتا اس طرح کی چیزوں سے منہ پھیر لینا چاہئے ان کو نہیں ماننا چاہئے۔

۵۱۹۵:......شیخ حلیمی نے اس بارے میں بڑی تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے ان بہت سی احادیث سے استدلال کیا ہے جو عجمیوں کے ساتھ تشبہ اختیار کرنے سے نہی کے بارے میں نبی کریم سے مروی ہیں۔ اور شیخ نے اس روایت کے باطل ہونے کے بارے میں بھی کلام کیا ہے جس کو بعض جاہل۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں عادل بادشاہ نوشیرواں کے عہد میں پیدا ہوا تھا۔

(۵۱۹۴)......(۱) فی ب (اشتری)　　(۵۱۹۵)......(۱) سقط من (أ)

اور ہمارے شیخ ابوعبداللہ حافظ نے بھی اس روایت کے باطل ہونے کی بابت کلام کیا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے۔ اس کے بعد بعض صالحین نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے سامنے از راہ سوال وہ کلام بیان کیا جو کچھ ابوعبداللہ نے کہا تھا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی اس حدیث کی تکذیب اور ابطال کے بارے میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ہرگز ایسی بات نہیں کہی تھی۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہوتی یہ اس کا اطلاق اس کے ساتھ اس کی پہچان اور تعریف کرنے کے لئے ہوتا اور وہ میرے نام کے ساتھ ہوتا جس کے ساتھ اس کو پکارا جاتا تھا اس کی صفت عدالت کے ساتھ اور شہادت عدل کے ساتھ کہیں ہوتا، (جب کہ حدیث مذکور میں صرف ملک عادل کہا گیا ہے۔) اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ لوگ اہل فارس اس کو یوں موسوم کرتے تھے، نو شیروان ملک عادل۔ یہی اس کا نام رکھا گیا تھا اور اسی نام کے ساتھ اس کی ان میں پہچان تھی...... حکمران اور خلیفہ میں عدل تو ہوتا ہے حکم اور فیصلے میں جب کہ حکم اور فیصلہ تو صرف اللہ کا ہے اور بس۔

علم نجوم سیکھنے کا حکم:

۵۱۹۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ ایک قوم کے لوگ حساب کرتے تھے ابجد کا اور ستاروں میں نظر رکھتے تھے مگر میں (اسلام میں) اس شخص کا کوئی حصہ نہیں سمجھتا جو یہ کام کرتا ہے۔

۵۱۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ان کے ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد برقی نے ان کو مسلم نے ان کو حارث نے یعنی ابن عبید نے ان کو عبداللہ بن اخنس نے ان کو ولید بن عبداللہ نے ان کو یوسف بن ماہک نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جس نے علم سیکھا نجوم کا اس نے سحر کا ایک شعبہ سیکھا۔

۵۱۹۸:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو زعفرانی نے یعنی حسن بن محمد نے ان کو عبدالملک بن عبدالعزیز نے ان کو عقبہ بن اصم نے ان کو عطاء نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے منع فرمایا تھا ستاروں میں نظر رکھنے سے۔

قیامت کی کچھ شرائط:

۵۱۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن مہران اصفہانی نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عمرو بن قیس سکونی نے انہوں نے سنا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے وہ کہتے ہیں کہ۔ قیامت کی شرائط میں سے ہے یہ بات کہ قول ظاہر کیا جائے گا اور فعل چھپایا جائے گا۔ اور قیامت کی شرائط میں سے ہے کہ برے لوگوں کی عزت کی جائے گی۔ اور اچھے لوگوں کی عزت کم کی جائے گی۔ اور بے شک قیامت کی شرائط میں سے ہے کہ مشاۃ والے بڑے سردار ہوں گے۔ اس میں تبدیلی نہیں کی جائے گی کہا گیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن ہم کیا کریں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث آجائے آپ نے فرمایا۔

جو بات تمہارے پاس اس شخص سے آئے جس کی ذات اور جس کے دین کے بارے میں تمہیں اطمینان ہے تو اس کی بات کو لے لو اور تم قرآن کو لازم پکڑو کیونکہ وہ مسکوت عنہ ہے یعنی اس کے بارے میں کوئی بحث کی ضرورت نہیں ہے اور اسی کے ذریعے تم جزا دیئے جاؤ گے، اور جو شخص عقل رکھتا ہے اس کے لئے قرآن نصیحت کرنے والا کافی ہے۔

(۵۱۹۹)......(۱) فی ب (تسألون)

اور کہا گیا اے ابوعبدالرحمٰن یہ مشاۃ کیا ہے؟ فرمایا کتاب اللہ کے علاوہ جو کچھ لکھا گیا ہے۔

کتاب اللہ میں بنی اسرائیل کی تحریف کا ذکر:

۵۲۰۰:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوعبید نے میں نے ایک اہل علم آدمی سے پہلی کتابوں کے بارے میں پوچھا جس نے ان کو پڑھا تھا اور ان کو جانتا تھا مشاۃ سے اس نے کہا کہ بے شک بنی اسرائیل کے احبار اور رھبان نے (مولویوں اور پیروں نے) موسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک کتاب وضع کی تھی باہمی اتفاق سے اس بنیاد پر جو انہوں نے آپس میں طے کی تھی بغیر کتاب اللہ کے انہوں نے اس کا نام مشاۃ رکھا تھا گویا کہ انہوں نے اس میں اپنی مرضی کی ہر بات داخل کر دی تھی اور کتاب اللہ کے خلاف اپنی مرضی کی ہر تحریف کر دی تھی۔

ابوعبید اللہ نے کہا کہ اس گذشتہ روایت سے آپ نے حضرت عبداللہ بن عمرو والی حدیث کی تاویل اور مطلب سمجھ لیا ہوگا کہ انہوں نے مکرر سمجھا ناپسند کیا اہل کتاب سے کوئی روایت لینے کو اسی معنی کی وجہ سے۔ اور ابن عمرو کے پاس کئی کتابیں تھیں جو جنگ یرموک میں ان کو ہاتھ لگی تھی میرا گمان ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ یہ کتب انہوں نے یہ جاننے کے لئے رکھ لی تھیں کہ تا کہ پتہ ہو کہ ان میں کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا توراۃ کے بعض صفحات پڑھنے کا واقعہ:

۵۲۰۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن غالب بن حرب نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو جابر جعفی نے ان کو شعبی نے ان کو عبداللہ بن حارث نے وہ کہتے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم کے پاس پہنچے ایک تحریر لے کر جس میں توراۃ کے بعض مقام لکھے ہوئے تھے۔ عرض کیا کہ یہ چند تحریریں ہیں جو مجھے اہل کتاب کے ایک آدمی کے ساتھ ملی ہیں میں ان کو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں (یہ سنتے ہی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ غصے سے بدل گیا بڑے شدید طریقے سے جو کہ میں نے ایسا غصہ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ عبداللہ بن حارث نے حضرت عمر سے کہا کہ کیا آپ رسول اللہ کا چہرہ نہیں دیکھ رہے۔

لہذا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوں اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو ارشاد فرمایا۔ اگر موسیٰ علیہ السلام اتر آئے اور تم لوگ اس کی اتباع کرنے لگ جاؤ اور مجھے چھوڑ دو تو تم گمراہ ہو جاؤ گے میں نبیوں میں سے (آخری ہوں اور امتوں میں سے آخری ہوں) نبیوں میں سے تمہارے حصے کا میں ہوں اور امتوں میں سے تم میرے حصے کے ہو۔

۵۲۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے کہ عمر بن خطاب ایک آدمی کے پاس سے گذرے وہ کوئی کتاب پڑھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر وہ اس کو سنتے رہے انہوں نے اس کو اچھا سمجھا اور اس آدمی سے کہا میرے لئے بھی اس تحریر میں سے لکھ دو اس نے کہا کہ اچھا۔ لہذا عمر نے ایک چمڑا خرید کیا اور لکھنے کے لئے صاف کیا جو اس کے حوالے کیا اس نے چمڑے کی دونوں جانب لکھ دیا اس کے بعد عمر اس کو لے کر نبی کریم کے پاس لے کر آئے اور اس کو حضور کے سامنے پڑھنے لگے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہونے لگا انصار کے ایک آدمی نے اس تحریر پر ہاتھ مارا یعنی ہاتھ مار کر چھین لی اور کہنے لگے تیری ماں تجھے گم پائے غصہ سے اے عمر ابن خطاب کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصہ نہیں دیکھ رہے اور ان پر یہ تحریر پڑھے جا رہے ہو اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوائے اس کے نہیں کہ میں فاتح اور خاتم بنا کر بھیجا گیا ہوں اور میں جامع

(۵۲۰۲)......(۱) فی ب (اتکتب)

کلمات دیا گیا ہوں اور سورتوں کے آغاز دیا گیا ہوں۔ اور میرے لئے بات مختصر کردی گئی ہے انتہائی اختصار۔ نہ ہلاک کردیں تم کو حیران پریشان لوگ۔ (یعنی دین میں حیران و پریشان غیر مطمئن)۔

توراۃ کی تعلیم کا حکم:

۵۲۰۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو امام ابوبکر احمد بن یوسف ضبعی نے ان کو محمد بن احمد بن ہارون نے عودی نے ان کو شاذ کونی نے ان کو یوسف بن خالد نے ان کو ابوالنصر بن عبداللہ نے انہوں نے سنا خلاد بن سائب سے وہ اس کو حدیث بیان کرتے ہیں عمر بن خطاب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے توراۃ کی تعلیم کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ تم اس پر ایمان تو لے آؤ مگر اس کی تعلیم حاصل نہ کرو۔ تم اس کتاب کی تعلیم حاصل کرو جو تمہاری طرف اتاری گئی ہے اور اس کے ساتھ ایمان بھی لاؤ۔ یوسف بن خالد کے سوا دیگر راوی اس سے زیادہ بکار راوی ہے۔

۵۲۰۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صغانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی عبداللہ نے ان کو خبر دی ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسٰی نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے ان کو خبر دی عبداللہ بن عبداللہ نے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے کہا اے مسلمانوں کی جماعتیں تم لوگ اہل کتاب سے کس شئی کے بارے میں پوچھتے ہو۔ حالانکہ تمہاری کتاب جو اللہ نے رسول کے اوپر نازل کی ہے تازہ ترین ہے اللہ کے بارے میں تم اس کو خالص طریقہ پر جانتے ہو۔ وہ کتاب پرانی نہیں ہوئی ہے۔ تحقیق اللہ تعالٰی تمہیں بتا چکے ہیں کہ اہل کتاب نے کتاب اللہ میں تبدیلی کردی تھی اور انہوں نے اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھ لی تھی۔ اور یہ کہنے لگ گئے تھے کہ یہی اللہ کی طرف سے ہے یہ سب کچھ انہوں نے حقیر و ذلیل قیمت اور پیسہ کھانے کے لئے کیا تھا۔ کیا اللہ نے تمہیں منع نہیں کیا ان سے پوچھنے سے اس علم کے ذریعے جو تمہارے پاس آچکا ہے۔ اللہ کی قسم ہم نے اہل کتاب کے کسی آدمی کو کبھی بھی تم لوگوں سے کوئی مسئلہ پوچھتے نہیں دیکھا جو تمہارے اوپر نازل ہوا ہے۔

یہ شعیب کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور اس کو بخاری نے صحیح میں ابوالیمان سے روایت کیا ہے۔

۵۲۰۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صغانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو حفصہ نے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تحریر لکھی ہوئی لائی تھیں حضرت یوسف کے قصوں کے بارے میں، بکری کے شانے کی ہڈی پر لکھی ہوئی تھی لا کر ان کے سامنے پڑھنے لگی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ غصہ سے بدل گیا اور فرمانے لگے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تمہارے پاس خود یوسف علیہ السلام آجائے اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں تم لوگ اس کی اتباع کرلو اور مجھے چھوڑ دو تو تم گمراہ ہوجاؤ گے۔

اہل کتاب کی باتوں سے متعلق مسلمانوں کا طرز عمل:

۵۲۰۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابن ابونملہ نے انصاری نے ان کو ابونملہ نے اس کو خبر دی ہے کہ ایک مرتبہ وہ رسول اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک آپ کے پاس ایک یہودی آگیا اور وہاں سے ایک جنازہ گذر رہا تھا۔ یہودی کہنے لگا اے محمد کیا آپ اس جنازے سے کلام کرکے دکھائیں گے۔ رسول اللہ نے فرمایا اللہ بہتر جانتا ہے۔ یہودی نے کہا کہ یہ کلام کرے گا رسول اللہ نے فرمایا کہ یہودی جو

(۵۲۰۳).....(۱) سقط من (أ) (۲).....سقط من (أ)

(۵۲۰۵).....(۱) فی ب (فیه) (۵۲۰۶).....(۱) سقط من (أ)

کچھ تمہیں بیان کریں نہ تو تم اس کی تصدیق کیا کرو اور نہ ہی اس کی تکذیب کیا کرو۔ بلکہ یوں کہو، ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اگر ان کی خبر جھوٹی ہوئی تو تم جھوٹ کی تصدیق نہیں کرو گے اور اگر وہ بات سچ ہوئی تو تم اس کی تکذیب سے بچ جاؤ گے۔

۵۲۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعبداللہ ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو عثمان بن عمر بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب تورات کو پڑھتے تھے عبرانی زبان میں اور اس کی تشریح اور تفسیر کرتے تھے عربی زبان میں اہل اسلام کے لئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو تم اہل کتاب کو سچا مانا کرو نہ ہی ان کو جھوٹا قرار دیا کرو۔ بلکہ کہا کرو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کتاب پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو تمہاری طرف اتاری گئی۔ اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہے اور ہم اسی کے تابع فرمان ہیں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں محمد بن بشار سے اس نے عثمان بن عمر سے۔

۵۲۰۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو عبداللہ بن حبیب نے یہ کہ حضرت ابن عمر نے۔ اپنے غلام سے فرمایا۔ کیا تیرے اندر کوئی خیر و بھلائی ہے تاکہ میں اسی کی بنا پر تجھے آزاد کر دوں۔ غلام نے کہا کیا میں آپ کو بتادوں۔ اسی کی مثل کہا گیا ہے۔ اس کو ابن عمر نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو مجھے کہ میں آزاد کرنا چاہتا ہوں اور تم مجھے خبر دے رہے ہو کسریٰ کے بارے میں اللہ کی قسم میں تجھے آزاد نہیں کروں گا۔

(۵۲۰۸)......(۱) غیر واضح فی (أ)

فصل :...... بولنے کی حفاظت کرنا اور اس کے آداب کی رعایت کرنا

اپنے نفس کو حقیر و ذلیل کہنے کا حکم :

۵۲۰۹ :...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ایک تم میں سے یہ نہ کہا کرے کہ میرا نفس ذلیل اور کمینہ ہو گیا ہے بلکہ یوں کہے کہ میرا نفس سخت اور مسخر ہو گیا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالطاہر سے اور حرملہ سے اس نے ابن وہب سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابن مبارک کی حدیث سے اس نے یونس سے۔

۵۲۱۰ :...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ہرگز ایک تمہارا یہ نہ کہے کہ میرا نفس حقیر و ذلیل ہو گیا ہے۔ بلکہ اسے چاہئے کہ یوں کہے میرا نفس مسخر اور سخت ہو گیا ہے۔

۵۲۱۱ :...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خبردار ہرگز تمہارا ایک یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے اسے چاہئے کہ یوں کہے البتہ میرا دل سخت ہو گیا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں محمد بن یوسف فریابی سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث ہشام سے۔

۵۲۱۲ :...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعمر محمد بن عبدالواحد زاہد صاحب ثعلب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ثعلب نے اس نے کہا کہ مجھے خبر دی ابونصر نے اصمعی نے کہ عرب کہتے ہیں کہ۔ لقست نفسی یعنی خبثت نفسی۔ میرا نفس فسادی ہو گیا ہے۔ اور اس سے نہی بھی اسی قبیل سے ہے۔ جس کے الفاظ بھی یہی ہو کہ تم میں سے کوئی ایک ہرگز نہ کہے کہ خبثت نفسی کہ میرا نفس مفسد ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے کہ میرا دل سخت ہو گیا ہے۔

۵۲۱۳ :...... فرماتے ہیں۔ ہمیں خبر دی ثعلب نے ان کو ابن عرابی نے وہ کہتے ہیں کہ عرب کہتے ہیں۔

لقست نفسي اي ضاقت.

میرا نفس سخت ہو گیا ہے یعنی دل تنگ ہو گیا ہے۔

انگور کو الکرم کہنے کا حکم :

۵۲۱۴ :...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں یہی ہے وہ جس کی ہمیں خبر دی ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہ کہے ایک تمہارا انگور کے بارے میں۔ الکرم۔ سوائے اس کے نہیں کہ کرم تو مسلمان آدمی ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ قدیم عربی زبان میں الکرم۔ انگور کی بیل کو کہتے تھے۔ عام معروف لفظ انگور کے لئے عنب مشہور ہے۔ جس کی استعمال قرآن میں موجود ہے۔

(۵۲۰۹ :...... (۱) فی ب (بحر) ...... (۲) ...... سقط من (أ)

(۵۲۱۱ :...... (۱) سقط من (أ)

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے ابن مسیب کی ابو ہریرہ سے روایت ہیں۔

۵۲۱۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو لیث نے ان کو جعفر بن ربیعہ نے ان کو عبدالرحمٰن اعرج نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی آدمی یہ بالکل نہ کہے انگور کے بارے میں کہ یہ الکرم ہے (یعنی باعزت۔ پاکیزہ ترین) کیونکہ وہ مرد مسلم ہوتا ہے لیکن یوں کہو انگوروں کے باغ۔

۵۲۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد دقاق نے اور ابوالعباس محمد بن یعقوب وراق نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حسن بن مکرم فراز سے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو علقمہ بن وائل نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تم یہ نہ کہو الکرم۔ بلکہ یوں کہو عنب (انگور) جال وغیرہ رسیاں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے عثمان بن عمر سے۔

کھیتی کی کاشت کو اپنی طرف منسوب کرنا:

۵۲۱۷:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین محمد بن علی بن مخلد مفید نے بغداد میں ان کو ابوحفص عمر بن محمد بن علی بن زیات نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابوعوف بیرونی نے ان کو مسلم بن ابومسلم جرمی نے ان کو مخلد بن حسین نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی ایک تم میں سے ہرگز یہ نہ کہے زراعت کی میں نے کھیتی کاشت کی ہے بلکہ یہ کہے کہ حرثت۔ کہ میں نے بیج بویا ہے۔ مٹی میں بیج ڈالا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

أأنتم تزرعونه ام نحن الزارعون.

کیا تم اس کو کھیت بناتے ہو یا ہم کھیت بنانے والے ہیں۔

گویا اللہ تعالیٰ نے لفظ زرع کی نسبت بندوں سے ہٹا کر اپنی طرف کی ہے بندوں کی طرف لفظ حرث نسبت کی ہے۔ فرمایا افرأیتم ماتحرثون بتاؤ بھلا جو تم زمین میں بیج پھینک کر آتے ہو۔

۵۲۱۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو خلف بن عمرو بن ھثیم طعام فروش ابوالقاسم نے ان کو مسلم بن ابو مسلم جرمی نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ۔

اپنے سردار، اپنے غلام کو کن الفاظ کے ساتھ پکارنا چاہئے؟:

۵۲۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابوبکر بن داستہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو ایوب نے حبیب بن شہید نے اور ہشام نے ان کو محمد نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہرگز نہ کہے تم میں سے کوئی آدمی میرا بندہ اور میری امۃ، اور ہرگز نہ کہے کوئی غلام اپنے مالک کو ربی یا۔ ربتی۔ میرا رب۔ میری ربہ۔ بلکہ یوں کہے۔ مالک میرا مملوک ہے یہ میری باندی ہے یہ جوان عورت یا یوں کہے میرا سرداد۔ میری سیدہ۔ مالکن۔ اس لئے کہ تم سب کے سب مملوک اور غلام ہو۔ رب صرف اللہ ہے۔

بخاری میں منقول ہے ھمام بن منبہ سے اور ابوصالح سے اور ابو ہریرہ سے۔

(۵۲۱۶)......(۱) سقط من (أ) (۵۲۱۹)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۹۷۵)=

۵۲۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن اشیب نے ان کو عقبہ اصم نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب کوئی آدمی کسی منافق آدمی سے یا سیدی اے میرے سردار، اے میرے مالک کہہ دے تو اس نے اللہ کے غضب کے ساتھ رجوع کرلیا ہے۔

۵۲۲۱:...... اور ہم نے روایت کی ہے قتادہ سے اس نے عبداللہ بن بریدہ سے اسی مفہوم میں اس باب کی جز اول میں۔

۵۲۲۲:...... اور ہم نے کتاب السنن وغیرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت کیا ہے وہ اس باب میں داخل نہیں ہے نبی کریم کا ارشاد ہے یوں نہ کہا کرو جو کچھ اللہ چاہے اور جو کچھ فلاں آدمی چاہے۔ بلکہ یوں کہو اللہ جو کچھ چاہے گا اس کے بعد جو فلاں چاہے گا۔

خطبے میں ومن یعصہما کہنے کا حکم:

۵۲۲۳:...... اور وہ چیز جو ہم نے بھی روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک خطیب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ دی اور خطبے میں یوں کہا:

من یطع اللہ و رسولہ فقد رشد

جس نے اللہ کی اطاعت کی اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے ہدایت پائی۔

و من یعصہما فقد غوی

اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی تحقیق وہ گمراہ ہوگیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

بئس الخطیب انت

تم برے خطیب ہو۔

تم یوں کہو:

من یعصی اللہ و رسولہ فقد غویٰ

جس نے اللہ کی نافرمانی کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تحقیق وہ گمراہ ہوگیا۔

زبان کی لغو کلام سے حفاظت کے متعلق چند روایات:

۵۲۲۴:...... ہم نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے قیل وقال کو ناپسند فرمایا تھا۔

یعنی یوں کہنے کو ناپسند فرمایا تھا۔ کہ یوں کہا گیا ہے۔ اور فلاں یوں کہتا ہے مراد ہے کہ لوگوں کی باتوں کو لوگوں کے قول کو ذکر کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

۵۲۲۵:...... ہم نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گمان میں ہے کہ بری سواری آدمی پر سواری کرتا ہے۔

تبصرہ:۔ بولی اور گویائی کی حفاظت کے حوالے سے جو کچھ روایات وغیرہ بیان ہوتی ہیں یہ سب اس بات پر ہی دلالت کرتی ہیں کہ وہ خبریں وہ کہانیاں وہ باتیں جو ملمع کرکے آراستہ کرکے بنا سوار کر پیش کی جاتی ہیں (جو درحقیقت غلط ہوتی ہیں) ان کو بیان کرنا ذکر کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ بات ہے ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے ان سے۔

(۵۲۲۰) (۱) فی ب (عقبۃ) (۵۲۲۲)...... فی ب (ومما)

۵۲۲۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو مسلم نے ان کو حجاج نے ان کو حماد نے ان کو عبیداللہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہ ام عاصم کا نام عاصیہ رکھا گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر اس کا نام جمیلہ رکھا۔

اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے حماد بن سلمہ سے روایت کیا ہے۔اور کہا گیا ہے یہ حدیث میں ہے کہ عمر کی بیٹی تھی۔

بعض صحابہ کے ناموں کی تبدیلی:

۵۲۲۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن حیان تمار نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو عمران نے ان کو قتادہ نے ان کو زرار نے ان کو سعد ہشام نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک آدمی کو شہاب کہا جارہا تھا آپ نے فرمایا کہ شہاب نہیں بلکہ تم ہشام ہو۔ بے شک شہاب شیطان کا نام ہے۔

۵۲۲۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو ابن نمیر نے ان کو عبدہ نے ان کو ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک زمین پر ہوا اس کا نام عذرۃ رکھا گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام خضراۃ۔ سرسبز زمین رکھا۔ (عذرۃ کا مطلب ناپاک زمین یا گندگی والی تھا)۔

۵۲۲۹:......ہمیں خبر دی ابن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو اسود بن شیبان نے ان کو خالد بن سمیر نے ان کو بشیر بن نھیک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی۔ رسول اللہ کے بشارت دینے والے نے یعنی بشیر بن خصاصیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام بشیر رکھا تھا اور اس کا نام اس سے پہلے زحم تھا (جس کا مطلب ہے تنگی کرنا ہجوم کرنا۔)

۵۲۳۰:......ہمیں خبر دی علی بن ابوبکر اھوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو محمد بن سنان نے ان کو عبداللہ بن حارث بن ابزی مکی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے میری ماں رابطہ بنت مسلم نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں جنگ حنین میں رسول اللہ کے ساتھ موجود تھا آپ نے مجھے فرمایا کہ کیا نام ہے تیرا میں نے کہا میرا نام عراب ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تو مسلم ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ برے ناموں کو اچھے ناموں کے ساتھ تبدیل کرنے کے بارے میں احادیث واخبار بہت ساری ہیں زبان اور بولی کی حفاظت کرنے کے سلسلے میں ہم نے جس بات کی طرف توجہ دلائی ہے اس کے بارے میں ان روایات کے ذریعے جو ہم نے ذکر کی ہیں مقصود حاصل ہو چکا ہے۔اور توفیق اللہ کے ہاتھ میں ہے۔لہذا ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

فصل:......جماع اور صحبت کرنے کے تذکرے کرنے اس پر فخر کرنا ایک دوسرے پر اور مرد و عورت کے درمیان نجی اور جنسی معاملے کو ذکر کرنے سے زبان کی حفاظت کرنی چاہیے

۵۲۳۱:......ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو زعفران نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو عمر بن حمزہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے بڑی امانت (میاں بیوی کی ہوگی) وہ آدمی جو اپنی بیوی کے پاس آتا ہے اور وہ عورت جو آدمی کے پاس آتی ہے اس کے بعد وہ اس کے راز کو فاش کرتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے اس نے مروان سے۔

(۵۲۲۷)......أخرجه البخاري في الأدب المفرد (۸۵۲) عن عمرو بن مرزوق. به.

(۵۲۲۹)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۱۲۳)

(۵۲۳۰)......(۱) في ب (اثرى) وهو خطا

۵۲۳۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران سے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو احمد بن عیسیٰ مصری نے ان کو عبید اللہ بن وھب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو ابوالسمح نے ان کو ابوالھیثم نے ان کو ابوسعید نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ السباع حرام۔ کہ سباع حرام ہے۔

حنبل نے کہا کہ کہا ابوعبداللہ نے یعنی احمد بن حنبل نے کہ ابن لھیعہ کہتے ہیں سباع کا مطلب ہے جماع پر آپس میں فخر کرنا۔

فصل:......ہوا کے جھونکوں کے وقت زبان کی حفاظت کرنا

۵۲۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو ابوالسوس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے زہری نے ان کو حدیث بیان کی ہے زرقی نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ سفر میں مکے کے راستے میں لوگوں کو سخت ہوا نے پکڑ لیا تھا حضرت عمر بھی حج کے لئے جا رہے تھے۔ ہوا شدید ہوگئی۔ حضرت عمر نے اپنے قریب والوں سے پوچھا کہ ہوا کس چیز سے ہوتی ہے۔ انہوں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر نے اس بارے میں پوچھا ہے میں نے اپنی سواری کو حرکت دی حتیٰ کہ میں نے ان کو پالیا۔ میں نے کہا اے امیر المومنین مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے ہوا کے متعلق پوچھا ہے۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔ کہ ہوا ایک مہربانی ہے اللہ کی مہربانیوں میں سے (یا روح ہے اللہ کی روحوں میں سے) رحمت کو بھی لاتی ہے اور عذاب کو بھی لاتی ہے لہٰذا اس کو گالی نہ دیا کرو بلکہ اللہ سے اس کی خیر طلب کیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے اس کے شر سے پناہ مانگا کرو۔

۵۲۳۴:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسین ہلالی نے ان کو عبدالملک بن ابراہیم جدی نے ان کو شعبہ نے ان کو سلمہ بن کہیل نے ان کو ابن عبدالرحمن ابزی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ عہد ابوبکر صدیق میں ہوا بہت سخت ہو چکی تھی۔ کسی آدمی نے اس کو گالی دے دی۔ تو ان کو میرے والد نے منع کیا کہ ہوا کو گالی نہ دو بلکہ یوں کہو ہم اللہ سے اس کی خیر حاصل ہونے کا سوال کرتے ہیں اور اس خیر کا جو اس میں ہے اور اس خیر کا جس کے ساتھ وہ چلائی گئی ہے اور ہم اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اور اس شر سے جو اس کے اندر ہے اور اس قسم سے جس کے لئے وہ چلائی گئی ہے۔ یہ روایت موقوف ہے۔ روایت کیا ہے اس کو حبیب ابوثابت نے ذر سے اس نے سعید بن عبدالرحمن بن ابزی سے بطور مرفوع روایت ہے۔

۵۲۳۵:......اور ہم نے روایت کیا ہے حدیث عطاء بن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے جب ہوا تیز ہو جاتی تھی۔ اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس خیر کا جو اس میں ہے اور میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس قسم سے جو اس میں ہے اور اس شر سے جس کے ساتھ چلائی گئی ہے۔ ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو زید بن اخرم طائی نے ان کو بشر بن عمرو نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد عبدالملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابوسہل بشر بن احمد بن بشر فقیہ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن سیار فرھاذانی نے ان کو عبیداللہ بن سعید ابوقدامہ نے ان کو بشر بن عمر نے ان کو ابان بن یزید نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوالعالیہ نے ان کو عبداللہ بن عباس نے۔ کہ ایک آدمی نے ہوا کو لعنت کی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ ہوا کو لعنت نہ کرو وہ تو مامور ہے اس کو تو حکم ملا ہے۔ بے شک جو آدمی کسی شئی کو لعنت کرتا ہے۔ اور وہ لعنت کی اہل نہیں ہوتی لعنت واپس اسی پر لوٹتی ہے، جیسے اس کو روایت کیا بشر بن عمر نے۔

(۵۲۳۵)......(۱) فی أ (یزید) وھو خطأ

۵۲۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے مراد کو اس نے ذکر کیا ہے اور اس نے کہا کہ ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی سے ہوا نے چادر چھین لی تھی رسول اللہ کے عہد میں اس نے اس کو لعنت کی تھی۔ پھر راوی نے حدیث کو مرسل ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۷:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس بن مکیال نے ان کو عبدان حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ نمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہشام بن سعد بن ربیعہ نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ زمانے کو گالی نہ دو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دھر ہوں یعنی خالق دھر ہوں زمانے کا خالق ہوں۔ جس میں دن بھی ہیں تو راتیں بھی ہیں جن کو میں ہی بناتا ہوں اور ان کو میں ہی نیا اور پرانا کرتا ہوں اور میں ہے بادشاہوں کے بعد دوسرے بادشاہ لاتا ہوں۔

فصل:......مذاق کرنا یا خوش طبعی کرنا

۵۲۳۸:......تحقیق ہم نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا تھا کہ آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں حق اور سچ کے سوا کچھ نہیں کہتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بچے کے ساتھ خوش طبعی کا واقعہ:

۵۲۳۹:......ہم نے آپ کی خوش طبعی کے حوالے سے بچے کے بارے میں آپ کی بات روایت کی ہے۔ آپ نے بچے سے پوچھا۔ اے ابوعمیر کیا کیا نغیر نے؟ (عمیر بچہ تھا اس نے ایک چڑیا پال رکھی تھی وہ اڑ گئی تھی جس پر وہ افسردہ تھا آپ نے ازراہ خوش طبعی اس سے پوچھا تھا۔)

۵۲۴۰:......اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے ذوالاذنین۔ دو کانوں والے۔

۵۲۴۱:......حضور کا زاہر کے ساتھ بات کرنا۔ جب اس کو خاص کیا تھا۔ حلف سے، اس عبد کو کون خریدتا ہے۔

۵۲۴۲:......اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس آدمی کو یہ فرمانا۔ جس نے آپ سے سوار کرنے کی درخواست کی تھی۔ آپ نے فرمایا ہم تجھے سوار کریں گے اونٹنی کے بچہ پر۔ اس نے کہا میں اونٹنی کا بچہ کا کیا کروں گا؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ اونٹوں کو اور اونٹنیاں ہی جنتی ہیں۔

ہم نے اس طرح کی تمام روایات کتاب السنن میں کتاب الشہادات کے آخر میں ذکر کر دی ہیں۔

جھوٹی مذاق:

بہر حال وہ مذاق جو حق نہ ہو سچ نہ ہو۔ (اس کے بارے میں مندرجہ ذیل روایات آئی ہیں۔)

۵۲۴۳:......تحقیق ہم نے روایت کی ہے ابوامامہ سے اس بارے میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں جنت کے وسط گھر دلانے کا ضامن ہوں اس آدمی کے لئے جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے اگر چہ مذاق میں ہی کیوں نہ ہو۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن عثمان دمشقی نے ان کو ابوکعب ایوب بن محمد سعدی نے ان کو سلیمان بن حبیب محاربی نے ان کو ابوامامہ نے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۵۲۴۴:......اور روایت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دونوں میں ایک نے کہا کوئی بندہ ایمان کی

(۵۲۳۶)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۹۰۸) وأخرجه الترمذي في البر وقال غريب.

(۵۲۳۸)......مكرر. (۱) في ب (رفيق)

حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ چھوڑ دے جھگڑا کرنا اگر چہ وہ حق پر ہو اور یہاں تک کہ وہ جھوٹ کو ترک کر دے باہمی مذاق کرنے میں اگر چاہے تو غالب آ سکے۔

۵۲۴۵:......اور دوسرے نے کہا۔ کوئی بندہ ایمان کی حقیقت نہیں چھو سکتا حتیٰ کہ وہ جھوٹ کو ترک کر دے مذاق میں بھی۔ اور یہاں تک کہ چھوڑ دے جھگڑا کرنے کو اگر چہ وہ حق پر ہو جانتا ہو کہ اس میں سچا ہے۔ راوی نے دونوں کے ساتھ ان دونوں کے ماسوا کو بھی ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۶:......ہم نے روایت کی عمر بن خطاب سے کہ جس کی زیادہ مذاق کرنے کی عادت ہو جائے۔ اس کی عزت کم ہو جاتی ہے۔

۵۲۴۷:......اور ہم نے روایت کی ہے ابوالحسین بن بشران سے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو منکدر نے وہ کہتے ہیں کہ میری امی نے مجھ سے کہا بچوں سے مذاق نہ کیا کر تو ان کے سامنے ہلکا پڑ جائے گا (یعنی بچوں کے سامنے تیری عزت اور تیرا وقار اور رعب ختم ہو جائے گا۔)

۵۲۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن یعقوب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبدالوہاب سے وہ کہتے ہیں۔ ''ح''

مسعر بن کدام کی اپنے بیٹے کو عجیب وغریب نصیحت:

۵۲۴۸:......مکرر ہے۔ اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر بن عون سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مسعر بن کدام سے وہ اپنے بیٹے کدام سے کہتے ہیں۔ شعر جن کا مطلب ہے۔

اے بیٹے میں نے اپنی نصیحت تیرے لئے عطیہ کی ہے لہذا تم اپنے شفیق باپ کی بات غور کے ساتھ سنو بہر حال تم مذاق ہو یا جھگڑا کرنا دونوں کو چھوڑ دو یہ دونوں ایسی صفات ہیں کہ میں دونوں کو اپنے کسی دلی دوست کے لئے پسند نہیں کرتا ہوں۔ میں نے ان دونوں کو جانچا ہے میں ان دونوں کو اچھا نہیں سمجھتا ایک پڑوسی کی طرف سے دوسرے پڑوسی کے لئے ہو یا ایک دوست کی طرف سے دوسرے دوست کے لئے جہالت ونادانی پناہ لیتی ہے آدمی کے ساتھ اس کی قوم میں اور رگ ریشے اس کے لوگوں میں ہوتے ہیں جو بھی ہوں۔

۵۲۴۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو یحییٰ بن ابوالحجاج نے ان کو عیسیٰ بن عبدالعزیز نے ان کو عمر بن عبدالعزیز نے انہوں نے لکھا عدی بن ارطاۃ کی طرف کہ آپ اپنی طرف سے مذاق کرنے سے منع کر دیں مروۃ کو ختم کرتی ہے اور سینے میں بغض اور حسد پیدا کرتی ہے۔

۵۲۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد مقری نے ان کو ابوعیسیٰ ترمذی نے ان کو احمد بن ابراہیم دورقی نے ان کو محمد بن عبداللہ اسدی نے ان کو عبدالعزیز بن ابوداؤد نے کہ بے شک کچھ لوگ عمر بن عبدالعزیز کے مصاحب بنے تو انہوں نے ان کو وصیت فرمائی تم لوگ اللہ سے ڈرنے کو لازم پکڑو وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور بچاؤ تم اپنے آپ کو مذاق کرنے سے بیشک وہ برائی اور خرابی کو کھینچ لاتی ہے۔ اور کینہ اور بغض پیدا کرتی ہے۔ قرآن مجید کے ساتھ ہم نشینی اختیار کئے رکھو اور اسی کے ساتھ باتیں کرتے رہو پس اگر تمہارے اوپر مشکل گذرے تو پھر کوئی اچھی بات کرو لوگوں کی باتوں میں سے جو اچھی ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ چلتے رہو۔

۵۲۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابودارم نے ان کو محمد بن حسین بن حبیب نے ان کو عون بن سلام نے ان کو عنبسہ عابد نے ان کو جعفر بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ۔

بچاؤ تم اپنے آپ کو مذاق سے بے شک وہ آدمی کی تازگی اور رونق کو ختم کر دیتی ہے۔ اور اس کے نور کو بجھا دیتی ہے۔

شعب الایمان کا پینتیسواں شعبہ

امانتیں اوران کوان کے اہل کے سپرد کرنے کا واجب ہونا

(۱)......ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اللّٰہ یأمر کم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا.

بے شک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے تمہیں یہ کہ پہنچادو تم امانتیں اہل امانت کے پاس۔

(۲)...... **فان امن بعضکم بعضاً فلیؤدالذی أتمن امانته'.**

اگر بعض تمہارا بعض کو امانت دے تو جس کے پاس امانت ہے اسے وہ امانت پہنچادینی چاہئے جس کی امانت ہے۔

(۳)...... **انا عرضنا الا مانة علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا.**

بے شک ہم نے (قرآن والی امانت) پیش کی تھی آسمانوں اور زمین پر اور پہاڑوں پر ان سب نے اس کو اٹھانے سے انکار کردیا تھا۔

واللہ اعلم

شاید یہی مراد ہے کہ ان مذکورہ چیزوں میں امانت کے بارگراں کو اٹھانے کی سکت نہیں تھی اور ساکنین کے لئے اس میں محمل نہیں تھا اس لئے کہ وہ عقل اور حیات والی نعمتوں سے خالی تھے۔ اور انسان نے اس کو اٹھالیا اس میں اس چیز کی سکت تھی یا محمل تھا اس لئے کہ اس میں حیات اور عقل دونوں مرکب موجود تھے۔

پھر ارشاد فرمایا:

(۴)...... **انه کان ظلوماً جھولا.**

بے شک وہ بڑا زیادتی کرنے والا اور بڑا ہی ناشکرا تھا۔

یہ ابتداء کلام ہے یعنی وہ باوجود جھل کے کبھی اپنے مقام سے بھی بے خبر ہوتا ہے لہذا اپنے اوپر ظلم کرلیتا ہے اور حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے اور نہی کا ارتکاب کرلیتا ہے اور یہ اس کی عجیب وحیرت ناک حالت ہے۔

(۵)......اور ارشاد باری ہے:

لاتخونوا اللّٰہ والرسول وتخونوا اماناتکم. وانتم تعلمون.

اے ایمان والو نہ خیانت کرو اللہ کی اور رسول کی اور نہ ہی خیانت کرو تم آپس کی امانتوں میں جان بوجھ کر۔

۵۲۵۲:......ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو طلق بن غنام نخعی نے ان کو شریک نے اور قیس نے ان کو ابوحصین نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

امانت اس کے پاس پہنچادیجئے جو تیرے پاس امانت رکھے اور خیانت نہ کیجئے اس کی بھی جو تیرے ساتھ خیانت کرے۔

ابوالفضل نے کہا کہ میں نے طلق سے کہا شریک راوی کو تو لکھیےاور قیس کو چھوڑ دیجئے اس نے کہا کہ تم زیادہ جانتے ہو۔

امانت میں خیانت منافق کی علامت ہے:

۵۲۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو خبر دی علی بن

عبدالعزیز نے ان کو عارم نے ان کو حماد بن سلمہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن بشر بن مطر نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نے اور ابونصر تمار نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین صفات ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں پائی جائیں وہ پکا منافق ہے اگرچہ روزے رکھے اور نمازیں پڑھے۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدے کرے وعدہ خلافی کرے اور جب امانت رکھوایا جائے تو خیانت کرے۔ اور عارم نے ایسی روایت میں کہا ہے، کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابونصر تمار سے اور عبدالاعلیٰ بن حماد سے۔ اور بخاری مسلم نے اس کو روایت کیا ہے مالک بن عامر کی حدیث سے اس نے ابوہریرہ سے۔

۵۲۵۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو سعید بن محمد جرمی نے ان کو قاسم بن مالک جرمی مزنی نے ان کو اعمش نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو ثوبان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

اس کا کوئی ایمان نہیں ہے جس کی امانت نہیں ہے اور اس کی کوئی نماز نہیں ہے جس کا وضو نہیں ہے۔

۵۲۵۵:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو سعید بن محمد جرمی نے۔ پھر اسی حدیث کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ۔

چھ چیزوں کی ضمانت پر جنت کی ضمانت:

۵۲۵۶:......ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے ان کو عبادہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم لوگ چھ چیزوں کی اپنے نفسوں کے بارے مجھے ضمانت دے دو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ جب تم امانت رکھوائے جاؤ تو امانت پہنچادو۔ اور جب تم عہد کرو تو اس کو پورا کرو۔ اور جب تم بات کرو تو سچ بولو۔ اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو (پاک دامن رہو) اور اپنی نظروں کو نیچے رکھو۔ اور اپنے ہاتھوں کو روک رکھو۔

چار اہم صفات:

۵۲۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکر بن سہل دمیاطی نے ان کو شعیب بن یحییٰ نے ان کو ابن لھیعہ نے ان کو حارث بن یزید نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

چار صفات جب وہ تیرے اندر آجائیں تو دنیا میں جو چیز بھی تمہیں نہ ملے تجھے پرواہ نہیں ہے۔

وہ چار صفات یہ ہیں۔

(۵۲۵۵)......في ب (الخرقي) وهو خطأ

امانت کی حفاظت کرنا۔بات کی سچائی۔حسن خلق۔اور پاک کمائی حلال کھانا۔

۵۲۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن دینار نے ان کو ابراہیم بن حسین کرابیسی نے وہ نیساپوری ہیں۔ ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن لھیعہ نے ان کو حارث بن یزید نے ان کو ابن حجیرہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔

چار صفات جس میں وہ موجود ہوں تیرے اوپر کوئی فکر نہیں ہے دنیا سے کچھ بھی اگر تمہیں نہ ملے وہ چار یہ ہیں۔امانت کی حفاظت۔بات کی سچائی۔حسن خلق۔پاک کمانا یہ اسناد مکمل ہے اور زیادہ صحیح ہے۔

۵۲۵۹:......اور تحقیق ہم نے روایت کیا ہے حسن خلق کے باب میں دوسرے طریقہ سے عبداللہ بن عمر سے۔

۵۲۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسین بن ایوب طوسی نے ان کو ابوخالد عقیلی نے مکہ میں۔ان کو معاذ بن اسد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک ایمان کی اصل اور اس کی فرع اور اس کا داخل اور خارج توحید باری کی شہادت کے بعد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغ کر دینے کی شہادت کے بعد اور فرائض کی ادائیگی کے بعد (جو چیز لازمی ہے وہ ہے) بات کی سچائی۔امانت کی حفاظت۔ترک خیانت۔عہد کو پورا کرنا۔صلہ رحمی کرنا اور تمام مسلمانوں کے لئے خیر خواہی کرنا۔

معاذ نے کہا کہ،میں نے کہا اے ابوعلی یہ آپ اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں یا آپ نے اس کو سنا ہے اس نے کہا کہ نہیں بلکہ ہم نے اس کو سنا ہے اور اس کو ہم نے اپنے اصحاب سے سیکھا ہے۔اور اگر میں نے اس کو اہل ثقہ سے نہ پاتا اور اہل فضل سے تو میں اس کے ساتھ کلام نہ کرتا یعنی اس کو بیان نہ کرتا معاذ نے کہا کہ یہ سات باتیں تھیں ایک میں بھول گیا ہوں۔

ایمان کے حوالے سے اسی باب میں وہ تمام باتیں بھی داخل ہیں۔جن کو مؤمن لازم کر لیتا ہے اپنے ایمان کے ساتھ ساتھ عبادات۔اور احکام۔اور وہ تمام امور جو اس پر لازم ہیں مثلاً اپنے نفس کے حقوق کی رعایت کرنا بیوی کے حقوق اولاد کے حقوق والد کے حقوق اپنے مسلم بھائی کے حقوق کی رعایت کرنا۔

معاونت کے ساتھ۔اور خیر خواہی ابتدائی طور پر اور بطور بدلہ کے۔اور خیر خواہی کرنا جب اس سے مسلمان بھائی اپنے امور میں مشورہ چاہے اور اس کے پاس کوئی شئی امانت رکھوائے یا یتیم کے مال میں ولی مقرر کیا جائے۔یا مجبور و محبوس شخص کا ہو۔اور غلاموں کے حقوق میں۔

یا آقا کے حقوق اگر یہ خود غلام ہو۔اور خیر خواہی ان امور میں جو ایک والی نے اپنے اوپر لازم کر لئے ہیں مثلاً رعایا کے حقوق۔اور جو کچھ رعایا اپنے اوپر لازم کر لیتے ہیں والی کے حقوق ان تمام کے اندر اداء امانت مشروع ہے۔

حدیث ''تم میں سے ہر شخص نگران ہے'' کی تفصیل:

۵۲۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو حارث بن ابوسامہ نے ان کو ابوالنصر نے ''ح''۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالولید نے ان کو موسیٰ بن سہل نے ان کو محمد بن ارمح نے ''ح'' کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ شیبانی نے۔اور یہ الفاظ اس کے ہیں۔ان کو حدیث بیان کی محمد بن شاذان نے اور احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی لیث بن سعد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔

خبردار ہر ایک تمہارا نگران ہے اور ہر ایک سے تمہاری اپنی ذمہ داری سے متعلق پوچھا جائے گا وہ امیر جو لوگوں پر نگراں مقرر ہے اس سے اس کی نگرانی کی بابت سوال ہوگا۔اور مرد نگران ہے اپنے اہل خانہ پر اس سے ان کے بارے میں باز پرس ہوگی۔اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگراں

اور ذمہ دار ہے اور شوہر کے بچوں کی ذمہ دار ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور ایک غلام اپنے مالک کے مال پر نگران ہے اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا۔ خبر دار ہر ایک تم میں سے ذمہ دار ہے اور ہر ایک تم میں سے اپنی ذمہ داری کے متعلق جواب دہ ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ بن سعید اور محمد بن الخ سے۔

۵۲۶۲:......پس ہم نے اس کو روایت کیا ہے جابر بن عبداللہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفات میں اپنے خطبے میں۔ اللہ سے ڈرو عورتوں کے بارے میں بے شک وہ قیدی ہیں تمہارے پاس (یا معاون ہیں۔)

تم نے ان کو لیا ہے اللہ کی امانت کے ساتھ۔ تم نے ان کی شرم گاہوں کو حلال سمجھا ہے اللہ کے کلمے کے ساتھ احتمال ہے کہ اس کا معنی اس طرح ہو۔ تم نے انہیں حاصل کیا ہے اللہ کی شرط پر اور وہ ارشاد الٰہی ہے۔

فامساک بمعروف او تسریح باحسان.

(طلاق کے بعد) یا ان کو روک رکھنا ہے اچھے طریقے کے ساتھ یا چھوڑ دینا ہے نیکی کے ساتھ۔

یتیم کی تعلیم وتربیت کا انداز:

۵۲۶۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے اور خلف بن عمر نے اور ان کو معلٰی بن مہدی نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابراہیم بن علی عمری نے ان کو معلٰی بن مہدی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ابوعامر خزار نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو جابر نے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں کس چیز کے بارے میں ماروں اپنے یتیم کو۔ فرمایا جس چیز کے بارے میں تو اپنے بیٹے کو مارتا ہے۔ ایسا بھی نہ کر کہ اس کے مال کے ذریعے اپنے مال کو بچائے۔ خلف نے زیادہ کیا ہے۔ کہ میری بقا کی قسم یتیم کے مال میں سے اپنے مال اور اصل مال کو بڑھانے والا نہ ہو۔

دین ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا نام ہے:

۵۲۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو ابونعیم ملائی نے ان کو سفیان نے ان کو زیاد بن علاقہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جریر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کے ہاتھ پر بیعت آپ نے مجھ پر شرط رکھی کہ ہر مسلم کے ساتھ خیر خواہی کرنا۔ بخاری نے صحیح میں اس کو روایت کیا ہے ابونعیم سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابن عینیہ کی زیاد سے حدیث سے۔

۵۲۶۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا تھا سفیان نے سہیل بن ابوصالح سے اس نے عطاء بن یزید لیثی سے اس نے تمیم داری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوائے اس کے نہیں کہ دین خیر خواہی ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ دین خیر خواہی ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ دین خیر خواہی ہے۔ پوچھا گیا کہ کس کے لئے خیر خواہی ہے یا رسول اللہ؟

حضور نے فرمایا۔ اللہ کے لئے اور قرآن کے لئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ اور مسلمان حکمرانوں کے لئے اور مسلم عوام کے لئے۔ (اللہ کے لئے اس کی کتاب کے لئے اس کے رسول کے لئے مسلم آئمہ کے لئے اور عوام کے لئے)۔

مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے عبدالرحمٰن مہدی کی حدیث سے اس نے سفیان ثوری سے۔

(۵۲۶۵)......(۱) سقط من (أ)

قیامت کے دن امانت میں خیانت کی سزا:

۵۲۶۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ۔ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معمر نے ان کو سلیمان رقی نے ان کو عبداللہ بن بشر نے ان کو اعمش نے ان کو عبداللہ بن سائب نے ان کو زاذان نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے انہوں نے فرمایا اللہ کی راہ میں قتل ہونا تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔سوائے امانت کے۔فرمایا کہ قیامت کے روز ایک بندے کو لایا جائے گا۔

اگر چہ وہ اللہ کی راہ میں قتل بھی ہوا ہو۔اور اس سے کہا جائے گا کہ تم امانت ادا کر دو۔وہ کہے گا اے میرے رب میں کیسے؟ اور کہاں سے ادا کروں؟ دنیا تو ختم ہو چکی فرمایا کہ اس کے لئے کہا جائے گا کہ لے جاؤ اس کو جہنم کی وادی ھاویہ میں اس کو ھاویہ کی طرف لے جایا جانے لگے گا۔اتنے میں وہ امانت اسی کے مماثل اور ہم شکل بنا دی جائے گی جو دنیا میں اس کی صورت تھی ۔ چنانچہ وہ اس کو دیکھے گا اور اس کو پہچانے گا وہ اس صورت پر ہو گی جو اس کو دنیا میں دیتے وقت تھی ۔وہ اس کی طرف جھکے گا اور اس کو اٹھا کر اپنے کندھے پر لا دے گا۔پھر وہ جب گمان کیا جائے گا کہ وہاں سے باہر نکلنے والا ہے وہ ان کے کندھوں سے گر جائے گی پھر وہ اس کو اٹھائے گا اور کندھوں پر لا دے گا ابدالاباد تک اس کے ساتھ یہی کچھ ہوتا رہے گا۔اس کے بعد ابن مسعود نے فرمایا کہ نماز امانت ہے۔وضو امانت ہے تولنا امانت ہے۔پھر نا امانت ہے اور بہت سی چیزوں کو انہوں نے شمار کیا اور ان سب سے بڑی وہ امانت ہے جو امانت رکھوائی گئی تھی ۔پھر میں حضرت براء بن عازب کے پاس آیا میں نے کہا کہ کیا آپ دیکھتے نہیں جو کچھ کہا ہے ابن مسعود نے انہوں نے فرمایا ایسے کہا ہے ایسے کہا ہے۔انہوں نے سچ کہا ہے کیا آپ نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ان اللہ یأمرکم ان تؤ دوا الا مانات الی اھلھا

بے شک اللہ حکم دیتا ہے تم کو یہ کہ امانتیں تم ادا کر دو اہل امانت کی طرف ۔

۵۲۶۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو احمد بن زکریا جوہری نے ان کو شریح بن نعمان نے ان کو سعید بن زربی نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو عبداللہ بن ابواوفی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ مؤمن ہر خصلت پر پیدا کیا گیا ہے سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔

سعید بن زربی ضعفاء میں سے ہے۔

مکر اور دھوکہ جہنم میں ہو گا:

۵۲۶۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن بشر نے جو کہ خطاب کے بھائی ہیں۔ان کو ھشیم بن خارجہ نے ان کو جراح بن ملیح بہرانی نے ان کو ابورافع نے انکو قیس بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ۔کہ مکر اور دھوکہ جہنم میں ہو گا۔تو میں اس امت کا سب سے بڑا مکار ہوتا۔

۵۲۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن المثنی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو شیبان نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔

۵۲۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد رقاشی نے ان کو ابوولید نے ان کو شعبہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے ان کو سلیمان اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی

(۵۲۶۹)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۵۱۲۸)

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دھوکہ کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا نصب ہوگا۔

دونوں میں سے ایک نے کہا کہ کہا جائے گا کہ تیرا دھوکہ ہے اور دوسرے نے کہا کہ وہ اس سے پہچانا جائے گا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوالولید سے اسی طرح۔

۵۲۷۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو علی بن محمد مصری نے ان کو روح بن فرج نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو حدیث بیان کی لیث نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابوہلال نے ان کو ابوجہم نے ان کو سلیمان کاہلی نے ان کو جہنی نے ان کو حذیفہ بن یمان نے کہ انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیان فرمائیں۔ بہر حال ان میں سے ایک کو تو ہم نے دیکھ لیا ہے اور دوسری کے ہم انتظار میں ہیں۔ کہ امانت اتر چکی ہے مردوں کے دلوں کی گہرائی میں اور جڑ میں پس سکھاؤ قرآن کو اور سنت کو۔ پھر ہمیں انہوں نے اس کے اٹھ جانے کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ بے شک بندہ سوئے گا جب نیند سے اٹھے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھ چکی ہوگی۔ اور نہ باقی رہے گا اس سے مگر مثل نکتے کے۔ اس کے بعد سوئے گا نیند کر کے اٹھے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھ چکی ہوگی نہ باقی رہے گی اس میں سے مگر جیسے درخت کا چھلکا۔ شک کیا ہے ابن بکیر نے کہ کہا تھا مثل آگ کی چنگاری کے جس کو اپنے پیر پر گرادیں یا پتھر گرنے سے جگہ پھول جائے نشان تو ہو مگر اس کے اندر کوئی شئی نہ ہو۔ آپ اس کو ابھرا ہوا محسوس کریں گے۔

لوگ میرے بعد ٹھہرے رہیں گے بازاروں میں ان میں کوئی بھی امانت دار آدمی نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ البتہ فلاں فلاں قبیلے میں ایک امین آدمی ہوتا تھا۔ اور کسی آدمی کے بارے میں لوگ کہیں گے کہ فلاں کتنا بڑا عقل مند ہے؟ کتنا بڑا خیر خواہ ہے؟ یا کتنا بڑا نصیحت کرنے والا ہے؟ کتنا بڑا مضبوط آدمی ہے؟ (حالانکہ جن لوگوں کو ایسا ایسا سمجھا جا رہا ہوگا ان کی اندرونی کیفیت اور حالت یہ ہوگی کہ) ان کے دل میں رائی کے دانے کی مقدار میں بھی ایمان نہیں ہوگا۔

۵۲۷۲:......شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حدیث حذیفہ بخاری میں نقل ہے سلیمان اعمش کی حدیث سے اس نے زید بن وہب جہنی سے اور یہ حدیث اس طریق سے اس سے غریب ہے۔

۵۲۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان موصلی نے ان کو قاسم بن یزید نے ان کو سفیان نے عبدالعزیز بن رفیع سے اس نے شداد بن مغفل سے اس نے ابن مسعود سے انہوں نے فرمایا کہ اپنے دین میں سے پہلی چیز جس کو تم کم پاؤ گے وہ امانت ہے۔ اور آخری چیز جو گم پاؤ گے وہ نماز ہوگی۔ عنقریب لوگ نماز پڑھیں گے جب کہ ان کا کوئی دین نہیں ہوگا۔ یہ روایت موقوف ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت کی گئی ہے۔ اور ایک اور طریقہ سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

لوگوں میں سب سے پہلے اٹھائی جانے والی چیز:

۵۲۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابومحمد دعلج بن احمد سجزی نے ان کو محمد بن احمد بن براء نے ان کو معافی بن سلیمان نے ان کو حکیم بن نافع نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک پہلی چیز جو لوگوں میں سے اٹھائی جائے گی وہ امانت ہوگی۔ اور جو چیز آخر میں رہ جائے گی وہ نماز ہوگی۔ اور بہت سے نماز پڑھنے والے ایسے ہوں گے جن میں کوئی چیز نہیں ہوگی۔

حکیم بن نافع اس روایت میں متفرد ہیں۔ اپنی اسی اسناد کے ساتھ۔

۵۲۷۵:......اور تحقیق روایت کی گئی ہے ایک اور طریق سے حضرت ثابت سے اس نے حضرت انس سے مرفوعاً۔

۵۲۷۶:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے اور ہشام نے علی اور محمد بن احمد عودی نے ان کو کثیر بن یحییٰ نے ان کو قزعہ نے ان کو داؤد بن ابی ہند نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایلہ میں ایک شیخ سے ملا اس نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا ہے فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک پہلی چیز اس امت میں سے جو اٹھائی جائے گی وہ حیاء ہے اور امانت ہے لہذا اللہ سے وہ دونوں چیز مانگو۔

۵۲۷۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبدالرحمٰن محمد بن عبداللہ تاجر نے انکو ابو حاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو ابو جعفر مسندی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبدالعزیز بن اسماعیل بن عبیداللہ نے ان کو سلیمان بن مجیب نے ان کو ابو امامہ باھلی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

البتہ توڑ دی جائیں گی اسلام کی کڑیاں ایک ایک کر کے جب بھی ایک کڑی ٹوٹے گی لوگ اس کے بعد والی کڑی کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے ٹوٹنے کے اعتبار سے پہلی کڑی حکم اور فیصلہ ہوگی اور آخری کڑی نماز ہوگی۔

۵۲۷۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم حربی نے ان کو عبیداللہ بن عائشہ نے ان کو حماد نے ان کو ایوب نے اور یونس بن عبید نے ان کو نافع نے یہ کہ ابن عمر نے فرمایا۔ نہ دیکھو کسی ایک کی نماز کو اور نہ ہی اس کے روزے کو بلکہ دیکھو اس کی بات کی سچائی کو جب وہ بات کرے اور دیکھو اس کی امانت کو جب کسی کو امانت دی جائے۔ اور اس کے تقوے اور پرہیز گاری کو دیکھو جب وہ (جائز و ناجائز کے) کنارے پر ہو۔ دوسری توجیہ یہ ہے کہ۔ جب وہ نگرانی کر رہا ہو۔

۵۲۷۹:......ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن احمد بن عمر بن حفص بن حمام مقری نے بغداد میں ان کو ابو محمد اسماعیل بن علی خطبی نے ان کو محمد عیسیٰ بن سکن نے ان کو حارث بن منصور نے ان کو ابن شہاب حناط نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے۔ فرماتی ہیں کہ جو شخص چاہے روزہ رکھے اور نماز پڑھے اس شخص کا کوئی دین نہیں جس کی امانت داری نہیں۔ اسی طرح کہا ہے راوی نے سیدہ عائشہ سے اور یہی ان سے محفوظ ہے، ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے باپ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب نے اے (مخاطب) تجھے کسی آدمی کی نماز اور روزہ دھوکے میں نہ ڈال دے جو شخص چاہے روزہ رکھے اور جو شخص چاہے نماز پڑھے مگر اس شخص کا کوئی دین نہیں جس میں امانت داری نہیں ہے۔ (یا امانت کی رعایت نہیں کرتا خیانت کرتا ہے۔)

۵۲۸۰:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہشام نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو عبداللہ بن محمد بن مسلم مقدسی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ھانی نے نحوی نیشاپوری نے مکہ میں ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو خبر دی عمر بن عطیہ نے ان کو ان کے چچا بلال بن حارث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ تم لوگوں کو ہرگز دھوکہ میں نہ ڈالے نماز اور نہ ہی روزہ بلکہ جب (انسان) بات کرے تو سچ بولے۔ جب امانت سپرد کیا جائے تو واپس لوٹا دے اور جب نگران بنے تو پرہیز گاری کرے۔

۵۲۸۲:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعد ابن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو جامع بن

ابوزائد نے ان کو میمون بن مہران نے وہ کہتے ہیں تین چیزیں یا تین کام ہیں جو کہ نیک اور بد کی طرف ادا کئے جانے چاہئیں ایک تو رحم یعنی قرابت اور رشتہ جو پہلے سے موجود ہے اللہ نے بنادیا ہے وہ جڑا رہنا چاہئے اسے توڑنا نہیں چاہئے دوسرے امانت جس کی بھی ہو نیک کی ہو خواہ بد کی وہ ادا ہونی چاہئے تیسری چیز عہد ہے جب عہد باندھا جائے تو وہ پورا کیا جانا چاہئے خواہ نیک کے ساتھ ہو یا بد کے ساتھ ۔عہد کو نہیں توڑنا چاہئے۔

۵۲۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد خواص نے ان کو ابراہیم بن نصر نے ان کو ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے؟ ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن ادھم سے وہ کہتے تھے جب تم کسی شئی کو اس کی فضیلت اور خوبی سمیت پہچاننا چاہو تو تم اس کو اس کی ضد یعنی اس کی مخالف شئی کے ساتھ بدل کر دیکھو اسی وقت تمہیں اس کی فضیلت وخوبی معلوم ہو جائے گی۔

۵۲۸۴:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حفص دینوری نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن عمران نے ان کو ابراہیم بن سعید جوہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ فرماتے ہیں۔جس کے پاس راءس المال (اصل مال) نہ ہو اس کو چاہئے کہ وہ امانت کو راءس المال بنالے۔

۵۲۸۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسین علی بن ابراہیم بن معاویہ نیساپوری نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو حجاج نے ان کو حماد نے ان کو حمید نے ان کو حضرت انس نے وہ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں خیانت ہوتی ہے اس میں برکت نہیں ہوتی۔اسی طرح آئی ہے یہ روایت موقوف۔

ناپ تول میں کمی پر وعید:

۵۲۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالقاسم بن قاسم سیاری نے مقام مرو میں ان کو محمد بن حاتم شانی نے۔ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو یزید نحوی نے یہ کہ حضرت عکرمہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو لوگ ناپنے تولنے میں نہایت بڑے دھوکہ باز تھے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ویل للمطففین. بڑی ہلاکت ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے۔لہذا لوگوں نے اس کے بعد ناپ تول کو درست کرلیا تھا۔

۵۲۸۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی ابن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو کریب نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ اے عجمیوں کی جماعتو تم دو ایسی باتوں میں مبتلا ہو گئے ہو جن کی وجہ سے تم سے پہلے لوگوں کی بستیوں کی بستیاں ہلاک ہوگئی تھیں وہ ہے ناپ تول (میں کمی کرنا۔)

۵۲۸۸:......اس کو روایت کیا ہے ابوعلی رجبی نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے تاجروں کی جماعت تم ایک ایسی امر کی ذمہ داری لئے ہوئے ہو جس میں ایک پوری سابقہ امت ہلاک ہوگئی تھی وہ ہے ناپ تول(اس میں کمی کرنا ہلاکت کا باعث ہوا تھا۔)

اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے اور احمد بن سلیمان نے ان کو حصن بن مکرم نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو ابوعلی رجبی نے پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔

(۵۲۸۸)......(۱) فی ب (السابقة).

گھروں میں جھانکنا خیانت ہے:

۵۲۸۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو حسین بن محمد بن حاتم نے ان کو ابن حمید رازی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عبدالوہاب بن ورد نے ان کو محارب نے انکو ابن عمر نے وہ فرماتے ہیں۔ کہ گھروں میں جھانکنا اور دیکھنا اور ممنوعہ علاقہ یا ممنوعہ چیز کو دیکھنے کی کوشش کرنا امانت کو ضائع کرنے کے قبیل سے ہے۔

امانت کی ادائیگی سے متعلق ایک اور دلچسپ واقعہ:

۵۲۹۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے بطور املاء کے ان کو عبیداللہ بن ابراہیم بن بابویہ مزکی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے دونوں نے کہا کہ ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ ہے جو ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے زمین خریدی جس نے خریدی تھی اس کو اس زمین کے اندر سے سونے کا ایک مٹکا ملا چنانچہ اس نے فروخت کرنے والے کے پاس جا کر بتایا کہ تیری زمین کے اندر سے سونا ملا ہے آپ یہ اپنا سونا لے لیجئے مجھ سے اس لئے کہ میں نے آپ سے زمین خریدی تھی سونا نہیں خریدا تھا۔ جس نے زمین فروخت کی تھی اس نے کہا اللہ کے بندے میں نے تو تجھے زمین بیچ دی اب اس کے اندر جو کچھ تھا وہ تیرا ہے مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں ہے (لہذا جب دونوں اس سونے کو ایک دوسرے کا حق سمجھ کر نہیں لے رہے تھے) دونوں اس بات کا فیصلہ ایک عقل مند آدمی کے پاس لے کر گئے۔ (اس نے دونوں کی بات سننے کے بعد) پوچھا کہ تم دونوں کی اولاد ہے؟ ایک نے کہا کہ میرا ایک بیٹا ہے دوسرے نے کہا کہ میری ایک بیٹی ہے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ دونوں باہم رشتہ کرلو اور تم لوگ مل کر یہ اپنے اوپر خرچ کرلو اور صدقہ بھی کرو۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے اسحاق سے اور اس کو روایت کیا مسلم نے محمد بن رافع سے دونوں نے عبدالرزاق سے اور حدیث سے مذکور سے مقصود ان دونوں شخصوں کی امانت داری کا بیان ہے۔ اور دونوں نے زبردستی اپنی طرف سے ایسی چیز کا دعویٰ نہیں کیا کہ جو ان کی نہیں تھی۔

اس کے بعد ہماری شریعت میں رجوع ہوتا ہے اس کی طرف جو ہمیشہ سے دار اور گھر کا مالک ہوتا ہے ہمیشہ سے یہاں تک کہ اس کا مالک ظاہر ہو جائے۔

ایک چرواہے کی دیانت کا عجیب وغریب واقعہ:

۵۲۹۱:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابواحمد حافظ نے ان کو ابوالعباس ثقفی نے ان کو قتیبہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی خنیسی نے یعنی محمد بن یزدی بن خنیس نے ان کو عبدالعزیز بن ابوداود نے ان کو نافع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ کسی کام سے مدینے کی نواحی بستیوں اور پہاڑوں میں نکل گئے تھے کھانے کا وقت ہوا تو ان کے احباب نے ان کے لئے دسترخوان بچھایا اتنے میں ایک چرواہا جو بکری چرا رہا تھا وہاں آ گیا اس نے سلام کیا حضرت ابن عمر نے فرمایا آئیے آئیے چرواہے بھائی دسترخوان سے آپ بھی اپنا نصیب لے لیجئے چرواہے نے کہا کہ میرا روزہ ہے حضرت ابن عمر نے حیران ہو کر پوچھا کہ تم اس شدید گرمی کے دن اور اس شدید گرم لو میں روزہ رکھے ہوئے ہو جب کہ تم ان تپتے ہوئے پہاڑوں میں بکریاں بھی چرا رہے ہو۔ چرواہے نے کہا کہ جی ہاں میں سب کچھ اس لئے کر رہا ہوں کہ زندگی گذرے ہوئے ایام کی تلافی کرلوں۔ حضرت ابن عمر نے سوچا کہ یہ تو البتہ نیک دل انسان لگتا ہے اس کے تقویٰ کو آزمانا چاہئے۔ چنانچہ

(۵۲۹۰)......(۱) فی ب (شمر)

(۵۲۹۱)......(۱) فی (الحسین) (۲)...... فی ب (حسن)

انہوں نے چرواہے سے کہا ہم گوشت کھانا چاہتے ہیں آپ ہمیں ایک بکری تو دے دیجئے ہم اس کی قیمت بھی آپ کو دیں گے اور اس کا گوشت بھی آپ کو دیں گے آپ ان سے بھی افطار کیجئے گا۔ چرواہے نے کہا کہ بکریاں تو میری نہیں ہیں یہ میرے مالک کی ہیں۔ حضرت اپنے عمر نے بطور امتحان اس سے کہا کہ تیرا مالک تجھے کیا کہے گا؟ وہ کچھ بھی نہیں کہے گا آپ اس سے کہنا کہ ایک بکری بھیڑیا اٹھا کر لے گیا ہے۔ چنانچہ چرواہے نے واپس لوٹتے ہوئے کہا آسمان کی طرف انگلی بھی اٹھالی اور کہنے لگا اللہ کہاں جائے گا۔ چنانچہ حضرت ابن عمر کو اس کا یہ جواب اتنا پسند آیا کہ خود بھی بار بار وہ چرواہے کا قول دہرانے لگے کہ اللہ کہاں جائے گا؟ جب مدینے میں واپس لوٹ کر آئے تو حضرت ابن عمر نے اس کے مالک کی طرف بندہ بھیج کر اس سے بکریاں بھی خرید لیں اور اس غلام چرواہے کو بھی خریدنے کے بعد انہوں نے چرواہے کو آزاد کر دیا اور بکریاں بھی اس کو بطور عطیہ دے دیں۔

سامان تجارت میں غلط بیانی اور ملمع سازی کرنے پر وعید:

۵۲۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے ان کو عبداللہ بن غنام بن حفص بن غیاث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا حفص بن غیاث کی کتاب میں یہ روایت پائی تھی مسعر سے اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عبدالملک بن میسرہ نے ایک آدمی سے جسے میں ابوشعبہ ہی سمجھتا ہوں اس نے ابن فارس سے اس نے کہا کہ میں آیا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس انہوں نے کہا اے بھتیجے تیرے جیسا بندہ میری قوم میں سے ہے اور میں ان کو نہیں جانتا۔ میں نے کہا کہ مجھے تجارت نے مصروف کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ باتیں کیا کرتے تھے کہ کچھ لوگ ایسے ایسے بھی ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر شفقت سے نہیں دیکھے گا وہ گنہگار تاجر ہوگا۔ اور ہم لوگ اس کو گنہگار شمار کرتے تھے جو اپنے سامان تجارت کو ملمع کرتا ہے آراستہ کرتا ہے اس خوبی کے ساتھ جو اس میں نہیں ہے۔

۵۲۹۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوموسیٰ نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو منصور بن ابوالاسود نے ان کو اعمش نے ان کو عبدالملک بن میسرہ نے ان کو ابوشعبہ نے ان کو ابن فارس ابلق نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کس قبیلے سے ہو میں نے کہا کہ بنو غفار سے انہوں نے کہا کہ دیکھئے تیرے جیسا جوان میرے قبیلہ کا ہے مگر میں اس کو نہیں پہچانتا۔ (یعنی حیرانی کی بات ہے کہ تم میرے قبیلے کے ہو اور میں تمہیں نہیں پہچانتا۔) میں نے کہا کہ میں دراصل تجارت میں مصروف رہتا ہوں۔ فرمایا کیا آپ اس کو ترک کر سکتے ہیں چھوڑ سکتے ہیں؟ میں نے کہا کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ چھوڑ دو تم تجارت کو۔ بے شک ہم لوگ آپس میں (صحابہ کرام) باتیں کرتے تھے کہ تاجر فاجر ہوتا ہے اور یہ اس لئے ہے کہ وہ اپنے سامان کو اس طرح مزین کر کے دکھاتا ہے جیسے مال ہوتا نہیں ہے۔ ابن فارس یہی وہ عبدالرحمٰن بن فارس ابوفارس ابلق ہے۔

۵۲۹۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحاق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے انہوں نے کہا کہ عمرو بن زرارہ نے کہا تھا کہ قاسم سے مروی ہے اس نے عبدالجبار سے یعنی ابن مغیرہ سے اس نے ام کثیر سے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا حضرت علی سے۔ بکری میں پھونک مارنے یا ہوا داخل کرنے کے بارے میں کہ کیا اس سے وزن میں اضافہ ہوتا ہے۔ یا نہیں بلکہ کمی ہوتی کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نہیں ہوتی؟ ایک آدمی نے کہا ہے کہ تاجر اپنے سامان کو مزین کرتا ہے۔ امام بخاری نے کہا ہے کہ اس حدیث کی متابع موجود نہیں ہے۔

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت ابوذر کی حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔ یہ ایسی اسناد ہے کہ جس میں کئی مجہول راوی ہیں۔

(۵۲۹۲)......(۱) فی ب (عن) وھو خطأ

حضرت واثلہ کا عیب دار اونٹنی بیچنے کا واقعہ:

۵۲۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر اسماعیل بن محمد بن اسماعیل فقیہہ نے مقام رائے میں ان کو محمد بن فرج رزاق نے ان کو ابونصر ہاشم بن قاسم نے ان کو ابوجعفر رازی نے ان کو یزید بن ابو مالک نے ان کو ابوسباع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دار واثلہ بن اسقع سے ایک اونٹنی خریدی تھی۔ جب میں وہ اونٹنی لے کر نکلا تو مجھے حضرت واثلہ ملے وہ اپنی چادر وقبہ بند گھسیٹتے ہوئے آرہے تھے۔ وہ بولے اے ابوعبداللہ۔ آپ نے اونٹنی خرید لی ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں خرید لی ہے۔ فرمایا کہ اس میں جو عیب یا کمی ہے وہ آپ کو بتا دی گئی ہے؟ میں نے کہا کہ اس میں کیا ہے موٹی تازی ہے ظاہری طور پر تو صحت مند ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ تم اس پر سوار ہو کر سفر کرنا چاہتے ہو یا اس کا گوشت چاہتے ہو۔ میں نے کہا کہ میں تو اس پر سوار ہو کر سفر حج کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کے پیر میں سم کے نیچے زخم ہے۔ اس کے مالک نے کہا میں نے اس کی طرف توجہ نہیں دی اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی دے آپ میری بات خراب کر رہے ہیں۔ حضرت واثلہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرما رہے تھے۔

کسی کے لئے یہ حلال نہیں ہے جو کوئی شئی فروخت کرے مگر اس میں جو کمی ہے اس کو واضح کر دے اور اس شخص کے لئے بھی حلال نہیں ہے جو اس عیب یا کمی کو جانتا مگر اس کو چاہئے کہ وہ اس کو بیان کر دے۔

۵۲۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی خلف بن محمد کرابسی نے بخاری میں ان کو ابوعمر احمد بن نصر رئیس نیساپوری نے ان کو نصر بن علی جھضمی نے ان کو زیاد بن ربیع یحمدی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ محمد بن واسع اپنا گدھا بیچ رہے تھے بازار میں ایک مرتبہ ان سے ایک آدمی نے پوچھا کہ اے ابوعبداللہ کیا آپ اس کو میرے لئے پسند کریں گے فرمانے لگے اگر میں اس کو پسند کرتا تو میں نہ بیچتا۔

خریدار کا کم قیمت پر کپڑا نہ خریدنے کا واقعہ:

۵۲۹۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو غسان بن فضل نے ان کو ابومعاویہ غلابی۔ نے ان کو بشر بن مفضل نے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نقش ونگار والی ایک ریشمی چادر لے کر فروخت کرنے کے لئے یونس بن عبید کے پاس آئی دیکھنے کے لئے ان کو دی انہوں نے دیکھنے کے بعد اس سے کہا کہ کتنے میں بیچوگی؟ اس نے کہا کہ ایک سو ساٹھ درہم کے بدلے میں کہتے ہیں کہ انہوں نے وہ چادر اپنے ایک پڑوسی کی طرف پھینک کر فرمایا کہ آپ اس کو میرے لئے کتنے میں مناسب سمجھتے ہیں کہا ایک سو بیس میں صحیح ہے۔ اس نے کہا کہ یہی اس کی قیمت ہوگی یا اس کی مثل۔ یونس بن عبید نے اس عورت سے کہا کہ آپ چلی جائیں اور جا کر اپنے گھر والوں سے مشورہ کریں کہ ایک سو پچیس میں فروخت کرنی ہے؟ اس عورت نے کہا مجھے گھر والوں نے اجازت دی ہے اور کہا ہے ایک سو ساٹھ درہم کے بدلے میں۔ انہوں نے فرمایا پھر بھی جا کر ان سے مشورہ کرلیں۔

۵۲۹۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے انکو یعقوب بن سفیان نے میرا گمان ہے کہ ابوبشر سے اس نے ربیع خزاز سے وہ کہتے ہیں کہ شوذب کی بیوی ایک ریشمی کپڑا لے کر آئی اور اس کو یونس کے آگے پھینک کر کہنے لگی آپ اس کو خرید لیجئے اس نے پوچھا کہ کتنے میں؟ وہ بولی ایک سو میں۔ وہ کہنے لگے کہ آپ کا کپڑا اس سے بہتر ہے وہ بولی کہ دو سو میں۔ پھر انہوں نے کہا کہ تیرا کپڑا اس سے بھی بہتر ہے۔ بولی کہ اچھا تین سو میں وہ بولے تیرا کپڑا اس سے بھی قیمتی ہے۔ وہ کہنے لگی کہ پھر چار سو میں۔ ابوبشر کہتے ہیں

(۵۲۹۷)......(۱) فی ب (المھلابی) وھو خطأ

کہ مجھے شک ہے کہ انہوں نے بات چار سو تک یا پانچ سو تک پہنچائی۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ کپڑا ہمارے پاس رکھا ہے۔ اگر کوئی خریدے گا تو۔ (بیچ دیں گے۔)

یہاں تک کہ ان کے پاس منافع کا طلب آئے اور اس کو لے جائے۔ اس عورت نے ان سے کہا کہ آپ اس کو لے لیجئے۔

راوی کہتے ہیں کہ جب وہ عورت چلی گئی تو ان کے دوستوں نے کہا اے ابوعبداللہ اگر آپ اس کو ایک سو کے بدلے میں لے لیتے تو آپ کے اوپر کوئی گناہ تو نہیں تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ کوئی بات نہ ہوتی مگر میں نے یہ خیال کہ وہ فریب خوردہ ہے دھوکہ کھارہی ہے لہذا میں نے یہ پسند کیا کہ میں اس کے ساتھ خیر خواہی کروں۔

۵۲۹۹:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو محمد بن ابوخلف نے ان کو اسحٰق بن منصور نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو محمد بن جحادہ نے کہ زاز ان سوتی کپڑے فروخت کرتے تھے جب ان کے پاس کوئی آدمی آتا اس کو اگر وہ صحیح آدمی نہ سمجھتے تو اس کے ساتھ ایک ہی قیمت بتاتے یعنی بس واحد کلام کرتے تھے۔

حضرت مسعر نے بکری بیچتے وقت بتادیا کہ اس کے دودھ میں نمکینی ہے:

۵۳۰۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو بکر حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ کہا مسعر نے کہ مجمع ایک بکری بازار میں فروخت کرنے کے لئے لے کر آیا اور بتادیا کہ میرا خیال ہے کہ اس کے دودھ میں ملوحت ہے تھوڑی نمکینی یعنی کھارا پن ہے۔

۵۳۰۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان حناط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے کہ تاجر کے اندر خیر کی تین علامات ہیں۔ خریدکرتے وقت چیز کی برائی اور عیب نہ نکالے۔ اور بیچتے وقت چیز کی تعریف نہ کرے اس خوف سے کہ کہیں جھوٹ نہ بن جائے اور مسلمانوں کی خیر خواہی کو پیش نظر رکھے اس خوف سے خیانت کا ارتکاب نہ ہوجائے اور وزن پورا تول کردے اس خوف سے کہ کہیں ویل للمطففین کا مصدق نہ ہوجاؤں۔ اور کسب وکمائی میں خیر کی نشانیاں بھی تین ہیں زبان کی حفاظت کرنا۔ وعدے کو سچا کرنا۔ عمل کو محکم کرنا۔

۵۳۰۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد نے ان کو شعیب بن حبحاب نے پہلی بات چیت جو میرے اور ابوالعالیہ کے درمیان ہوئی وہ اسی طرح تھی کہ وہ بازار میں کپڑا خریدنے کے لئے آئے اور میرے پاس پہنچ گئے میں نے ان کے لئے اچھا کپڑا نکال کر پیش کیا اور میں نے اس کی قیمت لے لی اور وہ چلے گئے۔ میرا خیال ہے کہ کسی نے ان کو یہ کہہ دیا کہ یہ کپڑا آپ کے اتنے اتنے دراہم سے زیادہ قیمتی ہے۔ پس پھر وہ واپس آگئے کہنے لگے کہ ہمارے دراہم واپس کر دیجئے اللہ تعالیٰ تیرے کاروبار میں برکت دے چنانچہ میں نے دراہم واپس کردیئے۔ اور اپنا کپڑا واپس لے لیا۔

۵۳۰۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن ابواسامہ حلبی نے ان کو ضمرہ نے ان کو بشیر بن صالح نے کہ حضرت ابن محیریز ایک پیسہ لے کسی دوکان میں داخل ہوئے وہ کپڑا خریدکرنا چاہتے تھے۔ کسی نے دوکاندار کو بتادیا کہ یہ صاحب ابن محیریز ہیں اس نے بیع صحیح کی مگر ابن محیریز ناراض ہوکر دوکان سے نکل گئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے مالوں کے ساتھ خریداری کرتے ہیں۔ ہم اپنے دین کے بدلے میں خریداری نہیں کرتے۔

(۵۳۰۰)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۳/۱۰۹۱)   (۱)..... في ب (معمر)

۵۳۰۴:......اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن ابو اسامہ نے ان کو مبشر نے ان کو سلم بن علاء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ابن محیریز ایک پیسہ لے کر کھڑے ہیں انہوں نے سنا کہ ایک آدمی کسی چیز کی قیمت بتا رہا ہے اور یوں کہہ رہا ہے، نہیں اللہ کی قسم۔ ہاں اللہ کی قسم۔ ابن محیریز نے کہا کہ اے کمبخت آدمی تیرے نزدیک اللہ تعالیٰ تیرے سامان سے بھی زیادہ ہلکا ہے۔

۵۳۰۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہہ نے ان کو ابوحامد بن بلال بیزار نے ان کو یحییٰ بن ربیع حکمی نے ان کو سفیان نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو غلہ بیچ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیسے بیچ رہے ہو اس نے آپ کو بتادیا اتنے میں آپ کے پاس وحی آ گئی کہ اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈالئے آپ نے داخل کیا دیکھا تو ہاتھ تر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ وہ شخص ہم میں نہیں ہے جو ہم سے دھوکہ اور کھوٹ کرے۔

۵۳۰۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر نے ان کو ابوحامد نے ان کو یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو ابوحیان نے ان کو ابوہریرہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے قریب سے گذرے، جو غلہ بیچ رہا تھا آپ نے پوچھا کہ تم کیسے بیچ رہے ہو۔ اتنے میں جبرائیل نے مجھے وحی کی کہ اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال کر دیکھئے آپ نے فرمایا کہ میں آپ کو نہیں دیکھ رہا مگر یہ کہ تیرے دین میں خیانت اور مسلمانوں کیلئے کھوٹ جمع ہو گئے ہیں۔

ایک شخص کا شراب میں پانی ملا کر بیچنے کا دلچسپ واقعہ:

۵۳۰۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن بکیر نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو اسحق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حمید نے حسن سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک آدمی اپنی کشتی میں شراب فروخت کرتا تھا اس کے پاس کشتی میں ایک بندر بھی تھا اور وہ شراب پانی کے ساتھ ملا کر پلاتا تھا۔ اس بندر نے ایک دن رقم کی تھیلی اٹھائی اور کشتی کے بادبان پر چڑھ بیٹھا اور تھیلی کھول لی اور ایک دینار کشتی مین اور ایک دینار دریا میں پھینکنے لگا یہاں تک کہ اس نے اس کو آدھا آدھا کر دیا۔

بیچنے کے لئے دودھ میں پانی ملانے کی ممانعت:

۵۳۰۸:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسن بن عبداللہ قطان نے ان کو عامر بن سیار نے ان کو سلیمان بن ارقم نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیچنے کے لئے دودھ میں پانی نہ ملایا کرو۔ اس کے بعد آپ نے حدیث محفلہ ذکر کی اس کے حدیث کے ساتھ متصل یہ فرمایا۔ خبردار تم سے پہلے لوگوں میں ایک بستی میں شراب بیچنے کے لئے لے کر گیا اور اس نے اس میں پانی ملا دیا۔ لہذا شراب کئی گنا زیادہ ہوگئی۔ اس نے ایک بندر خرید کیا وہ بھی دریا میں ساتھ ساتھ سفر کر رہا تھا جب وہ دریا کی موجود میں پہنچا تو اللہ نے اس بندر کے دل میں یہ بات ڈال دی اس نے دراہم ودینار کی بھری ہوئی تھیلی یا ہمیانی اٹھالی اور وہ کشتی کے بادبان پر چڑھ گیا اور اس نے ہمیانی کھول لی مالک اس کو دیکھتا رہ گیا وہ ایک دنیار اٹھائے اور دریا میں پھینک دے دوسرا اٹھائے اور کشتی میں یہاں تک کہ اس نے برابر آدھا آدھا کر دیا۔

شیخ احمد نے کہا کہ سلیمان بن ارقم ضعیف ہے۔

۵۳۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن حسن بن محمد غضائری نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ملاعب بن حیان نے ان

(۵۳۰۸)......(۱) سقط من (أ) أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱۱۰۴/۳)

کوصالح بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن کثیر کاہلی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا صالح نے اور وہ ثقہ آدمی تھا۔اور اس کے بارے میں کوئی حرج نہیں تھا۔(یعنی اس کی روایت لینے کے لئے)ان کو حدیث بیان کی ہشام نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا وہ شراب بیچتا تھا مگر وہ ہر مشک میں اس کا آدھا پانی ملا دیتا تھا۔اس کے بعد وہ اس کو بیچتا تھا جب اس نے رقم جمع کر لی تو ایک لومڑی آئی اس نے رقم کی تھیلی اٹھائی اور بادبان پر چڑھ گئی اور ایک دینار کشتی میں ڈالنا شروع کیا اور دوسرا دریا میں حتیٰ اس نے تھیلی خالی کر دی۔

۵۳۱۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی لیث وغیرہ نے عبداللہ بن ابوجعفر سے کہ ان کو خبر دی ہے صفوان بن سلیم نے اس نے خبر دی ہے کہ حضرت ابوہریرہ ایک آدمی کے پاس گذرے جس نے فروخت کرنے کے لئے دودھ اٹھا رکھا تھا اس میں اس نے پانی ملا رکھا تھا حضرت ابوہریرہ نے اس سے فرمایا کہ تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب قیامت کے دن تجھے کہا جائے گا کہ پانی کو دودھ سے علیحدہ کر۔

ایک شخص کا غلہ میں بھوسی ملانے کا سبق آموز واقعہ:

۵۳۱۱:......ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر نے ان کو حسن بن یحییٰ بن عیاش قطان ان کو ابوالاشعث نے ان کو عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو واصل نے ان کو عمرو بن ہرم نے ان کو عبدالحمید بن محمود نے اور وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عباس کے پاس تھا اتنے میں ان کے پاس ایک آدمی آ گیا ہم لوگ حج کرنے آئے ہیں حتیٰ کہ جب ہم مقام صفاح پر پہنچے ہیں تو ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا ہے۔ ہم نے اس کے لئے قبر کھودی ہے جیسے کھود کر مکمل کی تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا اژدھا کالا ناگ قبر میں بیٹھا ہے جس نے اس کی قبر کو بھر رکھا ہے۔پھر ہم نے دوسری قبر کھودی ہے پھر کیا دیکھتے ہیں پھر کالے ناگ نے اس کی لحد کو بھر رکھا ہے جس سے پوری لحد بھر چکی ہے ہم نے اس کو اسی حال پر چھوڑ دیا ہے اور آپ کے پاس پوچھنے کے لئے آئے ہیں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ اس کا عمل ہے جو وہ عمل کیا کرتا تھا۔جاؤ اس کو اسی قبر کے بعض حصے میں دفن کر دو۔اللہ کی قسم اگر تم لوگ اس کے لئے پوری زمین بھی کھود ڈالو گے تو تم یہی کچھ پاؤ گے۔

وہ آدمی کہتا ہے کہ پھر ہم نے اس کو اسی قبر میں ڈال دیا۔وہ کہتے ہیں جب ہم نے یہ سفر پورا کر دیا تو ہم لوگ اس کی بیوی کے پاس گئے ہم نے اس سے اس کے عمل کے بارے میں پوچھا تو اس نے ہمیں بتایا کہ یہ کھانے کا سامان بیچا کرتا تھا غلہ وغیرہ لہٰذا روزانہ وہ اپنے گھر والوں کے لئے ضرورت کی روزی پہلے نکال لیتا تھا۔اس کے اتنی مقدار میں جتنی نکالتا جو کی بھوسی وغیرہ کاٹ کر ملا دیتا تھا لوگوں کے کھانے کے سامان میں اور خود اس میں سے کھاتا تھا جو پہلے نکال لیتا تھا۔

۵۳۱۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسین سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمود بن غیلان نے ان کو بشر بن سری نے ان کو مصعب بن ثابت نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔یہاں آ جاؤ بلندی پر ابوحفص نے کہا یعنی مطین نے یعنی قریب ہو جاؤ اس کی طرف۔

بے شک نبی کریم نے فرمایا۔بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ پسند کرتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی ردی کو عمل کرے تو یقین کے ساتھ کرے۔

۵۳۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابودارم نے حافظ نے کوفہ میں ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن مستلم نے ان کو مصعب بن عبداللہ بن مصعب زبیری نے ان کو مالک بن انس نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے فرماتی ہیں

(۵۰۳۹)......فی ب (الباهلی) وهو خطأ (۵۳۱۳)......(۱) فی ب (مسلم)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی عمل کرے تو یقین کے ساتھ کرے۔

۵۳۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن مقسم عطاز مقری نے ان کو ادریس بن عبدالکریم نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کو بشر بن سری نے ان کو مصعب بن ثابت نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ عزوجل پسند کرتے ہیں۔ جب کوئی ایک تم میں سے عمل کرے تو اس کو درست کرے۔

شیخ احمد نے کہا کہ۔ یہ زیادہ صحیح ہے اور اس میں مالک کے لئے کوئی اصل نہیں ہے واللہ اعلم اور اس کو ابوالازہر نے بھی روایت کیا ہے بشر بن سری سے۔

۵۳۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن علی بن حسن مقری نے ان کو ابوامیہ محمد بن ابراہیم طرسوسی نے ان کو قطبہ بن علاء بن منہال غنوی نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا محمد بن سوقہ نے تم ہمیں ساتھ لے چلو اس آدمی کے پاس جس کے پاس علم وفضل ہے۔لہذا میں چلا عاصم بن کلیب جرمی کی طرف تو اسنے جو ہمیں حدیث بیان کی اس میں یہ بات بھی تھی کہ۔اس نے کہا تھا کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد کلیب نے کہ وہ اپنے والد کے ساتھ کسی جنازے میں شریک ہوئے تھے۔جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے میں اس وقت لڑکا تھا مگر میں عقل وفہم رکھتا تھا۔جنازہ قبر پر پہنچ گیا مگر دفن ممکن نہیں تھا (شاید اس لئے کہ قبر چھوٹی پڑ گئی تھی) کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہدایت دینے لگے۔وہ فرمارہے تھے۔سیدھا کرو۔ برابر کرو اس لحد کو حتیٰ کہ لوگوں نے یہ سمجھا کہ وہ سنت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ بہر حال بے شک یہ کام میت کو کوئی فائدہ نہیں دیتا اور نہ ہی اس کو کوئی نقصان دیتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ یہ پسند فرماتے ہیں عمل کرنے والے سے کہ جب وہ کوئی عمل کرے اور کام کرنے والا جب کوئی کام کرے تو اس کو اچھا کر کے کرے۔

(۵۳۱۵)...... هذا حديث مرسل انظر السلسلة الصحيحة (۱۰۶/۳ رقم ۱۱۱۳)

ایمان کے شعبوں میں سے چھتیسواں شعبہ

نفسوں کی حرمت اور ان پر زیادتیاں، اور گناہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۱)......ومن یقتل مؤمنا متعمدا افجزاء ہ جھنم خالد افیھا و غضب اللّٰہ علیہ ولعنہ و اعدلہ عذابا عظیماً.

جو شخص کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کا بدلہ جہنم ہے ہمیشہ رہے گا وہ اس میں۔ اور اس پر اللہ کا غضب ہوگا اور اس کی لعنت اور اللہ نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار رکھا ہے۔

نیز ارشاد ہے:

(۲)......ولا تقتلوا انفسکم.

تم لوگ اپنے نفسوں کو قتل نہ کرو۔ یعنی بعض تمہارا بعض کو قتل نہ کرے۔

نیز ارشاد فرمایا:

(۳)......ان اللّٰہ کان بکم رحیما.

بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ مہربان ہے۔

یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع کیا ہے کہ بعض تمہارا بعض کو قتل نہ کرے تو یہ اس کی طرف سے تمہارے ساتھ رحمت ہے مہربانی ہے۔ کیونکہ اس میں تمہاری بقاء ہے اس میں تمہاری زندگی ہے (اس طرح وہ تمہیں باقی رکھنا چاہتے ہیں اور زندہ رکھنا چاہتے ہیں) تاکہ تم دنیوی زندگانی کی نعمتوں سے بہرہ مند ہو اور اس زندگی میں رہ کر خیر اور بھلائی کماؤ جو تمہیں دائمی نعمتوں تک پہنچادے۔ نیز ارشاد فرمایا۔

(۴)......ومن یفعل ذالک عدوانا وظلما فسوف نصلیہ نارا و کان ذالک علی اللّٰہ یسیرا.

جو شخص اس کام کو سرکشی اور ظلم کے ساتھ کرے پس عنقریب ہم اس کو آگ میں داخل کریں گے اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے۔

جس نفس کو قتل کرنا حرام ہے اللہ نے اس کے قتل کو شرک کے ساتھ ملا دیا ہے

(۵)......والذین لا یدعون مع اللّٰہ إلھا اخر ولایقتلون النفس التی حرم اللّٰہ الا با لحق ولایزنون ومن یفعل ذالک یلق اثاما یضاعف لہ العذاب یوم القیمۃ ویخلد فیہ مھانا الا من تاب.

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور الٰہ نہیں مانتے اور نہ پکارتے اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جس کو اللہ نے محترم بنایا ہے۔ مگر حق کے ساتھ۔ اور وہ لوگ زنا نہیں کرتے (وہی عباد الرحمٰن ہیں اللہ والے ہیں) اور جو شخص یہ کام کرے وہ بہت بڑے گناہ میں جا پڑا۔ دوگنا ہوگا اس کے لئے عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ پڑا رہے گا وہ اس میں ذلیل ہوکر مگر وہ شخص جو توبہ کرے۔

نیز ارشاد فرمایا:

(۶)......ولاتقتلوا النفس التی حرم اللّٰہ الابا لحق ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا فلا یسرف فی القتل انہ کان منصورا.

نہ مارڈالو اس جان کو جس کو مارنا حرام کردیا ہے اللہ نے مگر حق کے ساتھ۔ اور جس شخص کو مارا گیا ظلم سے ہم نے اس کے وارث کو زور عطا کیا ہے۔ بس نہ حد سے نکل جائے وہ قتل کرنے میں بے شک اس کو مدد ملتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں قتل کو حرام قرار دیا ہے۔اور اس کو ظلم قرار دیا ہے اور ظلم قبیح اور حرام ہوتا ہے اور اسی کی مثل حدیث میں بھی آیا ہے۔

۵۳۱۶:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفہ میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابو عرزہ نے ان کو عثمان بن محمد بن ابوشیبہ نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عمرو بن شرحبیل نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تم اس کے ساتھ شریک کو پکارو حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔اس کے بعد فرمایا کہ پھر کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنا بیٹے اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔فرمایا کہ یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے اس کی تصدیق اللہ نے اپنی کتاب میں اتاری ہے۔

و الذین لایدعون مع اللہ الھاً اخر و لایقتلون النفس التی حرم اللہ الا با لحق و لایزنون و من یفعل ذالک یلق اثاما

(رحمٰن کے بندے) وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسرے الہ کو نہیں پکارتے اور اس نفس کو قتل نہیں کرتے جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے، مگر حق کے ساتھ اور نہیں بدکاری کرتے اور جو شخص یہ کام کرے وہ کئی گناہوں کو پائے گا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں عثمان بن ابوشیبہ سے۔

تین کبیرہ گناہ:

۵۳۱۷:......تحقیق گذر چکی ہے حدیث انس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ان سے پوچھا گیا کبیرہ گناہوں کے متعلق آپ نے فرمایا۔ کہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا۔والدین کی نافرمانی کرنا۔کسی کو قتل کرنا۔اور جھوٹی بات کرنا۔

۵۳۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں حتی کہ کہہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جب یہ کلمہ پڑھ لیں انہوں نے مجھ سے اپنے خون بچالئے اپنے مال بچالئے۔ باقی ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا صحیح میں اعمش کی حدیث سے۔

۵۳۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوظبیان نے ان کو اسامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا حرقات کی طرف۔ ہم لوگ وہاں اترے وہ شکست کھا گئے ہم نے ان میں سے ایک آدمی کو پکڑ لیا مگر اس نے جلدی سے کلمہ شہادت پڑھ لیا مگر میں نے اس کو تلوار مار کر قتل کر دیا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے ہم نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تو آپ نے فرمایا تیری کون حفاظت کرے گا اور تجھے کون بچائے گا لاالٰـہ الاالـلّٰـہ سے میں نے کہا یارسول اللہ اس نے تو صرف قتل سے بچنے کے لئے ایسا کیا تھا۔حضور نے پھر فرمایا۔ تجھے کون بچائے گا۔ لاالٰــہ الاالـلّٰــہ سے قیامت کے دن۔آپ بڑی دیر تک یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ مجھے خیال آیا کاش کہ میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔(اور میرے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوتا۔)

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں اعمش کی حدیث سے اور کہا ہے خالد احمر کی حدیث میں اعمش سے۔کیا تم نے چیرا کر نہیں دیکھا۔اس کے دل کو حتیٰ کہ تو جان لیتا کہ اس نے دل سے کہا ہے یا نہیں۔

(۵۳۱۶)......(۱) کذا بالمخطوطة و الصواب (قال ثم أی؟) (۲)......فی ب (تزنی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ حجۃ الوداع میں قتل سے منع کرنا:

۵۳۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالفضل عباس بن محمد حاتم بن واقد دوری نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عاصم بن محمد عمری نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے اور ابوسعید عمرو بن محمد بن منصور عدل نے ان کو ابوبکر عمر بن حفص سدوسی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو عاصم بن محمد عمری نے ان کو واقد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے اور وہ کہتے تھے کہ کہا عبداللہ بن عمر نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں خبردار تم لوگ کون سے مہینے کو بڑی حرمت والا جانتے ہو۔ بالکل ہمارا یہی مہینہ ہے (یعنی ذوالحجہ) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ ہوشیار ہو جاؤ تم لوگ کون سے شہر کی حرمت زیادہ سمجھتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ یہی شہر مکہ ہے۔ پھر حضور نے فرمایا کہ خبردار کون سا دن ہے جسے تم جانتے ہو سب سے بڑی حرمت والا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ۔ خبردار ہمارا یہی حج کا دن تو ہے۔ پھر آپ نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے تحقیق حرام کر دی ہیں تمہارے اوپر تمہارے مال تمہاری عزتیں مگر اس کے حق کے ساتھ جیسے تمہارا یہ دن محترم ہے جیسے یہ شہر محترم ہے جیسے یہ مہینہ محترم ہے خبردار کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ تین بار فرمایا۔ اور ہر بار سب لوگ یہی جواب دیتے رہے خبردار ہاں آپ نے پہنچا دیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ وتح ہے تمہاری یا فرمایا ویل ہے تمہاری میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ بعض تمہارا بعض کی گردنیں مارتا پھرے۔

اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن عبداللہ نے عاصم بن علی سے حدیث عاصم کے الفاظ پر۔ اور حدیث یزید اسی کی مثل ہے۔ صرف یہی فرق ہے کہ اس میں یہ نہیں کہا۔ مگر ان کے قول میں۔ ہمارا مہینہ۔ ہمارا شہر ہمارا دن اور راوی نے کہا ہے کہ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیا۔ کہ جی ہاں (آپ نے پہنچا دیا ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حرام کر دیئے گئے ہیں تمہارے خون تمہارے مال مگر ان کے حق کے ساتھ۔

اور محمد بن مثنی سے مروی ہے اس نے یزید بن ہارون سے مگر اس نے الا بحقہا مگر اس کے حق کے ساتھ۔ کے الفاظ نہیں کہے۔

۵۳۲۱:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد بن علوی نے اور عبدالواحد بن محمد بن اسحق مقری نے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم ان کو ابراہیم بن اسحٰق قاضی نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان ثوری ان کو زبید نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا کہ مؤمن کے ساتھ لڑائی کرنا کفر ہے اور اس کو گالی دینا گناہ اور نافرمانی ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ثوری سے اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے کئی طریقوں سے زبیر سے۔

۵۳۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو ہمام نے ان کو محمد بن حجادہ نے ان کو عبدالرحمٰن نے ان کو ثروان نے ان کو ھذیل نے ان کو ابوموسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ تم اس میں اپنی کمانیں توڑ دینا یعنی فتنے میں۔ اور اپنی کمانوں کی ڈریاں کاٹ ڈالنا۔ اور تم لوگ اپنے گھروں کے اندر بیٹھ جانے کو لازم کر لینا اور تم اس زمانے میں بنی آدم کے بہتر لوگوں کی طرح بن جانا۔

۵۳۲۳:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو جعفر بن عفان نے ان کو ہمام نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے یہ کہ ابن آدم جو اپنے بھائی کو قتل کرے وہ اہل جہنم کے عذاب کو تقسیم کر لیتا ہے آدھا عذاب جہنم کا پوری پوری تقسیم۔ یہ روایت موقوف ہے۔

(۵۳۲۰)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... فی ب (شریک) وھو خطأ

۵۳۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو خبر دی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں۔فرمایا جو شخص ظلم سے قتل ہو جائے اللہ تعالیٰ اس سے ہر گناہ مٹادیں گے اور یہ بات قرآن میں موجود ہے۔ إني اريد ان تبوء باثمي و اثمك. میں ارادہ کرتا ہوں کہ تو رجوع کرے میرے گناہ اور اپنے گناہ کے ساتھ۔

قیامت کے دن سب سے پہلے خون کے بارے میں فیصلہ ہوگا:

۵۳۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عوف نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ''ح'' اور خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین بن مانی کوفی نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

پہلی چیز جس کا لوگوں کے درمیان فیصلہ ہوگا قیامت کے دن وہ خون کے بارے میں ہوگا۔ (یعنی قصاصوں کے بارے میں ہوگا۔) اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن موسیٰ سے۔اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے حدیث شعبہ سے اس نے اعمش سے۔

۵۳۲۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں لوگوں کے درمیان سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ ہوگا وہ خون ہوں گے۔

ابووائل نے کہا کہ عمرو بن شرحبیل نے کہا کہ پہلی چیز جس کا لوگوں کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ ہوگا وہ خون ہوں گے۔ایک آدمی کسی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر لے آئے گا اور کہے گا اے میرے رب اس نے مجھے قتل کیا تھا۔اللہ تعالیٰ پوچھے گا کس چیز کے بارے میں اس کو تم نے قتل کیا تھا۔اس نے کہا پھر ذکر کیا حدیث کو۔

۵۳۲۷:......اعمش نے کہا۔کہا ابراہیم نے کہا عبداللہ نے۔کہ ہمیشہ رہتا ہے آدمی کشادگی میں اپنے دین میں سے جب تک اس کا ہاتھ صاف رہے خون سے جب وہ اپنے ہاتھ کو حرام اور ناحق خون میں ڈبو لیتا ہے اس کا حیا چھین لیا جاتا ہے۔اسی طرح روایت کیا ہے اس کو وکیع نے اور اس کو روایت کیا ہے عبدالصمد بن زید نے ان کو اعمش نے۔اسناد اول میں درج کرتے ہوئے۔سوائے روایت ابراہیم کے اور اس میں عمر بن شرحبیل کا ذکر نہیں ہے۔

اور تیمی نے اس کو روایت کیا اعمش سے بطور موصول روایت کے بطور مسند روایت کے۔

۵۳۲۸:......ہمیں خبر دی عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن بن عبدا(۱) نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو عبید بن عبیدہ بن مرہ تمار بصری نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو سلیمان اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو عمرو بن شرحبیل نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی کسی آدمی کا ہاتھ پکڑ کر لے آئے گا۔کہے گا اے رب اس نے مجھے قتل کیا تھا۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم نے اس کو کیوں قتل کیا تھا۔راوی نے کہا کہ وہ آدمی کہے گا تاکہ عزت تیرے لئے ہو۔فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ عزت تو ہے ہی میرے لئے۔اور ایک آدمی کسی کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور کہے گا اے میرے رب مجھے اس نے قتل کیا تھا۔کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمائیں گے کہ تم نے اس کو کیوں قتل کیا تھا۔وہ کہے گا کہ میں نے اس کو اس لئے قتل کیا تھا تاکہ عزت فلاں کے لئے ہو۔فرمایا کہ وہ کہے گا کہ بے شک نہیں ہوگا اس کے لئے رجوع کرنا اس کے گناہ کے ساتھ۔

(۵۳۲۸)......(۱) سقط من (أ)

۵۳۲۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن بن عبدہ نے ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو ابوصالح فراء مصعب بن موسیٰ نے ان کو ابواسحٰق فزاری نے ان کو اعمش نے ان کو شمر بن عطیہ نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو ام درداء نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا ابودرداء سے وہ کہتے تھے کہ مقتول قیامت کے دن بیٹھا ہوگا۔ جب اس کا قاتل گذرے گا اٹھ کھڑا ہوگا اور اس کو پکڑ لے گا اور اس کو لے جائے گا۔ اور کہے گا اے رب اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تم نے اسکو کیوں قتل کیا تھا۔ وہ کہیگا مجھے فلاں نے کہا تھا لہذا قاتل کو عذاب دیا جائے گا اور کہنے والے کو میں نے اس کو موقوف پایا تھا۔

۵۳۳۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبداللہ رقی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عربوں کے لئے ہلاکت ہے اس شر سے جو قریب آ چکا ہے وہ کامیاب ہو گیا جس نے اپنے ہاتھ کو روک لیا اے بنی فروخ قریب ہو جاؤ تم اللہ کے ذکر کے اللہ کی قسم بے شک بعض تم میں سے ایسے مرد ہوں گے اگر علم ثریا ستاروں سے لٹکا ہوگا تو بھی وہ اس کو ضرور پالیں گے۔

۵۳۳۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو حفص بن غیاث وغیرہ نے ان کو اعمش نے ان کو عبداللہ مرہ نے ان کو مسروق نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کسی ایسے مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں ہے جو شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ مگر تین باتوں میں سے کسی ایک بات کی وجہ سے (کسی کا خون حلال ہوگا۔)

شادی شدہ زانی اور جان کے بدلے میں جان۔ اپنے دین کو چھوڑنے والا مسلمان جماعت سے جدا ہونے والا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عمر بن حفص سے اس نے اپنے باپ سے۔

۵۳۳۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق زہری نے ان کو یعلی بن عبدی نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو عبدالرحمٰن بن عائذ نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو بھی بندہ اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہیں کرتا ہوگا اور ناجائز قتل اور حرام خون میں ملوث نہیں ہوگا مگر وہ جنت میں داخل کر دیا جائے جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

خطبہ حجۃ الوداع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے عہد:

۵۳۳۳:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی حافظ نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو احمد بن عمرو بن واصل نے ان کو فضیل بن سلیمان نے ان کو عائذ بن ربیعہ بن قیس نے ان کو قرہ بن دعموص نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیا حجۃ الوداع میں ہم نے کہا یا رسول اللہ۔ آپ ہم سے کس چیز کا عہد لیتے ہیں، آپ نے فرمایا۔ میں تم سے عہد لیتا ہوں کہ تم نماز قائم کرنا۔ تم زکاۃ ادا کرنا۔ اور تم بیت الحرام کا حج کرنا اور تم لوگ رمضان کے روزے رکھنا۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔

مسلمان پر ہتھیار اٹھانے کی ممانعت:

اور مسلمان کے خون کو محترم سمجھنا اور اس کے مال کو اور معاہدوں کو محترم قرار دینا مگر اس کے حق کے ساتھ اور چمٹ جانا اللہ کے ساتھ اور

(۵۳۳۱)......(۱) فی ب (دیفه)

اطاعت کے ساتھ۔

۵۳۳۴:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ حدیث ہے جس کی خبر ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایک بھی تم میں سے ہتھیار وغیرہ کے ساتھ اپنے کسی مسلم بھائی کی طرف اشارہ نہ کرے تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ ہلا دے (اور وہ اس کو لگ جائے اور اس کی جان چلی جائے) تو یہ (اشارہ کرنے والا) آگ کے گڑھے میں گر جائے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے محمد سے جو عبدالرزاق کی طرف منسوب نہیں ہے۔

۵۳۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن عدل نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابن عون نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے تمہارے اس آدمی کو لعنت کرتے ہیں جو اپنے بھائی کی طرف لوہے کے ساتھ اشارہ کرتا ہے اگرچہ اس کا بھائی ماں باپ کی طرف سے سگا بھائی ہو۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے ابوبکر ابن ابوشیبہ سے اس نے یزید بن ہارون سے۔

۵۳۳۶:......ہمیں خبر دی اور ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو برید نے ان کو ابو بردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک بھی جب ہماری مسجد یا ہمارے بازار (مسلمانوں کے) سے گذرے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے ہتھیاروں کے سنبھالے بند کر لیا کرے تاکہ کسی مسلمان کو ایذا نہ پہنچائے۔

۵۳۳۷:......اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے ابوموسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ہم لوگوں پر (یعنی مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھائے (حملہ کرنے کے لئے) وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

بخاری مسلم نے دونوں کو نقل کیا ہے صحیح میں ابواسامہ کی حدیث سے۔

۵۳۳۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین علی بن عبدالرحمٰن بن مانی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغروہ نے ان کو محمد بن کنا نہ نے ان کو اسحاق بن سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک مسلمان آدمی اپنے دین کے معاملے میں بڑی کشادگی میں رہتا ہے جبتک کہ وہ خون حرام کو نہ پہنچے۔ (یعنی جب تک ناحق قتل نہ کرے۔)

اس کو بخاری نے صحیح میں نقل کیا ہے علی بن ابوہاشم سے اس نے اسحٰق سے۔

۵۳۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد رودباری نے ان کو ابوبکر محمد بن مھرویہ بن عباس بن سنان رازی نے ان کو ابوحاتم رازی نے "ح"

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن حشیش مقری نے ان کو ابواسحٰق بن ابوالغنائم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوعروہ نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی چیز جس کے بارے میں قیامت کے دن فیصلہ ہوگا وہ لوگوں کے خون اور قصاص ہوں گے۔

حافظ نے اپنی روایت میں فرمایا۔ (یعنی قیامت کے دن) اور ابوزکریا کی ایک روایت میں ہے۔ (قیامت کے دن خون کے بارے میں)

(۵۳۳۶)......متفق علیہ انظر تحفة الاشراف (۹/۴۳۶) (۵۳۳۹)......(۱) فی الأصل (محمد بن سلیمان)

اورانہوں نے اپنی اسناد میں کہا ہے۔(دم اور خون)ابووائل سے مروی ہے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن موسیٰ سے۔

۵۳۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبداللہ بن یزید نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔اس روایت میں جو اعمش جانتے ہیں۔انہوں نے فرمایا۔پہلی چیز جس میں لوگوں کے درمیان فیصلہ ہوگا وہ خون ہوں گے اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں کئی وجوہ سے شعبہ سے۔

۵۳۴۱:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن بن عبدہ نے ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو حکیم بن موسیٰ نے ان کو ابوصالح نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابراہیم بن مہاجر نے ان کو اسماعیل مولیٰ ابن عوف نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ایک مؤمن کا قتل اللہ کے نزدیک پوری دنیا کی تباہی سے بڑا نقصان ہے۔

اللہ کے ہاں مومن کا قتل پوری دنیا کے زوال سے بھی بڑا حادثہ ہے:

۵۳۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن عباد مکی نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو بشیر نے یعنی ابن مہاجر نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ ایک مؤمن کا قتل بہت بڑا ہے اللہ کے نزدیک پوری دنیا کے زوال سے۔

۵۳۴۳:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب نے اپنی اصل سے ان کو حدیث بیان کی محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو عبدان بن محمد بن عیسیٰ مروزی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو روح بن جناح نے ان کو مجاہد نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

البتہ دنیا کا مٹ جانا آسان ہے اور ہلکا ہے اللہ کے نزدیک کسی مسلمان کا ناحق خون بہانے سے۔

۵۳۴۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبدالصمد بن عبداللہ دمشقی نے ان کو ہشام نے پھر اسی کو انہوں نے ذکر کیا۔کہا ابواحمد نے کہ اسی طرح ہمیں حدیث بیان کی عبدالصمد نے پھر کہا روح نے کہ مروی ہے مجاہد سے اس نے براء سے۔سوائے اس کے نہیں کہ روایت کیا ہے روح نے ابوجھم جوز جانی سے کہ حضرت براء بن عازب نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

البتہ ساری دنیا کا مٹ جانا آسان اور ہلکا ہے اللہ پر اس خون سے جو ناحق بہایا جائے۔

۵۳۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے بطور املاء کے ان کو ابوالحسن محمد بن حسین بن منصور نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم بن ابوحسان نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو روح بن جناح نے ان کو ابوجھم نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

البتہ دنیا کا ختم ہو جانا آسان اور ہلکا ہے اللہ پر کسی مسلمان کے ناحق خون بہنے سے۔

اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے موسیٰ بن عامر وغیرہ نے ولید بن مسلم سے۔

۵۳۴۶:......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے ان کو ابواحمد عبداللہ بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ بن صقر سکری نے ان کو احمد بن ابراہیم دوری نے ان کو عبیداللہ بن حفص بن شروان نے ان کو سلمہ بن عمار نے ابومسلم فزاری نے ان کو اوزاعی نے ان کو نافع نے

(۵۳۴۲)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۲/۴۵۴)

(۵۳۴۴)......(۱) فی ب (أبومسلم) وهو خطأ أخرجه المنف من طريق ابن عدى (۳/۱۰۰۴)

ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص کسی مسلمان کے قتل میں مدد کرے (اگر چہ) آدھے کلمہ کے ساتھ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان قیامت کے دن لکھ دیا جائے گا اللہ کی رحمت سے "مایوس اور محروم"۔

۵۳۴۷:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عبداللہ بن مسلم نے جو کہ زہری نے بھائی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں اہل مدینہ کی ایک جماعت کے ساتھ سالم بن عبداللہ کے ہاں بیٹھا ہوا تھا۔ایک آدمی نے کہا۔کہ امیر نے ایک آدمی کو چابک مارے ہیں جس سے وہ مر گیا ہے۔لہذا حضرت سالم نے فرمایا۔کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر ایک کافر کے قتل کرنے پر عیب اور انتباہ فرمایا تھا۔

۵۳۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو ابویعلی موصلی نے ان کو واصل بن عبدالاعلیٰ نے اور عبداللہ بن عمر نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن عبداللہ بن عمر سے وہ کہتے تھے کہ اے اہل عراق میں نہیں پوچھتا تم لوگوں سے کسی چھوٹے گناہ کے بارے میں اور نہیں سوار کرتا میں تم لوگوں کو کسی بڑے گناہ پر میں نے تو ابوعبداللہ بن عمر سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔بے شک فتنہ اس طرف سے آئے گا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا جہاں شیطان کے سینگ ظاہر ہوتے ہیں۔اور تم لوگ وہ ہو کہ بعض تمہارا بعض کی گردنیں مارے گا۔بے شک موسیٰ علیہ السلام نے قتل کیا تھا جس کو قتل کیا تھا وہ آل فرعون سے تھا بطور قتل خطاء کے (مگر اس کے باوجود) اللہ نے فرمایا تم نے ایک جان کو قتل کیا تھا سو ہم نے تجھے نجات عطا کی تھی غم سے اور ہم نے آزمایا تجھے آزمانا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن عمر بن ابان سے اور واصل سے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وصیت اور وعظ ونصیحت:

۵۳۴۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز سے ان کو علی بن ابراہیم واسطی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو زیاد بن جصاص نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ جب جندب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آمد محسوس کی تو مدینہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے نکلے اور بنوعدی ان کے پیچھے لگ گئے اور انہوں نے یہ کہنا شروع کیا۔

اے ابوعبداللہ ہمیں وصیت کیجئے اللہ محمد پر رحم کرے انہوں نے فرمایا۔اللہ سے ڈرو۔اور قرآن کو پڑھو کیونکہ وہ اندھیری رات کی روشنی ہے،اور دن کی ہدایت ہے۔مطابق اس کے جو ہے مشقت اور فاقہ سے۔پس جس وقت مصیبت پیش آجائے اپنے مالوں کو اپنے نفسوں کے آگے کردو (یعنی مالوں کے ساتھ دفاع کرو) اور جس وقت مصیبت اتر پڑے پس کردیا کرو اپنے نفسوں کو اپنے دین کے آگے (یعنی نفسوں کے ساتھ دین کا دفاع کرو) اور یہ اچھی طرح جان لو کہ ناکام وہ شخص ہے جس کے دین کا نقصان ہو گیا۔اور ہلاک ہونے والا وہ شخص ہے جس کا دین ہلاک وتباہ ہو گیا۔خبردار جنت کے حصول کے بعد کوئی فقر ومحتاجی نہیں اور جہنم میں داخلے کے بعد کوئی غنا نہیں ہے اس لئے کہ جہنم کا قیدی نہیں چھوٹے گا۔اور اس کا نقصان اٹھانے والا تندرست نہیں ہوگا،اور اس میں جلنے والے کی آگ نہیں بجھے گی۔اور بے شک جنت کے درمیان اور مسلمان کے درمیان جو چیز حائل ہوگی وہ چلو بھر خون ہوگا اس کے مسلمان بھائی کا جس کو اس نے بہایا ہوگا۔وہ جب جنت کے کسی بھی دروازے سے داخل ہونے کے لئے جائے گا اسی کو بند پائے گا۔اور اچھی طرح جان لیجئے کہ آدمی جب مر جاتا ہے اور دفن ہو جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کا پیٹ خراب ہو کر بدبو چھوڑتا ہے لہذا تم لوگ بدبو کے ساتھ خبث وناپاکی کا اضافہ نہ کرو۔

(۵۳۴۹)......زیاد بن الجصاص هو : زیاد بن أبی زیاد. والحسن هو : البصری.

اللہ سے ڈرتے رہو مالوں کے بارے میں اور خونوں کے بارے میں اور اس سے اجتناب کرو۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے السلام علیکم کہا اور سواری پر سوار ہو گئے۔

۵۳۵۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو ابوبکر بن ابوالاسود نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے ان کو جندب بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے استطاعت رکھتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان کسی مسلمان کا چلو بھر خون حائل نہ ہو۔ جس کو اس نے بہایا ہو گویا کہ اس نے کوئی مرغی ذبح کردی ہے وہ جب بھی جنت کے دروازوں میں سے کسی بھی دروازے پر آئے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جنت کے درمیان حائل ہو جائے گا۔ (وہ ایسا ضرور کرے) اور جو شخص استطاعت رکھتا ہے کہ وہ اپنے پیٹ میں پاک چیز کے سوا کچھ نہ ڈالے (اسے چاہئے کہ ضرور ایسا کرے) اس لئے کہ سب سے پہلے انسان کے جسم میں سے اس کا پیٹ ہی بدبودار ہو کر خراب ہوگا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ابو کامل نے ابوعوانہ سے بطور مرفوع روایت اور صحیح موقوف ہے۔

کسی کے قتل میں جتنے لوگ شریک ہوں گے سب کو سزا ملے گی:

۵۳۵۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابراہیم بن موسیٰ رازی نے ان کو عطاء بن مسلم خفاف نے ان کو علاء بن مسیّب نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ عہد رسول میں مدینے میں ایک آدمی قتل ہو گیا تھا مگر اس کا قاتل معلوم نہیں ہو سکا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر براجمان ہوئے اور فرمایا اے لوگو ایک آدمی قتل ہو گیا ہے حالانکہ اللہ کا رسول تمہارے درمیان موجود ہوں اور اس کا قاتل معلوم نہیں ہو سکا۔ اگر اہل آسمان اور اہل زمین کسی آدمی کے قتل پر جمع ہو جائیں البتہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب دے گا۔ مگر یہ ہے کہ جو چاہے وہ کرے۔

۵۳۵۲:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو مقدام بن محمد نے ان کو میرے چچا قاسم بن یحییٰ نے ان کو ابوحمزہ اعور نے ان کو ابوالحکم بجلی نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ اگر سارے اہل آسمان اور زمین ایک مؤمن کے قتل پر متفق ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں اوندھا ڈال دے گا۔

۵۳۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ داخل ہوئے ہشام بن حکیم بن حزام عمیر بن سعید انصاری کے پاس شام کے ملک میں اور وہ حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے عامل تھے ان کے پاس داخل ہوئے اس نے ان کے پاس کئی لوگوں کو پایا عجمیوں میں سے سورج کی دھوپ میں بیٹھے ہوئے۔ انہوں نے فرمایا۔ کیا حال ہے ان لوگوں کا۔ فرمایا کہ میں نے ان کو جزیہ میں بند کر رکھا ہے۔ لہذا ہشام نے کہا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

بے شک وہ شخص جو لوگوں کو دنیا میں عذاب دے گا اللہ اس کو آخرت میں عذاب دے گا کہتے ہیں کہ۔ عمیر نے ان کا راستہ چھوڑ دیا اور انہیں چھوڑ دیا۔ رہا کر دیا۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث جریر وغیرہ سے اور ہشام بن عروہ سے۔

۵۳۵۵:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین علوی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن سعد نسوی نے ان کو ابوبکر بن ابوخیثمہ نے ان کو قاسم بن سلام نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عروہ نے کہ عیاض بن غنم کہتے

ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمار ہے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ عذاب دے گا قیامت کے دن ان لوگوں کو جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیں گے۔

۵۳۵۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابونجیح نے ان کو خالد بن حکیم نے ان کو خالد بن ولید نے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک قیامت میں شدید ترین عذاب میں وہ ہوگا جو دنیا میں لوگوں کو شدید عذاب دے گا۔

اہل جہنم کی دو قسمیں:

۵۳۵۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک بن مروان نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شریک نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جہنم کی دو قسمیں ہیں میں نے نہیں دیکھا ان دونوں کو بعد میں۔ عورتیں ہوں گی کپڑے پہنے والیاں (ظاہر میں) مگر ننگیاں (حقیقت میں) غیر مردوں کی طرف جھکنے والیاں۔ ابوجعفر نے کہا کہ ابوہریرہ نے کوئی اور کلمہ کہا تھا جو مجھ پر مخفی رہ گیا۔ فرمایا کہ ان کے سروں پر (بال ہوں گے) بختی اونٹوں کی کوہانوں کی مثل۔ اور مرد ہوں گے جن کے پاس چابک ہوں گے گائے بیل کی دم کی طرح ان کے ساتھ وہ لوگوں کو ماریں گے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے حدیث جریر سے اس نے سہیل سے۔ اور یہ بھی فرمایا غیر مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں اور خود مائل ہونے والیاں۔

۵۳۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کو زید بن حباب نے ان کو افلح بن سعید نے ان کو عبداللہ بن رافع مولیٰ ابن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ اگر تیرے ساتھ مدت طویل ہوگئی تو تم ایک قوم کو دیکھو گے ان کے ہاتھوں میں چابک ہوں گے مثل گائے بیل کے دم کے صبح کریں گے اللہ کے غضب میں اور شام کریں گے اللہ کی ناراضگی میں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اور اس کو نقل کیا ہے حدیث ابوعامر عقدی نے افلح سے علاوہ ازیں انہوں نے فرمایا کہ صبح کریں گے اللہ کی ناراضگی میں اور شام کریں گے اللہ کی لعنت میں۔

۵۳۵۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی رفا القروی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوغسان مالک بن اسماعیل نے ان کو اسماعیل نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے داعی کی اجابت کرو۔ ہدیہ رد نہ کرو۔ اور لوگوں کو نہ مارو یا فرمایا تھا کہ مسلمانوں کو نہ مارو۔

۵۳۶۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید نے ان کو عود بن محمد بن احمد نے ان کو ھدبہ نے ان کو حماد بن زید نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو مرثد بن عبداللہ نے یک آدمی نے اصحاب رسول میں سے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کی آگ تقسیم کی گئی ہے ستر اجزاء حکم کرنے والے پر انہتر جزا اور کہنے والے کے لئے ایک جزء۔

۵۳۶۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہہ نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو قدامہ بن محمد بن قدامہ نے ان کو ابومحمد نے ان کو خبر دی ابراہیم بن ابوالخصیب نے ان کو محمد بن عجلان نے وہ کہتے ہیں کہ میں اسکندریہ میں تھا ایک آدمی کی وفات کا

(۵۳۵۶)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۱۵۷)

وقت آ گیا مخلوق میں کوئی ایک اس سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا کوئی نہیں دیکھا گیا تھا ہم لوگوں نے اس کو تلقین شروع کی تو وہ قبول کرتا گیا جو کچھ ہم اس کو تلقین کرتے گئے۔ سبحان اللہ۔ الحمد للہ جب لا الہ الا اللہ آیا تو اس نے انکار کر دیا ہم نے اس سے پوچھا کہ ہم نے تجھ سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا نہیں دیکھا ہم نے تجھے تلقین کی تو تم نے قبول کی تم نے لا الہ الا اللہ کا انکار کیا ایسا کیوں ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے جوانی میں ایک آدمی کو قتل کیا تھا وہی میرے اور کلمہ کے درمیان حائل ہو جاتا ہے (اور کلمہ نہیں پڑھنے دیتا۔)

۵۳۶۲:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبد اللہ بن وھاب نے ان کو خبر دی مالک بن انس نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص اپنے گلے میں پھندا ڈال کر خودکشی کرے گا وہ آگ میں پھندا ڈال کر خودکشی کرتا رہے گا۔ اور جو شخص پانی میں یا کسی بھی شئی میں گھس کر اپنے آپ کو قتل کرے گا وہ جہنم میں اسی طرح ڈوب کر یا گھس کر مرتا رہے گا اور جو شخص اپنے آپ کو گولی مار کر یا تیز دھار آلے سے خودکشی کرے گا وہ جہنم میں اسی طرح کرتا رہے گا۔

شعب الایمان کا سینتیسواں شعبہ

وہ ہے شرم گاہوں کی حرمت اور پاکدامنی کا وجوب

(۱).....ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم ذالك ازكى لهم ان الله خبير بمايصنعون وقل للمؤمنات يغضضن من ابصارهن ويحفظن فروجهن.

(اے نبی) ایمان والے مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی کرلیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ بات ان کے حق میں خوب پاکیزہ ہے بے شک اللہ تعالیٰ خوب خبر رکھتا ہے اس کی جو کچھ وہ کرتے ہیں اور فرمادیجئے ایمان والی عورتوں سے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں (اپنی عزت کی حفاظت کریں۔)

اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے۔ اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تعریف بھی کی ہے جو اس کام کو عملاً کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

(۲).....والذين هم لفروجهم حافظون الاعلى ازواجهم اوماملكت ايمانهم فانهم غير ملومين فمن ابتغى ورآء ذالك فاولئك هم العدون.

(کامیاب ہونے والے مؤمن) وہ لوگ ہیں جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیبیوں کے یا ان لونڈیوں کے جن کے مالک بنے ہیں ان کے دائیں ہاتھ۔ پس جو لوگ اس کے علاوہ راستہ تلاش کریں حقیقت میں وہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

اور ارشاد ہے:

(۳)...... ولا تقربوا الزنا انه كان فاحشة ومقتا وسآء سبيلاً.

مت قریب جاؤ بدکاری کے بے شک وہ بے حیائی ہے اور اللہ کی ناراضگی ہے اور برا راستہ ہے۔ اور ارشاد ہے۔

(۴)......والذين لايدعون مع الله الهاً اخر ولا يقتلون النفس التى حرم الله الا بالحق ولايزنون.

(رحمٰن کے بندے) وہ لوگ ہیں نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود اور نہیں قتل کرتے کسی نفس کو جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے۔ مگر حق کے ساتھ اور نہیں بدکاری کرتے۔

یہ تمام نصوص دلالت کرتی ہیں کہ عزت کی حفاظت کرنا مأمور بہ ہے۔ اور پاک دامنی اختیار کرنا واجب ہے۔

زنا کرنے والا زنا کے وقت مومن نہیں ہوتا:

۵۳۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن فرید نے ان کو ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور سعید بن مسیّب نے اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

زانی جب زنا کرتا تو وہ اس حال میں زنا نہیں کرتا کہ وہ مؤمن ہو اور چور اس وقت چوری نہیں کرتا جب وہ مؤمن ہو اور شرابی اس وقت شراب نہیں پیتا وہ جب مؤمن ہو۔ اور کوئی اچکا اس وقت کسی چیز کو اچک کر نہیں بھاگتا کہ جب وہ مؤمن ہو جب وہ اچک کر بھاگے اور مسلمان اوپر نگاہیں اٹھا کر اس کو دیکھتے رہیں۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث اوزاعی سے اور اس کو نقل کیا ہے اس نے کئی دیگر تبصرہ سے۔

۵۳۶۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن ابراہیم صیدلانی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سعید بن مریم مصری نے ان کو نافع بن یزید نے ان کو ابن الہاد نے یہ کہ سعید بن ابوسعید مقبری نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا ابو ہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جس وقت آدمی زنا کرتا ہے اس سے ایمان نکل جاتا ہے پس ہوتا ہے اس کے اوپر مثل سائے بان کے جب اس فعل سے علیحدہ ہوتا ہے ایمان اس کی طرف واپس لوٹ آتا ہے۔

۵۳۶۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن محمد اشنانی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عوام نے اور وہ ابن حوشب ہے علی بن مدرک سے اس نے ابوزرعہ سے اس نے ابوہریرہ سے انہوں نے فرمایا کہ ایمان پاک چیز ہے جو شخص بدکاری کرتا ہے ایمان اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ پس جو شخص اپنے نفس کو ملامت کرتا ہے اور گناہ سے رجوع کرتا ہے ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

۵۳۶۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو محمد بن عمرو رزاز نے "ح" ان کو خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوسہل احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد نے ان کو یحیٰی بن طالب نے ان کو عمرو بن عبدالغفار نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو علی بن مدرک نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو ابوہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ ایمان ایک قمیص ہے اللہ جس کو چاہتا ہے اس کی قمیص پہنا تا ہے جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے اس کی قمیص ایمان اتار لی جاتی ہے اگر بندہ توبہ کرتا ہے تو اس پر وہ واپس کر لی جاتی ہے جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے اس کی قمیص ایمان اتار لی جاتی ہے اگر بندہ توبہ کرتا ہے تو اس پر وہ واپس کر لی جاتی ہے۔

۵۳۶۷:......ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو حسین بن حسن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو یحیٰی بن ایوب نے ان کو خبر دی ابن عجلان نے ان کو قعقاع نے ان کو خبر دی ہے ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے۔ اور ان سے پوچھا تھا رسول اللہ کے قول کے بارے میں۔ نہیں زنا کرتا زانی اس حال میں کہ وہ مؤمن ہو لہذا ایمان اس سے کہاں ہوگا؟

ابوہریرہ نے کہا کہ ایمان اس کے اوپر ایسے ہوگا اور اشارہ کیا اپنی ہتھیلی سے اپنے سر کے اوپر اگر توبہ کر لیتا ہے اور باز آجاتا ہے تو ایمان اس کی طرف واپس لوٹ آتا ہے۔

شیخ احمد نے کہا کہ اور سوائے اس کے نہیں کہ آپ نے ارادہ کیا تھا۔ اس اندازے کا جو زنا کے ساتھ اس کا ایمان کم ہوا تھا۔

۵۳۶۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر اشنانی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوشہاب نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے کہ وہ اپنے غلاموں کا نام عربوں کے نام کے ساتھ رکھا ہے۔ مثلاً عکرمہ۔ سمیع۔ کریب۔ اور بے شک اس نے کہا ان کو۔ شادی کر لو۔ بے شک بندہ جب زنا کرتا ہے اس سے ایمان کا نور کھینچ لیا جاتا ہے پھر اللہ اس کو اس بندے پر واپس لوٹا دیتے ہیں بعد میں یا اس کو روک لیتے ہیں۔

۵۳۶۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے وہ کہتے ہیں کہ کہا اسماعیل بن اسحاق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شداد بن سعید جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابن عباس نے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اے

(۵۳۶۵)......(۱) فی أ (لازم)

(۵۳۶۸)......فی الأصل أحمد بن یونس بن شهاب وهو خطأ والصحیح ماأثبتناه وأبوشهاب هو : عبدربه بن نافع

قریش کے جوانوں اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔نہ زنا کرو۔خبردار اللہ جس کے لئے اس کی عزت کی حفاظت کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا بہت بڑا جرم ہے:

۵۳۷۰:......ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو ابووائل نے ان کو عمر بن شرحبیل نے ان کو ابومیسرہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سا گناہ بڑا ہے انہوں نے فرمایا یہ کہ تم اللہ کا شریک بناؤ حالانکہ اسی نے تجھے پیدا کیا ہے۔میں نے پوچھا کہ اس کے بعد پھر کون سا بڑا ہے؟ یہ کہ تو اپنے بیٹے کو قتل کرے اس خوف کے مارے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔میں نے پوچھا کہ اس کے بعد پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو زنا کرے اپنے پڑوسی کی بیوی سے

۵۳۷۱:......فرمایا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عمرو بن بن شرحبیل نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کی مثل۔فرمایا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل کی ہے۔

والذین لایدعون مع اللّٰہ الھا اخر ولایقتلون النفس التی حرم اللّٰہ الا بالحق ولایزنون ومن یفعل ذالک یلق اثاماً

رحمٰن کے بندے وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسرے الٰہ کو نہیں پکارتے اس نفس کو نہیں مارتے جس کے قتل کو اس نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور وہ بدکاری نہیں کرتے جو شخص اس کام کو کرے گا وہ گناہ کو پالے گا۔

ان دونوں کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم اور عثمان سے اور دونوں کو نقل کیا ہے۔بخاری نے پس روایت کی گئی ہے حدیث منصور عثمان بن ابوشیبہ سے ان کو جریر نے اور حدیث اعمش قتیبہ سے اس نے جریر سے۔

۵۳۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن قوھیار نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن محمد رزین سلمی نے ان کو حفص بن عبدالرحمٰن نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو عمرو بن شرحبیل نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

اور پوچھنے لگا کہ کون سا گناہ بڑا ہے۔پھر حدیث کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ اس نے کہا پھر ٹھہر جا۔اور فرمایا اللہ نے اس کی تصدیق اتاری ہے اس آیت میں پھر ذکر کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چند لوگوں پر لعنت:

۵۳۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے اکو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن عمرو نے ابوعمرو سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اللہ لعنت کرے۔اس کو جو اپنی نسبت اپنے آقاؤں کے سوا کسی اور کی طرف کرے۔رشتہ داری بتلائے غیر رشتہ داروں سے اور اللہ لعنت کرے اس کو جو زمین کی حدیں تبدیل کرے۔اور اللہ لعنت کرے اس کو جو اندھے کو راستے سے بھٹکائے اور اللہ لعنت کرے اس کو جو اپنے والدین کو لعنت کرتا ہے۔اللہ لعنت کرے اس کو جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے۔اور اللہ لعنت کرے اس کو جو جانوروں چار پایوں کے ساتھ بدفعلی کرے۔اور اللہ لعنت کرے اس پر جو قوم لوط والا کام کرے۔تین بار فرمایا۔

(۵۳۶۹)......(۱) فی الأصل (أبونصر) وھو خطا والحدیث أخرجہ الحاکم (۳۵۸/۴) من طریق مسلم بن إبراھیم بہ

(۵۳۷۰)......(۱) سقط من (ب)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے قوم لوط کے عمل میں مبتلا ہونے کا خوف:

۵۳۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو عبیداللہ بن عمر جشمی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالوارث بن سعید نے ان کو قاسم بن عبدالواحد نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک سب سے زیادہ خوف کی بات جس سے میں اپنی امت کے بارے میں ڈرتا ہوں یا اس امت کے بارے میں ڈرتا ہوں فرمایا تھا۔ وہ قوم لوط والا عمل ہے۔

یہ الفاظ ابن بشران کی حدیث کے ہیں۔ اور ابن عبدان کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ بے شک زیادہ شدید۔ یا فرمایا تھا کہ بے شک زیادہ تر۔ جو میں اپنی امت پر ڈرتا ہوں وہ قوم لوط والا عمل ہے۔

۵۳۷۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صغانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عاصم نے ان کو مسلم بن سلام نے ان کو عیسیٰ بن حطان نے ان کو علی بن طلق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ فرماتے تھے۔ جب تم میں سے کوئی آدمی قے کرے اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے اور عورتوں کے ساتھ صحبت نہ کرے پاخانے کی جگہ سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا حق بیچ ہے۔

۵۳۷۶:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو محمد بن علی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو حارث بن مخلد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک جو شخص اپنی بیوی کے پاس آتا ہے پاخانے کے راستے میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر شفقت نہیں فرمائے گا۔

۵۳۷۷:.....اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ان کو ابوخثیم نے ان کو صفیہ بنت شیبہ نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتی ہے کہ مدینے میں جب مہاجر آئے تو انہوں نے چاہا کہ وہ اپنی عورتوں سے ان کی شرم گاہوں میں ان کے پیچھے کی طرف سے صحبت کریں ان کی عورتوں نے اس عمل سے انکار کیا اور اس کو ناپسند کیا لہٰذا انہوں نے سیدہ ام سلمہ کے پاس آ کر اس مسئلہ کو ذکر کیا لہٰذا سیدہ ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مسئلہ پوچھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تم لوگ اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ (یعنی ایک ہی راستے سے)۔

۵۳۷۸:.....اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا۔ کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا تھا اس شخص کے بارے میں جو اپنی عورت کے پاس آتا ہے پیچھے کے راستے سے۔ انہوں نے فرمایا یہ شخص مجھ سے کفر کے بارے میں پوچھتا ہے۔

اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے معمر سے اس نے روایت کیا اس سے جس نے سنا تھا عکرمہ سے وہ حدیث بیان کرتا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس جیسے کام کرنے پر پٹائی کی تھی۔

۵۳۷۹:.....اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے قتادہ سے اس نے ابودرداء سے کہ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تھا لہٰذا انہوں نے فرمایا کہ اس کام کو کافر ہی کرسکتا ہے (یعنی بیوی کے ساتھ غیر فطری عمل کو اور پاخانے کے راستہ صحبت کافر کرے گا مسلمان تو نہیں کرسکتا۔)

۵۳۸۰:.....اور اپنی اسناد کے ساتھ معمر سے مروی ہے اس نے لیث سے اس نے مجاہد سے اس نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے

فرمایا جوشخص اس کا ارتکاب کرے(عورت کے ساتھ غیر فطری عمل کا اس نے کفر کیا۔)

۵۳۸۱:......اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے معمر سے اس نے قتادہ سے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ یہ چھوٹی لواطت سے لوطیت ہے(یعنی قوم لوط جیسے)عمل ہے۔

۵۳۸۲:......اور اپنی اسناد کے ساتھ معمر سے مروی ہے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابن مسیّب سے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس مسئلہ کے بارے میں ان دونوں نے اس کام کو برا سمجھا اور دونوں نے مجھے اس سے منع کیا۔

۵۳۸۳:......ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے جو مقام بیہق میں یا مین بستی میں آباد تھے ان کو خبر دی ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبدان نے ان کو ہدبہ نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو اس شخص نے جو اپنی عورت کے ساتھ پیچھے سے ملاپ کرتا تھا اس نے کہا کہ مجھے خبر دی عقبہ بن رباح نے کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا اس کام کو کافر ہی کرتا ہے۔اس کے سوا کوئی نہیں کرتا۔

۵۳۸۴:......اور مجھے حدیث بیان کی ہے عمرو بن شعیب نے ان کے والد سے اس نے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کام لوطیت صغریٰ ہے۔

۵۳۸۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبدالصمد بن عبداللہ دمشقی نے ان کو دحیم نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو محمد بن سلمان خزاعی نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مردوں کا عورتوں کے ساتھ اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی مذمت:

چار قسم کے لوگ ہیں جو صبح کرتے ہیں تو اللہ کے غضب میں ہوتے ہیں اور شام کرتے ہیں تو اللہ کی ناراضگی میں ہوتے ہیں۔ یا یوں فرمایا تھا کہ صبح کرتے ہیں تو اللہ کی ناراضگی میں ہوتے ہیں اور شام کرتے ہیں تو اللہ کے غضب میں ہوتے ہیں۔ یہ محدث نے شک کیا ہے۔ پوچھا گیا کہ وہ کون ہیں یارسول اللہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں میں سے وہ لوگ جو عورتوں کے ساتھ مشابہت بناتے ہیں اور عورتوں میں سے وہ جو مردوں کے ساتھ مشابہت بناتی ہیں اور وہ شخص جو جانوروں کے ساتھ برا کام کرتا ہے۔اور وہ جو مرد کے ساتھ (نر کے ساتھ) جنسی فعل کرتا ہے۔

لواطت کا عمل کرنے والے کی سزا:

۵۳۸۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو خالد بن خداش نے ان کو عبدالعزیز بن محمد راوی نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو عکرمہ نے انکو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص قوم لوط والا کام کرے فاعل اور مفعول کو قتل کر دیا جائے گا۔یعنی برائی کرنے والا اور رضا کے ساتھ کرانے والا۔

۵۳۸۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسحٰق بن سنین نے ان کو ابوالقاسم حلی نے ان کو یزید بن خالد بن موہب نے ان کو مفضل بن فضالہ نے ان کو ابوجریج نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ فاعل اور مفعول کو قتل کر دو یعنی لواطت کرنے اور خوشی سے کرانے والے کو۔اور اس کو بھی جو جانور کے ساتھ جرم کرے۔

ابن جریج نے کہا کہ حرمت کے عطاء بن ابورباح اور سعید بن مسیّب دونوں نے کہا۔لواطت کا عمل کرنے والا اور کرانے والا دونوں پر

(۵۳۸۵)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۲۲۳۳/۶) فى ترجمة محمد بن سلام الخزاعى وقال ابن عدى : عندى أن أنكر شىء لمحمد بن سلام هذا الحديث

(۵۳۸۷)......(۱) فى ب (أبن اسحاق) (۲)......فى أ (سن)

أخرجه المصنف فى السنن (الكبرى) (۲۳۲/۸)

حد زنا نافذ ہوگی۔

۵۳۸۸:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابودنیا نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو غسان بن مضر نے ان کو سعید بن یزید نے ان کو ابونضرہ نے یہ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ لواطت کا عمل کرنے والے کی کیا حد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بستی میں یعنی آبادی میں بلند عمارت پر کھڑا کر کے وہاں سے اس کو گرا دیا جائے اس کے بعد اس پر مسلسل پتھر برسائے جائیں۔

۵۳۸۹:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے ان کو داؤد بن بکر نے ان کو محمد بن منکدر نے یہ کہ خالد بن ولید نے سیدنا ابوبکر صدیق کی طرف لکھا کہ انہوں نے عرب کے بعض اطراف میں ایک ایسا آدمی پایا ہے جو کہ اس طرح صحبت کرواتا تھا جس طرح عورت صحبت کرتی ہے۔ لہذا حضرت ابوبکر صدیق نے اس معاملے کو باہم اتفاق سے حل کرانے کے لئے اصحاب رسول کو جمع کیا ان میں علی بن ابوطالب تھے۔ حضرت علی نے یہ رائے دی کہ یہ ایسا جرم ہے جس کا عمل ایک امت کے سوا کسی نے نہیں کیا تھا سو اللہ نے ان کے ساتھ جو سلوک کیا تھا اس کو تم اچھی طرح جانتے ہو۔ میری رائے یہ ہے آپ اس شخص کو آگ میں جلا دیں لہذا تمام اصحاب رسول کی رائے متفق ہوگئی کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے لہذا حضرت ابوبکر نے حکم دیا کہ اس کو جلا دیا جائے راوی کہتا ہے کہ ایسے آدمی کو ابن زبیر نے بھی جلا دیا تھا اور ہشام بن عبدالملک نے بھی۔

۵۳۹۰:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو ابن ابو زائدہ نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو یزید بن قیس نے کہ حضرت علی نے ایک لوطی کو سنگسار کیا تھا۔

راوی کہتا ہے ہمیں حدیث بیان کی سوید نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو صالح بن کیسان نے ان کو ابن شہاب نے انہوں نے کہا کہ لوطی کو سنگسار کیا جائے خواہ شادی شدہ ہو یا کنوارا ہو۔

۵۳۹۱:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو علی بن جعد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو حماد بن ابراہیم نے اس نے کہا کہ اگر کوئی شخص اس لائق ہوتا کہ اس کو دومرتبہ سنگسار کیا جائے تو لوطی دو بار رجم کیا جاتا۔

۵۳۹۲:۔۔۔۔انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ہشیم نے یونس نے ان کو حسن نے ان کو اور مغیرہ نے ان کو ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ لوطی کی حد زانی کی حد کی طرح ہے۔ (لوطی یعنی غیر جنسی فعل)۔

۵۳۹۳:۔۔۔۔انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ہشیم نے یونس نے ان کو حسن سے ان کو مغیرہ نے ان کو ابراہیم نے انہوں نے فرمایا جب کوئی آدمی کسی آدمی کو تہمت لگائے قوم لوط والے عمل کے ساتھ اس پر زنا کے حد نافذ ہوگی۔

۵۳۹۴:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عروۃ نے انکو سیدہ عائشہ نے فرماتی ہیں کہ پہلا شخص جو امر قبیح کی تہمت لگایا گیا تھا یعنی قوم لوط کے عمل کے ساتھ۔ وہ شخص تھا جس پر عہد عمر میں تہمت لگی تھی۔ انہوں نے بعض قریش کے جوانوں کو حکم دیا کہ اس کے ساتھ ہم نشینی نہ کریں۔

۵۳۹۵:۔۔۔۔ہمیں خبر دی علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو عیسیٰ بن عبداللہ تمیمی نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو وضین بن عطاء نے ان کو بعض تابعین نے فرمایا کہ وہ مکروہ سمجھتے تھے۔ اور ناپسند کرتے تھے کہ کوئی آدمی کسی بے ریش خوبصورت لڑکے کی طرف دیکھے۔

(۵۳۸۸)۔۔۔۔(۱) سقط من (أ)

(۵۳۹۰)۔۔۔۔(۱) فی أ (زید) وهو خطا وهو یزید بن قیس الأرحبی له ترجمة فی الجرح والتعدیل (۲۸۴/۹)

۵۳۹۶:......کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عیسیٰ بن عبداللہ نے ان کو بقیہ نے انہوں نے کہا کہ کہا بعض تابعین نے کہا کہ میں ایک نیک نوجوان پر سب سے زیادہ یعنی سات بڑے گناہوں سے بھی زیادہ ڈرتا ہوں جو بے ریش لڑکے کے پاس اٹھتا بیٹھتا۔

نوٹ:......یعنی اتنی مجھے سات ہلاک کرنے والے سبع الموبقات گناہوں کا عابدزادہ نوجوان کے بارے میں ڈر خطرہ نہیں جتنا خطرہ کسی بے ریش لڑکے کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی صورت میں ہے لہذا اس سے اجتناب سخت ضروری ہے۔(مترجم۔عابدزاہد)

۵۳۹۷:......ہمیں خبر دی علی بن محمد نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے اور سوید نے ان کو ابراہیم بن ھراسہ نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو حسن بن ذکوان نے اس نے کہا کہ دولت مندوں کے لڑکوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو اس لئے کہ ان کی صورتیں عورتوں جیسی ہوتی ہیں حالانکہ وہ شدید فتنے والے ہوتے ہیں کنواری لڑکی سے بھی۔

۵۳۹۸:......ہمیں خبر دی ہے علی نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے ھثیم بن خارجہ نے ان کو محمد بن حمیر نے ان کو نجیب بن سری نے انہوں نے کہا کہ کہا جاتا تھا کوئی آدمی کسی بے ریش لڑکے کے ساتھ کسی اکیلے گھر میں شب باشی نہ کیا کرے۔

۵۳۹۹:......ہمیں خبر دی علی نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو حسین بن علی عجلی نے ان کو محمد بن صلت نے ان کو بشر بن عمارہ نے ان کو ابوروق نے ان کو ضحاک نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

اتأ تون الفاحشة

کیا تم لوگ بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو۔

فرمایا کہ اس سے مراد ہے مردوں کی دبریں (نروں کے پاخانے کے راستہ گناہ کرنا۔)

۵۴۰۰:......ہمیں خبر دی علی نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو ابن ابونجیح نے کہ:

اتأ تون الفاحشة ماسبقكم بها من احد من العالمين

کیا تم بے حیائی کا کام کرتے ہو (ایسی بے حیائی) جس کو تم لوگوں سے پہلے کسی نے نہیں کیا تھا اہل عالم میں۔

کہتے ہیں کہا عمرو بن دینار نے کسی نر نے نر پر چڑھنے کا ارتکاب نہیں کیا تھا انسانوں میں سے حتیٰ کہ قوم لوط ہی ایسی ہوئی تھی۔

۵۴۰۱:......انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ نے اس کو فضل بن اسحٰق نے ان کو ابوقتیبہ نے ان کو عرفطہ عبدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن سیرین سے وہ کہتے ہیں کہ چوپایوں میں سے کوئی چیز نہیں ہے جس کے ساتھ کسی نے برا فعل کیا ہو۔سوائے خنزیر کے اور گدھوں کے۔اور ایک مطلب یہ ہے کہ چوپائیوں میں سے کوئی بھی نہیں ہے جو قوم لوط والا عمل کرتے ہوں سوائے خنزیر کے اور گدھے کے۔

قوم لوط کا عمل کرنے والے لوگوں کی تین قسمیں:

۵۴۰۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو حسن بن یوسف نے ان کو بقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عبید بن ولید بن ابوالسائب نے ان کو ابوسہل نے انہوں نے کہا کہ عنقریب اس امت میں کچھ لوگ ہوں گے جن کو لوطی کہا جائے گا وہ تین قسم پر ہوں گے ایک قسم وہ ہوں گے صرف دیکھیں گے (بے ریشوں کو) دوسری قسم وہ ہوں گے مصافحہ کریں گے (بے ریشوں کے ساتھ تیسرے وہ ہوں گے جو باقاعدہ یہی لواطت والا کام کریں گے۔

گویا کہ شہوت کے ساتھ دیکھنا اور شہوت کے ساتھ ہاتھ ملانا بھی عمل لواطت کی طرح ہے۔

کیونکہ یہ بھی اسی عمل کا حصہ ہے۔

۵۴۰۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو مسلم بن خالد نے ان کو اسماعیل بن کثیر نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ۔ اگر وہ شخص جو یہی عمل قوم لوط والا کرے پھر غسل کرے آسمان سے برسنے والے ہر قطرے کے ساتھ اور زمین سے نکلنے والا ہر قطرے کے ساتھ (اس کے باوجود) وہ ہمیشہ نجس رہتا ہے۔

۵۴۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن احمد ذہلی نے ان کو محمد بن موسیٰ نے انہوں نے سنا محمد بن حاتم بن نعیم سے مکہ مکرمہ میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حیان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن مبارک سے کہ سفیان ثوری حمام میں داخل ہوئے تو ایک خوبصورت لڑکا داخل ہو گیا انہوں نے کہا کہ اس کو نکال دو میں ہر عورت کے ساتھ ایک شیطان دیکھتا ہوں اور ہر دس سالہ لڑکے کے ساتھ دس شیطان دیکھتا ہوں۔

تین ناپسندیدہ شخص:

۵۴۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب عدل نے اور ابوجعفر محمد بن علی رحیم سے ان کو ابراہیم بن عبداللہ عبسی نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابوحازم اشجعی نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تین شخص ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ تو بات کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا۔ بوڑھا زانی۔ جھوٹا بادشاہ اور بھوکا مغرور و متکبر۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے ابوبکر ابن ابوشیبہ سے۔

۵۴۰۶:......ہمیں حدیث بیان کی ابو صابر فقیہ نے زبانی طور پر اور محمد بن موسیٰ نے بطور قرأت کے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو معلّی بن اسد نے ان کو وھیب نے ان کو ابوواقد نے ان کو اسحاق مولیٰ زائدہ نے اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم نے فرمایا کہ:

جو شخص اس چیز کی حفاظت کرے جو دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور اس چیز کی جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرم گاہ) وہ شخص جنت میں داخل ہو جائے گا۔

۵۴۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں ان کو حسین بن کلیم حیری نے ان کو عفان نے ان کو عمر بن علی بن مقدم نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ابوحازم سے وہ حدیث بیان کرتے تھے سہل بن سعد سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مجھے اعتماد دے دو چیز کا جو دو جبڑوں کے مابین ہے اور جو دو ٹانگوں کے مابین ہے میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں مقدمی محمد بن ابوبکر سے اس نے عمر بن علی سے۔

۵۴۰۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن خلیل نے ان کو ابوالنصر نے ان کو مسعودی نے ان کو ابن یزید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا۔ وہ کون سی چیز ہے جس کی وجہ سے لوگ کثرت کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے؟ فرمایا کہ تقویٰ اللہ اللہ سے ڈرنا۔ اور حسن خلق پھر پوچھا گیا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کی وجہ لوگ کثرت کے ساتھ جہنم میں جائیں گے؟ فرمایا دو پیٹ یا دو سوراخ......ایک تو منہ ہے اور دوسرا فرج اور شرم گاہ ہے۔ ابن یزید ہی وہ داؤد بن یزید رودی ہے۔

۵۴۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومنصور محمد بن قاسم عتکی نے ان کو ابوشجاع احمد بن مخلد صیدلانی نے ان کو ابراہیم بن سلیمان

(۵۴۰۳)......(۱)، (۲) سقط من (أ) (۵۴۰۷)......(۱) فی أ (بن) وهو خطأ (۲)......فی ب (توکل)

(۵۴۰۸)......أخرجه البخاری فی الأدب المفرد (۲۹۴)

زیات نے ان کو عبدالحکم نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص بچ گیا القلقہ کے شر سے اور قبقبہ کے شر سے۔ اور ذبذبہ کے شر سے وہ ہر شر سے بچ گیا۔

لقلقہ زبان ہے قبقبہ منہ ہے ذبذبہ شرم گاہ ہے۔

شیخ احمد نے فرمایا۔ میں نے اس وضاحت کو اسی طرح موصول پایا ہے حدیث کے ساتھ مگر اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

عورتیں مردوں کے لئے بڑا فتنہ ہیں:

۵۴۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ المناوی نے ان کو عبیدالوہاب بن عطاء نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو اسامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد عورتوں سے بڑھ کر مردوں کے لئے زیادہ نقصان دینے والا کوئی دوسرا فتنہ نہیں ہے۔ یعنی عورت ہی سب سے بڑا فتنہ ہے۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں سلیمان تیمی کی روایت سے۔

۵۴۱۱:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو سلیمان تیمی نے اس نے اسی روایت کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مگر انہوں نے۔ میرے بعد۔ کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔

۵۴۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن عقاب عبدی نے ان کو عبداللہ بن روح مدائنی نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک دنیا میٹھی ہے ہے تروتازہ اور سرسبز ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلافت و نیابت عطا کرے گا (یکے بعد دیگرے اس کا مالک بنائے گا) اور دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو بچنا تم دنیا کے فتنے سے اور عورتوں کے فتنے سے بے شک بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتیں ہی تھیں۔

۵۴۱۳:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ محمد بن محمد بن منصور بن محمد بن حمید سنی بیہقی نے ان کو امام ابوسہل محمد بن سلیمان نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوبکر نے ان بندار محمد بن بشار نے ان کو محمد بن جعفر نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو محمد بن مثنی نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوسلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابونضرہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ دنیا میٹھی ہے تروتازہ ہے بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں یکے بعد دیگرے اس میں رکھے گا اور یہ جانچے گا کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو۔ لہذا تم لوگ دنیا کے فتنہ سے بچنا اور عورتوں کے فتنہ سے بچنا بے شک بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتیں ہی تھیں۔ آگے بندار کی روایت کے الفاظ ہیں۔

۵۴۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو ہشام بن قاسم نے ان کو شعبہ نے اشعث بن سلیم انہوں نے سنا رجآء بن حیوۃ مندی سے انہوں نے کہا کہ معاذ نے کہا تھا۔ بے شک تم لوگ بہت نقصان دہ فتنے کے ساتھ آزمائے جاؤ گے فتنے کے ساتھ پس تم صبر کرنا اور عنقریب تم خوشی کے فتنہ کے ساتھ بھی آزمائے جاؤ گے اور بے شک سب سے بڑا خوفناک فتنہ جس کے بارے میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں وہ عورتوں کا فتنہ ہے۔

ایک نوجوان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زنا کی اجازت مانگنے کا واقعہ:

۵۴۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن محمد بن اشعث نے مصر میں ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی

نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو جریر بن عثمان نے ان کو سلیم بن عامر نے ان کو ابوامامہ نے کہ۔ ایک نو جوان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا آپ مجھے زنا کرنے کی اجازت دیں گے؟ لوگوں نے یہ بات سن کر اس کے بارے میں شور مچایا اور بولے ٹھہر ٹھہر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رہنے دو اس کو اور قریب کرو اس کو وہ قریب ہو گیا یہاں تک کہ آپ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تر ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تم اس بات کو اپنی ماں کے لئے پسند کرو گے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں یارسول اللہ۔ اللہ مجھے آپ کے اوپر قربان کرے۔

اب رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگ بھی اس کو اپنی ماؤں کے لئے پسند نہیں کرتے۔ پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ تم اس فعل کو اپنی بیٹی کے لئے پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم ہے یارسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ مجھے آپ کے اوپر قربان کرے۔ حضور نے فرمایا تو لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے حق میں اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تم اس بات کو پسند کرو گے کہ کوئی تمہاری بہن کے ساتھ ایسا کرے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں یارسول اللہ اللہ مجھے آپ کے اوپر قربان کر دے۔ حضور نے فرمایا تو لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں۔ پھر راوی نے حدیث کو ذکر کیا ہے پھوپھی کے بارے میں اور خالہ کے بارے میں کہ آپ نے ان کے بارے میں بھی ایسا ہی پوچھا اور فرمایا۔ اب اس جوان نے کہا یارسول اللہ میرے لئے اللہ سے دعا فرمائیں ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس کے سر پر رکھا اور یوں دعا فرمائی اللھم اغفر ذنبہ و طھر قلبہ و حصن فرجہ ابوامامہ کہتے ہیں کہ اس کے گناہ معاف فرما اور اس کے دل کو پاک فرما اور اس کی شرم گاہ کی حفاظت فرما۔ ابوامامہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ نو جوان ایسی کسی بات کی طرف خیال ہی نہیں کرتا تھا۔

۵۴۱۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحاق فقیہہ نے ان کو محمد بن یعقوب بن یوسف قزوینی نے ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے ان کو سماک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ پھل پکنے سے پہلے خرید کئے جائیں جب تک کہ کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔ اور فرمایا تھا کہ جب لوگوں میں زنا اور سود کسی بستی میں عام ہو جائے تحقیق وہ نفسوں کو حلال کر لیتے ہیں بسبب کتاب اللہ کے۔

زنا فقر و محتاجی پیدا کرتا ہے:

۵۴۱۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو احمد بن سہل بن مالک نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو حسن بن علی صفار نے ان کو ابوخالد احمر نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ زنا فقر و محتاجی پیدا کرتا ہے۔ (یعنی اپنے اثر کے اعتبار سے محتاجی کے اثرات چھوڑتا ہے۔)

۵۴۱۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو قاضی بن محمد نے ان کو ابومسعود نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدکاری کرنا فقر و محتاجی پیدا کرتا ہے۔

۵۴۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوعمر وادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی ہے حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن ابوبکر مقدمی نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عوف نے ان کو ابورجاء نے ان کو سمرہ بن جندب فزاری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ چلئے لہٰذا ہم لوگ چلتے گئے۔ حتیٰ کہ ہم لوگ ایک تنور جیسی عمارت پر پہنچے۔ عوف کہتے ہیں کہ۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اچانک شور اور چلانے کی آوازیں سنائی دینے لگیں ہم لوگوں نے اس طرف جھانک کر جو دیکھا تو اس میں بہت سے مرد

(۵۴۱۵)...... أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۸۵۸/۲)

اورعورتیں تھے۔اچانک آگ کا شعلہ ان کو نیچے سے اوپر کی طرف لے کر آتا تو ان کا یہ شور برپا ہوتا۔حضور فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ پھر میرے ساتھی نے کہا کہ آگے چلئے۔ پھر راوی نے آگے حدیث ذکر کی۔ پھر تفسیر تشریح میں فرمایا۔ کہ بہر حال مرد اور عورتیں جو کہ ننگے تھے جو کہ تندور جیسی عمارت میں بند تھے بے شک وہ بدکار مرد اور بدکارہ عورتیں تھیں۔ بخاری نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث عوف سے۔

غیر محرم عورت کی طرف دیکھنے کی ممانعت:

۵۴۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابونصر فقیہہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو مسدد نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو عمرو بن سعید نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو عمرو بن جریر نے ان کو جریر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اچانک کی نظر سے (یعنی جو اچانک غیر محرم پر پڑ جائے) لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی نظر پھیرلوں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے اس نے یزید بن زریع سے۔

۵۴۲۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابراہیم بن محمد صیدلانی نے ان کو اسماعیل بن موسیٰ سے اس نے سدی کی بیٹی سے ان کو خبر دی شریک بن ابوربیعہ زیادی نے اس نے ابو بردہ سے اس نے ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا اے علی ایک دفعہ نظر پڑ جائے تو اس کے پیچھے دوسری نظر نہ ڈالنا بیشک پہلی نظر تو تیرے لئے معاف ہے (چونکہ وہ بدون قصداً وارد ہوا ہے۔) اور دوسری نظر تیرے اوپر وبال ہے (کیونکہ وہ قصداً اور ارادۃً ہوگی) یعنی دوسری کی اجازت نہیں ہے۔اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اسماعیل بن موسیٰ فزاری سے۔

۵۴۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو محمد بن نصر نے ان کو ابونعیم نے ان کو ابوغسان نے ان کو شریک نے اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۳:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوجماہر نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بچاؤ تم اپنے آپ کو راستوں پر بیٹھنے سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے لئے اس کے بغیر تو چارہ ہی نہیں ہے ہم آپس میں وہاں باتیں کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نہیں مان رہے ہو تو پھر تم لوگ راستے کو اس کا حق ضرور دو۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ راستے کا حق نگاہیں نیچی رکھنا ہے۔ اور تکلیف پہنچانے سے رک جانا اور سلام کا جواب دینا۔ اور امر بالمعروف کرنا اور نہی عن المنکر کرنا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے عبدالعزیز بن محمد سے اور اس کو بخاری نے دوسرے طریق سے روایت کیا ہے زید بن اسلم سے۔

شیخ نے فرمایا کہ ہم نے عبادہ بن صامت کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ کہ تم لوگ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو اور تم لوگ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھو۔ یہ ان امور میں ذکر کیا تھا جن امور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے جنت کی ضمانت دی ہے۔ اور اس حدیث شاید کچھ موجود ہیں جو کہ مرسل روایت ہے۔

۵۴۲۴:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اسحق نے ان کو زبیر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۵۴۲۱)......أخرجه الحاکم (۲/۱۹۴) من طریق شریک به.

لوگوں نے پوچھا کہ وہ چھ امور کیا ہیں۔ فرمایا کہ جب بات کرے سچ بولے جب وعدہ کرے تو پورا کرے جب امانت رکھوائی جائے واپس لوٹا دے اور جو شخص اپنی نظر نیچے رکھے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے ہاتھ کو روک رکھے یا فرمایا تھا کہ اپنے نفس کو روک رکھے۔

۵۴۲۵:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید نے ان کو جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے قریش کے جوانوں اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کرو زنا نہ کرو خبردار جو شخص اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے اس کے لئے جنت ہے۔

۵۴۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد سے ان کو ابوطلحہ اعمٰی نے ایک آدمی سے تحقیق ابن عباس نے اس کا نام ذکر کیا تھا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے قریش کے نوجوانو زنا نہ کیا کرو بے شک وہ شخص جس کے شباب اور جوانی کو اللہ تعالیٰ بچا کر سلامت رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

مختلف اعضاء انسانی کا زناء:

۵۴۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے وہ فرماتے ہیں۔ کہ میں لمم (یعنی گناہ کی معمولی آلودگی) کے لئے حضرت ابوہریرہ کی روایت سے زیادہ بہتر کوئی چیز نہیں سمجھتا۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بے شک اللہ نے ابن آدم پر اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا ہے جسے وہ لامحالہ پالے گا لہٰذا آنکھوں کا زنا غیر محرم کو دیکھنا ہے اور زبان کا زنا بولنا ہے اور نفس اور دل آرزو کرتا ہے اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب کرتی ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمود بن غیلان سے اس نے عبدالرزاق سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اسحٰق بن ابراہیم سے۔

۵۴۲۸:...... ہمیں خبر دی علی نے احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابومسلم نے ان کو حجاج نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ہر ابن آدم کے لئے اس کا زنا میں حصہ ہوتا ہے، پس دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ اور ان کا زنا شہوت کے ساتھ دیکھنا ہے۔ اور دونوں ہاتھ زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا شہوت کے ساتھ پکڑنا ہے۔

اور دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا (مزنیہ کی طرف) چل کر جانا ہے۔ اور منہ زنا کرتا ہے اور اس کا زنا بوسہ دینا ہے (شہوت کے ساتھ غیر محرم کو) اور دل خیال کرتا ہے یا آرزو کرتا ہے۔ اور فرج و شرم گاہ ان کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ اور ابوہریرہ نے اس پر گواہ بتایا۔ کانوں کو اور آنکھوں کو۔

۵۴۲۹:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔ علاوہ اس کے کہ اس نے اس کے آخر میں یہ ذکر نہیں کیا کہ ابوہریرہ نے اس پر شاہد بنایا۔

۵۴۳۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو قتیبہ نے ان کو لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو قعقاع بن حکیم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قصہ کے بارے میں کہ دونوں کان جو ہیں ان دونوں کا زنا توجہ کے ساتھ (بے محل) باتوں کو سننا ہے۔

(۵۴۲۶)...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۷۵۶) (۵۴۲۹)...... أخرجه المنف من طريق أبي داود (السجستاني ۲۱۳۵)

(۵۴۳۰)...... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (السجستاني ۲۱۵۴)

۵۴۳۱:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابی قماش نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ابن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن زحر نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو بھی مسلمان کسی عورت کے حسن کو دیکھتا ہے اس کے بعد اپنی نظر ہٹالیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی عبادت پیدا فرمادیتے ہیں جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پالیتا ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ایک جماعت نے حضرت ابن مبارک سے۔ سوائے اس کے نہیں کہ انہوں نے ارادہ کیا ہے کہ اگر صحیح ہوئی۔ واللہ اعلم۔ یہ بات کہ اگر دیکھنے والے کی نگاہ عورت پر پڑ جائے بغیر قصد وارادے کے تو وہ اپنی نظر اس سے پھیر لے تقویٰ کے لئے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ان کے بعض نے ابن مبارک سے اور انہوں نے فرمایا حدیث میں کہ پھر وہ آدمی اپنی نظریں پہلی بار نیچی کر لیتا ہے۔

۵۴۳۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں خبر دی ابوالاحرز محمد بن عمرو بن جمیل ازدی نے ان کو ابراہیم بن عبدالرحیم نے ان کو احوص بن جواب نے ان کو عمار بن زریق نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے ان کو عکرمہ نے ان کو یحییٰ بن یعمر نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے خادم کے گھر میں خیانت کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے بارے میں خراب کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۵۴۳۳:..... اور ہمیں خبر دی ہے عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق مؤذن نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن خنیب نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوذر بن ابوالحسین ابوالقاسم واعظ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب عدل نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عمار بن زریق نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ نے ان کو عکرمہ مولیٰ ابن عباس نے ان کو یحییٰ بن یعمر نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے جو شخص کسی عورت کے ساتھ اس کے شوہر سے خیانت کرتا ہے۔ یا کسی غلام سے اس کے مالک کے خلاف خیانت کرتا ہے۔

۵۴۳۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دل گناہوں کی گذرگاہ ہیں۔ جو بھی نظر اٹھتی ہے شیطان کے لئے اس میں ایک امید ہوتی ہے۔ یا امید وآرزو کی جگہ ہوتی ہے۔

جب کسی عورت پر نظر پڑے اور وہ اچھی لگے تو آدمی کو کیا کرنا چاہئے؟:

۵۴۳۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے اور احمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو حرب بن ابوالعالیہ نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا اور وہ آپ کو اچھی لگی آپ بی بی زینب کے پاس آئے آپ نے اپنی حاجت ان کے ہاں پوری فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا بے شک عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیچھے جاتی ہے۔ تم میں سے کوئی شخص جب کسی عورت کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی لگے اس کو چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس (حاجت پوری کرے) بے شک یہ ٹھنڈک ہے اس کی خواہش کی جو اس کے دل میں ہے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زبیر بن حرب سے اس نے عبدالصمد سے۔

۵۴۳۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن علی صائغ نے کوفے میں ان کو ابوبکر بن دارم نے ان کو احمد بن حازم

بن ابوغرزہ سے اس کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو عبداللہ بن سلام نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا جو کہ آپ کو اچھی محسوس ہوئی لہذا آپ اپنی اہلیہ سودہ کے پاس آئے جو کہ خوشبو بنا رہی تھیں اور ان کے پاس کئی عورتیں بیٹھی تھیں وہ آپ کے ساتھ خلوت میں چلی گئیں آپ نے ان سے اپنی حاجت پوری کی۔ اس کے بعد فرمایا۔ جونسا شخص کسی عورت کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی لگے اسے چاہئے کہ وہ فوراً اپنی اہلیہ کے پاس آئے بے شک اس عورت کے پاس بھی وہی کچھ ہے جو کچھ اس کی بیوی کے پاس ہے۔

اس روایت کو مرفوع کیا ہے اسرائیل نے ان کو ابواسحٰق نے پھر اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن سعید نے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے اور ابونعیم نے ان سب نے سفیان سے۔ سوائے رویت اور دیکھنے کے قصہ کے بطور موقوف روایت کے عبداللہ پر۔ پس اس کو روایت کیا ہے یحییٰ نے اور قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کے۔

غیر محرموں سے پردے کا حکم:

۵۴۳۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو ابوالخیر نے ان کو عقبہ بن عامر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم لوگ اپنے آپ کو غیر محرم عورتوں کے پاس جانے سے بچاؤ۔ لہذا انصار میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں آپ دیور کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں قتیبہ سے اس نے لیث سے۔

شیخ نے کہا کہ ابوعبیدہ نے کہا تھا کہ مطلب اس کا یہ ہے کہ اسے چاہئے کہ وہ مرجائے مگر یہ کام نہ کرے (عورتوں کے پاس جانے کا) جب ان کی رائے سسر کے بارے میں یہ تھی حالانکہ وہ محرم ہے تو پھر کیا حال ہوگا کسی اجنبی کے بارے میں۔

۵۴۳۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابونصر محمد بن محمویہ مروزی نے ان کو محمود بن آدم مروزی نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ام معبد مولیٰ ابن عباس نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ کوئی مرد کسی غیر عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھے اور کوئی عورت سفر نہ کرے مگر جب اس کے ساتھ محرم ہو۔

بخاری مسلم نے ان کو نقل کیا ہے ابن عیینہ کی روایت سے۔

۵۴۳۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو محمد بن غالب بن حرب نے ان کو عبدالصمد بن نعمان نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمرو نے ان کو ابومعبد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد کسی عورت کے پاس نہ جائے مگر اس حال میں جائے کہ اس عورت کے پاس صاحب قرابت محرم ہو۔ ابومعبد کہتے ہیں کہ ابن عباس نے پوچھا یا رسول اللہ سوا اس کے نہیں کہ ہم لوگ تو عورتوں کے پاس جاتے ہیں وہ ہمیں کھانے کی کوئی چیز دیتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اکیلا کسی عورت کے پاس داخل ہوا سے یہ جان لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہے۔

شیخ نے کہا کہ یہ زیادتی اسی حدیث میں ہے جس کو میں نے نہیں پایا یا تمام روایات میں۔

☆......كذا بالأصل (۵۴۳۷)......(۱) فى ب (الحر) وهو خطأ

والحديث متفق عليه أخرجه البخارى (۹/۳۳۰. فتح) ومسلم (۴/۱۷۱۱) وانظر عشرة النساء (۳۳۸) بتحقيقى

(۵۴۳۹)......(۱) فى ب (بن)

عورت کے لئے بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں:

۵۴۴۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو سلمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابو معبد مولیٰ ابن عباس نے وہ کہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ اور اس کے پاس کوئی آدمی نہ جائے مگر اس وقت جب اس کا محرم موجود ہو۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں فلاں فلاں لشکر میں جاؤں اور میری عورت حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ جاؤ اور ابن منکدر نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ تو عورتوں کے پاس جاتے رہتے ہیں وہ ہمیں کھلاتی پلاتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آدمی داخل ہو تو اسے یہ جان لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے۔ یہ الفاظ کا اضافہ محمد بن منکدر کی طرف سے ہے جو مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

۵۴۴۱:......اور تحقیق ہمیں اس کی خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو حسن بن مخلد حضرمی نے ان کو عاصم بن ہلال نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ میں اس کو گمان کرتا ہوں محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عورت سفر نہ کرے مگر اس حال میں کہ جب اس کے ساتھ اس کا محرم ہو اور کوئی آدمی کسی عورت کے پاس نہ جائے مگر اس وقت جب اس کے ساتھ اس کا محرم موجود ہو۔

میں نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ تو ان کے پاس جاتے رہتے ہیں۔ وہ ہمیں کچھ کھانے کے لئے بھی پیش کرتی ہیں آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم میں چاہے جب بھی داخل ہو مگر یہ جان رکھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ کہا میں گمان کرتا ہوں۔

۵۴۴۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو ابو عمر حفص بن عمر نے ان کو نوح بن قیس نے ان کو عمرو بن مالک نے ان کو ابوالجوزاء نے ان کو ابن عباس نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے پیچھے ایک خوبصورت عورت نماز پڑھتی تھی جو کہ خوبصورت ترین لوگوں میں سے تھی۔

اور بعض لوگ صف اول میں آگے ہو جاتے تھے تاکہ اس عورت کو نہ دیکھیں اور بعض لوگ پیچھے ہو جاتے حتیٰ کہ پچھلی صف میں ہو جاتے۔ جب رکوع کرتے تو ایسے کرتے۔ راوی نے اپنی بغل کے نیچے جھانکا اور اپنے ہاتھ کو پہلو سے کھلا کر دیا۔ لہذا اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اس حالت کے بارے میں۔

ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستأخرین.

البتہ تحقیق ہم خوب جانتے ہیں تم میں سے ان لوگوں کو جو آگے ہو جاتے ہیں اور ان کو جو پیچھے ہو جاتے ہیں۔

۵۴۴۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد عدل نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو ابو شداد نے حسین بن نصر خزاعی نے۔ اور مجھ کو فائدہ پہنچایا ہے اس سے احمد بن سعید رباطی نے ان کو علی بن حسین بن واقد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں اعمش کے پاس تھا جب کہ وہاں محلے میں ایک خوبصورت لڑکی رہتی تھی اسے بھنانہ کہتے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ اعمش نے کہا کیا دیکھتے ہیں آپ؟ میں نے کہا کہ میں بھنانہ کو دیکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی تھی سعید بن جبیر نے ابن عباس سے اللہ

(۵۴۴۲)......(۱) سقط من (أ) (۱)...... كذا بالمحفوظ والمعنى ناقص ولعل العبارة (تصلی خلف مع رسول الله)

(۵۴۴۳)......(۱) في ب الحسن

کے اس فرمان کے بارے میں۔

یعلم خائنۃ الاعین و ما تخفی الصدور۔

وہی اللہ جانتا ہے آنکھوں کی خیانت کو اور اس کو جو کچھ سینوں میں مخفی ہوتا ہے۔

آنکھوں کی خیانت یہ ہے کہ جب آپ اس کی طرف دیکھتے ہیں۔تو آپ خیانت کا رادہ کرتے ہیں۔اور جو چیز سینے چھپاتے ہیں۔جب آپ اس پر قادر ہوتے ہیں کیا آپ زنا کرتے ہیں یا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ انصاف کے ساتھ فیصلہ فرمائے گا۔

کہا ابوالفضل احمد بن سلمہ نے کہ مجھ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا محمد بن مسلم بن دارہ نے اور ابوحاتم نے۔

۵۴۴۴:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو جعفر نے ان کو بکر بن سوادہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن جبیر نے ان کو حدیث بیان کی عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہ ابوبکر صدیق نے شادی کی تھی اسماء بنت عمیس کے ساتھ۔جعفر بن ابو طالب کے بعد جب ابوبکر صدیق اس کے پاس گھر میں داخل ہوئے تو ان کے پاس ایک آدمی صدیق کے گھر میں بیٹھا ہوا تھا۔صدیق دل ہی دل میں ناراض ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے ابوبکر نے کہا کہ نہیں ہے یہ بات کہ جس میں کوئی مصیبت دیکھتا ہوں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اللہ نے ان کو اس معاملے میں بری قرار دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کوئی آدمی ہرگز کسی غیر محرم عورت کے پاس نہ جائے اکیلا مگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا بھی ہونا چاہیے حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا۔میری اس مقام کے بعد کسی کی غیر موجودگی میں داخل نہیں ہو،مگر یا تو میرے ساتھ کوئی ایک ہوتا تھا یا دو ہوتے تھے۔عمرو بن حارث نے اس کے متابع حدیث نقل کی ہے بکر بن سوادہ سے۔اور اس طریق سے اس کو نقل کیا ہے مسلم نے۔

۵۴۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو ابوطاہر نے ان کو ابن وھب نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی ہے عمرو بن حارث نے کہ بکر بن سوادہ نے اس کو حدیث بیان کی تھی کہ اس کو عبدالرحمٰن بن جبیر نے اس کو حدیث بیان کی کہ اس کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے اس کو حدیث بیان کی تھی کہ کچھ لوگ بنی ہاشم کے اسماء بنت عمیس کے پاس جا بیٹھے تھے اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق ان کے شوہر پہنچ گئے اس وقت یہ ان کے نکاح میں تھی صدیق نے ان کو دیکھا اور ناپسند کیا اور جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ میں نے کوئی ایسی ویسی بات نہیں دیکھی خیر ہی دیکھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔بے شک اللہ تعالیٰ نے اسماء کو اس برائی سے بری کر دیا ہے۔اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا۔آج کے بعد سے کوئی مرد تنہائی یا خلوت میں کسی عورت کے پاس نہ جائے ہاں مگر یہ کہ اس کے ساتھ ایک یا دو آدمی ہوں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوطاہر سے اور ہارون بن معروف سے اس نے ابن وھب سے اور عبدالرحمٰن بن جبیر یہ وہی غلام ہے حضرت ابن عمر کا نافع۔

مرد کے لئے دو عورتوں کے درمیان چلنے کی ممانعت:

۵۴۴۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو موسیٰ بن محمد بن حیان نے ان کو مسلم بن قتیبہ نے ان کو داؤد بن صالح نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ کوئی مرد دو

(۵۴۴۴)......(۱) فی أ (أحمد بن علی) (۵۴۴۶)......(۱) فی ب (مسلم) وأنظر الكامل من الضعفاء لابن عدی (۹۵۵/۳)

عورتوں کے بیچوں بیچ چلے۔

۵۴۴۷:......اور ہمیں خبر دی علی بن احمد نے ان کو محمد بن ولید بن صالح مرسی نے ان کو اسحق بن ابراہیم بن بزیع نے ان کو مسلم بن قتیبہ نے اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے سوااس کے کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ اوراس کو روایت کیا ہے یعقوب بن اسحق حضرمی نے ان کو داؤد نے اوراس نے یہ زیادہ کیا ہے۔ کہ جب دوعورتیں سامنے آ جائیں۔ اوراس کو روایت کیا ہے یوسف بن فرق نے داؤد سے۔ کہ جب دوعورتیں تیرے سامنے آ جائیں تو ان کے بیچ سے نہ گذر بلکہ دائیں بائیں ہوجا۔ داؤد اس روایت کے ساتھ متفرد ہے اوراسی روایت کے ساتھ ہی وہ متعارف ہے۔

۵۴۴۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو علی بن فضل بن محمد بن عقیل خزاعی نے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ثور نے ان کو مالک بن شرحبیل سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت نے فرمایا۔ کہ کیا تم لوگ مجھے نہیں دیکھتے ہو جو کہ اس حال میں ہوں کہ میں دوسرے کی مدد اور سہارے کا محتاج ہوں (اکیلا اٹھنے بیٹھنے سے عاجز ہوں) اور میں مالیدہ کے سوا کھا نہیں سکتا (یعنی منہ میں دانت نہیں رہے مالیدہ بنا کر کھاتا ہوں یعنی اتنا کمزور ہوں کہ دوسرے کی مدد کے بغیر کھا بھی نہیں سکتا ہوں) اور طویل زمانے سے میرا ساتھی مر چکا ہے۔ نہ اس کی آنکھیں ہیں نہ ہی کان ہیں (مراد ہے کہ میری قوت مردانہ طویل عرصے سے ختم ہو چکی ہے آلہ تناسل مردہ ہو چکا ہے) (یعنی کسی طرح بھی گناہ کرنے اور زنا کرنے کا خوف نہیں ہے لیکن اس سب کچھ کے باوجود) میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں کسی دن کسی عورت کے ساتھ خلوت اور علیحدگی میں بیٹھنا جو میرے لئے حلال نہیں ہے پسند نہیں کرتا اس ڈر کے مارے کہ کہیں حرکت پیدا ہو جائے (اور کسی گناہ کا ارتکاب ہو جائے۔)

الفاظ کی تشریح:......قولہ الارفداً۔ سے ان کی مراد ہے کہ میری مدد کی جاتی ہے اور قیام کے لئے اعانت کی جاتی ہے جس سے میں اٹھتا ہوں۔ (گویا کہ میں اٹھنے بیٹھنے سے بھی عاجز ہو چکا ہوں۔)

قولہ الا مالوق لی کہ میں وہ چیز کھاتا ہوں جو کھانے میں سے میرے لئے نرم کی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ مکھن کی طرح نرم ہو جاتی ہے وہ کھاتا ہوں بڑھاپے کی وجہ سے۔

اور قولہ مات صاحبی و انہ لاسمع لہ و لابصر سے ان کی مراد (فرج ہے کہ وہ کسی شئی پر قادر نہیں ہے۔) کسی قابل نہیں ہے۔ مگر میں اس سب کچھ کے باوجود کسی عورت کے ساتھ خلوت کرنے کو ناپسند کرتا ہوں۔

۵۴۴۹:......اس میں جو مجھے خبر دی ہے سلمی نے ان کو خبر دی کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبیدہ نے۔

بنی اسرائیل کے ایک بزرگ کا ایک عورت کے ساتھ زنا کرنے کا عجیب وغریب واقعہ:

۵۴۴۹:......مکرر ہے مجھے خبر دی ہے عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے ان کو ابواحمد بن حسن ھمدانی قاضی نے بلخ میں ان کو محمد بن حاتم فروزی نے ان کو علی بن خشرم نے ان کو ابن عینیہ نے ان کو عمرو نے ان کو عروہ بن عامر نے ان کو عبیدہ بن رفاعہ زرقی نے بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی۔ شیطان نے اس کو پکڑ لیا (یعنی اس پر جن ہو گیا) شیطان نے اس کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس کا علاج فلاں راھب کے پاس ہے۔ وہ ایسا ہے اور ایسا ہے۔ جبکہ راھب یہودی پیر اپنے عبادت خانے میں تھا وہ لوگ اس کے پاس بار بار جا کر بات کرتے رہے حتیٰ کہ اس نے اس عورت کا علاج کرنے کی بات مان لی۔ اس کے بعد شیطان اس راھب کے پاس آیا اور اس کے دل میں گناہ کرنے کا خیال پیدا کیا وسوسہ ڈالا حتیٰ کہ وہ راھب اس عورت پر پڑ گیا اس سے زنا کیا جس سے وہ حاملہ ہو گئی۔ اس کے بعد شیطان نے

(۵۴۴۹)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... فی ب (حسن)

آ کر اس سے کہا کہ اب تو تیری رسوائی ہو جائے گی لہذا اب تو اس کو قتل کر دے اور اس کو دفن کر دے اگر وہ لوگ تیرے پاس آئیں تو کہہ دینا کہ وہ مرگئی تھی لہذا میں نے اس کو دفن کر دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پھر اس نے اسی عورت کو قتل کر کے دفن کر دیا۔ جب اس کے گھر والے آئے۔ ادھر شیطان نے ان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس نے تمہاری عورت کو قتل کر کے دفن کر دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے راہب سے پوچھا تو راہب نے کہا کہ وہ مرگئی تھی میں نے اسے دفن کر دیا ہے۔ ادھر شیطان اس راہب کے پاس آیا اور اس سے کہنے لگا کہ اس عورت کا شیطان اور جن میں ہی تو تھا جسے میں نے پکڑ رکھا تھا۔ اور میں نے ہی تو اس کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈالی تھی کہ اس کا علاج فلاں راہب کے پاس ہے یعنی میں نے تیرے پاس بھیجا تھا ان کو۔ اور میں نے ہی تیرے دل میں وسوسہ ڈالا تھا حتی کہ تم نے اس کو قتل کر دیا اور دفن بھی کر دیا۔ اور میں نے ہی اس کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ تم نے اس کو قتل کر کے دفن کر دیا ہے۔ اب تم میری بات مان لو میری اطاعت کر لو تاکہ تم بچ سکو مجھے دو سجدے کر لو۔ اس نے سجدے کر لئے یہی واقعہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

کمثل الشطیان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بری ء منک۔

جیسے شیطان کی مثال ہے جب اس نے ایک انسان سے کہا کہ کفر کر لے جب اس نے کر لیا تو کہنے لگا کہ میں تجھ سے بری ہوں۔ میں اللہ رب العلمین سے ڈرتا ہوں۔

۵۴۵۰: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحق حنظلی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ثوری نے ان کو ابواسحق نے ان کو حمید بن عبداللہ سلولی نے ان کو علی بن ابوطالب نے انہوں نے فرمایا کہ ایک راہب اپنے عبادت خانے میں عبادت کرتا تھا۔ ایک عورت نے اپنے آپ کو آراستہ کر کے اس کے سامنے پیش کیا اس نے اس کے ساتھ بدکاری کی جس سے وہ حاملہ ہوگئی راہب کے پاس شیطان آیا اس کو یہ کہا کہ تم اس عورت کو قتل کر دو اگر وہ تیرے اوپر آگاہ ہو گئے تیری رسوائی ہوگی اس نے اس کو قتل کر دیا اور دفن کر دیا اس کے وارث آگئے اور انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو لے گئے وہ اسے ساتھ لے کر جا ہی رہے تھے کہ پھر شیطان اس کے پاس آیا اس نے کہا کہ میں ہی تو تھا جو تیرے لئے آراستہ ہوا تھا مجھے سجدہ کر لے میں تجھے نجات دے دوں گا اس نے اسے سجدہ کر لیا اللہ نے آیت اتاری ہے۔

کمثل الشطیان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریء منک۔

ان کی مثال ایسی ہے شیطان جیسی جب اس نے ایک انسان سے کہا کہ تو کفر کر جب اس نے کفر کر لیا تو شیطان نے کہا بے شک میں تجھ سے بری ہوں۔

دو خاندانوں کے درمیان بے حیائی عام ہونے کا واقعہ:

۵۴۵۱: ..... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ہشام بن علی دوسی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو داؤد بن ابوالفرات نے ان کو علی بن احمد نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

ولا تبرجن تبرج الجاھلیة الاولیٰ۔

جاہلیت اولیٰ والا بناؤ سنگھار نہ کریں۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت نوح اور ادریس علیہما السلام کے درمیان ایک ہزار سال کا عرصہ گذرا تھا اولاد آدم میں سے دو پیٹ یا دو خاندان ایک ساتھ اس طرح رہائش پذیر تھے کہ ایک خاندان میدانی علاقے میں سکونت رکھتا تھا تو دوسرا پہاڑ پر۔ پہاڑ پر آباد خاندان کے مرد خوبصورت تھے اور عورتیں بدصورت تھیں۔ میدانی علاقے میں رہنے والوں میں عورتیں خوبصورت تھیں اور مرد بدصورت تھے بے شک شیطان

ایک آدمی کے پاس آیا جو میدان میں نرم زمین پر رہتے تھے ایک لڑکے کی صورت میں۔اس کو بلایا اس آدمی نے وہ آیا اس طرح اس کی آواز ایسی خوبصورت تھی جو لوگوں نے سنی نہیں تھی اس جیسی آواز۔لوگوں نے اس دن کو عید کا دن بنالیا لہذا سال میں ایک بار وہ جمع ہوتے تھے۔اور پہاڑی مردوں میں سے ایک آدمی ان پر اچانک گھس آیا جب وہ اپنی عید میں مشغول تھے اس نے میدانوں کی عورتوں کو اور ان کے حسن کو دیکھا تو اس نے اپنے پہاڑی مردوں کو ان کے حسن کی خبر دی لہذا وہ لوگ ان عورتوں کی طرف اتر آئے اور ان کے درپے ہوگئے۔لہذا ان میں بے حیائی عام ہوگئی اسی بات کی طرف قرآن میں ارشاد ہے۔

ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولىٰ

جاہلیت اولیٰ والا بناؤ سنگھار نہ کریں۔

۵۴۵۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو علی بن فضل بن محمد بن عقیل نے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو سنا علی بن زید بن جدعان سے اس نے سنا سعید بن مسیّب سے وہ فرماتے تھے کہ نہیں مایوس ہوا شیطان کسی شئی سے مگر وہ آیا اس پر عورتوں کی طرف سے۔اس کے بعد سعید نے کہا کہ وہ چوراسی سال کے ہوگئے ہیں۔اور ان کی ایک آنکھ بھی ضائع ہو چکی ہے۔ اور دوسری کے ساتھ جی رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ میرے نزدیک عورتوں سے زیادہ خوفناک شئی کوئی نہیں ہے۔

۵۴۵۲:......مکرر ہے۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس سیاری نے ان کو عبداللہ بن علی غزالی نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو سعید بن مسیّب نے پھر راوی نے اسی مذکورہ کو روایت کیا ہے سوا اس کے کہ اس نے کہا کہ وہ دوسری آنکھ سے دیکھتا ہے۔

۵۴۵۳:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابوعمر نے ان کو مسدد بن قطن نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو بشر بن عمر نے ان کو بیان کیا حماد بن سلمہ نے ان کو یونس بن عبید نے انہوں نے فرمایا۔کہ تم لوگ بدعتی کے پاس نہ بیٹھا کرو اور نہ ہی صاحب اقتدار کے پاس اور کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھا کرو۔

۵۴۵۴:......ہم نے روایت کی ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے معام جابیہ میں اپنے خطبے میں فرمایا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہ ہرگز نہ خلوت میں بیٹھے کوئی ایک تم میں سے کسی عورت کے ساتھ پس بے شک ان دو کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

۵۴۵۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسفاطی نے ان کو سعید بن سلیمان نشطی نے ان کو شداد بن سعید نے ان کو ابوطلحہ راسبی نے ان کو جریری نے ان کو ابوالعلاء نے ان کو معقل بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔البتہ اگر کسی آدمی کے سر پر لوہے کی کنگھی رکھ دی جائے جس کو کھینچنے سے ہڈیوں تک گوشت اتار دے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ اس کو کوئی عورت ہاتھ لگائے جو اس کی محرم نہ ہو یعنی غیر عورت۔

۵۴۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالولید نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو زید بن حباب نے ان کو ضحاک بن عثمان نے ان کو خبر دی زید بن اسلم نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوسعید نے ان کو ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کہ کوئی آدمی دوسرے آدمی کی شرم گاہ نہ دیکھے اور کوئی عورت دوسری عورت کی شرم گاہ نہ دیکھے اور کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں ایک دوسرے سے جسم نہ ملائے۔اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں جسم نہ ملائے۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوشیبہ سے۔

۵۴۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے اور ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برہان نے اور ابوالحسین محمد بن حسین قطان نے اور ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو ولید بن بکیر نے ان کو ابوخباب نے ان کو عبداللہ بن محمد عدوی نے ان کو ابوسفیان بصری نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ذر بن حبیش نے ان کو ابی بن کعب نے انہوں نے ہمیں فرمایا، کہ اس امت کے آخری دور میں قیامت کے قریب کچھ چیزیں ہوگی ان میں سے ایک یہ ہے آدمی اپنی بیوی یا لونڈی کے ساتھ پاخانے کی جگہ سے صحبت کرے گا۔حالانکہ وہ فعل قبیح اور حرام ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اور اس پر اللہ اور اللہ کا رسول سخت ناراض ہوتے ہیں۔اور دوسری چیز ان میں سے کہ آدمی آدمی سے مرد مرد سے صحبت کرے گا حالانکہ یہ ان چیزوں میں سے ہے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور اس فعل کرنے پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سخت ناراض ہوتے ہیں، اور تیسری چیز ان میں سے یہ ہے کہ عورت عورت کے ساتھ صحبت یعنی جنسی تسکین کرے گی حالانکہ یہ وہ فعل قبیح ہے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور اس پر اللہ اور اس کا رسول سخت ناراض ہوتے ہیں۔

ایسے لوگوں کی کوئی نماز قبول نہیں ہے جب تک وہ اسی حالت پر قائم رہیں گے۔حتیٰ کہ وہ اللہ کی طرف توبہ کریں۔خالص توبہ کرنا۔راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب سے کہا کہ یہ خالص توبہ کیسی ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا۔تو آپ نے فرمایا کہ وہ گناہ پر ندامت اختیار کرنا نادم ہونا ہے۔جب آپ سے زیادتی ہو جائے۔پھر آپ اپنی ندامت کے نتیجے میں اللہ سے استغفار کریں اور اس کے بعد وہ کام دوبارہ کبھی نہ کریں اس کی سند ضعیف ہے۔

مرد کا مرد سے یا عورت کا عورت سے جنسی تسکین حاصل کرنا زنا ہے:

۵۴۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو ابو بدر نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو خالد حذاء نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی دوسرے آدمی کو آتا ہے یعنی اس کے ساتھ غیر جنسی فعل کرتا ہے تو وہ دونوں زانی ہوتے ہیں اور جب دو عورتیں ایک دوسری سے جنسی تسکین کرتی ہیں وہ دونوں زانی ہوتی ہیں۔

۵۴۵۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو حسین بن علی عجلی نے ان کو محمد بن فضیلی نے ان کو عمر بن ابوزائدہ نے ان کو ابوجمرہ نے وہ کہتے ہیں۔کہ قوم لوط کے لوطی یعنی لواطت کرنے والے (غیر جنسی فعل کرنے والے) یہ فعل لواطت مردوں میں کرنے سے پہلے چالیس سال تک اپنی عورتوں کے ساتھ کرتے رہے تھے۔

۵۴۶۰:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو حسین بن علی نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو اعمش نے ان کو ابوظبیان نے ان کو حذیفہ نے انہوں نے فرمایا کہ قوم لوط پر عذاب الٰہی کا فیصلہ اس وقت ہوا تھا جب عورتیں عورتوں کے ساتھ مردوں سے مستغنی ہوگئی تھیں اور مرد مردوں کے ساتھ لگ کر عورتوں سے مستغنی ہوگئے تھے۔

۵۴۶۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو حسین نے ان کو محمد بن صلت نے ان کو بنوتمیم کے ایک شیخ نے ان کو عبید مکتب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے پوچھا تھا ان دونوں عورتوں کے بارے میں جو اپنی شرم گاہیں باہم رگڑتی ہوئی پائی گئیں۔انہوں نے جواب میں فرمایا کہ دونوں کو تعزیر کی سزا دی جائے لہٰذا ان کو سو سو درے بطور تعزیر مارے گئے۔

۵۴۶۲ اسی سند کے ساتھ بنوتمیم کے ایک شیخ سے روایت ہے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے کہ ان کے پاس سحاق کرنے والی دو عورتوں کو لایا گیا تو انہوں نے دونوں کو سو سو کوڑے مارے۔

(۵۴۵۷)......(۱) فی ب (حین) (۲)...... فی ب (الخافر)

۵۴۶۳:......ہمیں خبر دی ہے علی بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو محمد بن بکار نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو حفص نے ان کو ابوحفص نے ان کو جعفر بن محمد بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ اس کے پاس دو عورتیں آئیں جو قرآن مجید پڑھ (اور سمجھ چکی تھیں) دونوں نے پوچھا کہ کیا آپ قرآن میں، عورت کا عورت کے ساتھ سحاق کرنے کی اور غیر جنسی فعل کرنے کی حرمت پاتے ہیں؟ محمد بن علی نے ان کے جواب میں فرمایا۔ ہاں ہے عورتیں ایک عہد کے تابع تھیں۔ اور وہ اس یعنی کنویں والیاں ہیں۔ اور ہر نہر اور ہر کنواں رس ہے۔ فرمایا کہ ایسی عورتوں کے لئے آگ کی اوڑھنی کاٹی جائے گی اور آگ کی قیمص اور آگ کا کمر پٹہ اور آگ کا تاج اور آگ کی جوتیاں۔ اور ان کے اوپر ہوگا موٹا کپڑا خشک۔ چھیلنا و کھرچنا آگ سے۔ جعفر نے کہا یہ بات (جو میں نے بیان کی ہے) اپنی عورتوں کو بتادو۔

کہا عبداللہ نے کہ میرے والد نے کہا تھا مجھے خبر ملی ہے عمرو بن ہاشم جنبی سے اس نے ابوحمزہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے محمد بن علی سے کہا تھا کہ۔ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو عورتوں کو ان کے مردوں کی بداعمالی کی وجہ سے عذاب دیا تھا۔ محمد بن علی نے جواب دیا کہ اللہ پاک اس بات سے زیادہ عدل وانصاف کرنے والا ہے۔ اس قوم کے مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ مستغنی ہو چکے تھے۔

۵۴۶۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو عمار بن نصر مروزی نے ان کو عثمان بن عبدالرحمٰن نے یعنی حرانی نے ان کو عنبسہ نے ان کو علاء بن مکحول نے ان کو واثلہ بن اسقع نے اس نے اس کو مرفوع کیا ہے اس نے کہا کہ شرم گاہیں باہم رگڑنے والی عورتیں زانیہ ہیں۔ یا عورتوں کا باہم شرم گاہیں رگڑنا زنا ہے۔

۵۴۶۵:......ہمیں خبر دی ابونصر احمد بن علی بن احمد قاضی نے ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام ریاحی نے ان کو سعید بن سلیمان بن داؤد یمانی نے "ح"۔

قرب قیامت میں ہونے والے چند گناہوں کا ذکر:

۵۴۶۶:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسین بن احمد بن منصور سجادہ نے ان کو بشر بن ولید نے ان کو سلیمان بن داؤد یمامی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ یہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ان پر واقع ہوگا زمین میں دھنسایا جانا۔ شکلیں مسخ ہونا۔ اور پتھر برسنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یارسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لوگ دیکھو کہ عورتیں زین پر سواری کریں جب تم دیکھو کہ گانے بجانے کے آلات عام ہوجائیں۔ جب تم دیکھو کہ جھوٹی شہادتیں عام ہوجائیں۔ اور شراب پی جانے لگے۔ اور اس کو چھپایا نہ جائے (سرعام پی جائے) اور نمازی لوگ اہل شرک کے برتنوں میں کھانے پینے لگیں مثلاً سونے چاندی کے برتنوں میں جب تم دیکھو کہ عورتیں عورتوں کے ساتھ اپنی خواہش پوری کریں۔ اور مرد مردوں کے ساتھ خواہش نفسانی پوری کریں۔ جب تم یہ چیز دیکھ لوتو پھر تو ہر طرف گناہوں کی مصیبت اور بو پاؤ گے اس وقت تم تیار رہنا آسمان سے پتھر پھینکے جانے کے لئے۔ اور مالینی کی ایک روایت میں ہے کہ۔ تم ان کاموں سے نفرت کرنا اور تیاری کرنا۔ اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اس طرح اور اس کو اپنے ماتھے پر رکھ لیا جس سے آپ نے اپنے چہرے کو چھپا لیا اس روایت کے ساتھ سلیمان بن داؤد متفرد ہے۔ اور وہ ضعیف راوی ہے۔

پانچ چیزوں میں مبتلا ہونے پر ہلاکت:

۵۴۶۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن ابراہیم ہاشمی نے بغداد میں ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن غالب بن حرب نے ان کو عمرو بن حصین عمیری نے ان کو فضل بن عمیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو اس نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری امت پانچ

چیزوں کو استعمال کرے پس ان پر ہلاکت لازم ہو جائے گی جب ان میں ایک دوسرے پر لعنت کرنا عام ہو جائے۔ اور ریشم کے کپڑے پہننا اور لوگ گانے والی عورتیں لے لیں۔ جب لوگ شرابیں پیئیں۔ جب مرد مردوں کے ساتھ گذارا کریں اور عورتیں عورتوں کے ساتھ (جنسی تسکین کے لئے۔)

۵۴۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے ابوعلی حامد بن محمد ہروی نے ان کو منجاب بن علی حافظ نے ان کو احمد بن نصر بوشجانی شہید نے ان کو عمرو بن حفص بن غیاث نے ان کو فضیل بن عمیرہ نے ان کو ثابت نے پھر اس نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل علاوہ ازیں فرمایا ہے کہ پس ان پر ہلاکت ہے۔

۵۴۶۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو عبداللہ بن محمد نفیلی نے ان کو عباد نے ان کو عروہ بن رویم نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال سمجھ لے پس ان پر ہلاکت ہے۔ جب ایک دوسرے پر لعنت کرنا عام ہو جائے اور شرابیں پیئیں اور ریشمی لباس پہنیں اور گانے والے رکھیں اور (جنسی تسکین کے لئے) مرد مرد کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ گذار کریں۔ شیخ نے فرمایا اس کی اسناد ماقبل والی اسناد ہے۔ غیر قوی ہے، علاوہ ازیں یہ بات ہے کہ جب بعض روایات بعض کے ساتھ ملائی جائیں تو قوت پکڑ لیتی ہیں واللہ اعلم۔

سات قسم کے افراد جو پہلے پہل جہنم میں داخل ہوں گے:

۵۴۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برہان غزال نے اور ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ابومحمد بن عبدالجبار کنکری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو علی بن ثابت جزری نے ان کو مسلمہ بن جعفر نے ان کو حسان بن محمد نے ان کو انس بن مالک نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات قسم کے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور انہیں اہل عالم کے ساتھ جمع نہیں کرے گا اور انہیں پہلے پہل جہنم میں داخل کرے گا۔ ہاں مگر یہ کہ توبہ کرلیں مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں جو شخص توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔ اپنے ہاتھ کے ساتھ جماع کرنے والا۔ (یعنی مشت زنی کرنے والا) اور فاعل مفعول۔ (یعنی غیر جنسی فعل کرنے اور کرانے والا) دائمی اور عادی شرابی اپنے والدین کو مارنے والا۔ یہاں تک کہ وہ فریاد کرنے لگیں۔ اپنے پڑوسی کو ایذا پہنچانے والا۔ یہاں تک کہ وہ اس کو لعنت کرنے لگیں۔ اور اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے والا۔

اس طرح روایت کرنے میں مسلمہ بن جعفر اس کے ساتھ متفرد ہے۔ بخاری نے اپنی تاریخ میں کہا ہے کہ قتیبہ نے کہا جمیل راسبی سے اس نے مسلمہ بن جعفر سے اس نے حسان بن جمیل سے اس نے انس بن مالک سے کہ قیامت کے دن مشت زنی کرنے والا اس حال میں آئے گا اس کے ہاتھ میں حمل ہوگا۔

۵۴۷۱:......ہمیں خبر دی احمد بن محمد صوفی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عمر بن عبدالرحمٰن ابوحفص سلمی نے ان کو محمد بن منہال نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو عباد بن منصور نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں جو قوم لوط والا عمل کرتا ہے۔ اور اس شخص کے بارے میں جو مشت زنی کرتا ہے۔ اور اس شخص کے بارے میں جو اپنی محرم کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ اور اس شخص کے بارے میں جو جانوروں کے ساتھ زنا کرتا ہے فرمایا کہ اس شخص کو قتل کر دیا جائے۔

سات ملعون افراد:

۵۴۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد نے ان کو بشر بن حکم بن حبیب مہران نے

(۵۴۶۸)......(۱) فی ب (القیان) (۲)...... فی (ب) الدبار (۵۴۶۹)......(۱) فی ب (الدبار)
(۵۴۷۰)......(۱) فی (ب) مدمن خمر (۵۴۷۱)......أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۱۶۴۵/۴)

ان کو محرز بن ہارون بن علی بن محرز تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے سات شخصوں پر آسمان کے اوپر سے لعنت کی ہے۔ پھر ان میں سے ایک پر لعنت کو مکرر کیا ہے تین بار اور اس کے بعد ہر ایک کو ایک ایک لعنت کی ہے۔ فرمایا ملعون ہے۔ ملعون ہے۔ ملعون ہے وہ شخص جو قوم لوط والا کام کرتا ہے (غیر جنسی فعل) وہ شخص بھی ملعون ہے جو کسی چوپائے جانور کے ساتھ برا عمل کرتا ہے اور ملعون ہے وہ شخص جو اپنی بیوی اور اس کی بیٹی کو ایک ساتھ نکاح اور صحبت میں رکھتا ہے۔ اور ملعون ہے وہ شخص جو والدین کا نافرمان ہے۔ اور ملعون ہے وہ شخص جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے۔ اور ملعون ہے وہ شخص جو زمین کی حدیں بدلتا ہے (یعنی دوسرے کی زمین مارتا ہے) اور ملعون ہے وہ شخص جو اپنے مالکوں کو چھوڑ کر دوسروں کی طرف اپنی نسبت جوڑتا ہے۔ یا (اپنا نسب دوسروں سے جوڑتا ہے۔)

۵۴۷۳:...... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن قتیبہ نے اور ابن خزیم نے اور حسین بن عبداللہ قطان نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ہشام بن عمار نے ان کو رفدہ بن قضاعہ نے ان کو صالح بن راشد قرشی نے وہ کہتے ہیں کہ۔ حجاج بن یوسف کے پاس ایک ایسے شخص کو گرفتار کر کے لایا گیا جس نے اپنی بہن کے ساتھ زنا بالجبر کیا تھا انہوں نے فرمایا کہ اس کو قید کر دو۔ اور اس کے بارے میں اصحاب رسول سے مسئلہ پوچھو۔

لوگوں نے جا کر عبداللہ بن مطرف سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے جو شخص دو حرمتوں کو پامال کرے اس کو تلوار کے ساتھ بیچ سے چیر دو۔

راوی کہتا ہے کہ پھر لوگوں نے یہ سوال حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس لکھا تو یا ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے اس کا جو جواب لکھا وہ عبداللہ بن ابو مطرف کے قول کے مثل تھا۔

۵۴۷۴:...... ہمیں خبر دی ابو سعد نے انہیں ابو احمد نے کہا میں نے ابن حماد سے سنا وہ کہتے تھے کہا بخاری نے عبداللہ بن مطرف کو صحبت حاصل ہے اور ان کی اسناد درست نہیں اور حدیث جو کہ۔

۵۴۷۵:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے اور دونوں کے ماسوا نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو سعید بن عفیر نے ان کو مسلمہ بن علی خشنی نے ان کو ابو عبدالرحمٰن کوفی نے ان کو سلیمان اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو حذیفہ بن یمان نے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے مسلمانوں کی جماعت بچانا تم اپنے آپ کو زنا سے کیونکہ اس میں چھ باتیں ہیں۔ تین دنیا میں ہیں اور تین آخرت میں۔ بہر حال جو تین دنیا میں ہیں وہ یہ ہیں کہ زانی کے چہرے سے رونق اور تازگی جاتی رہتی ہے۔ اور دائمی فقر و محتاجی گھیر لیتی ہے۔ اور عمر چھوٹی ہوتی ہے۔ اور جو تین آخرت میں ہیں ایک تو اللہ کی ناراضگی ہے اور دوسرے بدترین حساب ہے اور دائمی جہنم ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

ان سخط الله عليهم وفى العذاب هم خالدون

یہ کہ اللہ ناراض ہے ان پر اور وہ ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔

یہ اسناد ضعیف ہے۔ یہ راوی مسلمہ بن علی خشنی متروک الحدیث ہے اور ابو عبدالرحمٰن مجہول ہے۔ اور آیت میں جہنم میں ہمیشہ رکھنا کفار کے بارے میں آیا ہے۔

(۵۴۷۲)...... (۱) فی ب (حماد) (۲)...... فی ب (عمران) والحديث أخرجه الحاكم (۳۵۶/۴) من طريق هارون التيمي عن الأعرج. به وقال الذهبي : هارون ضعيف. (۵۴۷۳)......أخرج المصنف من طريق ابن عدى (۱۰۳۶/۳) فى ترجمة رفدة بن قضاعة وهو ليس بالقوى. (۵۴۷۴)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱۵۳۶/۴)

فصل:.....نکاح کی ترغیب دینا اس لئے کہ اس سے فرج کی حفاظت کرنے اور پاک دامنی اختیار کرنے میں مدد ملتی ہے

نکاح کی وجہ سے نظر اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے:

۵۴۷۶:.....ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد نے ان کو حسن بن محمد بن صباح زعفرانی نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ منیٰ میں ان کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ملے ابن مسعود عثمان کو حدیث بیان کرنے لگے تو عثمان نے ان سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن کیا ہم لوگ کسی جوان لڑکی کے ساتھ آپ کی شادی نہ کرا دیں تا کہ وہ آپ کو آپ کا گذرا ہوا زمانہ یاد دلا دے۔ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا۔ بہر حال البتہ اگر آپ نے یہ بات کہی ہے تو سنئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے فرمایا تھا اے جوانوں کی جماعت جو شخص تم میں استطاعت رکھتا ہے نکاح کرنے کی اسے چاہئے کہ وہ شادی کر لے یہ چیز نگاہ کو سب سے زیادہ نیچے کرتی ہے (یعنی شرم حیا پیدا کرتی ہے) اور شرم گاہ کے لئے سب سے زیادہ حفاظت کرنے والی ہے (یعنی پاک دامنی پیدا کرتی ہے) اور جو شخص نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھے اس پر روزے لازم ہیں بے شک روزہ اس کے لئے قوت باہ کو کم کرنے والا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ سے) اس نے ابو معاویہ سے اور اس کو بخاری نے دوسرے طریق سے نقل کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت سے متعلق سوال کرنے والے تین آدمیوں کا واقعہ:

۵۴۷۷:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابن ابو مریم نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو حمید طویل نے کہ انہوں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے تھے کہ تین کا گروہ ازواج رسول کے پاس آئے وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے۔ ازواج رسول نے ان کو جب آپ کی عبادت کے بارے میں خبر دی تو گویا کہ انہوں نے اس کو کم سمجھا اور کہنے لگے کہ ہم کہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہاں؟ ہم کہاں ان کے مقام کو پہنچ سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ میں تو راتوں کو ہمیشہ عبادت کروں گا دوسرے نے کہا کہ میں مسلسل سال بھر میں روزے رکھوں گا کبھی روزہ نہیں چھوڑوں گا۔ تیسرے نے کہا میں عورتوں سے علیحدہ رہوں گا کبھی بھی شادی نہیں کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے ایسی ایسی بات کہی ہے۔ خبر دار اللہ کی قسم میں تم سب کی نسبت اللہ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اس کے لئے زیادہ تقویٰ اختیار کرتا ہوں مگر اس سب کچھ کے باوجود روزے رکھتا ہوں اور کبھی چھوڑ دیتا ہوں۔ رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ اور عورتوں سے شادی بیاہ بھی کرتا ہوں (یہی میرا طریقہ ہے۔) جو شخص میری سنت سے اور میرے طریقے سے منہ پھیرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے سعید بن ابو مریم سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابو ثابت کی حدیث سے اس نے انس سے۔

۵۴۷۸:.....اور ہم نے روایت کیا ہے دوسرے طریق سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص میری فطرت سے محبت کرتا ہے یا میری فطرت کو پسند کرتا ہے اس کو چاہئے کہ میری سنت اور طریقے سے محبت کرے اور میری سنت میں سے ہے نکاح کرنا۔

۵۴۷۹:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو ابو طالب نے ان کو بقیہ بن ولید حمصی نے۔ "ح"

(۵۴۷۶).....(۱) سقط من (أ) (۵۴۷۷).....(۱) فی ب (أنا)

صاحب استطاعت شخص کو ضرور نکاح کرنا چاہئے:

۵۴۸۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فضل بن جابر سقطی نے ان کو ابو طالب عبد الجبار بن عاصم نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو معاویہ بن یحییٰ نے ان کو سلیمان بن موسیٰ نے ان کو مکحول نے ان کو غضیف بن حارث نے ان کو عطیہ بن بشر مازنی نے وہ کہتے ہیں کہ عکاف بن وداعہ ہلالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا اے عکاف کیا تیری بیوی ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں ہے۔ کیا کوئی باندی بھی نہیں؟ اس نے کہا نہیں تو آپ نے پوچھا کہ آسودہ حال ہو۔ اس نے جواب دیا جی ہاں الحمد للہ اللہ کا شکر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تو شیطانوں میں سے ہے۔ یا تو تم عیسائیوں کی رہبانیت سے ہو اگر ایسی بات ہے تو پھر تم انہیں میں سے ہو اور یا تم ہم لوگوں میں سے ہو اگر ایسی بات ہے تو تم ایسے کرو جیسے ہم کرتے ہیں۔ بے شک ہماری سنت اور ہمارا طریقہ نکاح کرنے کا ہے۔ تم لوگوں میں سے شریر لوگ وہ ہیں جو بدون نکاح کے چھڑے رہتے ہیں اور تمہارے مرنے والوں میں سب سے زیادہ رزیل اور بے عزت وہی ہیں جو تم میں سے بن نکاح کے اور مجرد مرتے ہیں۔ شیطان فاجر کے حیا تکلیف اٹھاتے ہیں اپنے مال میں اپنے نفس کے لئے صالح مردوں عورتوں میں سے انتہائی بعید ہیں مگر جو لوگ شادی کرتے ہیں اور پاک رہتے ہیں جو فحش کام سے اور بے حیائی سے بری اور پاک ہیں۔ اے عکاف شادی کر۔ بے شک عورتیں داؤد علیہ السلام کے ساتھی ہیں ایوب علیہ السلام کی ہمراز ہیں یوسف کی غمخوار ہیں۔ کرسف کی ہم نشین ہیں۔ عطیہ نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کرسف کون تھے؟ فرمایا کہ یہ بنی اسرائیل کے ایک آدمی تھے کسی ساحل سمندر پر رہتے تھے دن کو روزہ رکھتے اور رات کو نفل پڑھتے نماز اور روزے میں کوئی فرق نہ آنے دیتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کافر ہو گئے تھے ایک عورت کے سبب سے کیونکہ وہ اس کے عشق میں مبتلا ہو گئے تھے لہذا جس عبادت وغیرہ پر وہ قائم تھے سب کچھ چھوڑ چھاڑ دیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس سابقہ عبادت اور نیکی کی وجہ سے سنبھالا لہذا اس نے پھر توبہ کی اور اللہ نے اس کی توبہ قبول کرلی۔ افسوس ہے تجھ پر شادی کر بے شک تو گنہگاروں میں سے ہے۔ عکاف نے کہا کہ میں شادی نہیں کروں گا یا رسول اللہ اس وقت تک جب تک آپ میری شادی نہیں کرائیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیری شادی کر دی ہے اللہ کے نام اور برکت کے ساتھ۔ کریمہ بنت کلثوم کے ساتھ۔ یہ الفاظ ابن عبدان کی روایت کے ہیں سوا اس کے کہ انہوں نے کہا عطیہ بن قیس کہ وہ عطیہ بن بشر ہی ہے جو بھائی ہے عبد اللہ بن بشر کا۔

۵۴۸۱:......ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو عبد اللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان بن جریج نے ان کو ابو المغلس نے ان کو ابو نجیح نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص آسودہ حال ہے اور نکاح نہیں کرتا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

۵۴۸۲:......ہمیں خبر دی ابو طاہر محمد بن محمد فقیہ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عبد الوہاب بن عطاء نے ان کو ابن جریج نے پھر اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اسی کے مفہوم میں۔

۵۴۸۳:......ہمیں خبر دی ابو طاہر نے ان کو ابو العباس نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو معلی بن منصور نے ان کو محمد بن ثابت نے ان کو خبر دی ہارون بن ریاب نے ان کو ابو نجیح نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین ہے، مسکین ہے، وہ آدمی جس کی بیوی نہیں ہے کہا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اگرچہ وہ غنی ہو مالدار ہو پھر بھی وہ مسکین ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ وہ مال کے ساتھ غنی بھی ہو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکینہ ہے مسکینہ ہے وہ عورت جس کا مرد نہیں ہے پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا اگرچہ وہ غنیۃ ہو کثیر المال ہو پھر بھی مسکینہ ہے؟ فرمایا اگرچہ مالدار بھی ہو۔ شیخ نے کہا کہ ابو نجیح کا نام یسار ہے اور وہ والد ہے عبد اللہ بن ابو نجیح کا اور وہ تابعین میں سے ہے اور یہ

حدیث مرسل ہے۔

۵۴۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو حسن بن موسیٰ اشیب نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو سعد بن شہاب نے ان کو سعید بن مسیّب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعد بن ابووقاص سے وہ کہتے ہیں البتہ تحقیق رد کر دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کے اوپر مجرد رہنے کو اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اجازت دے دیتے تو ہم لوگ اپنے آپ کو خصی اور نامرد کرا لیتے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں ابراہیم بن سعد کی روایت سے۔

۵۴۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابراہیم بن ابوسفیان نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حفص بن اخی انس نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے۔شادی کرنے کے لئے اور ہمیں منع فرماتے تھے مجرد رہنے سے شدید منع کرنا اور فرماتے تھے کہ:

تزو جوالودود الولود فانی مکا ثربکم الانبیآء یوم القیمة.

تم لوگ شادی کیا کرو بہت محبت کرنے والیوں اور بہت بچے جننے والی عورتوں کے ساتھ بے شک میں قیامت کے دن دیگر نبیوں کے ساتھ کثرت امت کا مقابلہ کروں گا۔

یہ احادیث نکاح کی ترغیب کے بارے میں جن میں سے بعض کو ہم نے یہاں ذکر کیا ہے اور بعض کو کتاب النکاح میں۔

۵۴۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یعقوب بن اسحٰق حضرمی نے ان کو خلیل بن مرہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب کوئی بندہ شادی کر لیتا ہے تو وہ نصف دین مکمل کر لیتا ہے لہذا باقی نصف میں وہ اللہ سے ڈرتا رہے۔

۵۴۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو احمد بن عیسیٰ بن زید لخمی نے ان کو عمرو بن ابوسلمہ سے تنیسی ان کو زہیر بن محمد نے ان کو عبدالرحمٰن بن زید نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نیک صالح بیوی عطا کر دے اللہ نے اس کی اعانت کر دی ہے اس کے نصف دین میں اسے چاہئے کہ وہ باقی آدھے میں بھی اللہ سے ڈرتا رہے۔

شعب الایمان کا اڑتیسواں شعبہ

محفوظ اور محترم مالوں میں دست درازی سے ہاتھ کو روک لینا چوری کرنے کی حرمت ڈاکہ اور راہزنی کی حرمت بھی اسی میں داخل ہے

۱......رشوت دینا:

(۱)......اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولاتأکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوبھا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون.

تم لوگ ایک دوسرے کے مال آپس میں ناحق طریقے سے نہ کھایا کرو۔ تم انہیں حاکموں کی طرف ڈالتے ہو تاکہ تم لوگوں کے مالوں کو گناہ کے طریقے پر کھاجاؤ حالانکہ تم جانتے ہو۔

اللہ نے حاکموں کی طرف مال پیش کرنے کو حرام کیا ہے۔ تاکہ اس کے حکم سے وہ چیز حاصل کرسکے جس کا وہ مستحق نہیں ہے۔ باقی وہ اس کو یہ اپنے دل سے جانتے ہوئے لینا چاہتا ہے کہ میں باطل اور ناحق طریقے پر لے رہا ہوں۔

۲......اور جھوٹی قسم کے ذریعہ مال اڑانا:

(۲)......ارشاد باری ہے:

ان الذین یشترون بعھداللہ وایمانھم ثمنا قلیلا اولئک لاخلاق لھم فی الاخرۃ ولایکلمھم اللہ ولاینظر الیھم یوم القیمۃ ولایزکیھم ولھم عذاب الیم.

بے شک جولوگ اللہ کے عہد کے بدلے میں اور اپنی قسموں کے ساتھ حقیر قیمت خریدتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں کچھ حصہ بھی نہیں ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ ان سے کلام کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا قیامت کے دن بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۳......مذمت یہود:

یہودی کی مذمت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(۳)......**واخذھم الربا وقد نھوا عنہ واکلھم اموال الناس بالباطل واعتدنا للکافرین منھم عذاباً الیماً.**

اور ان کے سود لینے کی وجہ سے حالانکہ وہ اس سے منع کردیئے گئے تھے اور ان کے ناحق طریقے پر لوگوں کے مال کھانے کی وجہ سے۔ ہم نے ان میں سے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کررکھا ہے۔

۴......اللہ تعالیٰ نے ناپ تول میں کمی کرنے کو عظیم گناہ قرار دیا ہے:

(۴)......ارشاد باری:

ویل للمطففین الذین اذاکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم اووزنوھم یخسرون.

بڑی ہلاکت وخرابی ہے ان لوگوں کے لئے جو جس وقت لوگوں سے بھر کر یا ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب ان کو دیتے ہیں ماپ کر ہو یا تول کر تو ان کو کم دیتے ہیں۔

(۵)......اور ارشاد فرمایا:

اوفوا الکیل اذا کلتم وزنوا با لقسطاس المستقیم.

پورا کیا کروتم تولنے کو جب تم بھر کے دواور تم تولا کرو سیدھی اور درست ترازوں کے ساتھ۔

علاوہ ازیں دیگر آیت میں بھی جو اس مفہوم بر دلالت کرتی ہیں۔

۵۔ جوئے کی حرمت:

(۶)......جوئے کے بارے میں ارشاد ہے:

وان تستقسموا با لازلام ذالکم فسق.

یہ کہ تقسیم کروتم تیروں کے ساتھ یہ تمہارا عمل گناہ ہے۔

(۷)......نیز ارشاد فرمایا:

انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ.

سوائے اس کے نہیں کہ شراب اور جوا اور بت اور تیر پانسے یہ حرام اور گندے شیطانی کام ہیں ان سے بچو۔

۶۔ چوری کی حرمت:

(۸)......چوری کے بارے میں فرمایا:

والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدھما جزاءً بما کسبا.

چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت کا ہاتھ کاٹ دوان کے فعل کی سزا کے طور پر۔

۷۔ ڈاکے کی حرمت:

(۹)......ڈاکے اور راہزنی کے بارے میں فرمایا:

انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا اویصلبوا اوتقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف اوینفوا من الارض.

سوائے اس کے نہیں ان لوگوں کی سزا جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین پر فساد برپا کرتے ہیں یہ ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا پھانسی دیئے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پیر کاٹے جائیں یا ان کو جلاوطن کر دیا جائے۔

۵۴۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ نے ان کو ابوبکر بن ابوالعوام نے ان کو ابو عامر عقدی نے ''ح''۔

۵۴۸۹:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو عامر نے ان کو قرہ بن خالد نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو عبدالرحمٰن ابوبکرہ نے وہ کہتے ہیں ہم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا عید قربانی کے دن پس فرمایا یہ کون سا دن ہے یا یوں فرمایا تھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں کہتے ہیں حضور خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کہ عنقریب آپ اس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے اس کے بعد فرمایا کہ کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے یا یوں فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں لہٰذا آپ خاموش ہو گئے تو ہم نے سوچا کہ شاید آپ اس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ فلاں مہینہ نہیں ہے ہم نے کہا کہ جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال

(۵۴۸۹)......(۱) سقط من (أ)

حرام ہے جیسے تمہارے اس دن کی حرمت ہے۔

جیسے تمہارا یہ مہینہ محترم ہے جیسے تمہارا یہ شہر محترم ہے اس دن تک جب تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے۔خبر دار کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں پہنچا دیا ہے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو گواہ ہو جا۔ چاہئے کہ جو بھی موجود ہے وہ غیر موجود تک (یہ میرا پیغام) پہنچا دے بہت سارے لوگ جن کو پیغام پہنچایا جا رہا ہے ایسے ہوتے ہیں جو براہ راست سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے اور محفوظ رکھنے والے ہوتے ہیں۔خبر دار میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ بعض تمہارا بعض کو قتل کرنے لگے۔

مسلمان کا خون، مال، عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے:

۵۴۹۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عبدالملک بن عمرو نے ان کو ابو عامر نے ان کو قرہ بن خالد نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو منیٰ میں خطبہ دیا اور فرمایا بے شک تمہارے خون تمہارے مال تمہاری عزتیں تمہارے اوپر حرام ہیں جیسے تمہارا یہ دن محترم ہے یہ مہینہ محترم ہے جیسے تمہارا یہ شہر محترم ہے اس دن تک جب تم اپنے رب سے ملو گے اے اللہ تو گواہ ہو جا۔

اس کو بخاری مسلم نے روایت کیا ہے ابو عامر عقدی کی روایت سے۔

۵۴۹۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین علی بن محمد بن سختو یہ نے ان کو حارث بن ابو اسامہ نے ان کو ابوالنضر نے ''ح'' وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالفضل بن ابراہیم نے اور لفظ اس کے ابراہیم کے ہیں۔ان کو خبر دی احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے دونوں نے کہا کہ انکو خبر دی لیث نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا تم میں کوئی آدمی کسی کے دودھ والے جانور کا اس کی اجازت کے بغیر دودھ نہ نکالا کرے کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات کو پسند کرے گا۔ کہ تمہاری بیٹے کی چیز بغیر اجازت کوئی لے لے۔(اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ) اس کے خزانے کا دروازہ توڑ دے گا اور اس کا کھانا کھا جائے گا۔ بے شک ان کے مویشیوں کے دودھ کے آلے ان کے کھانے ان کے لئے جمع کرتے ہیں کسی کا جانور اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ سے اور اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے نافع سے اس نے مالک سے۔

مسلمان کا مال اس کی رضامندی کے بغیر لینا حلال نہیں:

۵۴۹۲:......ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن محمد بن احمد بن حارث اصفہانی نے ان کو ابو محمد بن حیان نے ان کو ابوالشیخ نے ان کو حسن بن ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابو حرہ رقاشی نے ان کو ان کے چچا نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کسی مرد مسلم کا مال (کسی کے لئے) حلال نہیں ہے مگر اس کی رضا اور خوشی کے ساتھ۔

۵۴۹۳:......ہمیں خبر دی ابو القاسم عبید اللہ بن عمر بن علی فقیہ الفامی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن ابو اویس نے ان کو ان کے بھائی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو سہیل بن ابو صالح نے ان کو عبدالرحمٰن بن سعد نے ان کو ابو حمید ساعدی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مرد کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا عصا (لاٹھی) اس کی اجازت کے بغیر لے لے اور یہ اس لئے کہ اللہ نے سختی کے ساتھ مسلم کا مال مسلم پر حرام کر دیا ہے۔

(۵۴۹۱)......(۱) سقط من (أ) (۲)......في ب (يحتلين) (۳)......في ب (أحد)

۵۴۹۴:...... ہمیں خبر دی ہے عبد الخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابوبکر بن سائب نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے ان کو ایوب بن سلیمان بن بلال نے ان کو ابوبکر بن اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ابن ابی ذئب نے اس نے عبد اللہ بن سائب بن عبد اللہ سے اس نے اس کے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔تم میں سے کوئی آدمی اپنے ساتھی کا سامان نہ اٹھائے نہ مذاق میں اور نہ ہی حقیقت میں جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے ساتھی کی لاٹھی وغیرہ لے لے تو اس کو چاہئے کہ اس کو واپس لوٹا دے۔

۵۴۹۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو زینب بنت ابو سلمہ نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک تم لوگ میرے پاس جھگڑا لے کر آتے ہو۔شاید کہ بعض تمہارا اپنی حجت بیان کرنے میں دوسرے سے تیز ہو۔اور میں بھی اس کے حق میں فیصلہ دے دوں اس کے مطابق جو کچھ میں نے اس سے سنا ہوگا۔لہٰذا میں جس شخص کے لئے اس کے بھائی کے مال میں سے کوئی شئے کاٹ دوں اس کو چاہئے کہ اسے نہ لے۔کیونکہ میں نے اس کے لئے آگ کا ٹکڑا کاٹ دیا ہوگا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

چوری کرنے والا چوری کے وقت مومن نہیں ہوتا:

۵۴۹۶:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ روایت ہے جو ہمیں بیان کی ہے ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چور چوری نہیں کرتا جب وہ چوری کرتا ہے حالانکہ وہ مؤمن ہو۔اور کوئی زنا کرنے والا زنا نہیں کرتا جب وہ زنا کرتا ہے کہ وہ مؤمن ہو۔اور کوئی شخص حدود نہیں پیتا یعنی شراب جب اسے پیتا ہے حالانکہ وہ مؤمن ہو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے نہیں چھینتا کوئی آدمی تم میں سے کسی محترم چیز جس کو مؤمن نگاہیں اٹھا کر دیکھتے رہ جائیں جب اسے تو جھپٹی مارتا ہے حالانکہ وہ مؤمن ہو اور کوئی شخص مال غنیمت میں سے نہیں چراتا جب وہ چرائے حالانکہ وہ مؤمن ہو۔پس بچاؤ تم اپنے آپ کو بچاؤ تم اپنے آپ کو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے اس نے عبد الرزاق سے اور اس کو بخاری مسلم نے روایت کیا ہے دوسرے طریق سے۔

۵۴۹۷:...... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے استاذ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو فراش نے ان کو مدرک بن عمارہ نے ان کو ابن ابی اوفیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔بندہ زنا نہیں کرتا جب وہ زنا کرتا ہے حالانکہ وہ مؤمن ہو۔اور نہیں چوری کرتا جب کوئی چوری کرتا ہے حالانکہ وہ مؤمن ہو اور نہیں شراب پیتا جب پیتا ہے حالانکہ وہ مؤمن ہو۔اور نہیں جھپٹتا کوئی مال چھیننے والا جب وہ چھینتا حالانکہ وہ مؤمن ہو۔

۵۴۹۸:...... انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے حکم سے اس نے ایک آدمی سے اس نے ابن ابی اوفیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل۔

۵۴۹۹:...... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے حافظ نے ان کو خبر دی ولید بن حماد بن جابر نے رملہ میں ان کو سلیمان بن عبد الرحمٰن نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو ابو مالک نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطا بن ابی رباح نے اس نے سنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ اے لوگو عسرت و تنگ دستی تم لوگوں کو رزق طلب کرنے کے ناجائز اور حرام طریقوں پر نہ ابھارے میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی

(۵۴۹۷)...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۸۲۳)

(۵۴۹۹)...... أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۸۸۴/۳) في ترجمة خالد بن يزيد بن أبي مالك وهو ضعيف.

اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔اے اللہ مجھے فقیری میں وفات دینا اور غنا میں وفات نہ دینا اور مجھے مسکینوں کی جماعت میں اٹھانا بے شک سب سے بڑا ابد بخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب جمع ہو جائے۔

۵۵۰۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو مسلم بن خالد زنجی نے ان کو مصعب بن محمد مولیٰ انصار نے اس کو شرحبیل کہا جاتا تھا اس نے ان کو حدیث بیان کی ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص چوری کا مال خریدے اور وہ جانتا ہوں کہ یہ مال چوری کا ہے وہ اس کے عیب اور گناہ میں برابر کا شریک ہے۔

۵۵۰۱:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابو حامد بن شرقی نے ان کو احمد بن یوسف نے اور محمد بن حسین بن طرخان نے ان کو ابوحذیفہ نے اور ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جو شخص ایک بالشت بھر زمین چوری کرے گا اس کو جہنم کی آگ میں سات زمینوں تک سے کاٹ کر طوق پہنایا جائے گا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے ہشام سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت:

۵۵۰۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ ھروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابن ابی ذئب نے حارث بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی تھی رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر۔

۵۵۰۳:......ہمیں خبر دی ابونصر نے ان کو ابوالفضل نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوبکر نے ان کو لیث نے ان کو ابو الخطاب نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو ثوبان وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے لعنت فرمائی تھی رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر اور رشوت دلوانے والے پر یعنی جو شخص دینے لینے والے کے درمیان کام کرتا ہے۔اور بے شک یہ غنیمت کا مال ہے جس میں کچھ بھی حلال نہیں ہے نہ دھاگہ نہ سوئی (کے برابر کوئی شئی) نہ لینے والا نہ دینے والا اور بے شک طلاق مانگنے والیاں منافق ہیں۔نہیں کوئی عورت جو اپنے شوہر سے طلاق مانگتی ہے بغیر پریشانی اور تکلیف کے یا غربت کے پس وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گی۔

اس کو یحییٰ بن ابوزائدہ نے روایت کیا ہے لیث سے اس نے ابوالخطاب سے اس نے ابوقزعہ سے اس نے ابوادریس سے اس نے ثوبان سے اور اس کو روایت کیا ہے معتمر بن سلیمان نے اس نے لیث سے اس نے ابوادریس سے اس نے ثوبان سے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور رشوت دلوانے والے کے بارے۔

۵۵۰۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو عمار دھنی نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو مسروق بن اجدع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ سے سحت کے بارے میں کیا وہ حکم اور فیصلہ کے بارے میں ہے۔انہوں نے کہا کہ:

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون

جو شخص اللہ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں۔

انہوں نے یہ ساری آیات پڑھ دیں لیکن سحت وہ کوئی آدمی کسی آدمی کے ذریعے صاحب اقتدار کے ظلم وزیادتی کے خلاف مدد طلب کرے اور اس کو کوئی ھدیہ دے۔ فرمایا کہ ایک آدمی نے حضرت مسروق سے مدد طلب کی اس زیادتی کے خلاف جو ابن زیاد کے بعض گورنروں نے اس کے ساتھ زیادتی کی تھی۔ یا خود زیاد نے کی تھی مسروق نے اس کی مدد کردی جس کی وجہ سے اس نے اسے چھوڑ دیا تھا۔ لہٰذا اس آدمی نے ایک لونڈی مسروق کے لئے ھدیہ کی تو انہوں نے وہ واپس کردی۔ اور فرمایا کہ میں آئندہ تیری کوئی حاجت اس سے طلب نہیں کروں گا۔ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی یہ حرام ہے۔

(سحت۔ رشوت۔ حرام کمائی۔ مال حرام کو کہتے ہیں۔ مترجم۔)

سود کھانے اور کھلانے اور لکھنے والے پر اللہ کی لعنت:

۵۵۰۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو عون بن ابوجحیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ نے لعنت فرمائی ہے سود کھانے والے کو اور کھلانے والے کو اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالولید سے اس نے شعبہ سے۔

۵۵۰۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو ابوالمثنیٰ نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو ھشیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالزبیر مکی سے وہ حدیث بیان کرتے تھے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی تھی سود کھانے والے پر اور کھلانے والے پر اور اس کے دونوں گواہوں پر اور سود کو لکھنے والے پر۔ اور فرمایا تھا کہ وہ سب برابر ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن صباح سے اور دیگر نے ھشیم سے۔

۵۵۰۷:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومقدم بن مطر نے ان کو ابوخلیفہ نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو عبداللہ بن مرہ نے حارث بن عبداللہ سے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) لعنت فرمائی تھی سود کھانے والے کھلانے والے سود کو لکھنے والے اس کی گواہی دینے والوں پر جب کہ وہ اس کو جانتے ہوں اور گودنے والی اور گودوانے والی پر (یعنی جو عورتیں جسم کو گود کر نیل بھرتی ہیں یا بھرواتی ہیں خوبصورتی کے لئے۔ صدقہ اور زکوٰۃ روک لینے والا۔ ہجرت کرنے کے بعد دوبارہ واپس پھر جانے والا یہ سب ملعون ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر قیامت کے دن۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس قسم کے لوگوں پر لعنت:

۵۵۰۸:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو عفان نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو مجاہد نے ان کو شعبی نے ان کو حارث نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس قسم کے لوگوں کو لعنت کی تھی۔ سود کھانے والا کھلانے والا دو گواہی دینے والے اس کو لکھنے والا اور گودنے والی اور گودوانے والی صدقہ زکاۃ نہ دینے والا۔ حلالہ کرنے والا، اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے۔

۵۵۰۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ابن عطا نے ان کو عوف بن ابورجاء نے ان کو سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس رات دیکھا جس رات میں مجھے سیر کرائی گئی تھی ایک آدمی کو جو ایک نہر میں تیر رہا تھا اور وہ پتھر کو لقمہ بنا رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے کہا گیا کہ یہ سود خور ہے۔

۵۵۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیل نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن ابوبکر مقدمی نے ان کو یحییٰ نے

ان کو ابن سعید نے ان کو عوف نے ان کو ابو رجاء نے ان کو سمرہ بن جندب نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے خواب کے بارے میں آپ نے فرمایا۔ پھر ہم لوگ ایک نہر پر آئے میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا کہ وہ سرخ تھی خون کی مثل اچانک دیکھا تو اس میں ایک آدمی تیر رہا ہے اور نہر کے کنارے پر ایک آدمی کھڑا ہے۔ جس نے بہت سارے پتھر جمع کر رکھے ہیں تیرنے والا تیرتا ہوا جب اس کے قریب آتا ہے۔ جس نے پتھر جمع کر رکھے ہیں۔ تو اس کے سامنے منہ کھول لیتا ہے اور وہ پتھر اٹھا کر اس کے منہ میں مار دیتا ہے وہ پتھر لے کر تیرتا ہوا چلا جاتا ہے۔ اور جتنا تیرنا چاہتا ہے تیر کر واپس اس کی طرف آتا ہے جب اس کے پاس آتا ہے تو منہ کھول لیتا ہے وہ پتھر اس کے منہ میں مارتا ہے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ دونوں نے کہا کہ آپ چلئے۔ پھر آپ نے پوری حدیث ذکر کی اس کے بعد اس کی تشریح میں فرمایا کہ بہر حال جو شخص نہر میں تیرتا ہے اور پتھر کو لقمہ دیا گیا ہے وہ سود خور ہے۔ بخاری نے اس کو حدیث عوف سے نقل کیا ہے۔

۵۵۱۱:......ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر کوفی نے کوفے میں اور ابو جعفر بن رحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو ابو نعیم نے ان کو شریک نے دکین بن ربیع سے ان کے والد سے اس نے عبداللہ سے اس نے اس کو مرفوع کیا ہے اس نے کہا کہ سود اگرچہ بہت زیادہ ہو اس کا انجام کمی کی طرف ہوتا ہے۔

۵۵۱۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو علی رفاء مروی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو عمر بن عون نے ان کو یحییٰ بن زکریا نے ان کو اسرائیل نے ان کو دکین بن ربیع بن عمیلہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا نہیں کثرت سے کمایا سود کسی ایک نے بھی مگر اس کا انجام قلت کی طرف ہی ہوا۔

قیامت کے دن عرش کے سائے میں جگہ پانے والے لوگ:

۵۵۱۳:......ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو نے ان کو محمد بن یونس بن موسیٰ نے ان کو سہل بن حماد نے ان کو ابو عتاب نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو ام درداء نے وہ کہتی ہیں کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے کہا اے رب کون سکونت کرے گا کل صبح قیامت میں حظیرۃ القدس میں اور تیرے عرش کا سایہ حاصل کرے گا جس دن تیرے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ اللہ نے فرمایا کہ اس میں اے موسیٰ وہ لوگ ہوں گے جن کی آنکھیں زنا میں نہیں دیکھتیں اور جو اپنے مال میں سود نہیں طلب کرتے اور جو لوگ اپنے فیصلوں پر رشوت نہیں لیتے مبارک بادی ہے ان کے لئے اور اچھا انجام ہے۔ یہ روایت موقوف ہے۔

۵۵۱۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عطاء خراسانی نے ان کو عبداللہ بن سلام نے انہوں نے فرمایا کہ سود کے بہتر گناہ ہے ان میں سے سب سے چھوٹا گناہ (اتنا بڑا ہے) جیسے کوئی شخص اسلام میں آنے کے بعد اپنی سگی ماں کے ساتھ بدکاری کرے سود کا ایک درہم زیادہ شدید برا ہے تیس سے زائد بار زنا کرنے سے فرمایا کہ قیامت کے دن سب لوگوں کے لئے (قبروں سے) کھڑا ہونے کی اجازت دی جائے گی خواہ نیک ہو یا گنہگار مگر سود خور بے شک وہ نہیں کھڑا ہوا مگر اس شخص کی مثل جس کو شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہو۔

۵۵۱۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو جعفر بن محمد بن حسن فریابی نے ان کو سلیمان نے

(۵۵۱۱)......(۱) فی أ (یزید) (۵۵۱۴)......(۱) فی ب (بالقیام)

(۵۵۱۵)......(۱) مابین المعکوفین ساقط من المخطوطة

میرا خیال ہے کہ ابن عبدالرحمٰن ان کو جراح بن ملیح نے ان کو زبیری نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو عبداللہ بن سلام نے انہوں نے کہا کہ سود میں بہتر گناہ ہیں اور ان میں سے کمتر گناہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے برا فعل کرے یا اس سے زیادہ میرے خیال میں یہ گناہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے درپے ہو یہ روایت موقوف ہے۔

سود کھانا تینتیس مرتبہ بدکاری کرنے سے زیادہ برا ہے:

۵۵۱۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو حماد بن اسامہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالعزیز بن رفیع نے ان کو ابن ابوملیکہ نے ان کو عبداللہ بن راہب نے وہ کہتے ہیں کہ کہا کعب نے البتہ اگر میں تینتیس مرتبہ بدکاری کا ارتکاب کروں وہ میرے نزدیک زیادہ ہلکا ہے اس سے کہ ایک درہم سود کا کھاؤں جسے اللہ جانتا ہو کہ میں نے سود کھایا ہے۔ (یعنی میرے نزدیک یہ بھاری گناہ ہے) اور اس کو روایت کیا ہے اس سے زیادہ مکمل فی اربی الربا ہے بخاری نے کہا ہے اس کا کوئی متابع نہیں۔

سود کھانا ماں کے ساتھ بدکاری کرنے سے بھی بدتر ہے:

۵۵۱۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن سعد خولانی مصری نے ان کو ابن وھب نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عبداللہ بن سلام نے انہوں نے کہا کہ سود کے ستر گناہ ہیں ان میں سے کمتر گناہ ایسا ہے جیسے کوئی برائی کرنے کے لئے اپنی ماں کے ساتھ لیٹ جائے اور سب بڑا سود یعنی سودوں کا سود یا گناہوں کا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے بارے میں دست درازی کرے۔ کہتے ہیں کہ میں اس کو گمان کرتا ہوں ابن وہب نے زیادہ کیا ابن جریج نے حدیث ابن ابوملیکہ سے اس نے عبداللہ بن حنظلہ بن راہب سے کہ انہوں نے سنا کعب سے جو حدیث بیان کر رہے تھے حجر میں تو یہ فرمایا کہ سود کا ایک درہم جس کو لوگوں میں سے کوئی اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے حالانکہ وہ اس کو جانتا بھی ہے، گناہ میں وہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن چھتیس بار زنا کرنے سے زیادہ سخت گناہ ہوگا۔

۵۵۱۸:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو یحیٰی بن اسماعیل نے بن عباس نے ان کو حسین بن قیس رجبی نے اس کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس زناؤں سے زیادہ سخت ہے اور فرمایا کہ وہ شخص جس کا گوشت حرام مال سے بنے آگ اس کے لئے بہتر ہے۔ اور روایت کیا گیا ربا اور سود کے بارے میں دوسرے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔

۵۵۱۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عمرہ بن علی نے ان کو ابن عدی نے ان کو شعبہ نے ان کو زبیر نے ان کو ابراہیم نے ان کو مسروق نے ان کو عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کے ستر دروازے ہیں ان سب میں آسان یہ ہے کہ جیسے کوئی آدمی اپنی ماں سے زنا کرے اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ کوئی اپنے مسلمان بھائی کی عزت میں دست درازی کرتا ہے۔

شیخ احمد نے کہا کہ یہ اسناد صحیح ہے اور متن منکر ہے اسی اسناد کے ساتھ میں نہیں جانتا اس کو مگر محض وہم گویا کہ وہ داخل ہوا ہے واسطے بعض رواۃ اسناد کے اس کی اسناد میں۔

۵۵۲۰:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمار موصلی نے ان کو عفیف بن

سالم نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سود کے ستر دروازے ہیں ان میں سے کمتر وہ ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے اوپر پڑ جائے۔

شیخ نے کہا ہے کہ اس اسناد کے ساتھ غریب ہے سوائے اس کے نہیں کہ پہچانی گئی ہے۔ عبداللہ بن زیاد کے ساتھ۔ عکرمہ سے اور عبداللہ بن زیاد سے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

۵۵۲۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہہ نے ان کو علی بن ابراہیم بن معاویہ نیساپوری نے ان کو محمد بن سلم بن وارہ نے ان کو سعد بن عبدالحمید بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن زیاد یمامی نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک سود کے ستر دروازے ہیں سب سے چھوٹا ایسے ہے جیسے کوئی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے۔

۵۵۲۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو محمد بن ابو معشر نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک سود کے ستر وبال ہیں۔ ان میں سے چھوٹا وبال ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں کے ساتھ گناہ کرے اور سب سے بڑا سود کسی آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے بارے میں دست درازی کرے۔

شیخ نے کہا ہے۔ کہ ابو معشر اور اور اس کا بیٹا غیر قوی ہیں اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن سعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے اور اس نے کہا ہے کہ مروی ہے ان کے دادا سے انہوں نے ابوہریرہ سے اور عبداللہ سے مگر یہ ضعیف ہے۔

۵۵۲۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مقام مرو میں ان کو محمد بن موسیٰ باسانی نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابومجاہد نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور آپ نے سود کا ذکر کیا اور اس کی برائی کو بہت بڑا بیان کیا۔ اور فرمایا۔

بے شک ایک آدمی جو سود کو حاصل کرتا ہے اللہ کے نزدیک گناہ میں چھتیس زناؤں سے زیادہ بڑا ہے اور بے شک سب سے بڑا سود یا گناہ کسی مسلمان مرد کی عزت ہے (ضائع کرنا ہے) ابومجاہد اس کے ساتھ منفرد ہے۔ وہ عبداللہ بن کیسان مروزی سے وہ ثابت سے جو کہ منکر الحدیث ہے۔

مال و دولت مل جانا اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی علامت ہے:

۵۵۲۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد جناح بن نذیر قاضی نے کوفہ میں ان کو ابوحفص بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو ابان بن اسحٰق نے ان کو صباح بن محمد نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ابان اسحٰق اسدی نے ان کو صباح بن محمد احمسی نے ان کو مرہ ہمدانی نے ان کو عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق تقسیم کر دیئے ہیں جیسے تمہارے درمیان تمہارے رزق تقسیم کر دیئے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ اس کو دنیا دیتا ہے جس کو پسند کرتا ہے اور جس کو وہ پسند نہیں کرتا۔ مگر دین صرف اسی کو دیتا ہے جس کو وہ پسند کرتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ دین عطا کرتا ہے اس سے محبت کرتا ہے یا اس کو وہ پسند کرتا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل مسلمان نہ ہو اور زبان مسلمان نہ ہو اور وہ مؤمن نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ اس کے پڑوسی اس کی ہلاکت خیزیوں سے محفوظ ہوں۔ پوچھا گیا کہ اس کی ہلاکت خیزیاں کیا کیا ہیں؟ فرمایا کہ اس کا ظلم اور زیادتی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۵۵۲۱)......(۱) فی أ (دارہ)

فرمایا۔ جو بندہ حرام مال کماتا ہے اور اس میں سے صدقہ کرتا ہے اور خرچ کرتا ہے (ناممکن ہے) کہ اس میں برکت ہوگی (یعنی برکت نہیں ہوسکتی ہے) اور جو صدقہ کرتا ہے اس سے مال کم نہیں ہوتا۔ اور جو پیٹھ پیچھے چھوڑتا ہے اس کو آگ کے قریب کرتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ خبث کو خبیث کے ساتھ نہیں مٹاتے۔ یہ ابوعبداللہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

حرام مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا:

۵۵۲۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو جعفر بن سلیمان ان کو نضر بن شمیل نے ان کو جارود نے ان کو احوص نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تمہیں حیرت میں نہ ڈالے بازؤں کی فراخی والا جو خون بہاتا ہے۔ بے شک اس کے لئے اللہ کے نزدیک کوئی قاتل ہے یا مقتول ہے جو مرا نہیں ہے۔ نہ حیرت زدہ کرے تمہیں وہ آدمی جو مال حرام کماتا ہے اگر اس کو خرچ کرتا ہے یا اس کے ساتھ صدقہ کرتا ہے۔ تو اس سے قبول نہیں ہوتا اور اگر اس کو چھوڑ دیتا ہے۔ تو اس میں برکت نہیں ہوتی۔ اور اگر اس میں سے کوئی شئی رہ جائے وہ اس کو آگ کے قریب کرتی ہے۔

۵۵۲۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو ابوعلی رجبی نے ان کو عکرمہ نے انکو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تم لوگوں کو حیرت زدہ نہ کرے بازؤں کی کشادگی خون بہانے کے ساتھ (یعنی جو سب سے زیادہ قتل کرے) اور نہ حیرت زدہ کرے تم کو ناجائز طریقے سے مال جمع کرنے والا کیونکہ۔ بے شک وہ اگر اس کے ساتھ صدقہ کرے گا تو اس سے قبول نہیں ہوگا اور جو کچھ اس میں سے باقی رہے گا وہ اس کو جہنم کے اور قریب کرے گا۔

۵۵۲۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو بشر بن آدم نے ان کو ابوعقیل یحییٰ بن متوکل نے ان کو عمر بن نافع نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ دنیا ہری بھری ہے (تروتازہ ہے) میٹھی ہے جو شخص اس میں حلال طریقے پر مال کمائے گا اور جائز طریقہ سے خرچ کرتا ہے اس پر اللہ اس کو ثواب دے گا۔ اور اس کو اپنی جنت میں داخل کرے گا۔ اور جو شخص اس دنیا میں حرام طریقے سے مال کمائے گا۔ اور ناجائز طریقے سے خرچ کرے گا اللہ اس کو ذلت کے گھر میں اتارے گا (یعنی داخل کرے گا) اور بہت سے لوگ اللہ اور اس کے رسول کے مال میں گھسنے والے ان کے لئے آگ ہوگی قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس وقت وہ بجھے گی ہم اس کو خوب بھڑکا دیں گے۔)

۵۵۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو عقبہ نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے جو شخص نیکی اور احسان کرے اسے چاہئے کہ وہ ثواب کی امید رکھے اور جو شخص برا کرے وہ اس کی بری جزا کو برا نہ جانے، اور جو شخص ناحق عزت وغلبہ حاصل کرے اللہ اس کو ذلت کا وارث بناتا ہے۔ جو شخص ناحق مال جمع کرتا ہے ظلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کو فقرو محتاجی کا وارث کرتا ہے بغیر کسی ظلم کے۔

۵۵۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو موسیٰ بن عبداللہ نے یہ کہ ان کے والد نے اپنے ایک غلام کو اصفہانی کے پاس چار ہزار درہم دے کر بھیجا۔ مال بڑھ کر سولہ ہزار تک پہنچ گیا یا اس کے مثل ہوگیا ان کو اطلاع ملی کہ وہ فوت ہوگیا ہے (جس کو مال دیا تھا) یہ مال لینے گئے تو ان کو معلوم ہوا کہ وہ سود دیتا لیتا ہے مگر انہوں نے وہی اپنی رقم چار ہزار لے لئے اور باقی کو چھوڑ دیا۔

(۵۵۲۵)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۳۱۰) (۵۵۲۷)......(۱) سقط من (أ)

چار شخص جنت میں داخل ہونے کے مستحق ہیں:

۵۵۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ زاہد نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے ان کو ابراہیم بن خثیم نے عراک بن مالک نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار شخص ایسے ہیں جن کے بارے میں اللہ پر حق ہے کہ وہ ان کو نہ تو جنت میں داخل کرے اور نہ ہی ان کو اس کی نعمتیں چکھائے۔ دائمی اور عادی شرابی، سود خور، یتیم کا مال کھانے والا ناحق طریقے پر۔ والدین کا نافرمان۔

۵۵۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالصمد بن علی بزار نے بغداد میں ان کو یعقوب بن یوسف نے یعنی ابراہیم قزدینی نے ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو عمرو بن ابی قیس نے ان کو سماک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے کہ رسول اللہ نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ کچے پھل درختوں پر کھڑے خریدے جائیں حتی کہ پک جائیں اور کھانے کے قابل ہو جائیں۔ اور فرمایا تھا کہ جس وقت زنا اور سود عام ہو جائے بستی میں تحقیق وہ لوگ اللہ کے عذاب کو اپنے نفسوں پر حلال کر لیتے ہیں۔

جس کو قرضہ دیا جائے اس سے کسی قسم کا نفع نہیں اٹھانا چاہیے:

۵۵۳۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین بن مانی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو ابونعیم نے ان کو عبدالسلام نے ان کو شعبہ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ جب تم کسی مسلمان بھائی کو قرضہ دے دو تو تم اس کی سواری پر سوار نہ ہو اور نہ ہی تم اس کا ہدیہ قبول کرو ہاں مگر یہ کہ اگر تمہارے اور اس کے درمیان پہلے سے میل جول لین دین جاری ہو (تو پھر حرج نہیں ہے) اسی طرح کہا ہے یحییٰ بن سعید نے۔ اور اس کے سوا دیگر نے کہا کہ روایت ہے یحییٰ بن یزید ھنائی سے اور بعض نے اس کو مرفوع کیا ہے۔

۵۵۳۳:......ہمیں خبر دی ہے علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو حفص بن عمر حوضی نے ان کو شعبہ نے ان کو سعید بن ابوبردہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا اور میں حضرت عبداللہ بن سلام سے ملا انہوں نے مجھ سے فرمایا آپ گھر کب آئیں گے میں آپ کو ستو پلاؤں گا کھجوریں کھلاؤں گا، ہم ان کے پاس چلے گئے انہوں نے ہمیں ستو پلایا کھجوریں کھلائیں۔ پھر فرمایا بے شک تم سود کی دھرتی پر رہتے ہو وہاں سود عام ہے۔ جب تیرا کسی آدمی پر قرض ہو اور وہ تجھے گھانس کی گٹھری یا جو یا بھوسے کی گٹھری ھدیہ دے تو تم اسے نہ لینا کیونکہ اس میں بھی سود ہوگا۔

فصل:...... دین میں راست روی اور میانہ روی اختیار کرنا

جہاد کی فضیلت:

۵۵۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن نصر نے ان کو ابن وھب نے مجھے خبر دی ہے لیث نے یہ کہ سعید مقبری نے اس کو خبر دی ہے کہ عبداللہ بن ابوقتادہ حدیث بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں میں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور ان کے سامنے جہاد فی سبیل اللہ کا ذکر فرمایا۔ اور ایمان باللہ کا کہ یہ افضل اعمال میں سے ہے لہذا ایک آدمی نے کھڑے ہو کر سوال کیا یا رسول اللہ اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیا کہ جی ہاں معاف ہو جائیں گے۔ بشرطیکہ اگر تو اللہ کی راہ میں مارا جائے اس حال میں کہ تو صابر ہو ثواب حاصل ہونے کی نیت رکھتا ہو آگے بڑھنے والا ہو پیٹھ پھیر کر بھاگنے والا نہ ہو۔ پھر حضور نے فرمایا کہ تم نے کیسے کہا تھا؟ (یعنی دوبارہ سوال دہرائیے) اس نے پھر کہا کہ یہ بتائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں تو کیا مجھ سے میرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟ پھر دوبارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب دیتے ہوئے فرمایا جی ہاں بشرطیکہ آپ صبر کرنے والے ثواب کی امید رکھنے والے میرے جہاد میں آگے بڑھنے والے ہوں پیچھے ہٹنے والے نہ ہوں مگر قرض بیشک جبرائیل نے مجھ سے یہ بات کہی ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے اس نے لیث بن سعد سے۔

۵۵۳۵:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسین بن محمد بن احمد بن زکریا ادیب نے ان کو ابوعلی قبانی نے ان کو منصور بن ابو مزاحم نے۔ ''ح''

شہید پر قرض ہو تو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا:

۵۵۳۶:...... اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس ادیب نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے دونوں نے کہا کہ ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو خبر دی علاء نے یعنی ابن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوکثیر مولیٰ محمد بن جحش نے ان کو محمد بن جحش نے کہ انہوں نے کہا ایک دفعہ ہم لوگ جنازوں کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اس کے بعد اپنی ہتھیلی آپ نے اپنے ماتھے پر رکھ لی۔ اور فرمایا۔ سبحان اللہ اللہ نے کس قدر سختی اتاری ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم لوگ خاموش رہے اس کے بعد ہم چلے گئے۔

جب اگلی صبح ہوئی تو میں نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون سی سختی ہے جو اتری ہے؟

آپ نے فرمایا کہ دین کے بارے میں ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر کوئی آدمی اللہ کی راہ میں مارا جائے اس کے بعد وہ دوبارہ زندہ کر دیا جائے پھر قتل ہو جائے پھر زندہ ہو جائے پھر قتل ہو جائے پھر زندہ ہو جائے پھر قتل ہو جائے اور اس پر قرض ہو تو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ اس وقت تک جب تک کہ وہ اس کا قرض۔ ادا نہ کر دے۔

مقروض شہید کا جنازہ پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار:

۵۵۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے اور ابوبکر احمد بن حسین نے ان کو ابوالعباس رح نے ان کو یحییٰ بن نصیر نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمر ابن حارث نے ان کو بکیر بن عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے یہ کہ عبداللہ بن قتادہ نے ان کو حدیث بیان کی

ہے کہ اہل نجران کے ایک آدمی نے اس سے پوچھا تھا اور وہ نافع بن جبیر کے پاس تھا۔ اس نے کہا کہ آپ کیا بتاتے ہیں؟ اس حدیث کے بارے میں جو ہمارے سامنے اس آدمی کے بارے میں ذکر ہوئی ہے جس پر دو دینار قرضہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جنازے کے لئے بلائے گئے آپ نے اس پر جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ (تیرے والد) ابوقتادہ نے وہ دو دینار قرضہ اپنے ذمے لے لیا تھا۔ کیا آپ نے اپنے والد سے اس کا تذکرہ سنا تھا۔ میں نے کہا کہ نہیں میں نے تو اپنے والد سے اس کا ذکر نہیں سنا تھا۔ لیکن مجھے اس بارے میں میرے گھر میں سے اس آدمی نے حدیث ذکر کی ہے جس کو میں جھوٹ کی تہمت نہیں لگا سکتا۔ اس کے بعد نجرانی نے کہا کہ میں نے سنا تھا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کیا ملے گا اگر میں اللہ کی راہ میں قتل ہو گیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ملے گی جب وہ پیچھے ہٹ گیا کہا کہ بے شک جبرائیل نے بھی ابھی ابھی مجھ سے سوال کیا ہے اس نے کہا ہے کہ مگر قرضہ بے شک وہ تجھ سے لیا جائے گا۔

۵۵۳۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے انکو یحییٰ بن ابوعبید نے ان کو سلمہ بن اکوع نے اس نے کہا کہ ہم لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اتنے میں کوئی جنازہ لایا گیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ اس پر آپ جنازہ پڑھائیے آپ نے پوچھا کہ اس پر کسی کا قرضہ بھی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں ہے۔ کوئی شئی اور باقی چھوڑی ہے اس نے بولا کہ نہیں ہے آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھائی۔ اتنے میں ایک اور جنازہ لایا گیا لوگوں نے کہا حضور اس کا بھی جنازہ پڑھائیے۔ آپ نے پوچھا کہ اس پر کسی کا قرضہ ہے بولے کہ نہیں ہے پوچھا کہ اس نے کوئی شئی چھوڑی ہے ترکہ میں؟ بولے کہ صرف تین دینار ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تین داغ ہیں۔ پھر تیسرا جنازہ آ گیا لوگوں نے کہا کہ حضور اس کی نماز جنازہ پڑھائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا اس پر قرضہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں ہے پھر آپ نے پوچھا کہ اس نے کوئی شئی ترکہ میں چھوڑی ہے لوگوں نے کہا کہ نادار ہے کچھ نہیں چھوڑ کر مرا آپ نے فرمایا جنازہ پڑھ لو اپنے ساتھی کا۔ ابوقتادہ نے کہا حضور آپ اس کا جنازہ پڑھائیے اس کا قرض میرے ذمے ہے حضور نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں علی سے اور ابوعاصم سے اس نے یزدی سے۔

۵۵۳۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن یوسف نے ان کو محمد بن مہاجر نے ان کو ان کے والد نے ان کو حدیث بیان کی اسماء بنت یزید نے وہ کہتی ہے کہ حضور انصاریوں کے ایک آدمی کے جنازے میں بلائے گئے۔ جب میت کی چارپائی رکھی گئی اور حضور جنازہ پڑھانے کے لئے آگے بڑھے تو فرمایا کہ کیا تمہارے ساتھی پر کوئی قرض ہے لوگوں نے کہا کہ جی ہاں ہے۔ اے اللہ کے نبی، صرف دو دینار ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے ساتھی کے اوپر جنازہ پڑھ لو۔ ابوقتادہ انصاری نے کہا وہ میرے ذمے ہے اے اللہ کے نبی لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

یعقوب نے کہا کہ یہ اس کا بھائی ہے عمرو بن مہاجر عمر بن عبدالعزیز کا محافظ اور وہ دونوں شام کے لوگوں میں سے ہیں۔ دونوں ثقہ ہیں اور ان کی احادیث ...ی ہیں حسن ہیں۔

۵۵۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہہ نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو عفان بن مسلم نے۔ ''ح''

اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو ابوالولید نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو قتادہ نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو معدان بن ابوطلحہ نے ان کو ثوبان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر گیا اس حال میں

(۵۵۴۰)......(۱) غیر واضح فی (أ)

کہ وہ تین چیزوں سے پاک تھا تکبر سے۔مال غنیمت کی چوری سے اور قرض سے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

شیخ نے فرمایا۔کہ میری کتاب میں ہے۔ابوعبداللہ سے مروی ہے کبر یعنی تکبر نہیں بلکہ کنز (زاء کے ساتھ) اور ابوعوانہ کی حدیث میں ہے (راء کے ساتھ ہے) ابوعیسیٰ نے کہا ہے کہ ابوعوانہ نے کہا ہے کہ اس کی حدیث میں الکبر ہے اور کہا ہے سعید بن ابوعروبہ نے اس نے قتادہ سے الکنز (زاء کے ساتھ۔)

۵۵۴۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق مزنی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو سعید ابوایوب نے کہ اس نے قریش کے ایک آدمی سے سنا جسے ابوعبداللہ کہتے تھے۔کہ میں نے سنا ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے کہا بے شک اللہ کے نزدیک بڑے گناہوں میں سے ہے جس کو کبائر کے بعد رکھا جائے جن سے اللہ نے منع کیا ہے یہ کہ کوئی آدمی مر جائے اور اس پر قرض ہو جس کی ادائیگی کے لئے اس نے کوئی ترکہ نہ چھوڑا ہو۔

۵۵۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو سعید بن ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ قرشی سے اور وہ جعفر بن ابوربیعہ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے۔پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔اپنی اسناد کے ساتھ اور بخاری نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی تاریخ میں مقری سے اس نے سعید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن وہب ابوعبداللہ نے۔

۵۵۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابویعقوب اسحٰق بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم نے ان کو عمر بن ابوسلمہ نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ مؤمن کا نفس (یعنی روح) لٹکی رہتی ہے جب تک اس پر قرض رہے۔

۵۵۴۴:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح نے بن ھانی نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو ابوثابت نے اور ابراہیم بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن ابوسلمہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔مؤمن کی روح اس کے قرض کے بدلے میں لٹکی رہتی ہے۔حتیٰ کہ اس کی طرف سے اس کو ادا کر دیا جائے۔

۵۵۴۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب عدل نے ان کو محمد بن عبدالوہاب عبدی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے۔"ح"

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب حافظ نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عامر شعبی نے ان کو سمرہ بن جندب نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی جب نماز پڑھ کر متوجہ ہوئے فرمایا کہ یہاں پر بنی فلاں میں سے کوئی ہے لوگ خاموش ہو گئے اور طریقہ یہ تھا کہ جب پہلی بار آپ ان سے کچھ کہتے تو ادب کی وجہ سے لوگ فوراً بولنے کی جسارت نہیں کرتے تھے بلکہ خاموش ہو کر آپ کے فرمان کا انتظار کرتے تھے۔آپ نے پھر فرمایا کہ بنو فلاں میں سے کوئی یہاں موجود ہے ایک آدمی نے کہا کہ جی ہاں یہ فلاں آدمی ہے آپ نے فرمایا سنو بے شک تمہارا آدمی روک دیا گیا ہے جنت کے دروازے پر قرض کے بدلے میں جو اس پر تھا۔ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اس کا قرضہ میرے ذمے ہے پھر اس نے وہ قرضہ ادا کر دیا اس کو روایت کیا فراس بن یحییٰ نے شعبی سے اور اس نے اس میں زیادہ کیا ہے۔(اس عبارت کو کہ) اگر تم چاہو تو اس کا فدیہ دے دو اور اگر تم چاہو تو اس کو اللہ کے عذاب کے حوالے کر دو۔اور شعبی نے اداء کر دینے کا ذکر نہیں کیا۔

اوراس کوروایت کیا ہے سعید بن مسروق نے شعبی سے اس نے سمعان بن مسیح سے اس نے سمرہ بن جندب سے۔

۵۵۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کوابوعلی اسماعیل بن محمد بن اسماعیل صفار نے ان کواحمد بن ولید فحام نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کوابن عون نے ان کوانس بن سیرین نے وہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر سے کہا کہ (آپ کیا فرماتے ہیں) اس آدمی کے بارے میں جوقرضے کے بدلے میں کوئی چیز خرید کرتا ہے حالانکہ وہ ادائیگی کا پوراپورا ارادہ رکھتا ہے۔مگر وہ فوت ہوجاتا ہے،اوراس کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی جس کے ساتھ اس کی ادائیگی ہوسکے ابن عمر کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دھوکہ کرنے والے غدار اوردھوکہ باز کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب ہوگا جس سے وہ شخص پہچانا جائے گا۔

قرض لینے سے احتیاط کرنی چاہئے بالخصوص جب کہ ادائیگی کی صورت نہ ہو:

۵۵۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کوحسن بن سفیان نے ان کومحمد بن عبداللہ بن غیر نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کوسفیان ثوری نے ان کوابوعمارہ نے ان کوانس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔البتہ اگر کوئی شخص رنگ برنگے (ٹکڑے جوڑکر) لباس پہن لے یہ اس کے حق میں اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسا قرضہ مانگے جس کی ادائیگی کی اس کے پاس کوئی صورت نہ ہو کہا ابوعبداللہ نے میں نے ابوعلی سے کہا کہ یہ ابوعمارہ کون ہے؟ اس نے کہا کہ طلاب بن خوشب شیبانی العوام کے بھائی ہیں۔اوراس کے بارے میں نہیں حدیث بیان کی سوائے یحییٰ بن یمان کے۔

۵۵۴۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کواحمد بن عبید نے ان کوابن ابوقماش نے ان کوعمرو بن عون نے ان کوھشیم نے ان کو عبدالحمید نے یعنی ابن جعفر نے ان کوحسین بن محمد یعنی انصاری نے ان کوایک آدمی نے نمر بن قاسط سے اس نے صھیب بن سنان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جونسا آدمی عورت کی مہر مقرر کرتا ہے(حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ ادائیگی کا ارادہ نہیں رکھتا) مگر وہ اپنی بیوی کواللہ کی قسم دے کرکہ میں ادا کروں گا اس کے ساتھ دھوکہ کرتا ہے۔اوراس کی شرم گاہ اورعزت کوجھوٹ سے حلال کرلیتا ہے۔جس دن اللہ سے ملے گا اس دن زانی ہوگا۔اور جونسا آدمی کسی سے قرض لیتا ہے(حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ) اس کے مالک کی طرف ادا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا مگر وہ اس کواللہ کا نام لے کر دھوکہ دیتا ہے۔مگراوراس کے مال کوحلال قراردے لیتا ہے باطل طریقے پر جس دن اللہ کو ملے گا تو وہ چور ہی ہوگا۔

۵۵۴۹:......اورہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کوعبداللہ بن احمد بن سعد نے ان کومحمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو یوسف بن عدی نے ان کو یوسف بن محمد بن یزید بن صیفی بن صھیب نے ان کوان کے والد نے ان کوان کے دادا نے صھیب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ شادی کی اس کے بعد وہ مرگیا اس حال میں وہ اس کی مہر دینے کی نیت نہیں رکھتا تھا وہ زنا کرتا ہوا مرگیا۔ اورجس شخص نے کسی سے قرضہ لیا پھر وہ مرگیا اس حال میں کہ وہ اس قرضہ کوواپس دینے کی نیت نہیں رکھتا تھا وہ اس حال میں مرگیا کہ وہ چور تھا۔

۵۵۵۰:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کوابومحمد عبدالرحمٰن بن منذر احزامی نے ان کوابن ابوفدیک نے ان کوثور بن یزید دیلی نے ان کوابوالغیث نے ان کوابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جوشخص لوگوں سے مال لیتا ہے پھراس کوواپس کردینے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ادا کروادیتا ہے اور جوشخص لے کر ضائع کرنے کا اور واپس نہ دینے کا ارادہ کرتا ہے اللہ اس سے تلف اور ضائع کرادیتا ہے۔

اوراسی کے مفہوم میں اس کوروایت کیا ہے سلیمان بن بلال نے ان کوثور نے اوراس وجہ سے اس کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۵۵۴۹)......(۱) فی ب (زید) وھو خطأ

۵۵۵۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہہ نے ان کو ابوبکر محمد عمر بن حفص تاجر نے ان کو ایوب نے ان کو عقیل بن خالد ایلی نے اور یونس بن یزید ایلی نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے جس شخص نے قرضہ اٹھایا اس کے بعد اس نے اس کو ادا کرنے کی جدوجہد کی مگر ادا کرنے سے پہلے ہی مر گیا میں اس کو ادا کرنے کا زیادہ حق دار ہوں۔یا زیادہ ذمہ دار ہوں۔

قرض لینا اپنے گلے کو گھونٹنے کی طرح ہے:

۵۵۵۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حیوۃ بن شریح سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں بکر بن عمر بن شعیب بن زرعہ سے اس نے عقبہ بن عامر سے اس نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگ اپنے آپ کا گلا نہ گھونٹو۔انفس کہا تھا یا انفسکم کہا تھا۔صحابہ نے پوچھا کونسی چیز سے گلا گھونٹتا ہے فرمایا کہ قرضہ۔

۵۵۵۳:......کہا بکر نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے صفوان بن سلیم نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا۔کہ منع ہوجانے کے بعد اپنے دلوں کو نہ خوف زدہ کرو۔پوچھا گیا یارسول اللہ کیا چیز ہمارے دلوں کو خوف زدہ کرے گی فرمایا کہ قرضہ کہا بکر نے کہ اس نے سنا جعفر بن شرحبیل سے وہ کہتے ہیں کہ معاویہ بن ابوسفیان نے کہا کہ قرضہ آزاد انسان کو غلام بنادیتا ہے۔

۵۵۵۴:......کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن وہب نے ان کو خبر دی حارث بن نھان نے ان کو یزید بن ابوخالد نے ان کو ایوب نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔بچاؤ تم اپنے آپ کو قرض سے کیونکہ وہ رات کی فکر اور دن کی عاجزی وذلت ہے۔

۵۵۵۵:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ جس کے دل میں قرضے کا خوف بیٹھ جائے اس کی عقل کا ایک حصہ ایسا جاتا ہے کہ مرنے تک واپس نہیں آتا۔

۵۵۵۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن بکر بن خالد نے ان کو عبیداللہ بن عباس بن ربیع حارثی نے اہل نجران یمن سے عرفات میں ۔

۵۵۵۷:......ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عبدالرحمٰن بن بیلمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے وہ وصیت کررہے ہوتے تھے کسی بھی آدمی کو فرماتے تھے۔

گناہ کم کر تیرے اوپر موت آسان ہوگی قرضہ کم کر آزادی سے زندہ رہے گا تو۔شیخ نے فرمایا کہ اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

۵۵۵۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوحفص بن شاھین نے ان کو ابن ابوداؤد نے ان کو عمرو بن عثمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن مہاجر نے ان کو ابوحلبس نے وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم نے کہا جو شخص کسی کے ساتھ نیکی کرے اسے ثواب کی امید کرنی چاہئے اور جو شخص برائی کرے اسے جزا کو برا نہیں سمجھنا چاہئے اور جو ناحق طریقے پر اپنی عزت حاصل کرتا ہے اللہ اس کو ذلت کا وارث بناتا ہے اور جو شخص ظلم کے ساتھ مال حاصل کرتا ہے اللہ اس کو بغیر ظلم کے فقر کا وارث کرتا ہے۔

تین شخصوں کا قرضہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ خود ادا کریں گے:

۵۵۵۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے

ان کو خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن زیاد نے ان کو عمران بن عبدالمعافری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ بے شک مقروض آدمی جب مرجائے اور قرضہ ادا نہ کر جائے قیامت کے دن اس سے قرضہ کی ادائیگی کا تقاضا کیا جائے گا ہاں اس مقروض سے تقاضا نہیں ہوگا جو تین کاموں کے لئے قرضہ حاصل کرے۔ وہ آدمی جو اپنی طاقت اللہ کی راہ میں لٹا کر کمزور ہو چکا ہے لہذا وہ قرضہ لیتا ہے تا کہ اس کے ذریعے اپنی طاقت بحال کرے اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کے مقابلے کے لئے دوسرا وہ آدمی جس کے پاس کوئی مسلمان مر رہا ہے مگر اس دیکھنے والے کے پاس اتنا بھی نہیں ہے کہ اس کے ساتھ وہ ایک کو کفن دے کر دفن کر سکے اگر وہ مرنے والے کے کفن دفن کے لئے قرضہ لیتا ہے پھر وہ قرضہ ادا کرنے سے قبل خود بھی مرجاتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے آپ کے گناہ میں پڑ جانے سے ڈرتا ہے اور وہ نکاح کر لیتا ہے تا کہ اپنے آپ کو پاکدامن رکھ سکے اپنے دین کو بچانے کے لئے۔ اور اس کام کے لئے وہ قرضہ لیتا ہے اور قرض ادا کرنے سے قبل فوت ہو جاتا ہے۔ ان سب لوگوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کا قرضہ خود ادا کرے گا۔

جعفر بن عون نے اس کا متابع بیان کیا ہے۔ اور ابوعبدالرحمٰن مقری عبدالرحمٰن بن زیاد سے وہ بکر بن سوادہ سے وہ عبدالرحمٰن بن رافع تنوخی سے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے معنی کے ساتھ۔

۵۵۶۰:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو ابوحذیفہ نے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی لیث بن سعد نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو قاسم مولیٰ معاویہ نے ان کو خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص قرضہ لیتا ہے اور وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ اس کو چکا دے گا اور وہ اس کو ادا کرنے پر حریص ہے۔ پھر وہ مرجاتا ہے اور قرض ادا نہیں کر سکتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ اس کے عزم کو پسند کرلے جس چیز کے ساتھ وہ چاہے اپنی طرف سے اور وفات پانے والے کی مغفرت کر دے۔ اور جو شخص قرض لیتا ہے اور وہ اس کو ادا کرنے کا ارادہ ہی نہیں رکھتا پھر وہ اسی حالت پر مرجاتا ہے اور قرضہ ادا نہیں کرتا۔ بے شک اس سے کہا جائے گا کہ تیرا یہ خیال تھا کہ ہم فلاں کو یعنی تیرے قرض خواہ کو تجھ سے اس کا حق نہیں دلوائیں گے۔ لہذا اس کی نیکیاں لی جائیں گی ان کے ساتھ قرض خواہ کی نیکیوں میں اضافہ کیا جائے گا اور اگر مقروض کے اعمال نامے میں نیکیاں ہی نہ ہوں تو پھر قرض خواہ کی برائیاں لی جائیں گی اور ان کو مقروض کی برائیوں میں ملا کر ان میں اضافہ کیا جائے گا۔

یہ روایت اسی طرح مرسلاً آئی ہے۔

۵۵۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم بن اھویہ نعمانی نے مقام نعمانیہ میں ان کو احمد بن عبید نرسی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہ پسند نہیں کرتا کہ احد پہاڑ سونا بن کر تیسری بار میرے پاس آئے (اور میں اس کو لٹا دوں) اور میرے پاس اس میں سے کچھ باقی ہو مگر یہ کہ وہ قرضہ میں رکا ہوا ہو جو مجھ پر ہو۔

۵۵۶۳:......میں نے سنا ابوعبداللہ حافظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر بن محمد بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوخلیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن بکر سے انہوں نے ربیع بن مسلم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے ابوالقاسم سے فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات خوش نہیں لگتی کہ احد پہاڑ میرے لئے سونا ہو اور وہ تیسری بار میرے پاس آئے پھر اس میں

(٥٥٥٩)......(١) في الأصل (أبو بكر) (٢)......في ب (خلال) (٥٥٦١)......(١) سقط من (أ)

(٥٥٦٣)......(١) في أ (دينار) وهو خطأ

سے میرے پاس ایک بھی دینار رہ جائے مگر صرف وہ ایک دینار جس کو میں روک رکھوں اس قرضے کے لئے جو مجھ پر ہو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبدالرحمٰن بن سلام سے اس نے ربیع بن مسلم سے۔

۵۵۶۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو ملک بن یحییٰ نے ان کو شبابہ نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا۔

مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو جب میں مروں تو میرے پاس اس میں سے ایک بھی دینار باقی ہو مگر صرف اس قدر باقی رہنا پسند کر سکتا ہوں جس کو میں نے کسی قرض خواہ کے لئے انتظار میں روک رکھا ہو۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں غندر کی حدیث سے اس نے شعبہ سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرض سے پناہ مانگنا:

۵۵۶۵:..... ان کو خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے گناہ سے اور قرضے سے سیدہ عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کثرت کے ساتھ قرضے سے پناہ مانگا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس لئے کہ جو مقروض ہوتا ہے وہ وعدہ کرتا ہے۔ تو پھر اس کے خلاف بھی کرتا ہے۔ اور بات کرتا ہے پھر وہ جھوٹ بھی بولتا ہے۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے شعیب بن ابوحمزہ کی حدیث سے اور قرہ کی زہری سے۔

۵۵۶۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو غسان بن عبید نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ ضرور ایسا وقت لوگوں پر آئے گا کہ ان میں سے کوئی بھی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حلال طریقے سے ہے یا حرام طریقے سے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے اس نے ابن ابوذئب سے۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج مورخہ ۲۶ ذیقعدہ بروز ہفتہ ۱۴۲۵ء
۸ جنوری ۲۰۰۵ کو شعب الایمان کی چوتھی جلد کا ترجمہ تکمیل کو پہنچا ہے۔
فللّٰہ الحمد ولہ الشکر علی ذلک.
اس کے بعد پانچویں جلد کا ترجمہ شروع ہوگا۔ انشاءاللہ

(۵۵۶۴)..... أخرجه مسلم فی کتاب الزکاة